
آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبهٔ اصطلاحی و استعمال فارسی و امثال و مقولهای عجم ملتزم باسناد
متقدمین و متاخرین و معاصرین عجم و برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره
زبان اردو مع اسناد و کلام زباندانان هند

جلد یازدهم

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی (نواب عزیز جنگ بهادر) وظیفه یاب خدمت
سرکار آصفیه

سنه ۱۳۳۵ هجری مطابق سنه ۱۳۲۶ ف

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز وشکرانہ اعزاز

اعزاز

(۱) مین اپنی اس تالیف کی اعلی کامیابی پر خداوند کریم کا شکر گزار ہون اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب مین ہوا۔

(۲) مین ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ مین اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی سے کرون۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد نے بذریعہ مراسلہ نمبری ۲۵۸ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے مین کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے مین کہ آپ نے ان کو ایسی عالمانہ تالیف مین ان کی یادگار قائم ہونے کا موقع دیا۔

اعانت (۳) مین ہزاکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) مین اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان ودل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخرالملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات وعدالت وکوتوالی وامور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو (۱۰۰) روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۳۰ جلد کی کتاب ہے اور
مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو
جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس
کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کر سکون ۔ وھو علیٰ کل شیٍ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز ۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

اعانت (۳) مین ہز ایکسلنسی ویسرائے موصوف کا دل سے شکرگزار ہون کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے پان پان سو روپیہ کا آنریریم (صلۂ تالیف) عطا کیا جاے۔

(۴) مین اپنے آقاے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پرنور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہون کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مؤلف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جاے سات سو اسّی روپیہ کی امداد عطا کی جاے۔

(۵) حیدرآباد کے امراے عظام سے جناب نواب فخرالملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامّہ کی علم دوستی کا بھی شکرگزار ہون کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو (۱۰۰) روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ علمی (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخون کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر ۱۸۰۰؁ سکۂ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے مین نے جملہ نسخہاے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے

وقف کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۳۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے کمال اہتمام کے ساتھ سال بھر مین ایک اور کبھی دو جلدین شائع ہوتی ہین اور بظاہر مجھکو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر مین کرسکون ۔ وہو علیٰ کل شیءٍ قدیر ۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز ۔ نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

(آقای ولی‌نعمت خود و اقا...

بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد که نوبت به یازدهمی جلد این کتاب رسید و حلیهٔ انطباع در بر کشید. بمدتی
روزها با این کار سترگ چون متحمل بار ملازمت صرفخاص شاهی نشدیم و بحضور
استعفای ملازمت پیش کشیدیم. الحمد لله علی احسانه که بار خاطر عاطر نشد و نخوتی
مقبول بارگاه گردید تا بشکرانهٔ آن یک هزار جلد تالیفات خود را که در فنون مختلفه
بود از برای شائقینش وقف کردیم و بر اعلان ما هفته نگذشت که عالمیان از نخل
مراد ما برخوردند و دست بدستش بردند. حالا از برای اوقات عزیز ما همین یک
کار باقی ماند ازینجاست که سعی بلیغ ما این را با سرع آوان باختتام رساند.

ملتمس

عزیز جنگ مؤلف

سر کرنا۔ ذمّہ ڈالنا۔ گلے منڈھنا۔ بلا مرضی و بلا خواہش کوئی چیز کسی کے سر چپیا (۲) مناکحت کرنا عقد کرنا۔ گٹھ جوڑا لگانا۔

برگردن گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار مرادف (برگردن افگندن) (صائب ؎) می کند از خون خود شیرین دہان تیشہ اش ؎ ہر کہ چون فرہاد کار عشق برگردن گرفت ؎ مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا صراحت کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو برگردن افگندن۔

برگردن ماندن خون مصدر اصطلاحی مواخذۂ خون قائم بودن برکسی (ظہوری ؎) ساقی ارباب ورع مرد غرور تو نیند خون بس توبہ کہ برگردن مینای تو ماند ؎ (اردو) گردن پر خون رہنا۔

برگردن نہادن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر مرادف (برگردن افگندن) کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ صراحت کافی ہمدرانجا کردہ ایم (املا آملی ؎) ای غنچہ چہ میشود ز توکم خون دل بریز؟ ونگہ کن بگردن بخت سیاہ نہ ؎ (اردو) دیکھو برگردن افگ

برگردیدن بقول موارد بمعنی (۱) از طرفی بطرفی دیگر شدن چنانکہ (برگردیدن روی) کہ می آید صاحب نوادر بر معروف قانع۔ صاحب بحر این را بمعنی معکوس شدن گفتہ و فرماید کہ کامل التصریف است و مضارع این (برگردد) مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (گردیدن) بزیادت کلمۂ بر بران و ماخذ (گردیدن) گرد است کہ بمعنی عکس می آید پس معنی لفظی این معکوس شدن است یعنی از یک سو بسوی دیگر شدن (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ۔ پلٹ جانا۔

(۲) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی برگشتہ شدن چنانکہ (برگشتن دم شمشیر) کہ بجایش

می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھر جانا۔ بقول آصفیہ ٹیڑھا ہوجانا۔ مڑجانا۔ جیسے دھار مڑجانا۔ ہاتھ مڑجانا۔

(۳) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی دور شدن چنانکہ (برگردیدن زنگار) کہ بجایش می آید۔ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است و دفع شدن ہم داخل ہمین۔ (اردو) دور ہونا۔ دفع ہونا۔

(۴) برگردیدن۔ بقول موارد۔ انحراف ورزیدن و مخالف شدن چنانکہ (برگردیدن چیزے وکسے) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) (پھر جانا) بقول آصفیہ۔ منحرف ہونا۔

(۵) برگردیدن۔ بقول موارد بمعنی باز آمدن و واپس شدن و بقول بحر مراجعت نمودن چنانکہ (برگردیدن کسی) کہ بجایش می آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھرنا بقول آصفیہ۔ لوٹنا۔ واپس ہونا۔ مراجعت کرنا۔

(۶) برگردیدن۔ بقول موارد و بہار استفراغ کردن (شانی تکلو ۵) ہر خون دلی کہ بی تو خوردم۔ چون بادۂ ناگوار برگشت۔ مؤلف عرض کند کہ استفراغ شدن است نہ کردن محققین بالا غور نہ کردہ اند و متعلق است بمعنی بہ بحجم پرسبیل مجاز مخفی مباد کہ سند بالا متعلق است بہ (برگشتن) کہ مرادف این می آید و درست نباشد کہ این را سند (برگردیدن) گیریم۔ (اردو) الٹنا۔ بقول آصفیہ قی کرنا اور ہمارے معنون کے لحاظ سے قے ہونا۔ الٹی ہونا۔

(۷) برگردیدن ۔ بقول مواردو بہار و وارستہ و بحر خراب و ضائع شدن یعنی از حالت اصلی خود گردیدن چنانکہ (برگردیدن میوہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد (اردو) خراب ہونا۔ ضائع ہونا۔ بگڑ جانا ۔

(۸) برگردیدن ۔ بمعنی سر بزیر افتادن۔ صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بر مضارع این (برگردد) می نویسد کہ ای سر بزیر افتد ۔ مؤلف عرض کند کہ معنی معکوس شدن کہ صاحب بحر بذیل معنی اوّل نوشتہ متعلق است باین و این ہم قریب بمعنی اوّل و داخل آنست و فرق نازکی دارد (اردو) الٹنا یعنی نیچے سر اوپر پاؤں ہونا ۔

(۹) برگردیدن ۔ بہ تحقیق ما مرادف (برشدن) کہ گذشت (اردو) دیکھو برشدن ۔

(۴۱۲۰) برگردیدن آئینہ | مصدر اصطلاحی ۔ ضائع و خراب و بیکار شدن آئینہ باشد متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (ظہوری ؎) چہ خوش باشد کہ از تاریک جانی سینہ برگردد ٭ تا بجوہر معشوقیم آئینہ برگردد ٭ (اردو) آئینہ کا بے کار ہونا ۔

(۴۱۲۱) برگردیدن از عہد و قرار | مصدر اصطلاحی ۔ نقض پیمان کردن و دریجا برگردیدن متعلق بمعنی اوّل است (ظہوری ؎) اگر تو خوب ز صبر و قرار برگردی ٭ عجب کہ یار ز عہد و قرار برگردد ٭ (اردو) قول و قرار سے پلٹ جانا۔ عہد کو و فا نکرنا ۔

برگردیدن از کسی | مصدر اصطلاحی بمعنی منحرف شدن از کسی متعلق بہ معنی چارم برگردیدن ۔ (برگردیدن چمن از بہار) کہ می آید متعلق از ہمین مصدر عام است (انوری ؎) برانم از تو دیگر برنگردم ٭ بگرد دلبر دیگر نگردم ٭ (اردو) کسی سے

منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ انحراف کرنا۔

(۳۱۴۳) **برگردیدن چمن از بہار** مصدر اصطلاحی۔ منحرف شدن چمن از بہار باشد متعلق بمعنی چہارم برگردیدن (ظہوری ع) بباغ رو کہ چمن از بہار برگردد ٭ زبس کہ خوار شود گل بخار برگردد ٭ (اردو) چمن کا بہار سے منحرف ہونا۔ پلٹ جانا۔ بہار سے کچھ کام نہ رکھنا۔ روگردان ہوجانا۔

(۳۱۴۵) **برگردیدن چیزی از چیزی** مصدر اصطلاحی۔ مصدر عام است بمعنی جدا شدن چیزی از چیزی چنانکہ (برگردیدن خار از خاصیت) کہ بجایش می آید واین متعلق بمعنی سوم برگردیدن است۔ (اردو) کسی چیز کا کسی چیز سے جدا ہونا۔

(۳۱۴۷) **برگردیدن خار از خاصیت** مصدر اصطلاحی۔ جدا شدن خار از خاصیت یعنی خاصیت درو باقی نماندن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ع) اگر گل صائب آب روی خود دریای او ریزد ٭ محالست این کہ از خاصیت خود خار برگردد ٭ (اردو) خار کا اپنی خاصیت سے جدا ہونا کانٹے کی خاصیت زائل ہونا۔

(۳۱۴۴) **برگردیدن خرقۂ پشمینہ** مصدر اصطلاحی۔ واپس شدن خرقۂ پشمینہ متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ع) اگر دم گرد شرح نازکیہای خشن پوشان رود دیبا بگیرد از خرقۂ پشمینہ برگردد ٭ (اردو) خرقۂ پشمینہ کا واپس ہونا۔

(۳۱۴۶) **برگردیدن دم شمشیر** مصدر اصطلاحی۔ برگشتہ شدن لب شمشیر و دم شمشیر متعلق بمعنی دوم برگردیدن (عالی ع) دم شمشیر چو بر سنگ رسد برگردد ٭ سخن تند بما شگردان نادانی است ٭ (اردو)

د ہار مڑجانا۔ دیکھو (برگردیدن) کے دوسرے معنون مین آصفیہ کا قول۔

(۷۴/۳) **برگردیدن روی** مصدر اصطلاحی (۱) از یک سو بسوی دیگر شدن روی و (۲) کنایہ از مخالف شدن و واقع شدن اعراض لازم (برگردانیدن روی) کہ بذیل برگردانیدن گذشت متعلق بمعنی اوّل (برگردیدن) طالب آملی ؎ نمی بندد کمر برکس کز و زنّار برگردد ✲ مبادا آن روز کز من روی زلف یار برگردد ✲ (اردو) منہ پھرنا۔ بقول آصفیہ (۱) منہ پلٹ جانا۔ (۲) التفات نرہنا۔ اور طرف خیال ہوجانا۔ (ظفر ؎) حبِّ دنیا نے جہان مارا طمانچہ حرص کا ✲ حق کی جانب سے وہین آدم کا منہ پھر جائیگا ✲ بے رخ ہوجانا۔ (ظفر ع) تو اگر پھیریگا منہ عالم کا منہ پھر جائیگا

(۹۴/۳) **برگردیدن زنگار** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی دور شدن و دفع شدن زنگار از آئینہ و آہن و امثال آن متعلق بمعنی سوم (برگردیدن) (صائب ؎) بہل از من سپہر نیلگون آزردہ دل باشد ✲ چہ زین بہتر کہ از آئینہ ام زنگار برگردد ✲ (اردو) زنگ دور ہونا۔

برگردیدن زہر مصدر اصطلاحی۔ دور شدن و جدا شدن و بی اثر شدن زہر باشد متعلق بمعنی سوم برگردیدن۔ (ظہوری ؎) چہا گرید شکر بر کام تلخ چاشنی گیران ✲ معاذ اللہ اگر زہر تو از لوزینہ برگردد ✲ (اردو) زہر کا بے اثر ہونا۔

برگردیدن زیان مصدر اصطلاحی رجوع شدن نقصان کنایہ از رسیدن نقصان متعلق بمعنی پنجم برگردیدن بر سبیل مجاز (ظہوری ؎) ز سودای محبت سوی ارباب محبت را ✲ زیان کینہ ہم آخر باہل کینہ برگردد ✲ (اردو) نقصان پہنچنا۔

برگردیدن زینہ مصدر اصطلاحی۔
بلند شدن زینہ باشد و (برگردیدن)
در ینجا بمعنی بلند شدن است متعلق بمعنی
نہم برگردیدن (ظہوری ؎) بتعریف
بلندیہای پستان خطبۂ خوانم ؛ اگر از منبر
گردون گردان زینہ برگردد ؛ شاعر گوید
کہ پستان او از آسمان ہم بلند است وخطبۂ
تعریفش در الحال توانیم خواند کہ زینۂ
منبر فلک از منبر ہم بلند شود تا بوسیلۂ آن
بر پستان برسم وعوض گردون۔ پستان را
منبر قرار دہم (اردو) زینہ کا بلند ہونا
برگردیدن سخن مصدر اصطلاحی بمرادف
آواز پیچیدن کہ در ممدودہ گذشت (صائب
؎) ہر کہ میداند کہ برگردد سخن در کوہسار
یکے بحرف سخت نکشاید دہن در کوہسار
(اردو) آواز گونجنا۔ دیکھو آواز پیچیدن
برگردیدن سیل مصدر اصطلاحی۔
بمعنی (۱) واپس آمدن سیل باشد و (۲)
کنایہ از ناممکن بودن کارے متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن۔ (صائب ؎) سیل دریا دیدہ
ہرگز برنمی گردد بہ جوی ؛ نیست ممکن ہر کہ
مجنون شد دگر عاقل شود ؛ (اردو)
(۱) سیل کا واپس آنا (۲) کسی کام کا ناممکن ہونا
(۳۱۶۵) **برگردیدن سینہ** مصدر اصطلاحی (۱)
دور شدن سینہ از جای خود متعلق بہ معنی
سوم برگردیدن و (۲) کنایہ از مردن۔
سند این از ظہوری بہ (برگردیدن آئینہ)
گذشت (اردو) (۱) سینہ اپنی جگہ سے
ہٹنا یا ہٹا دیا جانا (۲) مرنا۔
(۳۱۶۶) **برگردیدن شب** مصدر اصطلاحی
واپس آمدن شب گذشتہ متعلق بمعنی پنجم
برگردیدن۔ مخفی مبادکہ محض ادعای
شاعری وآرزوی محال است (ظہوری
؎) کند بہ صبح شنبہ سال وماہ می پرستان

؎ به خنکیهای ساقی گرشب آدینه برگردد
؎ (اردو) گزری ہوئی رات واپس ہونا
آرزوی محال ہے۔

(۲۱۷۷) **برگردیدن غذا** مصدر اصطلاحی۔
خراب و ضائع شدن آن متعلق بمعنی نہم
برگردیدن و برای ہر قسم غذا استعمال
این توان کرد (سلیم ؎) سوی سفرہ چو
سایہ گستر گشت ؎ خشک شد خشکہ و شلہ برگشت
؎ مخفی مباد کہ شلہ بضم اول و فتح ثانی و تشدید
لغت فرس است نوعی از طعام (کذافی البرہان)
۔ فارسیان استعمالش بہ تخفیف ہم کنند (اردو)
غذا کا بگڑ جانا۔ یعنی خشک ہونا یا سڑ جانا۔

(۲۱۷۸) **برگردیدن غم** مصدر اصطلاحی۔ واپس
شدن غم باشد یعنی باز آمدن غم متعلق بہ معنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؎) ظہوری
در طریق کامرانی نعل وارون زن ؎ عیش
تازہ افتی گر غم دیرینہ برگردد ؎ (اردو)
غم کا واپس آنا۔ تازہ ہونا۔

(۲۱۷۹) **برگردیدن کسی** مصدر اصطلاحی۔ (۱)
منحرف شدن و انحراف ورزیدن کسی متعلق
بہ معنی چہارم (برگردیدن) (گلستان سعدی ؎)
کہ باندک تغییر حال از مخدوم قدیم برگردد ؎
(۲) یعنی واپس آمدن کسی متعلق بہ معنی پنجم
(برگردیدن) (صائب ؎) دران کشور
کہ حسن من فشاند گرد راہ خود ؎ غبار آلود
خجلت یوسف از بازار برگردد ؎ (اردو)
(۱) کسی کا پلٹ جانا منحرف ہونا (۲) واپس آنا

(۲۱۸۰) **برگردیدن گریہ** مصدر اصطلاحی۔ دور شدن
گریہ کنایہ از بند شدنش متعلق بمعنی سوم
برگردیدن۔ (ظہوری ؎) ہمیشہ جلوہ
گہت برگلست منفعلم ؎ چگونہ گریۂ بی اختیار
برگردد ؎ (اردو) گریہ وزاری کا بند ہونا۔

(۲۱۸۱) **برگردیدن گل بخار** مصدر اصطلاحی۔
تبدیل یافتن گل بخار یعنی گل از ضعف غم

مثل خاری شدن ۔ سند این از ظہوری
بر (برگردیدن چمن از بہار) گذشت
(اردو) پھول کا سوکھ کر کانٹا بنجانا ۔

(۲۸۱) **برگردیدن گنجینہ** مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ
باشد از ظاہر شدن خزینۂ مدفونہ متعلق بمعنی
پنجم برگردیدن (ظہوری ؎) بزیور بہای
فقر باطنی ظاہر بیاراییم ۔ کہ بہ آبادی کشد ویرانہ ہم
گنجینہ برگردد ۔ (اردو) خزانہ نکلنا ۔
برآمد ہونا ۔

(۲۸۲) **برگردیدن میوہ** مصدر اصطلاحی ۔ بقول
سوار د بمعنی خراب و ضائع شدن میوہ ۔
متعلق بہ معنی ہفتم برگردیدن (قدسی ؎)
غمش در خاطر از بس ماند و ترسم خرمی گردد
کہ چون بر شاخ ماند میوۂ بسیار برگردد ۔
مؤلف عرض کند کہ چون میوۂ بسیار
بر شاخی پیدا شود عادت است کہ شاداب
برگردد و از کمی پرورش می ریزد ۔ دیا قند
او کوتاہ و ذائقہ او خراب می شود (اردو)
میوے کا بگڑ جانا ۔ خراب ہو جانا ۔

برگردیدہ اصطلاح ۔ بقول بحر بذیل
(برگشتن) بمعنی استفراغ ۔ مؤلف عرض
کند کہ نظر بر معنی ششم (برگردیدن) موافق
قیاس است کہ مفعول آنست و لیکن مجرد
قیاس کفایت نمی کند ۔ مشتاق سند استعمال
می باشیم ۔ صاحب بحر (برگشتہ) راہم مرادف
این گرداند کہ بجایش می آید (اردو)
استفراغ ۔ بقول امیر ۔ عربی ۔ مذکر ۔ قے ہونا
(فقرۂ امیر) حلق سے چیز اتر کی اور استفراغ ہو گیا

برگردیدہ بخت اصطلاح ۔ بقول بہار
کنایہ از بدبخت (میرزا رضی دانش ؎)
دل برگردیدہ بخت از تیغ ہم سودی نمی بیند
کہ بیک پہلو دل افتاد دست در سودای
گیسوئی ۔ صاحب انند نقل نگارش مؤلف
عرض کند کہ نظر بر معنی ہشتم برگردیدن ہو

قیاس است و از همین اصطلاح (برگردیدن
بخت) هم پیدا می شود که بمعنی بد شدن طالع
باشد (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

برگرفتن بقول موارد و بہار (۱) بمعنی
برداشتن چنانکه (برگرفتن پرده و نقاب)
و (برگرفتن دل از کسی) و (برگرفتن نقش)
صاحب بحر ذکر این معنی کرده فرماید که کال
التصریف است و مضارع این برگیرد۔
مؤلف عرض کند که مزید علیه (گرفتن)
است بزیادت کلمه بر بران و هم بر بمعنی
بلند با مصدر گرفتن مرکب شده و معنی
لفظی این بلند کردن و شدن که در (برداشتن
چیزی) بلندی آن چیز داخل است۔
(اردو) اٹھانا۔ بلند کرنا ہونا۔

(۲) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی گرفتن
چون (برگرفتن چاشنی) صاحب ضمیمهٔ برهان
این را قبول کردن گوید و صاحب مؤید
همزبانش۔ صاحب بحر بمعنی قبول کردن
و اختیار نمودن نوشته مؤلف گوید که
مجاز معنی اوّل است و کلمهٔ بر در ینجا
زائد (اردو) پکڑنا۔ لینا۔ قبول کرنا۔
اختیار کرنا۔

(۳) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی منتقل
کردن یعنی نقل نوشتن از قباله و حکم و
جز آن چنانکه (برگرفتن سواد) مؤلف
عرض کند که ما بامعنی منتقل کردن اتفاق
نداریم۔ که طرز تعریف خوب نیست از
(برگرفتن سواد) همین قدر معلوم می شود
که حاصل کردن نقل و سواد است و
بحر در برگرفتن را در ینجا بمعنی نوشتن یا
حاصل کردن گیریم باقی حال مجاز معنی
اوّل است (اردو) لکھنا۔ حاصل کرنا۔

(۴) برگرفتن۔ بقول موارد بمعنی معاف کردن
چنانکه (برگرفتن ورم) که می آید مؤلف

عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو)
معاف کرنا ۔

(۵) برگرفتن ۔ بقول سوارد بمعنی خوردن
چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید ۔
مؤلف عرض کند که بحالت اضافت به
زخم وامثال آن ۔ حاصل کردن زخم بصورت
اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه
(برگرفتن جام) وامثال آن بهر دو صورت
مجاز معنی اوّل است (اردو) کھانا جیسے
زخم کھانا ۔ پینا ۔

(۶) برگرفتن ۔ بقول (سروری در ملحقات)
کنایه از نهال کردن وبخیره نمودن **مؤلف**
عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را)
می آید و دریجا همین قدر کافی است که باعتماد
محقق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم ومجاز
معنی اول دانیم اگرچه قدری دور از قیاس
است ولیکن محاورهٔ زبان باشد وحقیقت
سند بمصدر انجا عرض کنیم (اردو) دل لگی
کرنا ٹھٹول کرنا ۔

(۷) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن
بار ۔ یعنی بارور شدن درخت وحیوان
مؤلف عرض کند که بر دریجا بمعنی بار
است وگرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه
بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو)
بار دار ہونا ۔

(۸) برگرفتن ۔ بقول بهار بمعنی نواختن و
پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) **مؤلف**
عرض کند که ما بر مصدر مرکب خیال خود ظاہر
کنیم و دریجا همین قدر کافی است که سند
این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو)
نوازنا ۔ سرفراز کرنا ۔ پالنا ۔ پرورش کرنا

(۹) برگرفتن ۔ بقول بهار ۔ دور کردن
مؤلف عرض کند که ترک کردن هم درین
داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) واین

متعلق بمعنی اول است بر سبیل مجاز که از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا ترک کرنا
(۱۰) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی منسوب کردن
چنانکه (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمهٔ بر
درینجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا
(۱۱) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی پیدا کردن
و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان)
که می آید این هم مجاز معنی اول باشد -
(اردو) پیدا کرنا - قائم کرنا -
(۱۲) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی تحمل کردن
و این هم مجاز معنی اول است چنانکه -
(برگرفتن زور) که می آید (اردو)
متحمل ہونا - تحمل کرنا -
(۱۳) برگرفتن - بتحقیق ما بمعنی کشیدن
و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست
از جیب) که می آید - مجاز معنی اول است
و بس (اردو) کھینچنا - باہر لانا -

برگرفتن از خاک | مصدر اصطلاحی -
بمعنی نواختن و بمرتبهٔ بلند رسانیدن متعلق
بمعنی ہشتم برگرفتن (صائب ۵) مردم
هموار را از خاک بر باید گرفت ٭ رشتهٔ
بی گره را در گهر باید گرفت ٭ مخفی مباد
که (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش
گذشت (اردو) نوازنا - سرفراز کرنا -

برگرفتن اعتبار | مصدر اصطلاحی -
بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی نهم
برگرفتن (ظهوری ۵) شوق از من
اعتباری برگرفت ٭ چشم دریا شیم نثاری
برگرفت ٭ مخفی مباد که (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا

برگرفتن بار | مصدر اصطلاحی - دور
کردن بار باشد متعلق بمعنی نهم برگرفتن
(خواجهٔ شیراز ۵) با غمی که خاطر ما خسته کرده بود

عرض کند که مجاز معنی اوّل باشد (اردو)
معاف کرنا۔

۵) برگرفتن۔ بقول سوار و بمعنی خوردن
چنانکه (برگرفتن زخم) که بجایش می آید۔
مؤلف عرض کند که بحالت اضافت به
زخم و امثال آن۔ حاصل کردن زخم بصورت
اضافت بسوی اطعمه نوش کردن آن چنانکه
(برگرفتن جام) و امثال آن بهر دو صورت
مجاز معنی اوّل است (اردو) کھانا جیسے
زخم کھانا۔ پینا۔

۶) برگرفتن۔ بقول سروری در ملحقات
کنایه از نهال کردن و بخیره نمودن مؤلف
عرض کند که سند این بر (برگرفتن کسی را)
می آید و درینجا همین قدر کافی است که با
تحقق اهل زبان این معنی را تسلیم کنیم و مجاز
معنی اوّل دانیم اگرچه قدری دور از قیاس
است ولیکن محاورهٔ زبان باشد و حقیقت

سند مجدد اینجا عرض کنیم (اردو) دل لگی
کرنا ٹھٹول کرنا۔

(۷) برگرفتن۔ بقول بهار بمعنی حاصل کردن
بار۔ یعنی بارور شدن درخت و حیوان
مؤلف عرض کند که بر درینجا بمعنی بار
است و گرفتن بمعنی حاصل کردن چنانکه
بر (برگرفتن بروح) می آید (اردو)
باردار ہونا۔

(۸) برگرفتن۔ بقول بهار بمعنی نواختن و
پروردن چنانکه (برگرفتن بروح) مؤلف
عرض کند که ما بر مصدر مرکب خیال خود ظاهر
کنیم و درینجا همین قدر کافی است که سند
این بر (برگرفتن از خاک) می آید (اردو)
نوازنا۔ سرفراز کرنا۔ پالنا۔ پرورش کرنا۔

(۹) برگرفتن۔ بقول بهار۔ دور کردن
مؤلف عرض کند که ترک کردن هم درین
داخل است چنانکه (برگرفتن شمار) و این

متعلق بمعنی اوّل است بر سبیل مجاز که از
برداشتن چیزی آن چیز دور می شود از
جای خودش (اردو) دور کرنا۔ ترک کرنا
(۳۱۸۴) (۱۰) برگرفتن۔ به تحقیق ما بمعنی منسوب کردن
چنانکہ (برگرفتن بکسی) که می آید و کلمهٔ بر
دریجا زائد باشد (اردو) منسوب کرنا۔
(۳۱۸۵) (۱۱) برگرفتن۔ به تحقیق ما بمعنی پیدا کردن
و قائم کردن چنانکه (برگرفتن دربان)
که می آید این هم مجاز معنی اوّل باشد۔
(اردو) پیدا کرنا۔ قائم کرنا۔
(۳۱۸۶) (۱۲) برگرفتن۔ به تحقیق ما بمعنی تحمّل کردن
و این هم مجاز معنی اوّل است چنانکه۔
(برگرفتن زور) که می آید (اردو)
متحمل ہونا۔ تحمل کرنا۔
(۳۱۸۷) (۱۳) برگرفتن۔ به تحقیق ما بمعنی کشیدن
و بیرون آوردن چنانکه (برگرفتن دست
از جیب) که می آید۔ مجاز معنی اوّل است

و بس (اردو) کھینچنا۔ باہر لانا۔
برگرفتن از خاک مصدر اصطلاحی۔
بمعنی نواختن و بمرتبهٔ بلند رسانیدن متعلق
بمعنی ہشتم برگرفتن (صائب ؎) مردم
هموار را از خاک بر باید گرفت ؎ رشتهای
بی گره را در گهر باید گرفت ؎ مخفی مباد
که (از خاک برگرفتن کسی را) بجای خودش
گذشت (اردو) نوازنا۔ سرفراز کرنا۔
برگرفتن اعتبار مصدر اصطلاحی۔
بمعنی حاصل کردن اعتبار متعلق بمعنی ہم
برگرفتن (ظهوری ؎) شوق از من
اعتباری برگرفت ؎ چشم دریا شبنم نثاری
برگرفت ؎ مخفی مباد که (اعتبار برگرفتن)
بجایش گذشت (اردو) اعتبار حاصل کرنا
(۳۱۸۸) **برگرفتن بار** مصدر اصطلاحی۔ دور
کردن بار باشد متعلق بمعنی نهم برگرفتن
(خواجهٔ شیراز ؎) بار غمی که خاطر ما خسته کرده بود

تو عیسی دمی خدا بفرستادو برگرفت ہو۔
(اردو) بار کا دور کرنا۔

برگرفتن بہ پیکان | مصدر اصطلاحی۔ (۱۵۹)
قبول کردن و استعمال کردن بجای پیکان
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری ؎)
چون نگہ بسعی فا بہ در خواہش دہانم باز ماند
تا عدنگت غنچۂ دل را بہ پیکان برگرفت
(اردو) پیکان کے لئے قبول کرنا۔
بجاے پیکان استعمال کرنا پیکان بنانا۔

برگرفتن بتاری | مصدر اصطلاحی۔
بمعنی برداشتن بتاری و مقصود از کشیدن
است بآسانی بمجاز و متعلق بمعنی اول برگرفتن
(ظہوری ؎) مشک صد تا تار ریزم از
نفس یکزلف۔ آہم را بتاری برگرفت
(بتاری برگرفتن) بجائیش گذشت (اردو)
ایک تار پر اٹھا لینا کھینچنا۔ دیکھو بتاری برگرفتن۔

برگرفتن بچیزی | مصدر اصطلاحی قبول (۱۶۰)
کردن بچیزی و گرفتن بمعاوضہ چیزی یعنی خریدن
متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری ؎)
دادم دو جہان بباد در عشقش ہا مارا بدو
حبہ برنمی گیرد ہا (اردو) کسی چیز کے
عوض مین قبول کرنا۔ خرید کرنا۔

(۱۶۱) برگرفتن بروح | مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن بار و بارور شدن بروح (سلمان
؎) زیک نسیم کہ در آستین غنچہ بکرہا
دہد شمال چو مریم بروح برگیرد ہا مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی ہفتم برگرفتن فتأمل
(اردو) روح سے پھل حاصل کرنا۔
روح سے حاملہ ہونا۔ باردار ہونا۔

(۱۶۲) برگرفتن بہ کسی | مصدر اصطلاحی منسوب
کردن بہ کسی (انوری ؎) خطائی کہ کردم
بمن برگیرہا جفائی کہ گفتم زمن در گذارہا
(اردو) کسی سے منسوب کرنا۔

(۱۶۳) برگرفتن پردہ از رخ | مصدر اصطلاحی

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد
متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (خواجۂ شیراز
سہ) ساقی بیا کہ یار ز رخ پردہ برگرفت
کار چراغ خلوتیان باز در گرفت ۔ (اردو)
منہ پر سے پردہ اٹھانا۔

(۳۱۹۴) **برگرفتن پردہ از روی کار** | مصدر اصطلاحی
ظاہر کردن حقیقت کاری (انوری سہ)
پردۂ ما دریدہ کرد ہنوز ۔ پردہ از روی
کار ما نگرفت ۔ (اردو) کسی کام پر سے
پردہ اٹھانا حقیقت ظاہر کر دینا۔

(۳۱۹۵) **برگرفتن تہمت** | مصدر اصطلاحی ۔ دور
کردن تہمت باشد متعلق بمعنی نہم برگرفتن
(ظہوری سہ) گریہ می کوشد ہمان در شست
وشوی دامنم ۔ گرچہ دریا تہمت پاکی
ز دامان برگرفت ۔ (اردو) تہمت دور کرنا

(۳۱۹۶) **برگرفتن جام** | مصدر اصطلاحی ۔ برداشتن
جام کنایہ از خوردن می ۔ متعلق بمعنی اوّل
و نہم برگرفتن (ظہوری سہ) پیریم و جام
مرد فگن برگرفتہ ایم ۔ وز جیب دست
توبہ شکن برگرفتہ ایم ۔ (اردو) ساغر اٹھانا
۔ شراب پینا۔

(۳۱۹۷) **برگرفتن چاشنی** | مصدر اصطلاحی بمعنی
چاشنی گرفتن و ذوق حاصل کردن (نظامی
سہ) نخست از ہمہ چاشنی برگرفت ۔ ولی
چاشنی ماند خستہ و شگفت ۔ مؤلف عرض
کند کہ متعلق است بمعنی سوم برگرفتن ۔
(اردو) چاشنی حاصل کرنا ۔ ذوق پانا

(۳۱۹۸) **برگرفتن چاک** | مصدر اصطلاحی ۔ حاصل
کردن چاک و زخم است متعلق بمعنی دوم
برگرفتن (ظہوری سہ) آرزو دارم کہ
بر دارد دل از تیغ غمت ۔ آنقدر چاکی
کہ از شوق گریبان برگرفت ۔ (اردو)
چاک حاصل کرنا ۔ زخم حاصل کرنا۔

(۳۱۹۹) **برگرفتن دامان** | مصدر اصطلاحی ۔ دامن

گرفتن و مدد خواستن۔ متعلق بمعنی دوم برگرفتن (ظہوری سے) دیدہ تاب و طاقت خود را قیاسی کردہ بود ٭ در تماشایت چرا دامان مژگان برگرفت ٭ (اردو) دامن پکڑنا۔ بقول آصفیہ پناہ لینا۔ حمایت میں آنا۔

[illegible] **برگرفتن دربان** مصدر اصطلاحی۔ تمام گرفتن دربان را۔ متعلق بمعنی یازدہم برگرفتن (ظہوری سے) وصل بر رویم دری خواہم کشودن یافتم ٭ اینچنین سالی کہ خاک پای دربان برگرفت ٭ (اردو) دربان تمام کرنا۔

[illegible] **برگرفتن درم** مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل معنی چہارم برگرفتن) بمعنی معاف کردن درم۔ بتقیید بصلۂ از (نظامی سے) ز دیوان دہقان قلم برگرفت ٭ ز بیچارگان ہم درم برگرفت ٭ (اردو) درم کو معاف کرنا۔ یعنی رعایا کو محصول مالگذاری سے معافی دینا۔

[illegible] **برگرفتن دست از جیب** مصدر اصطلاحی۔ کشیدن و بیرون آوردنش متعلق بمعنی سیزدہم برگرفتن سند این از ظہوری بر (برگرفتن جام) گذشت (اردو) جیب سے ہاتھ نکالنا۔

[illegible] **برگرفتن دشت** مصدر اصطلاحی بمعنی بلند و پیدا شدن دشت متعلق بہ معنی اول برگرفتن است (ظہوری سے) سند منعی پیش راہ آہ نیست ٭ از دلم دشت غباری برگرفت ٭ (اردو) جنگل روبرو ہونا۔

[illegible] **برگرفتن دل از چیزی و کسی** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برداشتن دل از چیزی و کسی باشد متعلق بمعنی اول برگرفتن (آقا قاسم مشہدی سے) بدریا قطرہ چون گردید واصل ٭ ترک سر گیرد ٭ کسی چون با تو بنشیند چنان دل از تو برگیرد ٭ (انوری سے) در نیامد ز راہ سینہ بدل ٭ تا دل از راہ سینہ برنگرفت ٭ (اردو) دیکھو برداشتن دل۔

([illegible]) **برگرفتن دیدہ** مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن چشم و ترک نظر کردن متعلق بمعنی اوّل و نہم برگرفتن (صائب سہ) نیست ممکن برگرفتن دیدہ از رویش مرا ٭ ارہ گر بر سر گذارد تیغ ابرویش مرا ٭ (اردو) دیکھو برداشتن چشم از کسی۔

([illegible]) **برگرفتن راہ** مصدر اصطلاحی بمعنی قبول کردن راہ باشد متعلق بمعنی دوم برگرفتن (انوری سہ) دل راہ صلاح بر نمی گیرد ٭ کردم ہمہ حیلہ در نمی گیرد ٭ (اردو) راستہ قبول کرنا۔ راستہ اختیار کرنا۔

([illegible]) **برگرفتن زاد راہ** مصدر اصطلاحی بمعنی حاصل کردن زاد راہ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری سہ) تر زبان گر دیدہ خضر از العطش گویان تست ٭ زاد راہ تغفۃ جانی آب حیوان برگرفت ٭ (اردو) زاد راہ۔ توشۂ سفر کا حاصل کرنا۔

([illegible]) **برگرفتن زخم** مصدر اصطلاحی بمعنی خوردن زخم (سنجر کاشی سہ) ز تیغ شاہ یکی زخم برگرفت بکف ٭ ز شست شاہ یکی تیر خورد در صف جنگ ٭ مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی پنجم برگرفتن و من وجہٍ متعلق بمعنی دوم ہم (اردو) زخم کھانا۔ دیکھو برداشتن زخم۔

([illegible]) **برگرفتن زور** مصدر اصطلاحی۔ متحمل زور شدن متعلق بمعنی دوازدہم برگرفتن است (ظہوری سہ) خوش سبک گردیدہ ام در وصل حرمان غالب است ٭ سینہ ام بر ہجر زوری گرچہ نتوان برگرفت ٭ (اردو) زور کا تحمل کرنا متحمل ہونا۔

([illegible]) **برگرفتن سواد** مصدر اصطلاحی بقول سوارد (بذیل معنی سوم برگرفتن) بمعنی منتقل کردن و نقل نوشتن (عرفی سہ)

زمانه خیرالم نامه نیست تصنیفش بهمدلم
زصفحهٔ فهرست برگرفت سوا هو یه مؤلف
عرض کند که نقل گرفتن و حاصل کردن
نقل و معلومات (اردو) نقل لینا ۔
سواد حاصل کرنا ۔

(۳۲۱۱) **برگرفتن شمار** مصدر اصطلاحی بمعنی
ترک کردن شمار و حساب نکردن و
بحساب نیاوردن متعلق بمعنی نهم برگرفتن
(انوری ے) برگرفتم شمار عشق آن به نکو
که ترا از شمار نشمارد بکو (ظهوری ے)
دل جفاهای تو بر من می شمرد ها از وفای
خود شماری برگرفت (اردو) شمار
ترک کرنا ۔ حساب نه کرنا ۔ شمار میں نه لانا

(۳۲۱۲) **برگرفتن طعنه** مصدر اصطلاحی ۔ حاصل
کردن طعنه و مورد طعن و طنز شدن ۔
متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظهوری ے)
دعوی لذت بزهرت کردنا دانسته کردیکو
طعنهٔ تلخ جهانی شکرستان برگرفت ها ۔
(اردو) طعنه حاصل کرنا ۔ مورد طعن و
طنز هونا ۔

(۳۲۱۳) **برگرفتن عمان** مصدر اصطلاحی ۔ پیدا
کردن عمان باشد متعلق بمعنی یازدهم برگرفتن
(ظهوری ے) کوه راسیلی زنان خواهد
بدریا سیل برد ها ابر قدر گانم بجای قطره
عمان برگرفت ها (اردو) دریا پیدا کرنا

(۳۲۱۴) **برگرفتن فال** مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی
گرفتن و حاصل کردن فال است متعلق
بمعنی دوم و سوم برگرفتن (ظهوری ے)
نیست در کوی تو هرگز سرخ رویان را
نجات ها عید اگر فال شگون از خون قربان
برگرفت ها (اردو) فال لینا ۔ بقول
آصفیه فال نکالنا ۔

(۳۲۱۵) **برگرفتن فشار** مصدر اصطلاحی بمعنی
پیدا کردن ریزش متعلق به معنی یازدهم

برگرفتن مخفی مباد که فشار بقول برہان بمعنی ریزش (ظهوری ؎) درتخیل زیر دندان ہوس کو شکرین لعلش فشاری برگرفت ؎ (اردو) ریزش پیدا کرنا۔

([illegible]) **برگرفتن قدم** | مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن قدم متعلق بمعنی اوّل برگرفتن (ظهوری ؎) درغریبی فتاده ظهوری بهم قدم کو گرد رخیال راه وطن برگرفته ایم ؎ (اردو) قدم اٹھانا۔

([illegible]) **برگرفتن کسی** | مصدر اصطلاحی۔ (۱) دور کردن کسی را متعلق بمعنی نهم برگرفتن (ظهوری ؎) نیست درگمنامی از من نامورتر دیگری کو بی نشان گردیده ام از نامه عنوان برگرفت ؎ و (۲) نواختن کسی را متعلق بمعنی هشتم برگرفتن (وله ؎) نخل ماتم گشت وازگل گریه بر خاکم فشاند ؎ خوش بخاک افتاده خود را بسامان برگرفت ؎ (اردو) (۱) کسی کو دور کرنا (۲) کسی کو سرفراز کرنا۔

برگرفتن کسی را | مصدر اصطلاحی بقول سروری که بذیل معنی ششم برگرفتن گذشت هزل کردن با کسی (شیخ فریدالدین عطار ؎) دیگری را آن یکی می گفت سخت ؎ برگرفتی تو مرا ای شوربخت ؎ گفت مجنونیش چون هستی تو خر ؎ گر نگیری ریشت بگیرد غم مخور ؎ مؤلف عرض کند که درین شعر برگرفتن بمعنی گرفتن و گرفتار کردن و منسوب کردن به خطائی متعلق بمعنی دوم برگرفتن است و برای معنی اوّل الذکر طالب سند دیگری باشیم و قول سروری را نظر به احتیاط که صاحب زبانست بدون سند هم تسلیم کنیم (اردو) کسی کی ساته ہزل کرنا ٹھٹھا کرنا۔ تمسخر کرنا۔

برگرفتن کوه | مصدر اصطلاحی بمعنی برداشتن و دور کردن کوه باشد متعلق بمعنی اوّل

ونیم برگرفتن (ظہوری ے) از گرانجانان
ظہوری خوش سبک گردیدہ بود ہ از
دلش این کوہ غم را زور نسیان برگرفت
ہ (اردو) پہاڑ کو ہٹانا۔ دور کرنا۔
برگرفتن گرد مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن گرد و غبار متعلق بمعنی سوم برگرفتن
(ظہوری ے) توتیا سرمایۂ چندان نداشت
ہ گرد خاک رہگذاری برگرفت ہ (اردو)
گرد و غبار حاصل کرنا۔
برگرفتن گونہ مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن رنگ باشد متعلق بمعنی سوم برگرفتن
واین مخصوص با گونہ نباشد بلکہ با رنگ و
لون و مرادفات آن ہم استعمال توان کرد
وسند این از ظہوری بر (برگرفتن نکہت)
می آید (اردو) رنگ حاصل کرنا۔ رنگ اڑانا۔
برگرفتن نثار مصدر اصطلاحی۔ اختیار
کردن نثار متعلق بمعنی دوم برگرفتن است

سند این از ظہوری بر (برگرفتن اعتبار)
گذشت (اردو) نثار اختیار کرنا۔
صدقہ بننا۔ وارے جانا۔
برگرفتن نسخہ مصدر اصطلاحی۔ حاصل
کردن نسخہ متعلق بمعنی سوم برگرفتن۔
(ظہوری ے) از خیالش خاطر صورت نگار
ہ نسخۂ باغ و بہاری برگرفت ہ (ولہ ے)
در ازل قانون حکمت چون قضا می زد رقم
ہ نسخۂ از درد جان بخش تو درمان برگرفت
ہ (اردو) نسخہ حاصل کرنا۔ پانا۔
برگرفتن نشتر بکار مصدر اصطلاحی۔
برداشتن نشتر برای فصد باشد متعلق
بمعنی اول برگرفتن (ظہوری ے) ہر دم
از شادی رگ دل می پرد ہ غمزہ اش
نشتر بکاری برگرفت ہ (اردو) فصد
کے لئے نشتر اٹھانا۔
برگرفتن نقاب مصدر اصطلاحی۔

بمعنی برداشتن و دور کردن نقاب باشد متعلق بمعنی اوّل ونہم برگرفتن (انوری ؎) گرچہ اقبال او کہ دائم باد٭ از رخ ملک برگرفتہ نقاب٭ (طالب آملی ؎) چسان نقاب ز رخسار دوست برگیرم٭ کہ حسن سرکش و من مو بموی محجوبم٭ (اردو) نقاب اٹھانا۔

(۳۲۲۲) **برگرفتن نقش** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن و دور کردن نقش است متعلق بمعنی اوّل ونہم برگرفتن (میر خسرو ؎) نقش خود از راہ فنا برگرفت٭ نور بقا دید وشناد رگرفت٭ (اردو) نقش مٹانا۔

(۳۲۲۳) **برگرفتن نکہت** مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نکہت است متعلق بمعنی سوم برگرفتن (ظہوری ؎) نکہتی از سنبل زلفت گلستان برگرفت٭ گونۂ از لعل نگینت بدخشان برگرفت٭ (اردو) نکہت حاصل کرنا

(۳۲۲۴) **برگرفتن ہجران** مصدر اصطلاحی تحمل شدن ہجران را متعلق بمعنی دوازدہم برگرفتن (ظہوری ؎) ما باین تاب و توان برخود چہ شکال کردہ ایم٭ غیر با این ضعف ہجران را چہ آسان برگرفت٭۔ (اردو) ہجران کا تحمل ہونا۔

(۳۲۲۵) **برگرفتن یادگار** مصدر اصطلاحی۔ حاصل کردن نشانی متعلق بمعنی سوم برگرفتن است (ظہوری ؎) دست اگر بر شاخ گل دستی نیافت٭ یادگار زخم خاری برگرفت٭ (اردو) نشان حاصل کرنا۔

برگرفتہ اصطلاح۔ بقول بحر بذیل برگرفتن بمعنی نواختہ و پروردہ مرادف (از خاک برگرفتہ) صاحب انند فرماید کہ اسناد و معانی این بر (برگرفتن) گذشت مؤلف عرض کند کہ اسم مفعول برگرفتن است شامل بر ہمہ معانیش خصوصیت بیک معنی ندارد

(اردو) دیکھو برگرفتن یہ اُس کا اسم مفعول آئے

برگری | اصطلاح ـ بقول ضمیمۂ برہان بکسر ثالث مخفف برگیری بمعنی بستانی ـ صاحبان ہفت و مؤید ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محققین اہل زبان ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب سند استعمال می باشیم ـ مخفی مباد کہ این موافق قیاس است کہ تحتانی چہارم از (برگیری) حذف شد و آن صیغۂ واحد مخاطب از مضارع معروف است شامل بر ہمہ معانی مصدر برگرفتن کہ گذشت خصوصیت ستاندن نباشد (اردو) تو لیوے ـ

(الف) **برگ ریز** | اصطلاح ـ بقول سروری بمعنی پائیز (عمادی ـہ) برگ ریز است شاخ دانش را ازین خزان را بہار نیستی تو صاحب جہانگیری گوید کہ فصل خزان را گویند صاحبان رشیدی و بحر و بہار و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (صائب ـہ) از ریزشی کہ گردد در ایام نوبہار پیدا در برگ ریز شاخ بوصل ثمر رسد تو خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید کہ این مجاز است چہ در اصل ریز بمعنی ریختن است چنانکہ (خون ریز) بمعنی خون ریختن مؤلف عرض کند کہ مجرد ریز امر حاضر ریختن و ریزش حاصل بالمصدرش پس خان آرزو غلط کند کہ دریجا ریز را بمعنی ریختن داند و (خون ریز) را بمعنی خون ریختن گیرد (خون ریز) اسم فاعل ترکیبی است و آنچہ حاصل بالمصدر خون ریختن است متعلق بہ (برگ ریز) نباشد پس (برگ ریز) ہم اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ریزانندۂ برگ و کنایہ از موسم خزان کہ برگ را می ریزاند قائل (صائب ـہ) صائب ز برگ ریز برد فیض نوبہار پیدا چون غنچہ ہر کہ سر بگریبان کشیدہ است تو در تحقیق

برگ ریز آمدن بمعنی (۱) ریختن برگ ہا و (۲) ضعیف شدن انسان (مولوی معنوی ۵) شکایت با ہمین کردی کہ بہمن برگ ریز آمد ؎ کنون برخیز و گلشن بین کہ بہمن برگ ریز آمد ؎ (اردو) (الف) خزان ۔ اسم مؤنث ۔ دیکھو پاریز (ب) (۱) پتے گرانا (۲) انسان کا بڈھا ہونا ۔

برگ ریزان اصطلاح ۔ بقول برہان (۱) بمعنی خزان و فرماید کہ بودن آفتاب در برج میزان کہ فصل پاییز باشد و (۲) کنایہ از ایام پیری و آخرہای عمر ہم صاحبان جامع و ناصری ہمزبانش ۔ بہار این را مرادف (برگ ریز) گفتہ بمعنی اوّل قانع خان آرزو در سراج بذیل (برگ ریز) فرماید کہ بزیادت الف و نون منسوب بہ برگ ریختن بمعنی (برگ ریز) فرماید کہ بعضی این را مجاز دانستہ غافل از حقیقت کار بودہ اند مؤلف عرض کند کہ (۳) بمعنی حقیقی اسم حالی است یعنی برگ ریزندہ وجا دارد کہ الف و نون آخرہ را زائد گیریم اندرین صورت مزید علیہ (برگ ریز) باشد و اصلاً بمعنی منسوب بہ برگ ریختن نیست و بمعنی اوّل و دوم لاریب مجاز معنی حقیقی است زیرا کہ معنی حقیقی این ریزندۂ برگ است و بس ۔ پس غافل از حقیقت غیر خان آرزو باشد کہ حقیقت را ظاہر نکند (نظامی لہ) شرط است کہ فصل برگ ریزان ؎ خون نابہ شود ز برگ ریزان ؎ (انوری ۵) برگ ریزان ہمہ حال فرو باید ریخت ؎ بقدح آنچہ از و برگ و نوای طرب است ؎ (اردو) (۱) خزان دیکھو (برگ ریز) (۲) پیری ضعیفی مؤنث عمر کا آخری حصّہ ۔ بڑھاپا ۔ مذکر پتے گرانے والا

برگ زر اصطلاح ۔ بقول مؤید و ہفت بمعنی برگ زر ۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و کنایہ باشد ۔ اگرچہ خلاف قیاس نیست

ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین
عجم و محققین فرس ازین اصطلاح ساکت
(اردو) پہلا پتا۔ مذکر۔

برگزیدگان استعمال۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ مقبولان و پسندیدگان مؤلف
عرض کند کہ برگزیدن کہ می آید اسم مفعولش
(برگزیدہ) و الف و نون جمع در آخرش زیادہ
کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) برگزیدہ لوگ۔
مقبولان بارگاہ۔

(الف) **برگزیدن** بقول بحر بضم کاف فارسی
(۱) برچیدن و انتخاب کردن و پسندیدن و
قبول کردن و (۲) مقبول شدن کامل التصریف
و مضارع این برگزیند۔ صاحب ضمیمہ برہان
بر معنی دوم قانع و آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
ذکر ہر دو معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ فرید
گزیدن بضم اول باشد کہ بجای خود بیش آید
حیف است کہ صاحبان موارد و مواد رکہ
محققین مصادر نام دارند ازین مصدر دست
کشیدہ اند معاصرین عجم بر زبان دارند و متقدمین
فرس استعمال این کردہ اند فدائی کہ از معاصرین
عجم بود ذکر مفعول ہمین مصدر یعنی ------

(ب) **برگزیدہ** کردہ فرماید کہ بمعنی منتخب و ممتاز
است و (برگزیدگان) کہ گذشت جمع ہمین
(انوری الف ۲) گر زکیتی برگزیدستند کاہ
پادشاہ جہان و صدر انام ؎ (ظہوری ۵)
بہ پیش رشک زمین نیست برگزیدہ تری ؎ کہ
یار راست بہر روز شوخ دیدہ تری ؎۔
(اردو) الف (۱) انتخاب کرنا۔ بقول امیر
چھانٹنا۔ چننا جیسے (فقرہ) بہت سے موتی
میں آپ انتخاب کر لیجیے ؎ قبول کرنا۔ بقول
آصفیہ منظور کرنا۔ پسند کرنا۔ (۲) مقبول ہونا
بقول آصفیہ قبول ہونا۔ منظور ہونا۔ مقرون
باجابت ہونا۔ پسند ہونا۔ منظور نظر ہونا (ب)
برگزیدہ۔ دیکھو (انتخاب آورد)

برگس | بقول برهان باکاف فارسی بروزن
اطلس ترجمهٔ معاذ الله ونعوذ بالله۔ صاحب
رشیدی حاشا ومبادا راهم داخل تعریف
کند وفرماید که (برگست) هم بهمین معنی آمده
وسندی که از رودکی پیش کرده است باختلاف
بعض الفاظ همان است که بر (برگس بکاف
عربی) گذشت مؤلف عرض کند که اصل
این همانست که بکاف عربی گذشت وباعتبار
صاحب جامع توانیم گفت که این مبدل است
چنانکه کند وگند۔ صراحت ماخذ همه رانجا
کرده ایم۔ بی غوری صاحبان تحقیق است
که یک سند را در هر دو جا آورده اند (اردو)
دیکهو برکس۔

برگ سبز | اصطلاح۔ بقول وارسته وبحر
وبهار (۱) کنایه از چیز بسیار کم مقدار (صائب
ﻪ) بی نوایان را به برگ سبز گاهی یاد کن ؎
چون زنی رنگ جهان خرج خزان خواهی شدن ؎ (وله ﻪ) انصاف نیست کز چمنت بعد
صد بهار۔ ؎ بی برگ سبز رو بدر آسمان نهم ؎
(ظهوری ﻪ) ببرگ سبز اگر تحفه حاتم افتد ؎
میسرم نشود رنگی از بهار مدام ؎ مؤلف
عرض کند که (۲) بمعنی حقیقی است (وله ﻪ)
بود زوسمه دو ابروی آن بهشتی روی ؎
ببرگ سبز که خون در دل بهار کند ؎ (وله ﻪ)
ببرگ سبز او کف افسوس می شود ؎ نخلی که
میوه نفشاند بپای خویش ؎ مخفی مباد که
(برگ سبز است تحفهٔ درویش) مثلی است
که می آید شامل بهر دو معنی بالا (اردو)
(۱) برگ سبز۔ مذکر۔ اردو مین کم مالیت
تحفه کو کهه سکتے هین۔ نهایت کم مالیت چیز۔
مؤنث (۲) برگ سبز۔ سبز پتا۔ مذکر۔

برگ سبز است تحفهٔ درویش | مثل۔
صاحبان خزینه وامثال فارسی ذکر این
کرده از معنی ومحل استعمال ساکت مؤلف

عرض کند کہ فارسیان این مثل را در سوغات
و ارمغان بر سبیل کسر نفسی می زنند (اردو)
یہی مثل دکن مین مستعمل ہے یعنی جب کوئی
شخص کسی کے پاس کوئی تحفہ بیجاتا ہے تو بطور
کسر نفسی اس مصرع کو پڑہتا ہے ۔

برگ سبز سائل اصطلاح ۔ وارستہ فرماید
کہ این ہمانست کہ گدایان بتوقع ریزشی ۔
برگ سبز پیش اغنیا گذارند (محسن تاثیر ؏)
بوسہ می دارند خوبان در بہار خط طمع ؏
خط سبز گل عذاران برگ سبز سائل است ؏
بحر و بہار و وارستہ را نقل نگار مؤلف عرض
کند کہ رسم عجم است کہ ہر سائل کہ پیش کسی رود
اعم ازینکہ گدا باشد یا حاجتمند کاری و چیزی
برگ سبز با خود برد و این رسمی است کہ اغنیا
پسندش کنند تا عطای شان بدل آن باشد
و بار احسان بگردن سائل نیاید ہمانا این
اخلاقی است حسنہ پس این را مخصوص گدایان
بتوقع ریزش کردن از نازک خیالی دور
است (اردو) سائل کا حقیر تحفہ ۔ نذر

برگ سبز فرستادن مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) مرادف (گل
فرستادن) (طغرا ۔ نثر) نثر پردازان از فقرۂ
تازہ برگ سبز مکاری بجانب طوطیان چمن
روانہ نمودہ اند" مؤلف عرض کند کہ (۲)
رسم است کہ کسانی کہ باظہار احتیاج خود
خود پیش کسی نمی روند و کسی را از طرف خود
می فرستند تحفۂ برگ سبزی روانہ می کنند پس
(برگ سبز فرستادن) کنایہ باشد از اظہار حاجت
بالواسطہ کردن و این موافق قیاس است
نظر بر رسم عجم ولیکن سند ملا طغرا برای مصدر
(برگ سبز روانہ نمودن) است محققین بالا
رعایت لفظی را ترک کردہ اند (اردو)
(۱) دیکھو گل فرستادن (۲) کسی کے واسطہ
اور توسط سے اظہار حاجت کرنا ۔

برگ سبز ہم چشمی | اصطلاح۔ بقول بحر
برگ سبز ہم کاری | وغیاث و انند۔ برگ
پان یا سبزۂ دیگر کہ کشتی گیران بجہت مقرر کردن
کشتی بخانۂ حریف خود فرستند مؤلف عرض
کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
فرس ساکت و ہر سہ محققین بالا ہندنژاد اند
طالب سند استعمال می باشیم (اردو)
وہ پان یا کوئی سبزی جو کشتی گیران اپنے
حریف کے پاس اسلئے بھیجتے ہیں کہ وہ مقابلہ
کا ایک دن مقرر کرے گویا یہ بلاوا ہے۔

برگست | بقول برہان و رشیدی و جامع
و جہانگیری و سراج و ناصری ہمان برکست
کہ بکاف عربی بجایش گذشت مؤلف عرض
کند کہ بکاف عربی اصل است و صراحت
ماخذ ہم درانجا گذشت و این مبدل آن
چنانکہ کند و گند (اردو) دیکھو برکست
کاف عربی کے ساتھ۔

(الف) برگستان | اصطلاح۔ (الف)
(ب) برگستوان | بضم سوم بقول سروری
مخفف برگستوان۔ صاحب جہانگیری نسبت
ہر دو فرماید کہ مرادف یکدیگر پوششی است
کہ در روز جنگ پوشند و بر اسپ اندازند
تا از زخم ایمن باشند و آن را کجیم و کجین
ہم گویند۔ صاحب برہان ذکر ہر دو کردہ
گوید کہ (الف) مخفف (ب) (امیر خسرو
الف ے) صف از پیشم چو سیمین ہفت خانہ
؎ سوار آب برگستان باخت ؏ (شیخ مظہر
ے) دریدہ جوشن و خفتان بریدہ برگستان
؎ گریخت آن سپہ از پیش عاجز و مضطر ؏
(شرف شفروہ ب ے) ز تیغ ما ز ہیبت این
سخت واقعہ ؎ از دست و دوش خنجر
و برگستوان فتاد ؏ (کمال اسمعیل ے) از
تیغ مہر و ناوک انجم خلاص یافت ؎ این ابلق
زمانہ ز برگستوان برف ؏ صاحب ناصری

بذکر معنی بالا فرماید که آن جامه ایست که
بجای پنبه دران پیله و ابریشم فرومایه کہ پیچ
و گمژ نام دارد می گذاشته و می دوخته اند۔
صاحب جامع هم ذکر هر دو کرده۔ صاحب
غیاث بر (ب) صراحت مزید کند که این را
در هند پاکر نام است صاحب فدائی فرماید
که زرهیست سرتاپا و زرهی که بالای اسپ
افگنند۔ خان آرزو در سراج گوید که بفتح
و ضم کاف فارسی (الف) مخفف (ب) غالب
که ماخوذ است از برگست که معنی پناه در آن
داخل است و (وان) کلمهٔ نسبت درینصورت
بفتح کاف باشد۔ مؤلف عرض کند که محقق
نامدار معنی پناه را در لغت برگست از کجا
داخل می کند جزین نیست که برگست کلمه
ایست که در محل تردید گویند و بجای (پناه
بخدا) و (حاشا) استعمال کنند چنانکه گذشت
و ماخذش هم همدر انجا مذکور است (پناه بخدا)
را در ماخذ (برگستوان) داخل کردن چه مایه
تلاش است یکی از معاصرین عجم درست گوید
که این لباس کلفتی است که کاه برغست را
بجای پنبه داخل کرده درست کنند و شمشیر
در وا اثر نمی کند و چون واو نسبت بر و داخل
شد (برغستو) شد از قبیل هندو و معنی لفظی
آن منسوب به برغست و برغستوان بزیادت
الف و نون۔ مزید علیه آن۔ پس غین معجمه
بدل شده به کاف فارسی چنانکه غلوله و گلوله
اندرینصورت ضرورت نیست که کلمهٔ (وان)
را برای نسبت گیریم چراکه بان و وان هر دو
بمعنی شبیه و نظیر و نگهبان آمده چنانکه نگهبان
و فیلوان پس ترکیب اقل الذکر بهتر می نماید
از آخر الذکر و لباس پر از ابریشم و زره را
بمجاز برگستوان گفته اند (اردو) الف
و ب۔ ایک لباس ہے جس میں ایک خاص
قسم کی گھانس بھر کر بناتے ہیں جو لڑائی میں

پہنتے ہین اور گھوڑون پر ڈالتے ہین جس پر تلوار کی کاٹ کا اثر نہین ہوتا جیسے گھوڑے کے لئے پاکھر۔ دیکھو (اسپ نمد) جس پر پاکھر کا ذکر گزرا ہے۔

برگستوان بر اسپ افگندن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر کنایہ از آراستن اسپ بہ برگستوان (ملا عبد اللہ ہاتفی سے) شدند آہنین جامہ پیر و جوان ؛ فگندند بر اسپ برگستوان ؛ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و بجای افگندن انداختن و مرادف آن ہم استعمال توان کرد (اردو) گھوڑے پر پاکھر ڈالنا۔

برگستوان ور | اصطلاح۔ بہار و آنند بذکر این از تعریف سا کت و کلام فردوسی را بسند گیرند (سے) ہمانا ز ایرانیان صد ہزار ؛ فزون است برگستوان ور سوار ؛ مؤلف عرض کند کہ ور بہ فتح واو مخفف آور است بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ پس این بمعنی صاحب برگستوان و برگستوان پوش است و بس (اردو) برگستوان رکھنے والا۔ برگستوان پہنا ہوا۔

برگسر | اصطلاح۔ بقول شمس بفتح با و کاف فارسی و سین مہملہ بمعنی پوشیدہ و پنہان (حکیم سوزنی سے) دی لبی کس ز شاہ مدرسہ خواست ؛ ظاہر است آن نہان و برگسر است ؛ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہمین لغت بہ ہای مختفی در آخر عوض رای مہملہ می آید و ہمین سند سوزنی بہ تغیر الفاظ در انجا ہم پس مضرین نیست کہ برباد کنندگان لغات فرس عوض تحقیق تصحیف در لغت و سند ہر دو کردہ اند حالا درینجا ہمین قدر کافی است کہ تصرف صاحب شمس است

وبس (اردو) دیکھو برگسه۔

(الف) برگ سفر
(ب) برگ سفر ساز کردن

اصطلاح ومصدر اصطلاحی۔ (الف) بقول بحر سامان سفر و (ب) بقولش تهیهٔ اسباب سفر کردن **مؤلف** عرض کند که بر معنی دوم برگ سند این از صائب گذشت (صائب ؎) قطع پیوند از این سبز چمن مشکل بود با خجلت بی سفری برگ سفر داد مرا که (اردو) (الف) سامان سفر (ب) سامان سفر کرنا

برگسه بقول جهانگیری با اول مفتوح وثانی زده وکاف عجمی مفتوح وسین واخفای ها بمعنی پوشیده وپنهان (حکیم سوزنی ؎) دمی نبی کس ز شاه مدرسه خواست بنظامه را این نهان وبرگسه نیست به صاحبان برهان وجامع وناصری ورشیدی وسراج هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که این همان لغت است که صاحب شمس به رای مهمله آخر عوض های مختفی آورده که بجایش گذشت وهمین سند را به تصرف الفاظ نقل کرده که اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم وجز این نیست که مرکب است با برگ وسا۔ برگ بمعنی حقیقی اوست وسا امر حاضر سائیدن که بمعنی لمس کردن وسودن می آید پس (برگسا) اسم مفعول ترکیبی است بمعنی (سودهٔ برگ) ومجازاً بمعنی مخفی وپنهان که شاخ از برگ پنهان شود واین کنایه باشد وبس۔ الف آخر بدل شد به های هوز چنانکه یاسا ویاسه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) مخفی۔ دیکھو ابشت۔

برگشت گرد جهان روزگار مقوله۔ بقول مؤید یعنی کار جهان تغییر پذیرفت وصاحب هفت نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که (برگشتن روزگار) مصدریست مرکب

که بجایش می آید و تعریف آن همدرانجا مذکور
شود۔ وای بر مؤید و نقل نگار او که چه خوش
مقوله پیدا کرده است همانا خوش تائیدی
است برای فضلا۔ اگر مؤید جهلا گوئیم جا دارد
محققین زبان دان ازین ساکت و معاصرین
عجم ریشخندی کنند (اردو) دیکھو برگشتن یہ ورگا

برگشتگی | اصطلاح۔ بقول فدائی نمیدگی
مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبار فدائی
که از علمای معاصرین فارس بود این معنی
خاص را جا داده ایم ولیکن حق آنست که
حاصل بالمصدر (برگشتن) است که می آید
وشامل باشد بر همه معانی آن (اردو) خم
بقول آصفیه جھکاؤ۔ ہماری رای مین خمیدگی
کا استعمال بھی اردو مین ہو سکتا ہے۔
(ناسخ ے) ہر کسی کا حال ہے وضع مصاحب
سے عیان ؎ ڈال حیدر کی تواضع پر سے خم
تلوار کا ؎۔ دیکھو برگشتن یہ اس کا حاصل المصدر
ہے اور اس کے تمام معنون پر شامل۔

برگشتن | بقول موارد و نوادر و بہار و بحر۔ مرادف برگردیدن۔ شامل بر همه معانی
آن صاحب بحر گوید که کامل التصریف است و مضارع این برگردد مؤلف عرض
کند که سالم التصریف که غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول یعنی برگشت و خواهد برگشت و
برگشته نیاید آنانکه برگردد را مضارع این دانسته اند سکندری خورده اند و پی بحقیقت
نبرده اند۔ که آن مضارع برگردیدن است (اردو) دیکھو برگردیدن کے تمام معنے

برگشتن اختر | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند راج
بمعنی ناسا عدت طالع چنانکه (ع) خال
شبرنگ ترا اختر دولت برگشت ؎ مؤلف
عرض کند که (اختر برگشتن) در مقصوره
گذشت و این مرادف (برگشتن بخت)
است که می آید و کنایه باشد و خصوصیت اختر

وبخت نیست با مرادفات این ہم استعمال
توان کرد چنانکہ برگشتن طالع وقسمت و
تقدیر متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (برگشتن
ایام) مماثل این (اردو) قسمت الٹنا۔
دیکھو اختر برگشتن (تقدیر پلٹنا) بقول آصفیہ
بخت کا برگشتہ ہونا۔ بداقبالی ہونا۔ ادبار
ہونا۔ مقسوم بگڑنا۔

(۲۳۴۰) **برگشتن از راہ** | استعمال بمعنی واپس
برگشتن از وطن | شدن از راہ ووطن
باشد متعلق بمعنی پنجم (برگردیدن) (ظہوری
ع) چہ رنگ باختہ از راہ مدعی برگشت کہ
رہ است امن دل بی خطری بالیست کہ (ولہ
ع) معذرت خجلت ظہوری بس کہ خوش
غریبانہ از وطن برگشت کہ (اردو) راستہ
یا وطن سے پلٹ آنا۔ واپس آنا۔

(۲۳۴۱) **برگشتن ایام** | مصدر اصطلاحی مرادف
(برگشتن اختر) وسند این بر (برگشتہ ایام)
می آید (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۲۳۴۲) **برگشتن باختن** | مصدر اصطلاحی بمعنی
برگشتن بازی است عام باشد برای غلبہ
وشکست ہر دو متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن
(ظہوری ع) آخری ہست یک بازان را
بہ بردل از ماست باختن برگشت ہا (اردو)
بازی پلٹ جانا۔ یہہ عام ہے یعنی ہار جیت
دونون سے متعلق اور دکن مین مستعمل ہے
۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر نہین کیا۔
بازی کا رنگ بدل جانا بھی کہہ سکتے ہین
یہہ بھی ہار جیت دونون سے متعلق ہے۔
(کھیل بگڑ جانا) بقول آصفیہ۔ بنے ہوے کام
کا بگڑ جانا۔ (کھیل بننا) بقولہ کام بننا۔

(۲۳۴۳) **برگشتن بخت** | مصدر اصطلاحی۔ اشارہ
این بر (بخت برگشتہ) گذشت مرادف
(برگشتن اختر) صاحب فرہنگ فدائی بذیل
(برگشتگی) ذکر این کردہ گوید کہ (برگشتن بخت

و دولت بمعنی افتادن از بزرگی است
مؤلف عرض کند که متعلق باشد بمعنی ہفتم
برگردیدن (اردو) دیکھو برگشتن اختر۔

(۳۴۳) **برگشتن بوسه** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی
باقی نماندن بوسه و دور شدن آن متعلق
بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎) در لبم
بوسه گشت حیرت بیز ع که به نیرنگ آن
دہن برگشت ع (اردو) بوسه کا لب سے
جدا ہونا باقی نرہنا۔ حالت بوسه باقی نرہنا

(۳۴۴) (الف) **برگشتن جان از تن** مصدر اصطلاحی
(ب) **برگشتن جان بلب** (الف) بمعنی
مخالف و منحرف شدن جان با تن کنایه از مردن
متعلق بمعنی چہارم برگردیدن و (ب) از لب
آمدن جان بلب و حرکت پیدا کردن لب
و زنده شدن متعلق بمعنی پنجم برگردیدن
(ظہوری الف ؎) یار چون صبر من ز من
برگشت ع زیستن رفت و جان ز تن برگشت
ع (صائب ب ؎) برگشت ز تن جان بلب
خسته دگر بار ع تا روی تو آئینه مرا پیش
نظر داشت ع (اردو) (الف) جان جانا
۔مرنا۔ (ب) جان آنا۔ زنده ہونا۔

(۳۴۵) **برگشتن خم زلف از شکن** مصدر اصطلاحی
باقی نماندن و دور شدن شکن از زلف
متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎)
من و شوخی و وحشت پیمائی ع که خم زلفش
از شکن برگشت ع (اردو) زلف میں خم
باقی نرہنا شکن باقی نرہنا۔

(۳۴۶) **برگشتن روزگار** مصدر اصطلاحی مخالف
شدن اہل روزگار با کسی قریب بمعنی برگشتن
اختر و بخت که گذشت متعلق بمعنی چہارم برگشتن
(انوری ؎) برگشتی چو روزگار از من ع
گر نه با روزگار یار ستی ع (ظہوری ؎)
دل در ره امید چنان پیش می دوید ع برگشت
روزگار و چنین در قفا فتاد ع (اردو)

زمانہ پھر جانا۔ بقول آصفیہ لوگون کا کسی کے خلاف اور اُس کا دشمن ہو جانا (نواب احمد ؎) اپنے بیگانے ہوے سب لطف ساقی دیکھ کر ہے پھر گیا ہم سے زمانہ گردش ساغر کے ساتھ ہے

[illegible] **برگشتن صبر** مصدر اصطلاحی۔ دور شدن صبر و باقی نماندن صبر۔ متعلق بمعنی سوم برگردیدن سند این از ظہوری ہے (برگشتن جان از تن) گذشت (اردو) صبر نہ رہنا۔ صبر جاتا رہنا

[illegible] **برگشتن طالع** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (برگشتن اختر) کہ گذشت و سند این از صائب بر (برگشتہ طالع) می آید (اردو) دیکھو (برگشتن اختر)

[illegible] **برگشتن عادت** مصدر اصطلاحی بمعنی دور شدن عادت و باقی نماندن عادت متعلق بمعنی سوم برگردیدن (ظہوری ؎) نشنید پند عادت تو ہیچ برنگشت ہے ہر چند مدعای ظہوری اعادہ شد ہے (اردو) عادت دفع ہونا۔ عادت جانا۔ عادت پلٹنا۔

[illegible] **برگشتن غذا** مصدر اصطلاحی بمعنی رد شدن غذا و ہر چیزی کہ خورند و نوشند خصوصیت غذا ندارد۔ سند سلیم بر بمعنی ششم برگردیدن گذشت (اردو) دیکھو برگردیدن کے چھٹے معنے۔

برگشتن قمار استعمال۔ بقول بہار و انند بمراد نہ نشستن قمار فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ مؤلف عرض کند کہ مرادف برگشتن باختن و متعلق بمعنی ہفتم برگردیدن (صائب ؎) کار یکہ بمرادم نشد از نقش موافق ہے امروز کہ برگشتہ قمارم چہ توان کرد ہے (اردو) قمار کا بگڑ جانا۔ پلٹ جانا۔ دلخواہ نہ ہونا۔

[illegible] **برگشتن کسی** مصدر اصطلاحی بمعنی تباہ شدن کسی و سر زیر افتادن و سرنگون شدن متعلق بمعنی ہشتم برگشتن (ظہوری ؎) افلاک فارغ نگرداز در بدر گشتن اسیرت را ہے ہنوز این غیر پرور را نیامد وقت برگشتن ہے (اردو)

سرنگون ہونا۔ تباہ ہونا۔

برگشتن مژگان مصدر اصطلاحی۔ منعکس شدن مژگان که نوکش در دیده داخل می‌شود و این مرضی است که دائماً آب از چشم می‌ریزد سند این بر (برگشته مژگان) می‌آید (اردو) پلکوں کا پلٹ جانا۔ آنکھ میں داخل ہو جانا یہ ایک مرض ہے۔

برگشتن نسیم از ہواداری مصدر اصطلاحی مخالف شدن نسیم باشد متعلق بمعنی چہارم برگشتن (ظہوری ؎) کردہ خوش جا نسیم در کویش ہا از ہواداری چمن برگشت ہا

(اردو) نسیم کا پلٹ جانا۔ مخالف ہونا۔

برگشته اصطلاح۔ بقول وارسته و (بحر بذیل برگشتن) مرادف برگردیده بمعنی استفراغ وسندی که از شانی تکلو پیش شد ہمان است که بر معنی ششم (برگردیدن) مذکور شد که از ان (برگشت) بمعنی استفراغ شد۔ پیدا است وہم او گوید که بمعنی خراب و تباہ ہم آمده و فرماید که ازینجاست که قمار بازی را که نقش بر اد نه نشیند برگشته قمار گویند (بدیعی سمرقندی ؎) برکنده باد دیده و برگشته باد روی گرچشم برگہر بود و روی برزرم ہا وسند دیگر از صائب بر (برگشتن قمار) گذشت بہار نقل نگارش مؤلف عرض کند که اسم مفعول برگشتن است شامل بر ہمه معانیش نمی‌دانیم که محققین بالا چرا این را بطور اسم جامد جا داده اند۔

(اردو) دیکھو برگشتن یہ اس کا اسم مفعول ہے۔ تمام معنوں کے ساتھ۔

برگشته اختر اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بدطالع و بداختر مؤلف عرض کند که اسم مفعول است از مصدر مرکب (برگشتن اختر) که بجایش گذشت (اردو) قسمت کا ہیٹا۔ بقول آصفیه۔ بدنصیب بدبخت۔

برگشتہ ایام | اصطلاح۔ بقول بہار و
انند۔ مرادف برگشتہ بخت کنایہ از بدبخت
(باقر کاشی ؎) چون کند عرض نیاز از روی
گردان روی خود ؎ این سزای باقر برگشتہ
ایام است و بس ؎ مؤلف عرض کند
کہ متعلق است بمعنی چہارم برگردیدن
و اسم مفعول (برگشتن ایام) کہ بجایش گذشت
و مرادف (برگشتن اختر) (اردو) دیکھو برگشتہ اختر

برگشتہ باد | اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت آ
زیر و زبر باد ؎ مؤلف عرض کند کہ محقق با نام
نشان برای تائید فضلا ذکر این کردہ باشد
شاید فضلائی دانند کہ برگشتن مرادف برگردیدن
شامل است بچند تا معانی۔ و برگشتہ اسم
مفعول آنست و مرکب است با کلمہ باد
(اردو) برگشتہ ہوا۔ تہ و بالا ہو۔ پلٹ جائے
الٹ جائے۔

(الف) **برگشتہ بخت** | اصطلاح۔ بقول بہار

(ب) **برگشتہ دولت** | و انندش نقل نگار
بمعنی بدبخت (شیخ شیراز ؎) نہ تنہا منت
گفتم ای شہریار ؎ کہ برگشتہ بختی و بد روزگار
؎ چو برگشتہ دولت ملامت شنید ؎ سر انگشت
حسرت بدندان گزید ؎ مؤلف عرض کند کہ
(بخت برگشتہ) بجایش گذشت و ہر دو مرادف
(برگشتہ اختر) است کہ بجایش مذکور شد
اسم مفعول (برگشتن بخت و دولت) (اردو)
دیکھو برگشتہ اختر۔

برگشتہ سر | اصطلاح۔ بقول بہار و انندش
نقل نگار مرادف (برگشتہ اختر) (اسیری لاہیجی
در مثنوی اسرار الشہود در حکایت سلطان محمود
؎) تو زحال زار این برگشتہ سر ؎ ہر زمان
بہر چہ آزادتر ؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی
خود سر است و بمجاز معنی بدقسمت پیدا می شود
کہ خودسری ہم برگشتن بخت است (اردو)
سرپھرا۔ دکنی میں خودسر کو کہتے ہیں جو کسی کی

بات نہ مانے۔ صاحب آصفیہ نے (سر پھرنا) پر فرمایا ہے۔ شامت آنا۔ کم بختی آنا۔ پس (سر پھرا) بدقسمت کو کہہ سکتے ہیں۔

برگشته شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و ضمیمهٔ برهان بمعنی زیر و زبر شدن۔ مؤلف عرض کند که مصدر مجهول برگشتن است و بس (اردو) برگشته ہونا۔

برگشته طالع | اصطلاح۔ بقول بهار و آنندش نقل نگار مرادف برگشته اختر (صائب ه) در لعل آبدار ز برگشته طالعی باشد ه همان چو نقش نگین خشک جوی من ه مؤلف عرض کند که (برگشتن طالع) بجای خودش گذشت و این متعلق است به همان یعنی اسم مفعولش و از سند پیش شده حاصل بالمصدر پیداست (اردو) بدقسمت۔

برگشته قمار | اصطلاح۔ بقول بحر کسی که نقش او بمراد نه نشیند مؤلف عرض کند که اسم مفعول (برگشتن قمار) که بجایش گذشت و سند این از صائب هم در اینجا مذکور (اردو) بازی بگڑا ہوا یعنی وہ شخص جسکی بازی بگڑی ہوئی ہو۔

برگشته مژگان | اصطلاح۔ بهار و آنندش نقل نگار از تعریف این ساکت مؤلف عرض کند که (۱) دیدهٔ خمار آلوده را گویند که مژگانش هم باثر خمار بلند می شود پس اسم مفعول مصدر (برگشتن مژگان) است که بمعنی حقیقی گذشت و این کنایه باشد از معشوق و (۲) کسی که بمرض مژگان معکوس مبتلا باشد که نوکش در دیده رود (صائب ه) اگرچه امید ظفر با لشکر برگشته نیست ه می کند صید دل آن برگشته مژگان بیشتر ه (ابوطالب کلیم ه) چشم مستت را غم برگشته مژگان تو نیست ه چو هیچ او صد عاشقی رو بر قفا را دیده است ه (اردو)

(۱) مخمور آنکھین رکھنے والا معشوق۔ بند کرتی
(۲) وہ شخص جسکو ملکوں کا مرض ہو جسکی
نوکیں دیدے کی جانب پھر گئی ہوں جس سے رات
دن آنکھیں لال اور پانی بہتا ہے۔ بہت
برا مرض ہے۔

برگفتن | مزید علیہ گفتن است بزیادت (۲۲۲۵)
کلمۂ بر بران (انوری ۵) ماجرائی از آن
حکایت کرد ہ بندہ برگوید چنانکہ شنید
ہ (اردو) کہنا۔

برگ فشاندن | مصدر اصطلاحی بمعنی (۲۲۲۶)
حقیقی (۱) برگ ریزی درخت و (۲) کنایہ
از نفع رساندن (صائب ۲۵) تا درین
باغی لشکر انکہ داری برگ و بارہ برگ
می باید فشاند و باری باید کشید ہ (اردو)
(۱) پتے جھڑانا۔ (۲) نفع پہنچانا۔

برگ گازرونی | اصطلاح۔ بقول
برہان دوائی است کہ اورا بشیرازی
(آہو دو شک) و بعربی حزاء گویند بکسر حای
بی نقطہ و زای نقطہ دار صاحب محیط ہم
حزاء فرماید کہ بقول شیخ زو قرہ و بقول شارح
گازرونی گوید کہ بفارسی (دینار رویہ)
و بشیرازی (میرک گازاونی) و کوخر گرم
و خشک در اول و دوم۔ مسخن و قابض
و محلل و منفج و ہاضم طعام و مدر بول و
حیض و کاسر ریاح و دافع ارمغ ترش
و منافع بی شمار دارد۔ صاحب مخزن الادویہ
ہم ذکر حزاء کردہ گوید کہ دینار رویہ فارسی
است (اردو) برگ گازرونی ایک
دوا کا نام ہے جسکو عربی میں حزاء کہتے ہیں
اور فارسیوں نے (دینار رویہ) کہا ہے۔ محیط کرد

(۲۲۲۸) **برگ کردن** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی نغمہ
و آہنگ کردن متعلق بمعنی ہفتم برگ و سند
این از مولوی معنوی ہمدرانجا مذکور شد۔
(اردو) نغمہ سرا ہونا۔ گانا۔

برگ گاه | اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرہنگ
فرنگ بدون اضافت بمعنی (۱) ساق درخت
و (۲) شاخ مؤلف عرض کند که موافق
قیاس است قلب اضافت ـ یعنی لفظی بمعنی
جای برگ کنایه از شاخ (اردو) (۱) تنہ
بقول آصفیه ـ فارسی ـ مذکر ـ دیکھو برز کے
تیسرے معنے (۲) شاخ ـ مؤنث ـ دیکھو بزرده

برگ گل | اصطلاح ـ بقول وارسته و بحر و
بهار (۱) مرادف برگ بغرا و سند این از
سلیم ہمدر انجا گذشت مؤلف عرض کند
که استعاره باشد و (۲) بمعنی حقیقی یعنی
ورق گل (ظهوری ـه) از دل ریش که
از برگ گل آزرده شود ؎ نوک خار انه
گل بیجا رکشیدیم عبث ؎ (اردو) (۱)
دیکھو برگ بغرا (۲) پنکھڑی ـ بقول آصفیه
ہندی ـ اسم مؤنث ـ پھول کی پتی ـ برگ
گل ـ ورق گل (میر تقی ـه) نازکی اس کے
لب کی مت پوچھو ؎ پنکھڑی اک گلاب کی
سی ہے ؎

برگ گلاب | استعمال ـ بقول بہار و ہند
ـ برگ گل سرخ که آن را بتازی ورد خوانند
(میر خسرو ـه) پس از شستن شخص خورشید
تاب ؎ کشیدند بروی چو برگ گلاب ؎ مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی و مرادف برگ گل
که گلاب بمعنی گل آمده (اردو) دیکھو برگ گل ـ

برگ گنجیفه | اصطلاح ـ بقول بہار بمعنی
ورق گنجیفه و فرماید که در اشعار میرزا طاہر
وحید آمده مؤلف عرض کند که خلافی
نیست و برگ بمعنی ورق بجای خودش گذشت
ولیکن این چنین قسم استناد است که اشاره
کلام شاعری کند و نقلش ندارد ـ وای
برین طرز تحقیق معاصرین عجم ورق گنجیفه را
برزبان دارند صاحبان بحر وانند ہم ذکر
این کرده اند (اردو) گنجیفه کے پتے مذکر

برگل آن مہرہ زدن مقولہ۔ بقول شمس ۔اسے برزمین زد مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت ۔معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ وسند استعمال پیش نشد ۔خلاف قیاس۔ لفظ ومعنی مخالف یکدیگر کہ از امر حاضر معنی ماضی مطلق پیدا کند اعتبار را نشاید (اردو) ناقابل ترجمہ۔

برگ لاجورد اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آسمان۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی وتوصیفی است اگرچہ خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند استعمال میباشیم (اردو) دیکھو آسمان۔ امیر نے اس کی تشبیہات مین۔ خم لاجورد۔ خیمۂ لاجورد سقف لاجوردی۔ چہرۂ لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔

برگلو بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار واتند بمعنی برگردن بستن مؤلف عرض کند کہ ما از معاصرین عجم استعمال این بالکل در نشنیدہ ایم حیف است کہ بہار و نقل نگارش سند استعمال این پیش نہ کرد (اردو) گلے مین باندہنا۔ گردن پر باندہنا۔

برگلو پا فشردن مصدر اصطلاحی۔ بر گلوی چاروای مذبوح پا می نہند تا از جا نرود پس بمعنی حقیقی است (ظہوری ؎) پنجۂ قصاب ما بادبخون لالہ گون کو برگلو آرزو خوش ہوسی پا فشردکو (اردو) گلے پر پاؤن رکھنا ہلنے نہ دینا۔

برگلو خنجر مالیدن

برگلو کارد و مانند آن مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی ذبح کردن وگلو بریدن بہار و آنندش نقل نگارد کہ (برگلو مالیدن خنجر و کارد و مانند آن) کردہ مؤلف عرض

کند که درین اصطلاح گلو را هم تخصیص نباشد و بجای آن حلق و گردن و امثال آن هم می توان استعمال کرد۔ مرادف (کارد برحلق مالیدن) که بجایش می آید (اردو) گلے پر چھری پھیرنا۔

برگماشتن بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ نصب نمودن برکاری۔ بقول فدائی مقرر کردن کسی است برکاری۔ مؤلف عرض کند که مزید علیه گماشتن باشد بزیادت کلمهٔ بر بران که بمعنی موقوف داشتن شخصی بر سر چیزی و کاری و شخصی می آید و فی الحقیقت مقرر کردن و سپردن و تحویل کسی دادن است و بحث کامل همد را اینجا کنیم (انوری ے) یا غلام چند را از روی چشش برگمار۔ تا شبیخون آورند و دفع این ملعون کنند (اردو) سونپنا۔ بقول آصفیه سپرد کرنا۔ حوالے کرنا۔ تحویل کرنا (کسی کو کسی کام پر مقرر کرنا)۔

برگناه گوش زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ سکندرنامه مراد از تنبیه کردن۔ مؤلف عرض کند که ای سروکه نقل شعر نکرد۔ تا تصفیهٔ معنی می کردیم سندیه فرس ساکت۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و مجرد گوش زدن بمعنی مالیدن گوش نباید (اردو) تنبیه کرنا۔ سزا دینا۔ چشم نمائی کرنا۔

برگند بقول سروری به رای مهمله و کاف فارسی بوزن فرزند بمعنی رشوت باشد و قیل که (بدگند) هم به همین معنی آمده (شمس فخری ے) تا ببیند یک نظر رخسار شان بار وح قدسی جان ببرگند آورید۔ مؤلف عرض کند که وای بر محققین که همین شعر را به سند (بدگند) آورده اند و تصرف در لغت کرده اند و ما صراحت ماخذ (بدگند) همد را اینجا کرده ایم و نمی دانیم که شمس فخری در کلام خود (بدگند) به دال مهملهٔ دوم آورده یا (برگند) به رای

مولفه دوده. بای حایل برگند به همین معنی بکاف تازی بر معنی سوش گذشت و بخیال ما بدین معنی ببلانه فقره ... است واصل این گنده باشد که بمعنی بدبو دارنده می آید و گند بدون بای آخره ... آن هم می آید و کلمهٔ بر در اوّل این زائد واین کنایه باشد از رشوت که ناپاک است (اردو) دیکھو برکند کے تیسرے معنے ۔

برکنه — بقول آنند بفتح اوّل وسوم ونون و سکون ثانی بمعنی درهم کوفته شده هر چیز را گویند و بتخصیص عطریات را بکسر اوّل هم گفته اند مؤلف عرض کند که همین لغت بهمین معنی بکاف تازی هم بجایش گذشت و صراحت اخذش همدر انجا کرده ایم واین مبدّل آن باشد چنانکه گنده و گند (اردو) دیکھو برکنه

برگ نے — اصطلاح - بقول وارسته (۱) رنگیست هم رنگ برگ نے (سیفی ے) سرو من سبز لیست شیرین راست همچون نیشکر جیبان بالای قبای برگ نے بند دکمرها وفرماید که (۲) قسمی از خربزه (تاثیر ے) هنگام برگ تلرستان ها برگ نے او شود نواخوان ها

صاحب بحر عرض معنی اوّل گوید که (۳) قماش سبز رنگ را گویند و بمعنی دوم متفق با وارسته خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی دوم قانع - بهار بهر دو معنی متفق با وارسته مؤلف عرض کند که سند سیفی تائید معنی سوم می کند نه معنی اوّل پس قول بحر درست است نسبت معنی دوم عرض می شود که موجد این معنی بسند کلام تاثیر همین محققین سند نداده اند و دیگر کسی از محققین اهل زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند واز کلام تاثیر هم معنی خربزه پیدا نمی شود شاعر گوید که چون لشکر نیشکرستان می رود یعنی در نیشکرزار پس عوض نیشکر برگ نیشکر هم ثناخوان او می شود واین

مبالغۂ شاعری است و من وجہ درست
ہم باشد کہ تجربہ ماست یعنی از برگ نیشکر
ہم در ہوا آوازی می آید ہچون آواز قماش
ریشم یافتہ کہ صوتش (سرسر) است پس
برگ نے در شعر تاثیر بمعنی حقیقی است کہ برگ
نیشکر است و در سبزکشت زار نیشکر بضرتیغ
را آوردن و بدون استعمال اہل زبان
خلاف قیاس این معنی را پیدا کردن کار
محققین ہند نژاد نیست (اردو) (۱) دہانی
رنگ۔ سبز رنگ جیسے نیشکر کے پتون کا رنگ
۔ مذکر (۲) خربزہ۔ مذکر۔ دیکھو اربیجا۔
(۳) ایک خاص قسم کا سبز کپڑا۔ مذکر۔

برگ نیل اصطلاح۔ بقول سروری وارقی ناصری
کہ بتازی وسمہ خوانند بعضی گویند کہ گیاہی
است کہ زنان آن را بجوشانند و برابروان
نہند و بعربی وسمہ نام دارد صاحبان ناصری
و برہان و مؤید و ہفت ہم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط برنیل فرماید کہ اسم ہندی است
و بعربی نیلج و حنای مجنون و گویند کہ نیل
اسم فارسی حشیشۂ معروف و عصارۂ آن
نیلج و برگ آن را بسریانی و رومی قلیاء
نیلا و قلیاطس و بعربی وسمہ کہ در خضاب
مو استعمال می کنند و بقول شیخ الرئیس گوید
کہ طبع وسمہ حار در آخر اول و خشک در
دوم۔ تری آن در تجفیف و حدت شدید تر
و قابض و منع سیلان و قطع انفجار خون و
حیض نماید و بستانی آن تخفیف کند و لہذا
نافع طحال و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو)
نیل کا پتا۔ وسمہ۔ مذکر۔

(الف) **برگ و بار** اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی اوراق و
اثمار درختان مؤلف عرض کند کہ کنایہ از
شادابی و (۲) بمعنی ساز و سامان ظہوری

سلہ) زباغ سینۂ ظہوری بگین نہال فریب
لہ برگ و بار ہمہ بیخودی و بی تابیست بلاولہ
ﷺ) برگ و بارش را نباید در نظر مختصر
چون شود عقل و دل و دین۔ دین و دنیا
رخصت است یکی از ہمین است ۔۔۔۔

(ب) برگ و بار بر آوردن | بمعنی حاصل
کردن برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی
اوّل برگ و بار (ظہوری ﷺ) آبی زجوی
گریۂ ظہوری گر آوردی از نخل خندہ برگ
و بارتی بر آورم و ہمچنین است ۔۔۔۔

(ج) برگ و بار کردن | بمعنی پیدا کردن
برگ و ثمر و شاداب شدن متعلق بمعنی اوّل
برگ و بار (صائب ﷺ) دران چمن کہ ندارد
بار بی برگان نہال ما بجز امید برگ و بار
کند (اردو) (الف) (۱) برگ و بار کہ (پتّے یا پھل) سکتے ہیں
مذکر (۲) شادابی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ تر و تازہ
سر سبزی۔ (۳) سازو سامان۔ مذکر (ب)

و (ج) پھل حاصل کرنا۔ بار دار ہونا۔ بار لانا
شاداب ہونا۔

۲۲۰۳ (۲۲۰۴) (۲۲۰۵)

(الف) برگ و بر | اصطلاح۔ (الف)
(ب) برگ و بر داشتن | مرادف معنی اول
(ج) برگ و بر یافتن | برگ و بار کہ

گذشت و (ب) و (ج) حاصل کردن و
داشتن بار و کنایہ از شاداب شدن مرادف
(برگ و بار بر آوردن و کردن) (انوری
ﷺ) ناصر الدین کہ شاخ دولت و دین را از
معالیش برگ و بر دارد (ولہ ﷺ) شاخ
ہای دوحۂ ایمان در ایام تو را از نمای
فضل تو ہم برگ و ہم بر یافتہ (اردو)
(الف) دیکھو برگ و بار کے پہلے معنے (ب و
ج) دیکھو برگ و بار بر آوردن و کردن۔

برگ و سامان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
و بحر و مؤیّد و ہفت کنایہ از سر و سامان و
زر و پول مؤلف عرض کند کہ سند این بر

(برقص افتادن) گذشت (اردو) سازو سامان۔ مذکر۔ دیکھو باروبند۔

برگوش خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند (۱) شنیدن و (۲) شنیدن حرفی کہ برطبیعت گران آید (قطرت ؒ) دو شمیم از گلبانگ بلبل این نوا برگوش خوردہ ؎ کہ می جستیم در گنجینۂ دل بودہ است ؎ (طالب آملی ؒ) برگوش خورد نام وصال ولی چہ سود ؎ کز صاحبان دیدہ بخوابش کسی ندید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بسماعت رسیدن است مطلقاً یعنی شنیدہ شدن و ہمین معنی پیدا می شود از کلام قطرت وطالب فارسیان نمی گویند کہ "فلان این خبر را بگوش خورد" بلکہ گویند کہ این خبر بگوش ما خورد" پس ہر دو معانی بیان کردۂ محققین بالا درست نباشد (اردو) کان مین پڑنا بقول آصفیہ گوش زد ہونا۔ سننے مین آنا۔ انھین معنون مین (کان پڑنا) بھی کہا جاتا ہے۔

برگوش خوردن حرف مصدر اصطلاحی بقول بہار شنیدن حرف و شنیدن حرفی کہ برطبیعت گران آید۔ **مؤلف** عرض کند کہ خصوصیت حرف نباشد و نسبت معنی خیال خود را بہ (برگوش خوردن) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو برگوش خوردن۔

(الف) برگوش رسانیدن مصدر اصطلاحی
(ب) برگوش زدن

بقول بحر ہر دو بمعنی شنوانیدن بہار بر ذکر (ب) قانع و فرماید کہ مرادف (برگوش کشیدن) یعنی شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؒ) از نکہت تو باد رہ ہوش می زند ؎ گل را حدیث حسن تو برگوش می زند ؎ **مؤلف** عرض کند کہ معنی بالا برای الف درست باشد ولیکن (ب) در محاورۂ عجم بمعنی آگاہ و تنبیہ کردن است نہ رسانیدن بہ سماعت

پس محققین بالا بر کلام محمد قلی سلیم غور نفرموده اند
(اردو) کانوں میں ڈالنا۔ ڈالدینا بقول بحر
آصفیه (الف) سنا دینا۔ کانوں تک پہنچادینا
گوش گذار کر دینا۔ (داغ ؎) بتائیں لفظ
تمنا کے تمکو مختصر کیا ہم تمہارے کان میں یک
لفظ ہم نے ڈالدیا ہم (ب) آگاہ کر دینا۔

برگوش کشیدن | مصدر اصطلاحی بقول
بهار و انند۔ مرادف (برگوش زدن) یعنی
شنوانیدن (محمد قلی سلیم ؎) بزم حسن سخن
او کنایهٔ خوبی ہم بباه گوید و برگوش آفتاب
کشد ہم وارسته و بحر همین را (برگوش کسی
کشیدن) نوشته اند بمعنی مذکور مؤلف عرض
کند که موافق قیاس است (اردو) کان
میں ڈالنا۔ دیکھو برگوش رسانیدن۔

برگوگ | بقول ضمیمهٔ برهان بهر دو کاف
فارسی بر وزن مفلوک عمارت را گویند
و فرماید که با بای فارسی هم آمده صاحب
انند هم بحوالهٔ فرهنگ فرنگ ذکر این کرده
گوید که عمارت و قصر باشد مؤلف عرض
کند که گوگ بهر دو کاف فارسی بقول کنز و
لغات ترکی در ترکی زبان بمعنی سما یعنی آسمان
است پس فارسیان کلمهٔ بر بمعنی بلند در
اولش زیاده کرده برای قصر و عمارت بلند
نام کرده باشند که آسمان بلند عمارت عالی
را گفتند پس در معنی این صفت بلندی را
داخل کردن ضرور است ولیکن مجرد
قول محققین بالا کفایت نمی کند سند استعمال
باید که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین
اهل زبان سکوت ورزیده اند۔ صاحب
برهان همین لغت را به بای فارسی بجای
خودش بمعنی عمارت عالی آورده که می آید
و از ان تائید خیال ما می شود و نسبت آن
همین قدر گوئیم که مبدل این است که موحده
بدل شد به بای فارسی چنانکه تب و تپ

(اردو) بلند عمارت۔ مؤنث۔

برگ و نوا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایہ از ساز و سامان و زر و پول بہار بر ساز و سامان قانع صاحب مؤید بحوالۂ رسالۂ علمی فرماید کہ آنکہ کسی را روزگاری باشد چنانچہ گوئی فلان برگ و نوائی دارد یعنی روزگاری دارد و فرماید کہ در فرہنگی بمعنی سرانجام آمدہ۔ صاحب بحر گوید کہ مرادف برگ و ساز است صاحب ہفت فرماید کہ بمعنی سامان و سرانجام۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی ہشتم برگ اشارۂ این گذشت (انوری ؎) زمانہ کلکی کز کلک و خاتمش در ملک ؎ ہزار بند و کشاد و ہزار برگ و نواست ؎ (ولہ ؎) ای دو قرن از کرت پردہ جہان برگ و نوا ؎ تو چہ دانی کہ جہان بی توجہ بی برگ و نواست ؎ (ولہ ؎) چند بی برگ و نوا صبر کنی شرم بنہ ؎ کو خداوند مرا برگ و نوائی فرمائے ؎ (اردو) دیکھو برگ و ساز۔

(الف) برگ و نوا آوردن مصدر
(ب) برگ و نوا بردن اصطلاحی
(ج) برگ و نوا فرمودن (الف) را حاصل کردن ساز و سامان است (انوری ؎) بوستان آستان عرش سای خسرو است ؎ چون ہمہ برگ و نوا زین آستان آوردہ ام ؎ و (ب) مرادف الف و (ج) عطا کردن ساز و سامان۔ سند استعمال ب و ج زیر (برگ و نوا) گذشت (اردو) (الف و ب) ساز و سامان حاصل کرنا (ج) ساز و سامان عطا کرنا۔

برگ و یراق اصطلاح۔ بقول بول چال۔ سامان سواری اسپ یعنی زین وغیرہ مؤلف عرض کند کہ بزبان معاصرین عجم است و یراق بقول لغات ترکی بمعنی سلاح آمدہ و بقول غیاث اسلحۂ سپاہ و بمعنی مطلق سامان و ہتھیار

ومصالح هرچیز (اردو) گھوڑے کا سازوسامان۔ مذکر۔

برگه بقول وارسته و بهار چیزی که از مال دزد پیش دزد شناسند و بدست آویز آن مطالبهٔ مابقی کنند (منصور تفکرت ے) شعر رنگین مرا کس نتواند بردن ؎ برگهٔ دزد حنا زود بکف می آید ؎ (میرزا عزت ناصح ے) عارف چو لفکر بر در ویردهٔ خویش؎ هو نشناسد زاورندهٔ آوردهٔ خویش ؎ هرکس ز وجود خویشتن برگه گرفت ؎ گو گمذارش که یافت گم کردهٔ خویش ؎ مؤلف عرض کند که برگ بمعنی سازوسامان بجای خودش گذشت فارسیان های هوز تسمیه بر آخرش زیاده کرده برای قسم خاص سامان۔ اسم جامد قرار داده اند۔ چنانکه دندانه (اردو) مال مسروقہ سے چور کے پاس برآمد کی ہوئی چیز۔ مؤنث۔

برگه گرفتن مصدر اصطلاحی۔ گرفت کردن چیزی از مال مسروقه پیش دزد و سند این از میرزا عزت ناصح بر (برگه) گذشت (اردو) مال مسروقہ سے کسی چیز کو چور کے پاس پکڑنا۔ برآمد کرنا۔

برگه لاجورد اصطلاح۔ بقول مؤید آسمان را گویند مؤلف عرض کند که همین اصطلاح بکاف عربی بهمین معنی گذشت و صراحت ما خنق همدر انجا کرده ایم و برای ماخذ این توانیم گفت که های هوز در آخر لفظ برگ زائد و معنی لفظی این ورق لاجورد است و کنایه از آسمان (اردو) امیر نے تشبیهات آسمان مین ورق لاجورد کا ذکر فرمایا ہے۔ دیکھو آسمان

برگی الفتحتین بقول سروری بحوالهٔ سامی کلاه دراز که زنها در برسر گیرند و بتازیش برنس گویند۔ اشارهٔ سند این از کلام سعدی بر (برکی) بکاف

عربی) گذشت. **مؤلف** عرض کند که ما صراحت
ماخذ این بر معنی سوم (برک) کرده ایم و درینجا
همین قدر کافی است که این را مبدل آن
دانیم که کاف عربی با فارسی بدل شود چنانکه
کند و گند (اردو) دیکھو برکی۔

برلب انگشت زدن مصدر اصطلاحی
۔ همان (انگشت برلب زدن) است که در
مقصوره گذشت (اردو) دیکھو انگشت برلب زدن

برلب خاک مالیدن مصدر اصطلاحی
صاحب بحر ذکر (خاک برلب مالیدن) کرده
گوید که (۱) در مقام حاشا مستعمل است یعنی
در محل انکار امری (صائب ؎) اگرچه می یابد
برلب چشم او از سرمه خاک ٭ شد بمردم قیامت
خونریزی او آشکار ٭ (۲) به تحقیق ما بمعنی
خاموش شدن (صائب ؎) بعهد من زمین
نایاب چون اکسیر شد صائب ٭ ز بس خون
خوردم و برلب ز غیرت خاک مالیدم ٭
مؤلف عرض کند که رسم عجم است و اہل قصبات
دکن هم که چون از چیزی انکار دارند مشت خاک
را از زمین بر داشته قریب دہن کنند و گویند
که ما این کار را هرگز نکرده ایم و مقصود شان
ازین طرز عمل آنست که اگر کرده باشیم خاک
عوض رزق در دہان ما افتد از همین حالت
این مصدر اصطلاحی قائم شد بمعنی انکار کردن
و نسبت معنی دوم عرض می شود که چون لب
سبو را بخاک بند کنند چیزی ازو بیرون نیاید
و دائما این عمل برای سبوی شراب و روغن
جاری است و از همین عمل معنی دوم قائم
شد (اردو) (۱) انکار کرنا (۲) خاموش
ہونا۔ ساکت ہونا۔

(الف) **برلب نهادن** مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار تجرع نمودن۔ صاحب بحر فرماید که
جرعه جرعه خوردن (طالب آملی ؎) بیا که
برلب دل آتشین ایاغ نهیم ٭ ز لاله های جگر

در دهان داغ نهیم ؛ مؤلف عرض کند که (انگشت برلب نهادن) بجای خودش در مقصوره گذشت و آن هم داخل همین بمعنی اصطلاحی عام باشد و (مهر برلب نهادن) بمعنی ساکت کردن می آید و آن هم داخل همین تعمیم است و از کلام طالب آملی --

(ب) **برلب نهادن ایاغ** پیدا است که بمعنی پیاله جام می برلب نهادن است یعنی خوردن شراب پس تجزع از کجا پیدا شد و هردو محققین هند نژاد این معنی را ازین سند بکدام قرینه پیدا کردند. فتامل پس بخیال ما مجرد (الف) چیزی نیست و (ب) بمعنی می خوردن است و بس (اردو) (الف) پینا (ب) شراب پینا۔

(الف) **برلنگ** (الف) بقول هفت بفتح

(ب) **برلنگ زدن** اول و فتح لام کنایه از گریختن ؛ بمذاق بقول سروری و جهانگیری در (ملحقات) ، و بقول رشیدی و برهان و واسع و بحر (۱) کنایه از گریختن (سراج الدین راجی ف) سرخویش از غصه برسنگ زد پیاز خجلت پس آنگاه برلنگ زد ؛ (ظهوری رباعی ف) برلنگ زدم تا نخورم حسرت لنگ ؛ با تشنه لبی تفنگ از غلغل تنگ ؛ پیش که برم شکایت دست و زبان ؛ گیرای شل خواهم و گویائی گنگ ؛ خان آرزو در سراج بنقل سند ظهوری گوید که ازین بیت هیچ معلوم نمی شود که بضم لام است یا غیر آن و نیز معنی گریختن درینجا مناسبت ندارد بلکه هیچ معنی ازین بیت مستفاد نمی شود و زله بردار شش بهار گوید که از دو جهت درین تامل است یکی آنکه ضبط حرکت نکرده اند دوم آنکه این بیت برمعنی مذکور دلالت نمی کند و نزد ما برلنگ بمعنی برلام بمعنی شانه است پس (۲) بمعنی قطع کردن شانه ها

چراکه زدن بمعنی بریدن و دور کردن آمده
مؤلف عرض کند که استاد و شاگرد هر دو نجیب
اند که کلام ظهوری رباعی است نه بیت و
اگر محققین فرس صراحت اعراب لفظ نکرده
باشند کار ما و شماست که تحقیقش کنیم و صاحب
هفت اگرچه بر الف قناعت کرده است و سکون گی
خورده که (زدن) را ترک کرد و لیکن صراحت
فتح اول و دوم کرده است عجبی نیست که بر
قافیهٔ کلام سراج الدین راجی غور فرموده و معنی
هردو استاد بالا برای گریختن درست می‌شود
نمیدانیم که هر دو محققین آخر الذکر چرا سند ظهوری
را غیر متعلق ازین معنی قرار داده اند و خان
آرزو چرا کلام ظهوری را بی معنی پندارد ظهوری
گوید که نگریختم تا حسرت تهبند خود نکشتم یعنی دشمنان
غالب در یغما لنگ را هم نگذارند و بحالت گریز
از تشنه لبی و غلغل تنگ تبنگ بودم (و معنی
شعر دوم صراحت نمی خواهد که واضح است۔

مخفی مباد که در قافیهٔ کلام ظهوری لُنگ بالضم
بمعنی تهبند است و تُنگ بالضم کوزهٔ سر تنگ
و گُنگ بالضم بمعنی لال (کذافی البرهان) و در
مصرع اولش در مصدر (برلنگ زدن) لفظ
لَنگ بالفتح باشد چنانکه در قافیهٔ سراج الدین
راجی گذشت و لنگ بقول برهان بالفتح بمعنی
آلهٔ تناسل آمده نه بالکسر چنانکه بهار ذکرش
کرده پس معنی لفظی (برلنگ زدن) (۱) بریدن
آلهٔ تناسل و نامرد شدن (۲) کنایه باشد از
گریختن در کارزار پس چه خطا شد که محققین
فارسی که سروری هم دران داخل است
این را بمعنی گریختن نوشتند۔ همانا کنایه ایست
لطیف و موافق قیاس و معاصرین عجم تصدیق
این می کنند۔ خان آرزو و تلمیذش اگر زحمت
تحقیق می کشید تحقیق اعراب لغت هم می شد
و معنی کلام ظهوری هم بدست می آمد۔ زحمت
تحقیق نبرداشتن و برکلام استادان سخن

حرف نهادن کار محققین سخن دان نیست (اردو) (الف) ناقابل ترجمه (ب) (۱)	بچه دابنا - آلهٔ تناسل قطع کرنا - نامرد ہونا (۲) بہاگنا

برلیان بقول صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار - چیزی که تابان است - صاحب بولچال صراحتی خوب کند که مخصوص است برای الماس که آن را تراشیده باشند و این معرّب است از لغت انگلیسی (بِرِی لیانٹ) معاصرین عجم این را بکسر اوّل وسوم خوانند وتحتانی دوم وچهارم وتای هندی آخره حذف شد دیگر هیچ - صاحب روزنامه ذکر (برلیان کرده) می کند ومی فرماید که بمعنی جلادادم تسامح اوست که تراشیده را جلا کرده نوشت وجلا لازمهٔ تراش است که الماس از تراش بسیار مجلا می شود ومی تابد - (اردو) تراشا ہوا ہیرا - مذکر -

برم بقول سروری ورشیدی وناصری وسراج - برای مهمله بوزن شرم (۱) گوی بزرگ که آب دران جمع شود وآن را برغ نیز گویند (شهید بلخی ؎) چون تن خود به برم پاک بشست ٭ از مساسش تمام لولو رست ٭ نرم نرمک زبرم بیرون شد ٭ مهرش از آنچه بود افزون شد ٭ صاحب جهانگیری این را بمعنی چشمهٔ آب گوید واشارهٔ گوی بزرگ هم کند وفرماید که آن را تالاب وبرغ هم گویند وبقول برهان وجامع تالاب واستخر وچشمهٔ آب - مؤلف عرض کند که برغ بغین معجمه که گذشت مرادف این است وهمین معنی برمعنی دوم برخ بخای معجمه هم مذکور وصراحت ماخذ هر دو بجایش کرده ایم پس این مبدّل برغ باشد که غین معجمه بمیم بدل شد چنانکه غلغلیچ وغلیلیچ وجادارد که

برغ را هم مبدل برغ گیریم که غین معجمه به خای منقوطه هم بدل شود چنانکه چرغ و چرخ (اردو) دیکھو برغ ۔

(۲) برم ـ بقول سروری و رشیدی و جامع و ناصری و جهانگیری بروزن ورم چیزی باشد که تاک و بتهٔ کدو و خیار و امثال آن بران بر اندازند صاحب برہان فرماید که این چوب بندی باشد بقول خان آرزو در سراج دار بستی که تاک و بیارهٔ کدو و غیره را بران اندازند مؤلف عرض کند که میم تخصیص بر کلمهٔ بر زیاده کرده اند و معنی لفظی این چیزی که مخصوص است برای بلندی و مراد از سایه بانی که برای بیاره از چوب درست کنند (اردو) منڈھا بقول آصفیه ـ منڈپ یا سائبان یا شامیانه جو ہندؤن مین شادیکے روز بطور رسم تانا جاتا ہے ۔ اسے منڈوا بھی کہتے ہین مؤلف عرض کرتا ہے که اسی قسم کے منڈوے پر انگور یا کدو وغیرہ کی بیل چڑہائی جاتی ہے ـ جسکو دکن مین منڈوا کہتے ہین ـ اسم مذکر ـ افسوس ہے که صاحب آصفیه نے ان معنون کو ترک فرمایا ہے اور انگور کا منڈوا بعض اہل زبان کی بول چال مین سنا گیا ـ امیر نے اسکو (انگور کی ٹٹی) فرمایا ہے ـ

(۳) برم ـ بقول سروری بروزن ورم (الف) نام سبزهٔ که آن را مرغ گویند و بقول جامع و ناصری بروزن نرم ـ صاحب جهانگیری فرماید که این را فرونز و فریز نیز نامند ـ و بقول برہان سبزهٔ کنار جوی ـ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا فرماید که این تصحیف است ـ صاحب محیط فرماید که بالفتح و بفتحتین (ب) اسم گل درختی است

خاردار۔ قریب القوه بابدیشک۔ مائل بحرارت ومقوی دماغ ومانع سیلان و
منافع بسیار دارد (الخ) صراحت نمی کند که بدین معنی لغت کدام زبان است و
برمرغ گوید که اسم دوب است و بر دوب فرماید که لغت هندی است بفارسی
مرغ بفتح میم و هندیان آنرا (دربهاکشلوه) بمعنی نرم وملائم گویند بالجمله این علفی
است خودرو که بر زمین بسیار نمناک می روید و برای اسپ بهترین علف۔ تر و
خشک۔ سبز وگره دارد و نزد هرگره ریشه می کند وطبع آن مائل بسردی و باعتدال
اقرب جهت دفع قی و هیضه نافع و رفع سمیت مارگزیده کند و منافع بی شمار دارد
(الخ) مؤلف عرض کند که همین سبزهٔ اوّل الذکر یعنی (الف) را فارسیان برم نام
کردند و وجه تسمیه جزین نباشد که میم تخصیص بر لفظ بر زیاده کرده اند که بر بمعنی
بفتح و بجد ہاش بمعنی هرچه بالای درخت پیدا می شود یعنی ثمر و برگ وگل گذشت پس معنی لفظی
این برگ مخصوص و مراد از سبزهٔ مذکور و اگر (ب) را هم لغت فارسی گیریم معنی آن
گل مخصوص باشد آنچه خان آرزو این را لقب تصحیف می دهد۔ کمی معلومات اوست
که خلاف همه محققین اهل زبان بدون دلیل و برهان می رود (اردو) (الف)
ہریالی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث (گنوار) سبزی۔ ہریاول۔ سبزہ۔ دوب۔ اور یہ ایک
قسم کی عمدہ اور باریک گھانس ہے۔ (ب) ایک خاردار درخت کا پھول۔ مذکر۔
جس کا مشہور نام معلوم نہو سکا۔

(۴) برم۔ بقول سروری بروزن درم بمعنی انتظار که آنرا برتو نیز گویند۔ صاحبان

جهانگیری و برهان و جامع بر وزن نرم گویند. خان آرزو در سراج فرماید که این
تصحیف باشد و آنچه بمعنی انتظار است برمر است که می آید (الخ) مؤلف عرض
کند که سهم او بر لغت (برمر) و (برمو) می فرماید که اگر برای برم سند بهم رسد مخفف برمر خواند
بود و ما می گوئیم که از برای لغت فارسی زبان قول سروری و جامع که از محققین اهل
زبان مستند است پس چرا سند را می جوید و چرا تصحیف می گوید و چرا مخصوص کند با این
ما را اعتبار سروری و جامع می گوئیم که اسم جامد فارسی زبان است که بر بمعنی حفظ و یاد
گذشت و میم تخصیص در آخرش زیاده کردند پس معنی لفظی این یاد مخصوص و مراد گرفتند
از انتظار که انتظار هم من وجه یاد است و بس و آنچه به رای مهمله و واو آخر می آید
مزید علیه همین باشد که رای مهمله و واو در آخر لغات زیاده کنند چنانکه شنا و شنار و خال
و خالو این است حقیقت این لغت که خان آرزو حق تحقیق ادا کرده است (اردو)
انتظار. دیکهو انتظار.
(۵) برم. بقول جهانگیری و جامع و ناصری با اول مفتوح و ثانی زده بمعنی حفظ که از بر
هم گفته می شود (انوری ـه) ای مرکب بیداد توسن چو دل تست * آن را چو لب
خویش چرا نرم نداری * از دفترتندی و درشتی نه همانا * یک سوره برآید که تو آن
برم نداری * صاحب رشیدی فرماید که بدین معنی (ازبرم) باشد نه برم تنها. و به نقل
کلام انوری مصرع چهارم را باختلاف خفیف می نویسد یعنی (یک سوره برآید که تو ازبرم
نداری) و بقول برهان و مؤید حفظ و ازبر کردن و بیادنگاه داشتن. خان آرزو در سراج

بذکر قول رشیدی گوید که غالب که قول جهانگیری صحیح باشد چه از بر لفظ قرار داده است
بمعنی حفظ و زیادت میم دران حساب ندارد و احتمال دارد که برم تنها به آن معنی آمده
باشد چنانکه قول جهانگیری است (الخ) مؤلف عرض کند که چه خوش تحقیق است که
میم بخیالش حساب ندارد چراغ فرماید که بر بمعنی حفظ لغت معلوم است که بر معنی بازدهم
بر گذشت. و میم آخر زائد باشد چنانکه صاحب قواعد جامع سند این قسم زیادت
از ازبرم و چرام می دهد که درین هردو میم آخر زائد است وای بر برهان و مؤید
که معنی مصدری ازین اسم جامد پیدا می کنند بخیالی که این حاصل بالمصدر هم نیست زیرا
که (برمیدن) بمعنی حفظ کردن نیامده پس بجای آنکه درمعنی این حفظ و یاد را ذکر کنند
(حفظ و از برکردن و بیاد نگاه داشتن) را چرا نوشت این است تحقیق محققین با نام و
نشان (اردو) دیکھو بر کے گیارھویں معنے۔

بَرْماس بقول برہان و جامع و ناصری و ہفت بروزن الماس بمعنی لمس و لامسہ
و دست کشیدن و سودن عضوی باشد بر عضو دیگر۔ خان آرزو در سراج گوید که
این مبدل و مغیر برماج است که مخفف آن برمچ باشد و تبدیل جیم فارسی بسین آمده۔
مؤلف عرض کند که خان آرزو غور نکرد و این مزید علیه مَسّ باشد که لغت عرب است
و بقول منتخب بالفتح و تشدید بمعنی سودن و حاصل بالمصدر این در استعمال فارسی همان
مس بمعنی لمس و مچ مبدل آن به همان معنی که سین مهمله به جیم فارسی بدل شود چنانکه خروس
و خروچ حیف است که صاحبان فرهنگ مچ را بجای خودش بدین معنی جا نداده اند و

برمس بزیادت کلمهٔ بر بران مزید علیه آن و برماس بزیادت الف بعد رای مهمله مزید علیهش چنانکه مهار و ماهار و برمچ که می آید مبدل همان برمس که ذکرش بالا گذشت پس آنچه خان آرزو برماچ را اصل قرار میدهد و برمچ را مخفف آن و ماس را مبدلش می گیرد. غلط می کند (اردو) لمس۔ اسم مذکر۔ دیکھو بسودان۔

برماسیدن بقول بحر (۱) لامسه کردن و دست مالیدن و سودن عضوی بر عضوی فرماید که (سالم التصریف) یعنی غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید. صاحب موارد ذکر این کرده گوید که مضارع این برماسد و برماس که گذشت حاصل بالمصدر این. صاحب سفرنگ فقرهٔ چهل و سوم (نامهٔ سوم شت شای کلیو) را بسند این آورده (و هو هذا) "پیوندیدن و پیوستن وسودن و برماسیدن" خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که برماس که گذشت اسم این مصدر است که فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر زدن بر وزن زیاده کرده مصدری ساختند که کامل التصریف است و استعمال مضارع این در کلام فارسیان یافته نمیشود و به تحقیق ما (۲) دانستن و دریافت کردن بمجاز معنی اول باشد (حکیم سنائی ؎)
آنکه از نفس خویش نشناسد * نفس دیگر کسی چه برماسد *
(اردو) (۱) چھونا۔ بقول آصفیہ ہندی مس کرنا۔ ہاتھ لگانا۔ (۲) جاننا۔ معلوم کرنا۔

برمال بقول برهان و ناصری بر وزن ابدال (۱) سینه و (۲) سر بالای کوه و پشته و (۳) گریز و (۴) امر بگریختن. خان آرزو در سراج برگریز و گریختن قانع مؤلف

عرض کند که (بر مالیدن) مصدریست که بمعنی نوردیدن و بالا کردن آستین و پارچهٔ تنبان و گریختن و بشتاب رفتن می آید. صاحب غیاث بر لغت (مال) می فرماید که معروف (که مرادش از مال و دولت است) وگوید که این را مال از ان گفتند که طبع انسان مائل بسوی آن می باشد و بقول منتخب مآل بمعنی زود خواسته و مرد بسیار مال و صاحب اسند مال را لغت عربی و بمعنی مطلق خواسته آورده و آنچه در ملک کسی باشد و اموال جمع آن (الخ) پس بر مآل بمعنی اوّل قلب اضافت (مال بر) بمعنی مال بلند و کنایه باشد از سینه و معنی دوم مجازش نظر به بلندی کوه و پشته حالا عرض می شود نسبت معنی سوم که این مرکب است از لفظ بر که بمعنی سینه بجایش گذشت و مآل امر حاضر مالیدن که بجایش می آید پس (بر مال) اسم مفعول ترکیبی بمعنی لفظی کسی که سینهٔ او مالیده شده و کنایه از گریخته و اسم جامد قرار یافت برای گریز و معنی چهارم موافق قیاس است که مصدر (بر مالیدن) بمعنی گریختن می آید و بتحقیق ما اسم مصدر (بر مالیدن) اسم نظر بمعنی سوم که گریز است. خان آرزو غلط کرد که در معنی این مصدر گریختن را جا داد (اردو) (۱) سینه. مذکر (۲) پهاڑ اور پشته کی بلندی. مونث (۳) گریز. بقول آصفیه. فارسی اسم مؤنث. بهاگڑ. فرار (۴) بر مالیدن کا امر حاضر.

(الف) بر مال زدن مصدر اصطلاحی (ب) بر مال کردن هر دو بقول برهان و بحر کنایه از گریختن صاحب جامع بر الف قانع و صاحب جهانگیری در ملحقات خود زیر (ب) اکتفا کرد و سندی که از حکیم نزاری پیش کرد برای مصدر (بر مالیدن) است که بجایش

مذکور شود و صاحب سروری در ملحقات
خود هم هم زبانش. مؤلف عرض کند که برمال
بمعنی گریز و بمعنی سوزش گذشت پس این
هر دو مصدر مرکب است ازان دیگر هیچ
(اردو) (الف و ب) بهاگنا۔

برمالیدن بقول موارد و برهان و جامع
و ناصری و وارسته و بحر و بهار و (سروری
در ملحقات) (۱) مرادف (برمال کردن)
که گذشت (نزاری قهستانی ؎) چو حزم
از دست داد نداز پی مال برمالگفت
هر فرد را که برمال بر (ظهوری ؎) شب
وصال که پروانه خواست برمالد ز سوخت
حسرت انگیش که بال و پر تنگ است
بهار گوید که گریختن بمجاز است و شتاب
رفتن اصل. صاحب بحر هم ذکر شتاب رفتن
کرده فرماید که (کامل التصریف) و مضارع
این برمالد. خان آرزو در سراج نذیل

برمال ذکر این کرده. مؤلف عرض کند که
نظر بر معنی سوم برمال که گذشت معنی گریختن
اصلی است و شتاب رفتن را اگر سند
استعمال پیش شود مجاز دانیم پس خیال بر گریختن
بهار است. و این مرکب است از اسم
مصدر (برمال) و یای معروف و علامت
مصدر (دن) و باصول ما که بر (اسم مصدر)
بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسمش
مال فارسی زبان است و بقول محققین فرس
مصدر جعلی (اردو) بهاگنا جلد جانا۔

(۲) برمالیدن. بقول موارد و نوادر بمعنی بالا
زدن و برچیدن و نورد دیدن چنانکه (برمالیدن
آستین و پاچهٔ تنبان و ساعد و دست و ساق
و تیر و کمان). صاحبان برهان و جامع بربالا
کردن و نورد دیدن آستین و پاچهٔ تنبان قانع
. صاحب ناصری فرماید که این مقدمه گریختن
است. بهار گوید که بالا زدن آستین و پاچهٔ

تتبان از جهت ساختن کاری ۔ وارسته هم
ذکر این کرده و خان آرزو هم ذیل برمال
این را آورده مؤلف عرض کند که (برمالیدن
دست و ساعد و ساق و کمان) در ملحقات
این می آید و تعریف هر یکی بجایش کنیم و درینجا
همین قدر کافی است که این را با اسم مصدر
برمال هیچ تعلق نیست و کلمهٔ بر بمعنی بلند و
بالا درینجا مرکب است با مصدر (مالیدن)
و من وجه فرد یعلیه مالیدن هم بزیادت کلمهٔ بر
بران ۔ صراحت کامل در ملحقات کنیم (اردو)
چڑھانا ۔ اٹھانا ۔ دیکھو مالیدن ۔

برمالیدن دست | مصدر اصطلاحی ۔ ۱۰۵۲
بمعنی دست مالیدن و شکستن است متعلق
بمعنی دوم برمالیدن و فرد یعلیه (مالیدن
دست) و کلمهٔ بر درینجا زائد است ۔ (سنجر
کاشی ؎) چون آدمی بدریگناه کبیره کن بکو
برمال دست و ساعد و انگور شیره کن بکو
(اردو) هاتھ موڑنا ۔ توڑنا ۔

۱۰۵۳ **برمالیدن ساعد** | مصدر اصطلاحی (۱)
مرادف برمالیدن دست است که گذشت
و سند این از سنجر کاشی همدرانجا مذکور (۲)
بمعنی آماده شدن که عالمیان در حالت آمادگی
بکاری دست بر ساعد می مالند و آستین
را بلند کنند و در بلند کردن آستین هم دست
بر ساعد مالیده می شود ۔ متعلق بمعنی دوم
برمالیدن (آصف خان جعفر ؎) چو شمشیر ینیش
از بخت ساعد بشده ساقی و برمالیده ساعد
بکو (اردو) (۱) دیکھو برمالیدن دست
(۲) آماده ہونا ۔

(۳۴۹۱) **برمالیدن ساق** | مصدر اصطلاحی ۔
مرادف بمعنی دوم (برمالیدن ساعد) است
که گذشت و متعلق بمعنی دوم برمالیدن ۔
(صائب ؎) چو آزاده در وحشت سرائی
لنگر اندازد بکو که سرو از خاک بیرون ساق

بر مالیده می آید۔ (اردو) دیکھو (بر مالیدن) ساعد کے دوسرے معنے۔

بر مالیدن کمان | مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از آماده شدن به تیراندازی وخم دادن کمان را وبدست گرفتن کمان متعلق به معنی دوم (بر مالیدن) (فرخی ؎) پیلی چو در پوشی زره شیری چو برمالی کمان ۔ ابری چو برگیری قدح بحری چو در بار بکف نگین ۔ (اردو) کمان ہاتھ میں لینا۔ تیراندازی پر آمادہ ہونا۔ کمان کھینچنا۔

برماه | اصطلاح۔ بقول سروری مثقب درودگران که مته وماهه نیز گویند وفرماید که ببای فارسی هم آمده (رضی الدین در مذمت اسپ ؎) وه مه اتروهی از بهر رفتن بر سرش ۔ او قدمها دوخته بر جای چون برمه بود ۔ صاحبان برهان وجامع فرمایند که افزاری است درودگران را که بدان چوب وتخته را سوراخ کنند ۔ صاحب ناصری بذکر این گوید که برماهه هم بهمین معنی آمده ۔ مؤلف عرض کند که بقول ساطع برما بدون های آخره بالفتح لغت هندی است وبتحقیق ما از معاصرین سنسکرت دان لغت سنسکرت ۔ پس عجبی نیست که فارسیان الف آخرش را به های هوز بدل کرده برمه کردند چنانکه پاسا وپاسه وپس از آن الف زائد بعد میم آوردند چنانکه چهار وچاهار وآنچه به بای فارسی می آید مبدل این است چنانکه تب وتپ وهای هوز دوم در آخر برماهه هم زائد باشد (اردو) برما ۔ دیکھو اسکنک واسکنه۔

(الف) برماه مشک انداختن
(ب) برماه مشک داشتن | مصادر اصطلاحی | (الف) بقول ملحقات برهان وانند وبقول ما بجز (ب) هر دو کنایه از خط سیاه بر رخساره داشتن

صاحبان مؤید وانند وهفت ذکر (برماه
مشک واری) کرده گویند که ای خط سیاه
بر عذار داری۔ مؤلف عرض کند که
کنایه ایست موافق قیاس ولیکن مشتاق
سند استعمال می باشیم که معاصرین عجم بزبان
ندارند و محققین اهل زبان ساکت۔

(اردو) (الف و ب) عارض پر
خط ہونا۔

برماهه | اصطلاح۔ همان برماه است
که گذشت۔ اشاره این هم همدرانجا کرده ایم
وصراحت ماخذ هم۔ صاحبان جامع و برہان
وهفت وانند ذکر این کرده اند (اردو) دیکھو برماه

(الف) برمایون | اصطلاح۔ بالکسر بقول جہانگیری نام ماده گاوی که فریدون را
(ب) برمایه | شیر میداد۔ و بقول بعض بپرورش فریدون نا بر شیر آن می شد
صاحبان رشیدی و جامع و سراج و هفت و مؤید هم ذکر این کرده اند (استاد دقیقی ع)
فهر کار اینا آمد جشن ملک افریدونا ❊ آن کجا گاو نکو بودش برمایونا ❊ (حکیم فردوسی ع)
چو آن گاو کش نام برمایه بود ❊ ز گاوان خود برترین پایه بود ❊ صاحب برہان بذکر
هردو (ب) گوید که بفتح نیز و بجای حرف ثانی زای نقطه دار هم آمده۔ صاحب ناصری
بذکر هردو گوید که ببای فارسی هم و فرماید که بخیال ما بالضم درست باشد یعنی (پُرمایه) که
شیر بسیار داشته صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند که ظاہرا خیال ناصری نسبت
ماخذ (ب) درست معلوم می شود پس اندرین صورت واو در الف مبدل های هوز باشد
و نون آخر زائد چنانکه اوسه و اوسو و گذارش و گذارشن و آنچه به زای هوز عوض رای
مهمله می آید مبدل این چنانکه برغ و بزغ (اردو) (الف و ب) اس گائے کا نام جو

دوده پر فریدون کی پرورش ہوتی تھی - مؤنث -

برمج | اصطلاح - بقول سروری به رای
مهمله و میم و جیم بوزن منهج لامسه باشد.
مؤلف عرض کند که مبدل (برمج - بجیم
فارسی) که ذکرش به (برماس) گذشت
چنانکه چوچه و جوجه و چچرزه و ججرزه - به حسب
ماخذ این مصدر اینجا کرده ایم (اردو)
دیکھو (برماس)

برتجنون | اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلاحات
صحرائی است در میان نجد و یمن (راقم مشهدی ه)
شور سودا لیسکه ... نال بیرون میدهد
کو سینه ام پیوسته یاد از بر مجنون می دهد کو
بهار گوید که بالفتح و تشدید نام همان دشت
است که مسکن مجنون بود (میر نجات ه)
بهر تعمیر خراب آباد بیچارگان کو میرسد
از بر مجنون خوش لباسان گرد باد ه زدیم
رباعی) فرهاد به بی ستون چو من شیدا نیست
کو بالیلی شیرین سخنم سودا نیست ه در بحر خیال
شوق بر مجنون ه شوری دارم که آن شورش
پیدا نیست ه **مؤلف** عرض کند که مرکب
اضافی است و بر به فتح اوّل و تشدید رای
مهمله لغت عرب است و بقول منتخب بیابان
(اردو) بر مجنون - اُس جنگل کا نام ہے
جو مجنون کا مسکن تھا - مذکر -

برمجیدن | بقول سروری به را و دال
مهملتین و جیم تازی بر وزن پروریدن
بمعنی مس کردن و دست مالیدن (لطیفی
ه) تو و لعب جهانی شیوه خوبی ه به برمجیدن
یوسف بوی یعقوبی ه **مؤلف** عرض کند
که همین مصدر بجیم فارسی می آید و بعض محققین
همین سند را به تحریف بسند آن آورده اند
درینجا همین قدر کافی است که این مبدل
آن است که جیم عربی بفارسی بدل شود.

چنانکه کاچ و کاج و صراحت ماخذ بر (برسیان) گذشت (اردو) دیکهو برماسیدن ۔

برمجیده | بقول شمس بفتح یکم و سوم فرزند عاق و بفرمان و فرماید که (برفنجیده) بنون دوم مثله **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم و محققین فرس ازین ساکت و (برفنجیده) باین معنی نیامده و (برمخیده) به خای معجمه عوض جیم فارسی به همین معنی می آید پس جز این نیست که محقق بی تحقیق به تبدیل حروف تصحیف کرد و این را با مصدر گذشته تعلق معمولی است و هیچ نسبت در معنی ندارد (اردو) دیکهو برمخیده ۔

(الف) برمچ | (الف) بقول برهان
(ب) برمچیدن | بفتح اول و ثالث و سکون ثانی و جیم فارسی بمعنی لمس و لامسه و دست کشی و (ب) بقولش با جیم فارسی لامسه کردن و دست مالیدن و سودن بچیزی صاحبان نوادر و جامع و ناصری و سراج هم ذکر ب بضمن الف کرده اند. صاحب بحر (ب) را مرادف برماسیدن و سالم التصریف نوشته و صاحب نوادر زمان سند لطیفی را برای (ب) آورده که بر (برمجیدن به جیم عربی) گذشت **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت ماخذ این بر (برماس و برماسیدن) بیان کرده ایم (اردو) (الف) دیکهو برماسا (ب) دیکهو برماسیدن ۔

برمحک زدن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بهار و انند عیار گرفتن و فرماید که اطلاق آن بر طلا شائع و به مجاز بر نقره و غیره نیز آمده (میر طاهر وحید ؎) رقیب روسیه پنهان چو گیرد از لبش بوسی ؛ چو خط نقره بر سنگ محک پنهان نمی ماند ؛ (خواجه حسین ثنائی ؎) سرشک نیست مرا بر سواد دیده مقیم ؛ که دست عشق پی صبر بر محک زده سیم ؛

(صائب ؎) تا بر محک زدم همه شیرین و تلخ را
ها دارم ز بوسه رغبت و دشنام بیشتر ها۔
(وله ؎) نیست بیکار درین مرحله یک انگشت
خار ها همه را بر محک دیدهٔ بینا زده ایم
امیر خسرو ؎) هر چه دیدم ز تو بد انانی ها
بیزدم بر محک بینائی ها مؤلف عرض کند که
معنی حقیقی این (۱) امتحان طلا و نقره بر محک
کردن است و (۲) مجازاً بمعنی مطلق امتحان
کردن اگرچه ذریعهٔ محک نباشد محققین
با ما در تعریف این از غور کار نگرفته
اند (اردو) (۱) کسوٹی پہ رکھنا۔ کسنا
یا لگانا۔ دیکھو بر سنگ زدن (۲) امتحان
کرنا۔ جانچنا۔ دیکھو امتحان کردن۔
جس پر تعریف کامل ہے۔

برمخ بقول برہان بر وزن سرشخ (۱) مخالفت و خود رائی و (۲) عاق و عاصی
صاحب جامع بر مخالفت و عاصی قانع صاحب ناصری فرماید که مخالفت و خود
رائی و نافرمانی با پدر و مادر و گوید که برمخیدن مصدر این است مؤلف عرض
کند که اسم مصدر۔ آنست و مخ بفتح اول و سکون ثانی بمعنی آتش می آید و مجازاً بمعنی
نافرمان از ینجاست که مصدر (مخیدن) بمعنی نافرمانی والدین کردن بجای خودش
می آید و درینجا همین قدر کافی است که مزید علیه آنست بزیادتی کلمه بر بر آن صاحب
برهان که این را بمعنی عاق گوید بهترین تعریف این است و کسانی که خود رائی
و مخالفت و نافرمانی گفته اند بمعنی حاصل بالمصدر باشد چنانکه صاحب موارد ذیل
(برمخیدن) ذکرش می کند (اردو) (۱) مخالفت۔ خودرائی۔ نافرمانی۔ مؤنث۔ (۲) عاق
بقول آصفیہ۔ ماں باپ سے سرکش۔ والدین کے خلاف۔ وہ شخص جو ماں باپ کی فرمان برداری

نہ کرے۔ نافرمان۔ باغی۔ سرکش۔ متمرد۔

برمخیدن بقول سروری بر وزن
برکشیدن بمعنی (۱) عاق والدین شدن
صاحبان برہان و بحر بذکر معنی بالا گویند
کہ (۲) مخالفت و نافرمانی پدر و مادر کردن
صاحب بحر صراحت فرید کند کہ سالم التصریف
است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامد
و صاحب موارد بذکر برمخیدہ بمعنی بالا گوید
کہ برمخ حاصل بالمصدر است و برمخیدن
بمعنی خود رای و عاق و عاصی شد۔ مؤلف
عرض کند کہ فارسیان بر (برمخ) یای معروف
و علامت مصدر (دن) زیادہ کردہ بقاعدۂ
خود مصدری ساختہ اند کہ باصول شان
جعلی است و باصول ما اصلی کہ اسم این
مصدر ما فارسی زبان است (صراحت
اصلی و جعلی بر (اسم مصدر) گذشت پس
معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم مجاز آن
(اردو) (۱) عاق ہونا۔ بقول آصفیہ۔ ارث
سے محروم کیا جانا۔ قطع تعلق ہونا۔ کچھ واسطہ
نہ رہنا۔ خارج ہونا۔ نکالا جانا۔ مردود ہونا
(عارف ؎) یہ تیرے لئے ہم نے جو غیروں
سے بگاڑی ٭ اس ذلت و خواری سے
کبھی عاق نہ ہوتی کو (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا

برمخیدہ بقول سروری و برہان بمیم و
خای معجمہ بوزن برکشیدہ (۱) فرزند عاق
و (۲) مخالف و خود رای (ابوشکور ؎)
مرا اورا کجی برمخیدہ سپہ ٭ ز مہر جہان بہ پدید
لینہ ور ٭ (شمس فخری ؎) پیش از ظہور
عدل شہنشاہ تاج بخش ٭ گرچہ فلک حرون
ز جہان برمخیدہ بود ٭ و فرماید کہ در فرہنگ
ببای فارسی ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ
آنچہ ببای فارسی می آید مبتدل آنیست چنانکہ
تب و تپ و این اسم مفعول مصدر (برمخیدن)
است کہ گذشت و معنی دوم مجاز معنی اوّل

ست (اردو) (۱) عاق کیا ہوا (۲) مخالف وخود رای ۔	است متعلق بہ معنی پنجم برم کہ بجایش گذشت وسند این از انوری همد راینجا نه گو ۔
برم داشتن استعمال بمعنی یاد داشتن	(اردو) یاد رکھنا ۔

برمر اصطلاح ـ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری وجامع با اوّل مفتوح و ثانی زده و میم مفتوح مرادف (برمو) کہ می آید بمعنی انتظار و فرماید کہ بہ بای فارسی نیز آمده (مختاری ۵) جان اعدا برده بکک چنانکه بود پیش مرگ برمر تیغ خان آرزو در سراج ذکر این کرده و ما بحث این بر معنی چہارم برمه کرده ایم کہ این مزید علیه آنست وانچه بہ بای فارسی می آید آن را استدلال این دانیم چنانکه اسب واسپ وأگر (پرمر) را بہ بای فارسی مضموم و میم مضموم گیریم بمعنی لفظی آن پر از تلخ و بمجاز پر از تلخی باشد کہ مُرّ لغت عرب است بالضم والتشدید و بقول منتخب بمعنی تلخ پس فارسیان بتخفیف گرفتند و باکلمہ پر مرکب کرده کنایه قرار دادند برای انتظار کہ تلخی انتظار مسلم است تبدیل ضمۂ اوّل و سوم تصرف محاوره پیش نیست اندرین صورت این به آن باشد کہ بہ بای فارسی می آید (اردو) دیکھو برم کے چوتھے معنے ۔

(۲) برمر ـ بقول جہانگیری و رشیدی وجامع بمعنی امید (مختاری ۵) هنوز هست فلک را رحیم کشتن رونی که هنوز هست سخن را قوی شدن برمرکا و بقول برہان و ناصری امیدوار شدن مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است کہ انتظار در تقید مسلم وطرز تعریف برہان و ناصری امیدواری را ظاہر کند و این خلاف

قیاس و سند مختار ری ہم خلاف ایشان است۔ فقاتل (اردو) امید۔ دیکھو امید
صاحب آصفیہ نے بَر پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ مراد۔ تمنا جیسے (بر مانگنا)
بمعنی مراد چاہنا۔ تمنا کرنا۔ (بر دینا) مراد پوری کرنا۔

(۳۳) برم۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع بمعنی مگس عسل و فرماید کہ این
اصطلاح مگس داران است مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل
زبان است این را اسم جامد فارسی زبان دانیم معلوم می شود کہ بدین معنی فتح موحدہ
وضم میم دارد کہ مرکب توصیفی است و لیک اضافت مستعمل و معنی لفظی این زنبور
تلخ و کنایہ از زنبور عسل کہ زہر دارد پیدا شد پس بَر را بالفتح لغت سنسکرت گیریم بمعنی زنبور
و مُر را لغت عرب بمعنی تلخ و مرکب ہر دو را مفرس دانیم تصرف در اعراب از محاورہ
زبان واقع شدہ جا دارد کہ این را بتبدل (پِرم) گیریم کہ معنی لفظی این پر از تلخ و مجاز
پر از تلخی۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ۔ چنانکہ تپ و تب و اللہ اعلم و تصرف در اعراب
بحہ لب و لہجہ و محاورہ (اردو) بھڑ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ زنبور
زر۔ برلی۔ ایک زرد رنگ کے پردار کیڑے کا نام جسکی ڈنک مین زہر ہوتا ہے صاحب
طلع نے بَرّ کا ذکر فرمایا ہے بمعنی زنبور۔

مراد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح وضم میم بحسب مراد و مقصود
ائب سہ) دشمن از صحبت ما کامروا می خیزد ہ برمراد دگران سیر کند اختر ما کو۔
دری سہ) سد چشم وام کن نتوان دید سر غیب ہ چشمی بپوش از ہمہ و برمراد بین کہ

(اردو) دلخواہ۔ دیکھو (برحسب دلخواہ)

برمردمان تنیدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و بہار و انند مردمان را بدام
خود آوردن **مؤلف** عرض کند کہ حیف
است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین
عجم بر زبان نذارند و محققین فرس ساکت
طالب سندی باشیم کہ ہر سہ محققین بالا
ہند نژاد اند (اردو) لوگون کو اپنے
دام مین لانا۔

برمزاج گفتن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بہار و انند بر وفق مزاج مخاطب
حرف زدن **مؤلف** عرض کند کہ در مصدر
لفظاً۔ مخاطب یا کسی را داخل نکردن
و در معنی راہ دادن خلاف احتیاط باشد
پس باید کہ (برمزاج مخاطب و مستمع گفتن)
قائم کنیم۔ (شیخ شیراز ۵) حکایت برمزاج
مستمع گوی ؎ اگر دانی کہ دارد با تو میلی ؎
ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند ؎ نگوید جز
حدیث روی لیلی ؎ مخفی مباد کہ از سند
بالا مصدر (برمزاج مستمع حکایت گفتن)
پیداست (اردو) مخاطب کے موافق
طبیعت بات کرنا۔

(الف) **برمژگان دویدن** مصدر اصطلاحی

بقول بحر و انند و غیاث چیزی در نظر آمدن
(طالب آملی ۵) چو برمژگان دوید این
جلوہ گاہم ؎ چو گل شگفت اجزای نگاہم
؎ وارستہ این را (برمژگان دویدن
چیزی) قائم کردہ و بسند این ہمین شعر
آملی را آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ
اگر این مصدر مخصوص را با تعمیم چیزی
قائم کنیم ---

(ب) **برمژگان دویدن اشک** را
چگونہ درین معنی داخل کنیم پس (ب)
بمعنی جاری شدن اشک از چشم باشد

وبو شیفتہ سند بار - - - - - -
(ج) برقرگان دویدن جلوہ معنی
در نظر آمدن. قیاس (اردو) (الف)
نظر آنا (ب) آنسو گرنا (ج) نظر آنا. بقول
آصفیہ. دکھائی دینا (ذوق ۵) اس
بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا کہ فلک
آیا نظر اک خال سے چھوٹا ہمکو
برمسائل گشتن مصدر اصطلاحی۔
خان آرزو در چراغ گوید کہ معنی مطالعہ
کتب و دریافت مسائل آن (عبدالرزاق
فیاض ۵) گشتیم برمسائل عالم تمام
بود ہیچ نارسا دلائل وہم ناتمام بحث
ہیچ تمیز رشیدش بہار گوید کہ این کنایہ
باشد مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این
دور کردن برمسائل وعبور حاصل کردن
برمسائل است وہیچ تخصیص با کتاب
ندارد ومقصود از دریافت وتحقیق
مسائل است (اردو) مطالعہ کتب
سے مسائل دریافت کرنا۔ مسائل کی
دریافت وتحقیق کرنا مسائل سے واقف ہونا
(الف) برمشام افگندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (برمشام زدن) یعنی (۱)
بدماغ رسیدن و رسانیدن (ظہیر فاریابی
۵) غبار موکب شاہ است یا نسیم بہشت
کہ بوی امن وامان برمشام جان افگند
صاحب انند فرماید کہ (۲) بیدماغ کردن
ورنجانیدن وفرماید کہ (بردل خوردن)
و (بردماغ خوردن) و (برطبع خوردن)
مشلہ کہ بمحل آن گذشت مؤلف عرض
کند کہ بامعنی متعدی اول اتفاق داریم
کہ افگندن لازم نیامدہ وازہمین سند۔
(ب) برمشام افگندن بو قائم کنیم و
معنی دوم را غلط محض دانیم وصراحت
معنی ہر یک مصدر متذکرہ بالا بجایش کردہ ایم

(اردو) (الف) (۱) دماغ مین پہنچنا پہنچنا (۲) بیدماغ کرنا۔ رنجیدہ کرنا۔ رنج دینا۔
(ب) دماغ مین پہونچانا۔

برشام زدن مصدر اصطلاحی بقول بحر و آنند مرادف (برشام افگندن) مؤلف عرض کند که بمعنی اول آن باشد۔ لازم و متعدی ہر دو موافق قیاس۔ معاصرین عجم بزبان دارند۔ مشتاق سند استعمال می باشیم
(اردو) دیکھو برشام افگندن کے پہلے معنے۔

برشیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و کسر شین معجمہ بمعنی (۱) خزیدن و (۲) ربودن و (۳) کشیدن مؤلف عرض کند که شیدن در مصادر مرکبہ نیامدہ که این را مزید علیہ آن دانیم و محققین مصادر فرس و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که مرکب است با کلمۂ بر که ہیچ معنی ندارد) و لفظ (مشی که لغت عرب است بقول منتخب بالفتح بمعنی رفتن) و علامت مصدر (دن) پس معنی لفظی این مشی کردن است و مجازاً بہر سہ معنی بالا (اردو) (۱) آہستہ داخل ہونا۔ دیکھو خزیدن (۲) اُچک لیجانا (۳) کھینچنا۔

(الف) **برمغاز**
(ب) **برمغازه** بقول جہانگیری۔ ہر دو با اول مفتوح و ثانی زدہ و میم مفتوح بمعنی شاگردانه و آن زری باشد که استاد بشاگرد دہد عوض خدمتی که شاگرد دلخواه استاد خود کند صاحب برہان گوید که شاگردانه زریست اندک که بعد از اجرت۔ استاد برسم انعام بہ شاگرد دہد۔ صاحب رشیدی فرماید که این را بغیانه نیز گویند و صاحب ناصری بضمن الف ذکر ب ہم کردہ۔ صاحب جامع نسبت ہر دو

برشاگردانہ قانع۔ خان آرزو در سراج نقل نگار قول بعض محققین و صاحب شمس (بر مغازدہ بہ دال مہملہ عوض ہای ہوز) را بہمین معنی آوردہ مؤلف عرض کند کہ مغازہ لغت عربی بسان است و بقول اننہ بہ ضم اوّل و تشدید زای معجمہ مفتوح معنی شتابی کردن پس آنچہ بخیال ما می آید ہمین قدر است کہ استادان بعد از انکہ زر تنخواہ خود حاصل کنند چیزی قلیل بہ شاگردان خود میدہند تا بذوق آن شاگردان زر تنخواہ را از والدین خود زود حاصل کردہ پیش کنند و تاخیر راہ نیابد پس معنی لفظی این ثمرۂ شتابی است کہ بر معنی ثمر گذشت اندرین صورت مرکب اضافی است بہ فک اضافت و (الف) مخفف (ب) (اردو) (الف و ب) وہ خفیف سا انعام جو استاد اپنی تنخواہ پانے کے بعد شاگردوں کو عطا کرتا ہے۔ مذکر۔

برمک بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بہ رای مہملہ و میم بروزن مردک (۱) نام ولایتی صاحبان برہان و ناصری و جامع و رشیدی ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ نام مقامی و نام ولایتی مؤلف عرض کند کہ وجہ التسمیہ این تحقیق نہ شد۔ (اردو) برمک ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔

(۲) برمک۔ بقول مؤید در کمیانہ نام رودی۔ دیگر کسی از محققین فرس ذکر این نکرد و ندمیدانیم کہ کمیانہ چہ چیز است ملکی باشد۔ ترک این معنی بر اجمال بیان تعوق داشت (اردو) برمک ایک ندی کا نام ہے جو کمیانہ میں واقع ہے۔ مؤنث۔

(۳) برمک۔ بقول سروری نام مردی کہ در انشای فضل و کرم و شعر ضرب المثل بود

وجعفر نام اصلی اوست و خالد پسر او بود و فرماید که در تواریخ مسطور است که وجه
تسمیهٔ (جعفر برمک) آنست که او بشام که در ان حین دار السلطنهٔ حکام بنی امیه بود
آمده خواست که سلیمان بن عبد الملک را ببیند چون در مجلس او بار یافت سلیمان فرمود
که او را از مجلس بیرون کردند بعد از ان حقیقت پرسیدند که وجه اخراج او بود
سلیمان فرمود که این مرد زهر همراه داشت گفتند چون دانستی گفت دو مهره بر
بازوی من بسته که هرگاه زهر یا طعام مسموم حاضر شود در مجلس این مهره حرکت می کند
وچون این مرد داخل مجلس شد این مهرها حرکت عنیفی کردند بعد ازان بجهت ایضاح
این امر از جعفر پرسیدند گفت قدری زهر در زیر نگین انگشتری من هست تا در
هنگام شدائد بر کام پس او و اولادش ملقب به برمک شدند. صاحب رشیدی بحوالهٔ
حبیب السیر آورده که نسب جعفر که پدر خالد است و برمک عبارت ازوست بملوک
فرس می پیوندد و او در اوائل مجوسی بود و در نوبهار بلخ بعبادت آتش قیام می نمود
ناگاه بنا بر سابقهٔ عنایت ازلی جمال حالش بحلیهٔ ایمان و نور اسلام زینت پذیرفت
. با عیال و اطفال بجانب دمشق که دار الملک حکام بنی امیه بود توجه نمود و بحوالهٔ
مروج الذهب مسعودی گوید که هرکس متولی سدانیه که از موقوفات نوبهار بلخ است
. می بود او را برمک می گفتند و چون پدر خالد متولی سدانیه بود بآن نسبت او را
برمک گفتند و اولاد او را منسوب باین اسم داشتند (انتهی) صاحبان ناصری و
جامع هم ذکر این کرده اند ـ خان آرزو در سراج به اشارهٔ واقعات بالا گوید

که احتمال دارد که لقب جعفر یا قوم او برمک بود و اتفاق لفظ آن کلمه نیز در مجلس سلیمان بن عبدالملک افتاده والعلم عند الله تعالی ـ صاحب غیاث گوید که شخصے بود آتش پرست در آخر مسلمان شده با عیال به دمشق رفت خالد نام پسرش در دولت عباسیه وزیر شد و بعد از خالد پسرش که یحیی نام داشت به دولت رسید و بعد از و فضل بن یحیی و بعد از فضل برادرش جعفر بمرتبهٔ اعلی رسید و دولت برامکه بر جعفر تمام شد مؤلف عرض کند که لقب خاندان جعفر برمکی است و لغت عرب معلوم می شود که صاحب منتخب ذکر این کرده و جمع این برامکه آمده اردو برمک ـ خاندان جعفر برمکی کا لقب ہے ـ مذکر ـ

برمشکان بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی ـ بدون صراحت کاف [illegible]

برمگان ارمغان موی زهار ـ صاحب ناصری هم بدون صراحت کاف ذکر این کرده گوید که این را (رمکان) و (رم) نیز گویند ـ صاحب برهان این را بکاف فارسی آورده فرماید که بر وزن قلمدان است که این را بعربی عانه گویند ـ صاحب جامع هم بکاف فارسی آورده ولیکن بر وزن پهلوان نوشته خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه آنچه بمعنی موی زهار است (رمکان) باشد و فرماید که قوسی موحده را زائد گرفته ـ مؤلف عرض کند که خود برهان رم را بالضم بمعنی موی زهار نوشته و رمکان بر وزن انبان را بمعنی مذکور آورده پس نسبت اعراب قول سروری و جامع را معتبر دانیم که محقق اهل زبانند حیف است که سند کلام

پیش نشد تا اعراب این در استعمال شعرا هم متحقق می شد پس متحقق است که بای اوّل زائد
است و رَم معنی موی زہار اسم جامد فارسی زبان و گان علامت جمع خلاف قیاس
که ضرورت کاف فارسی نبود ولیکن حقیقت این چنین نباشد که فارسیان رَم را بزیادت
ہای زائدہ در آخر رَمہ استعمال کردند و باز بقاعدۂ خود برای جمع آن ہا را به کاف فارسی
بدل کردہ الف و نون جمع در آخرش آوردند چنانکه بچه و بچگان و آنچه برای غیر ذی روح
بر خلاف قاعدہ استعمال الف و نون کردہ اند داخل مستثنیات است چنانکه (درختان)
بالجمله تحقیق آنست که رَم واحد است و رمگان و برمگان جمع آن پس محققین بالایه
ناواقفیت از ماخذ این را موی زہار گفتند و در حقیقت موہای زہار است و شک نیست
که بکاف فارسی است. خان آرزو که حکم غلطی دہد غلطی اوست مخفی مباد که رَم بظاہر
اسم جامد می نماید ولیکن معلوم می شود که فارسیان از لغت عرب رَم که بقول منتخب بالکسر
و میم مشدد بمعنی خاشاک ریزہ آمدہ استعارةً مفرس کردہ برای موی زہار استعمال
کردند و استعمال رَم که بقول برہان بالضم است تصرف محاورہ باشد که تصفیه این بجاش
شود (اردو) جھانٹ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ موی زہار۔ موی زیر ناف۔
(الخ) اسکی جمع جھانٹیں۔ جھانٹوں۔

(الف) برملا | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث بمعنی آشکارا
و ظاہر و ہویدا و

(ب) برملا افتادن | بقولش فاش و ظاہر شدن مؤلف عرض کند که ملا بقول

منتخب بفتحتین و مد همزه بمعنی صحرا و آشکار الغت عرب است پس فارسیان کلمه بر
در اوّل این زیاده کرده استعمال کرده اند که مفرس باشد ۔ (ظهوری ؎) راز
پنهان ظهوری چون نیفتد برملا ٭ شوق در خلوت سرای طاقت ما محرم است ٭ (واله
؎) شوریده سر و راز نهان برملا فتاد ٭ خاطر درین خیال وصال از کجا فتاد ٭
(واله ؎) بحمد الله که در گفتن نمی گنجد حدیث من ٭ ازین اندیشه آزادم که رازم
برملا افتد ٭ (اردو) (الف) برملا ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ علانیه ۔ کھلم کھلا ۔ کھلے خزانے
... کے سامنے ۔ منه در منه ۔ آشکار و آشکارا ۔ بقول امیر ۔ ظاهر ۔ فاش ۔ (ب) ظاهر هونا

برمن مگیر | مقوله ۔ بقول مؤید (۱) اے
برمن اضافه مکن و (۲) خطا مگیر ۔ بقول بهفت
خطای من مگیر و بقول شمس (۳) برمن
نسبت مکن مؤلف عرض کند که (گرفتن
برکسی) مصدریست اصطلاحی بمعنی خطای
کسی گرفتن و او را خطامند قرار دادن
والزام نهادن برکسی و (برکسی گرفتن)
بهمین معنی گذشت و سندش هم بمد را انجا
مذکور پس محقق با نام و نشان تائید فضلا میکند
که مصدر عام را مخصوص کرده بطور مقوله
پیش می سازد معنی اوّل و سوم هیچ است
و هیچ (اردو) مجھ پر الزام نه رکھ ۔ دیکھو برکسی گرفتن

برمنه | بقول مؤید نوعی از آلات درودگران
مؤلف عرض کند که محقق مرحوم بهدایت
مطبع نولکشور است که برمه را برمنه طبع کرد
(اردو) دیکھو برمه ۔

برمو | بقول سروری به رای مهمله بر وزن بدخو بمعنی انتظار باشد (شاعر ؎)
هست آسان رفتنم برموی سر ٭ نزد من بسیار از برموی وصل ٭ صاحبان رشیدی

وبرہان ومؤید وجامع وجہانگیری وہفت وسراج ہم ذکر این کرده اند وما حقیقت این را بمعنی چہارم برم ظاہر کرده ایم خان آرزو در سراج فرماید که بعضی گویند که برمو بمعنی انتظار ثابت نشده مؤلف عرض کند که از قول سروری وجامع که اہل زبانند ثبوت بہم رسیده پس جز این نباشد که مزید علیہ برم بمعنی چارم اوست (اردو) دیکھو برم کے چوتھے معنے ۔

برہوبستن | مصدر اصطلاحی ۔ گرفتار کردن بآسانی (ظہوری ؎) دلم را لبت برمو در کشادش کوششی دارم ۞ ظہوری بی کشش ہرگز گره محکم نمی گردد ۞ (اردو) آسانی کے ساتھ گرفتار کرنا ۔ (۱۱۴۲)

(الف) برموته | (الف) بقول سفرنگ و (ب)

(ب) برموده | بقول برہان وناصری و جامع بروزن فرموده بمعنی چیزکه ترجمہ آن بعربی شئی باشد ۔ صاحب سفرنگ و دبیر ینی فقرهٔ نامهٔ شت ساسان نخست ذکر (الف) کرده گوید که بمعنی چیز باشد (وھو ہذا) پس جداشناس ایشان از یکدیگر بمیانجی برموته بیرون از گوہر ایشان بود ۞ مؤلف عرض کند که ہمین دو لغت با بای فارسی عوض موحده بہمین معنی می آید و جز این نیست که یکی از ینہا اسم جامد ژند و پاژند است ونظر بر زبان فرس اصلیت این به بای فارسی یافته می شود و دیگر مبدلش که تبدیل موحده به بای فارسی وعکس آن وتبدیل فوقانی به دال مہملہ وعکس آن آمده چنانکه تب وتپ و آسپ واسب وزرتشت وزردشت وخات وخاد ۔ (اردو) چیز ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ شئی ۔ اسباب ۔ جنس جیسے ؎ چیز اپنی اور رچرون گالی دے گا

برموزا ۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان
و ناصری و جامع و مؤید و (سروری بحوالۂ
نسخۂ میرزا ابو زبان مرموز) (۱) علف دواب
و فرماید کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلف**
عرض کند کہ اصل این (پرموزہ) بود بمعنی
پر از حلاوت کہ موزہ بقول برہان بمعنی
حلوا آمدہ پس بای فارسی درینجا بدل شد
بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و ہای ہوز
آخرہ حذف شد بر سبیل تخفیف ۔ مخفی مباد
کہ مسلم است کہ دواب از کاہ و دانہ خود
حلاوت بسیاری گیرند پس عجبی نیست کہ
ہمین باشد ماخذ این و اگر ازین ماخذ قطع
نظر ہم کنیم اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا
معاصرین عجم بر زبان ندارند و طرز لغت ترکی
می نماید ولیکن حیف است کہ محققین ترکی زبان
ازین ساکت ۔ صاحب انند صراحت مزید
کند کہ لغت فارسی است (اردو) چارپایوں
کا دانہ چارا ۔ مذکر ۔

(۲) برموز ۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان
و جامع مرادف (برمر) کہ بمعنی انتظار گذشت
صاحب ناصری فرماید کہ آنچہ برمو کہ بہمین معنی
گذشت مخفف این باشد خان آرزو در سراج
باتفاق خیال ناصری فرماید کہ درین صورت
برمو تصحیف نیست ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
بخیال ما اصل این (پرمز) است مرکب با
لفظ پر بمعنی خودش و مز بمعنی ترش شیرین
کہ لغت عربیت و معنی این پر از شیرینی ترش
کہ انتظار ۔ حلاوت ترش دارد فارسیان
بای فارسی را بہ موحدہ بدل کردند چنانکہ تپ
و تب و مز را بزیادت واو برای اظہار ضمہ
موز کردند و واو زائد ہم می آید چنانکہ برمند
و برومند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو برم کے
چوتھے معنے ۔

(۳) برموز ۔ بقول برہان و ناصری و جامع

بمعنی زنبور عسل۔ خان آرزو در سراج فرماید که بدین معنی برمز است۔ مؤلف عرض کند که برمز به زای هوز آخره نیامده معلوم می شود که مقصودش از (برمر) باشد که برای مهمله آخر بمعنی سومش گذشت۔ ما می گوئیم که اصل این (برمز) بود فارسیان واو زائد در لغت مز آورند چنانکه تن مند و تنومند وجا دارد که واو برای اظهار ضمهٔ میم آورده باشند و تبر مبدل تپر که بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه تپ و تب پس معنی لفظی این پر حلاوت ترش چنانکه در ماخذ معنی سوم گذشت و جا دارد که هوز را مزید علیه مر گیریم و مر را مبدل مر که رای مهمله به زای هوز بدل شود چنانکه برغ و بزغ و معنی لفظی این پر از تلخ و تلخ را مجازاً بمعنی تلخی توان گرفت پس چیزی که مملو از تلخی است زنبور عسل است که زهر دارد والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) دیکھو برمر کے تیسرے معنے۔

برموزه بقول سروری پسر ساوه شاه و فرماید که در مؤید بای فارسی آمده (فردوسی ع) ببرموزهٔ ساوه شاه آن رسید که کس در جهان این شگفتی ندید صاحب برهان صراحت مزید کند که بر وزن چلغوزه خویش کاموس کشانی باشد و هم او به (پرموزه به بای فارسی) گوید که بمعنی بالا و نیز مرادف برموز و در ینجا بر یک معنی قناعت کرد و صاحب ناصری گوید که بدین معنی (برموده۔ بدال مهمله عوض زای هوز) اصح است مؤلف عرض کند که هم او بر برموده ذکر این معنی نکرده و در ینجا صراحت وجه تسمیه هم نفرموده و ما را هم وجه تسمیه این تحقق نشد پس توان گفت که این مبدل آن است که دال مهمله به زای هوز بدل شود چنانکه سرخ مرد و سرخ مرز (اردو) برموزه و برموده۔ ساوه شاه کے

بیٹے کا نام ہے۔ مذکر۔

برموم اصطلاح۔ صاحب محیط بذیل عکبر گوید کہ بفتح عین وسکون کاف و فتح موحدہ وسکون رای مہملہ بفارسی برموم نام دارد و آن چیزیست شبیہ بہ موم با اندک عسل آمیختہ وغیر آن (ہر دو ر) است مجتمع می گردد در خانۂ زنبور ربیع عسل و در سالہای خشک کہ گیاہ کم روید بیشتر بہم می رسد و بحوالۂ بغدادی گوید کہ کسانی کہ آن را (وسخ الکوائر) دانستہ اند غلط کردہ اند جہت آنکہ (وسخ الکوائر) چیزیست کہ بر دیوار خانۂ آن کہ کور نامند یافتہ می شود و آن چیزیست کہ اوّلاً زنبور عسل آن را بمنزلۂ اساس بنیاد می کند پس بران از موم خانہا ساختہ عسل دران جمع می نماید (انتہی) وصاحب محیط گوید کہ بخیال ما (برموم) چیزی است کہ در میان عسل بود کہ بشیرازی آن را (دارو) خوانند و مگس عسل آن را برای خورش خویش و بچگان خود می آرد از مجموع گلہا و آن الوان می باشد زرد و سرخ و سفید و کبود و بغایت تلخ بود گرم و خشک در آخر دوم بسبب کمال [illegible] دارد [illegible] دان را انشاید وضماد آن جہت قوبا وجذب خار و پیکان مفید و منافع بسیار دارد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ وجہ تسمیۂ این از معنی حقیقی ظاہر است کہ ثمر موم [illegible] است (فک اضافت) (اردو) برموم اُس مادہ کا نام ہے جو شہد [illegible] ہوتا ہے جسکو بھڑین اپنے اور اپنے بچوں کی خوراک کے لئے پھولوں سے جمع کرتی ہیں جسکو شیرازی (دارو) کہتے ہیں۔ مذکر۔

برسہ بقول سروری [illegible] ان وجامع وناصری وسراج ہمان (برماہ) کہ بہ الف آخر

عوض ہای ہوّز گذشت و بہ بای فارسی ہم می آید و با صراحت ماخذ و اشارۂ این بر (برماہ) کردہ ایم سند رضی الدین در تحت اسپ بمعنی برآماہ گذشت (اردو) دیکھو اسکنہ۔

بر مہتاب سینہ زدن مصدر اصطلاحی بمعنی مقابل و روبروی مہتاب بودن و تماشای مہتاب کردن۔ مخفی مباد کہ (سینہ زدن بر چیزی) بجای خودش می آید۔ پس تخصیص با مہتاب نباشد (صائب ؎) شمع من امشب کجا بودی کہ برباد رفت ٭ تا سحر پروانہ من سینہ بہ مہتاب زد ٭ (اردو) مہتاب کے مقابل ہونا۔ روبرو ہونا۔ مہتاب کا تماشا دیکھنا۔ [illegible]

بر میان کمر بستن مصدر اصطلاحی بکمر بند بر کمر بستن کہ کمر بمعنی کمر بند آمدہ (انوری ؎) سبب خدمت تو از دل پاک ٭ جان من بستہ بر میان کمر است ٭ (اردو) کمر پر کمر بند باندھنا۔ [illegible]

(الف) **برن** بقول سروری بضم با و رای مہملہ و بقول رشیدی بکسر اوّل (۱) مخفف برون (میر خسرو ؎) شمع و چراغیکہ بود شب فرو ٭ گشتہ شود گر برن آید بروز ٭ و بقول برہان و ناصری واند و ہفت (۲) بروزن چمن نام قصبہ ایست در ہندوستان مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است بحذف واو چنانکہ خاموش و خامش و از کلام میر خسرو مصدر ---------

(ب) **برن آمدن** بمعنی بیرون آمدن پیداست و معنی دوم در خور پیدائش ہندوستان باہم محققین نفرین کند بتحقیق (اردو) (الف) (۱) باہر دیکھو برون (۲) برن۔ ہندوستان میں ایک موضع کا نام ہے۔ جس کا بیان اس اجمال کے ساتھ فضول ہے۔ مذکر۔ (ب) آنا۔

برنا بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و غیاث با اوّل مفتوح ـ مرادف برناک و برناه (۱)
بمعنی جوان (حکیم سنائی ـــــہ) ہر کجا دولت است و برنائی ✱ تو بدان کس مخیّم که برنائی بگو
(شاہ کبود ــــــــہ) عشق و پیری ـ سر بسر زشتی و رسوائی بود ✱ ره بده بردی اگر باری
دلم برناستی ✱ صاحب برہان گوید که جوان و نوجه اوّل عمر ـ صاحب ناصری باتفاق برہان
فرماید که گویند بر بمعنی بالاست و نای بمعنی حلقوم و چون جوانان بالغ شوند استخوان نای
ایشان قدری برآید لہذا ایشان را برنای گویند و فرماید که برنای و برناک و برناه مرادف
یکدیگر است مؤلف عرض کند که ما بر (ابرناک) از ماخذ این بحث کرده ایم
و آنچه صاحب ناصری گفته من وجه درست است و حقیقت برناک و برناه
بجایش عرض کنیم (اردو) دیکھو ابرناک ـ

(۲) برنا ـ بالفتح بقول جہانگیری و جامع بمعنی حنا ـ صاحب برہان فرماید که بضم اوّل
ہم آمده ـ صاحب ناصری گوید که بقول جہانگیری بمعنی حنا است و آن غلط است چرا
که حنا عربی است نه پارسی و بعضی گویند که حنّی معرب است ـ خان آرزو در سراج
گوید که بدین معنی (یرنا ـ به تحتانی اول) لغت عرب است (کمافی تحفۃ المومنین و بحر الجواہر)
و فرماید که بضم ہم آمده مؤلف عرض کند که قول ناصری بدان ماند که " ما چه می گوئیم
و تنبوره چه می سراید " اینقدر واضح است که او معنی حنا را درین لفظ غلط داند
و برای تردیدش قول جامع که از اہل زبانست کافی است ولیکن توجیہی که برای
غلطی قول جہانگیری می کند معنی ندارد و درینجا از تحقیق لفظ حنا بحثی نیست و آنچه خان آرزو

(یرنا بہ تحتانی اوّل) را بدین معنی لغت عرب گوید صاحب برہان آنرا بجای خودش در لغات فارسی آوردہ باقی حال تحقیقش ہم در انجا شود و دریجا ہمین قدر کافی است کہ اگر (یرنا) را بہ تحتانی اوّل بمعنی حنا لغت عرب ہم گیریم می توانیم کہ برنا را مبدلش دانیم و مفرس کہ تحتانی بموحدہ بدل شود چنانکہ بالیوس و بالبوس و ضرورت این توجیہہ ہم نباشد کہ باعتماد قول جامع اسم جامد توانیم گرفت مخفی مباد کہ بر ارقان ـ طبیعت و خاصیت حنا را بیان کردہ ایم و بر آزان ہم ذکر این گذشت (اردو) مہندی ـ دیکھو آزان وارقان جس پر کامل صراحت موجود ہے ـ

(۳) برنا ـ بالفتح بقول برہان و سراج بمعنی ظریف **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ این بدین معنی ہیچ متحقق نمی شود جز این کہ مجاز معنی اوّل دانیم کہ ظرافت در جوانان بیشتر می باشد (اردو) ظریف ـ بقول آصفیہ عربی ـ مذکر ـ خوش طبع ـ دل لگی باز ـ بذلہ سنج ـ لطیفہ گو ـ ٹھٹھول ـ ٹھٹھے باز ـ ہنسی باز ـ

(۴) برنا ـ بالفتح بقول برہان و جامع و سراج بمعنی خوب و نیک **مؤلف** عرض کند کہ این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ جوانی خوب و نیک باشد (اردو) خوب ـ نیک ـ اچھا

برناچہ اصطلاح ـ بقول بہار و انند مصغر برنا **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است بترکیب کلمۂ چہ بر برنا کہ افادۂ معنی تصغیر کند چنانکہ باغ و باغچہ و طاق و طاقچہ (سیفی صاحب بدایع و صنایع ـ) ہیچو نی با ہر کہ شد سیفی زمانی ہم نفس ـ وصف آن برناچۂ رعنای خوش قد می کند ـ (اردو) چھوٹا سا جوان ـ مذکر ـ

...ناخن استادن وایستادن مصدر

...طلاحی. بقول برهان و بحر و بهار و رشیدی و
...هانگیری (۱) کنایه از اطاعت کردن (۲)
...ب ایستادن. خان آرزو در سراج فرماید
...ادب ایستادن است و بعضی اطاعت
...دن هم گفته اند و این خالی از رکاکت
...معنی نیست مؤلف عرض کند که حیف
...ست که سند استعمال پیش نشد معاصرین
...هم بزبان ندارند و کنایه خوشی هم نیست

که استادن بر ناخن خیال فرضی است و
هیچ تعلق قیاسی با اطاعت و ادب
ندارد. محققین زبان دان ازین
مصدر ساکت پس قول محققین هند
نژاد را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
مخفی مباد که ایستادن بزیادت تحتانی
مزید علیه استادن آمده چنانکه گذشت و
بیست (اردو) (۱) اطاعت کرنا (۲)
ادب سے کھڑا رہنا۔

...ناس بقول سروری بوزن الماس (۱) بمعنی غافل و نادان (ناصر خسرو ع)
...مه ها پیش تو همی آید ها هم زبیدار دل هم از برناس ها و فرماید که فرناس هم بهمین
...منی آمده صاحب رشیدی بذکر معنی بالا فرماید که بمعنی غافل و خواب آلوده و (۲) بمعنی
...غفلت و خواب آلودگی. صاحب برهان باتفاق معنی اوّل سروری نسبت معنی دوم
...رماید که غافلی و نادانی باشد صاحب جامع همزبانش. صاحب ناصری بر معنی اوّل قانع
...خان آرزو در سراج تصدیق هر دو معنی کند مؤلف عرض کند که ناس لغت عربست
...ست بقول ساطع بمعنی عدم و نیستی و ویرانی خیال ما همین قدر که فارسیان بزیادت
...کلمه تیره بران اسم جامدی وضع کردند بمعنی ثمرهٔ ویرانی و معدومی و بر سبیل تفرس

بمعنی دوم گرفتند و معنی اوّل مجاز آنست واللہ اعلم۔ طبع آزمائی است وبس وآنچه به فا
عوض موحده می آید مبدل این است چنانکه زبان و زفان و اگر فرناس را اصل گیریم
و این را مبدلش معنی لفظی آن نیستی شان وشوکت که نتیجه غفلت ونادانی است بمعاینین
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) غافل۔ نادان۔ خواب آلوده (۲) غفلت۔ نادانی۔ خواب آلودگی۔ مؤنث۔

برناک | بقول جهانگیری و رشیدی مرادف معنی اوّل و دوم برنار۔ صاحب برهان باتفاقش گوید
که بضمّ اوّل هم آمده۔ صاحب جامع این را مرادف معنی اوّل و دوم و چهارم گیرد خان آرزو
بذیل برنا فرماید که برناک نیز بدین معنی آمده که دران کاف برای تصغیر است لیکن
لفظی که الف درآخر آنست کاف تصغیر دران دیده نشد **مؤلف** عرض کند که ما
بر ابرناک که در مقصوره گذشت از ماخذ این بحث کرده ایم۔ آنچه خان آرزو
برای کاف تصغیر کلیّه قائم می کند۔ مقتنیین فرس ازان ساکت و بنجیال ما درین
لغت کاف تصغیر نیست بلکه زائد است که در آخر کلمات می آید چنانکه زلو و زلوک و
پرستو و پرستوک (اردو) دیکھو برنا کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

برناجح | اصطلاح۔ بقول بول چال بر
زبان معاصرین عجم بمعنی فهرست۔ صاحب
سواءالسبیل فرماید که فارسیان فهرست را
(برنامه) گویند و عربان به تبدیل های هوز
آخره با جیم عربی معرب کرده اند **مؤلف**
عرض کند که برنامه بجای خودش می آید و
درینجا همین قدر کافی است که معاصرین
عجم همان مفرس را در روزمره خود استعمال
کرده اند و این مرادف معنی دوم (برنامه)
باشد (اردو) فهرست۔ بقول آصفیه

فارسی۔ اسم مؤنث چیزوں کی تفصیل جیسے (فہرست
کاغذات۔ فہرست مضامین وغیرہ)

برنام کسی زر زدن | مصدر اصطلاحی
سکہ زدن (انوری ۵) تو شاہ خوبانی
ومن تا روز بر رخسار خود کہ ہر شب بدرالغنب
غم برنام تو زر می زنم ہے (اردو) سکہ
مارنا۔ بقول آصفیہ نقود پر ضرب لگانا۔
ٹھپا جمانا (سکہ زدن) کا ترجمہ۔

برنامہ | اصطلاح۔ بقول سروری و
رشیدی بوزن و معنی (۱) سرنامہ یعنی
آنچہ بر سرنامہ نویسند و آن را بعربی عنوان
گویند۔ صاحب برہان فرماید کہ ترجمہ این
در عربی القاب و عنوان است صاحب
ناصری بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی ترتیب
کتاب از ابواب و مباحث و فصول
و آن را (پہرست) نیز گویند و (فہرست)
معرب آنست و (برنامج) و (برنامجہ)
معرب برنامہ۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ برنامہ بمعنی سرنامہ است و
صاحب مؤید ہمزبانش مؤلف عرض کند
کہ معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز
آن کہ فہرست کتب ہم در اول کتاب
می باشد۔ صاحب ناصری در معنی دوم
خوش تعریفی نکرد مقصودش جز این نباشد
کہ در اول کتاب فہرستی کہ بر تفصیل فصول
و ابواب و غیر آن شامل باشد ہمان است
برنامہ (اردو) (۱) سرنامہ۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ لفافہ کی عبارت مکتوب الیہ
کا نام و نشان۔ آداب و القاب وغیرہ آپ
ہی نے عنوان پر فرمایا ہے۔ سرنامہ پیشانی
سرخی۔ ہیڈنگ۔ فصل۔ باب۔ (۲) دیکھو
برنامج۔

برنانہ | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان
بروزن دیوانہ بمعنی خانۂ گلین۔ صاحب

مؤید بحوالهٔ لسان الشعرا ذکر این کرده صاحبان
انند و ہفت ہم ذکر این کرده اند و محققین
زباندان و معاصرین عجم ساکت. مؤلف
عرض کند که تاند لغت سنسکرت است
بقول ساطع بسکون سوم بمعنی تابهٔ گلین و
ماخذ این جزین تحقیق نمی شود که فارسیان
این را مرکب کردند با کلمهٔ بر که بمعنی بلند
بجایش گذشت و دال مهمله را به های هوز
بدل کردند چنانکه تبرزد و تبرزه یا حذف
کرده در آخرش های نسبت زیاده کردند
معنی لفظی این چیزی که بلند است منسوب
به تابهٔ گلی و مراد از خانهٔ گلین. وجا دارد
که این لغت را بلالحاظ ماخذ اسم جامد فارسی
قدیم گیریم ولیکن صورت لغت متقاضی
آنست که مرکب باشد. والله اعلم (اردو)
مٹی کا سکان۔ مذکر۔

برناه | بقول سروری و رشیدی و جهانگیری
و جامع و ناصری و برہان مرادف برنا گذشت
خان آرزو در سراج بذیل برنا گوید که این
ضابطهٔ فارسیان است که ها در آخر کلمه که
الف در آخرش باشد زیاده کنند چون شنا و
شناه و گیا و گیاه و بعضی ازینها مخصوص
نظم است و بعضی عام چون لفظ شناه و
می تواند که کلمه که دران ها نباشد مخفف کلمه
باشد که دران ها بود. مؤلف عرض کند که
درین لغت خاص این قسم اشکال بیان
کردن تحصیل حاصل است درینجا همین قدر
کافی است که های هوز آخره زائد و در لفظ
شناه های اصلی است و این مزید علیه همان
برنا باشد که بجای خودش گذشت فارسیان
های هوز در آخر کلماتی هم زیاده کنند که الف
در آخرش نباشد چنانکه خونخوار و خونخواره
و ستمگار و ستمگاره نمی دانیم که خان آرزو
چرا این قسم تخصیص قائم کند (اردو) دیکھو برنا

ـرنای بقول شمس با لفتح جوانی و فرماید
ـا از شیخ و احد تعا با لضم مصحح مؤلف عرض
ـد که برنا بمعنی جوان بجایش گذشت و
ـا بر قواعد فارسی زبان برنائی به دو یای
ـغره را بمعنی جوانی می توان گرفت که بجایش
ـی آید و برنای بیک تحتانی غیر ازین نباشد
ـه مزید علیه برناست بزیادت تحتانی در آخرش
ـچنانکه پا و پای ـ محقق بی تحقیق غور نکرد
ـد صراحت اعراب بر برنا گذشت (اردو)
دیکھو ـ برنائی ـ برنا ـ

برنایشتی اصطلاح ـ بقول برهان و
سراج بکسر یای حطی و سکون شین قرشت
ـو فوقانی به تحتانی رسیده بمعنی پشتی و تعصب
باشد چه (برنایشتی کردن) بمعنی پشتی و تعصب
کردن آمده و بقول صاحب جامع بمعنی
تعصب ـ و پشتی و حمیت صاحب ناصری
گوید که بمعنی پشتی کردن است که بعربی تعصب
گویند صاحبان انند و موارد و هفت و مؤید
هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که
نظر بر قول صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند
توانیم عرض کرد که ما این را مرکب از برنا
و پشتی دانیم مخفی مباد که پشت بمعنی قسم آمده
پس معنی لفظی این بمعنی قسمی از جوانی و کنایه
از پشتی و تعصب (اردو) پشتی بقول آصفیه
فارسی ـ اسم مؤنث ـ تائید ـ مدد ـ حمایت ـ

برنائی بقول لطائف برهان و مؤید و انند
و غیاث بمعنی جوانی **مؤلف** عرض کند که
تحتانی آخر مصدری است که بر لفظ
(برنای) که مزید علیه برناست زیاده
کرده اند از قبیل رعنائی و قاعده فارسیان
است که چون خواهند که بر لفظی که در آخرش
الف است یای مصدری زیاده کنند و
قبل آن تحتانی زائد بیفزایند (ظهوری
ـه) جوانی می تراود از در و بام جهان

پیر برنائی رساند ہو (اردو) جوانی مؤنث

برنائی کردن استعمال - بمعنی حقیقی (۱) جوانی ظاہر کردن واگر در کلام انوری کہ بدیل می آید بمعنی (۲) اعانت کردن بہتر نماید من وجہ مجاز آنست (ف) ای جان تو می کنی چرا برنائی ہانیکو سر و کاریست تو در می پائی ہو (اردو) (۱) جوانی ظاہر کرنا (۲) اعانت کرنا ۔

برنبور بقول آنند بحوالۂ فرہنگ بفتح اوّل و ثانی و سکون نون وضم موحدہ بازیچۂ طفلان - دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی قدیم است بظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت (اردو) بازیچۂ طفلان - بچوں کا کھیل - مذکر ۔

برنتابد استعمال - بقول مؤید بمعنی (۱) طاقت نیارد و تحمل نکند و فرماید کہ در اداة بجای تحمل - احتمال است صاحبان ہفت وشمس ذکر این کردہ اند صاحب آنند بذکر معنی بالا فرماید کہ (۲) گرداند کہ مضارع تافتن است و بر زائد باشد مؤلف عرض کند کہ (برتابیدن) بمعنی تاب وطاقت داشتن وتحمل کردن وگردانیدن گذشت واین مضارع منفی آنست پس ضرورت نداشت کہ این را بطور مقولہ بیان کنند کم اللغاتی محققین است ولاسیّما بی غوری صاحب آنند کہ معنی دوم را در اثبات بیان می کند و از نفی لغت غافل (اردو) دیکھو برتافتن - یہ اُس کا مضارع منفی ہے ۔

برسنج بقول جہانگیری رشیدی وبرہان وناصری وجامع و(مؤید بحوالۂ زفانگویا) بااوّل وثانی مضموم آن باشد کہ بواسطۂ کوری بسبب تاریکی کسی دست خود را بدیوار یا جای

مد تا نگذرد باید خان آرزو در سراج بذکر این معنی گوید که ظاهرا ایمان برمج میم بجای
ن باشد بمعنی قوت لاسه که به تحریف چنین خوانده اند ولهذا اسنداین درمیان
ت مؤلف عرض کند که چرا تحریف می گوید و چرا مبدل نمی فرماید که میم به نون بدل
شود چنانکه بجیم و بجین وقول صاحبان زبان یعنی ناصری و جامع سندی را ماند پس
ن لغت مسلمه را تحریف گفتن و تبدیل را تحریف نام نهادن کار خان آرزو است
محقق حقیقت جو (اردو) دیکھو برمج ـ فارسیون نے ہاتون کی اُس تلاش کو برنج
ہا ہے جو بینا اندہیرے مین یا اندہا دن اور رات مین اسلئے کرتا ہے کہ کہین گر نہ پڑے ہو
(۲) برنج ـ بکسر اوّل و فتح ثانی بقول فدائی که از معاصرین عجم بود دانہ الیست خوردنی
ه از ان پلاو و چلاو و آشهای دیگر می پزند صاحب مؤید بحوالہ شرفنامہ گوید که ارز
شد ـ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کرده مؤلف
عرض کند که صاحب منتخب برارز عربی گوید که برنج باشد پس متحقق شد که برنج اسم جامد
فارسی زبان است برای ارز و قول فدائی و رہنما مؤید خیال ماست و ترک دیگر
محققین فارسی زبان تسامح شان ـ صاحب محیط بر چاول گوید که اسم برنج است
در ہندی تندلی و تاندل نیز گویند و طعام برنج کہنہ از شالی بکیاله باد و کف و تپ دور
نماید و منافع بسیار دارد (الخ) و برارز گوید که معرب آدر بیز یونانی است که برنج
است و ہم او بر برنج فرماید که لغت فارسی است که به تورانی گرنج و بعربی تمن و ارز
و بسریانی وزری و به ترکی دوگی و در انگریزی راءِٔس و بہندی چاول گویند و آن

از حبوب ماکولۂ شریفۂ معروفہ و نبات آن مانند جو و گندم۔ گرم در اوّل وگویند در دوم و بقول بعض سرد در اوّل و خشک در دوم و صحیح آنست کہ معتدل در حرارت جیّد الغذا۔ موافق معتدل مزاجان۔ تسخین و ترطیب می نماید۔ سیّد الحبوب و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو) چاول۔ مذکر۔ دیکھو تنج۔

(۴۳) برنج بقول فدائی چیزی کہ ازان آوندہا می سازند چنانکہ از مس۔ جز آنکہ رنگ این زرد باشد و رنگ مس سرخ است۔ صاحب غیاث فرماید کہ معرب پرنگ است کہ بہندی پیتل گویند و آن مس و جست ممزوج باشد۔ صاحبان روزنامہ و رہنماے جوالہ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاجار ذکر این کردہ اند۔ صاحب محیط بر برنج گوید کہ بکسر اوّل و فتح ثانی اسم پیتل است و بر پیتل فرماید کہ اسم ہندی قسمی از مس کہ آن را در سنسکرت رتیکا نامند و از جملۂ فلزات معروفہ و نزد ہندیان سرد و خشک۔ دافع بلغم و صفرا و کف است وگویند معتدل در گرمی و سردی و دافع فساد بلغم و یرقان (الخ) مؤلف عرض کند کہ بر اعتبار فدائی کہ از معاصرین عجم بود ہمی گوئیم کہ لغت فارسی زبان است (اردو) پیتل بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ برنج۔ صفر۔ ایک قسم کی زرد او رمرکب دھات جو جست اور تانبا ملاکر بنائی جاتی ہے۔

(۴۴) برنج۔ بقول مؤید الفضلا بکسرتین بمعنی رو آوردن مؤلف عرض کند کہ طرز بیانش پردہ می اندازد بر چشم محققین و ہمین است تائید فضلا و این ہمان معنی اوّل باشد غالبًا و ما از (رو آوردن) نتوانیم فہمید و این مصدری نیست کہ معنی مصدری دارد

ل و عجبی نیست کہ این تصرف مطبع نولکشور باشد کہ در بعضی نسخ قلمی صراحت معنی اول
بودہ است۔ (اردو) دیکھو برنج کے پہلے معنے۔

(۵) برنج۔ بقول مؤید بکسر تین بمعنی قصعہ کہ ہندش کاسہ گویند مؤلف عرض کند کہ
ن تصرف و تصحیف مطبع نولکشور معلوم می شود کہ خدایش بہ بخشد و در دیگر نسخ مؤید بجوالہ
مرفنامہ مذکور است کہ بمعنی ارزترجمۂ سیسہ کہ ہندش کانسہ گویند صاحب محیط برسیسہ
دیدکہ اسم ہندی اسرب وناگ نیز گویند و در سنسکرت ناگا در درہ ہای کوہ سیاہ رنگ
ی شود نزد ہندیان در خواص مثل ارزیر است باد و بلغم و بواسیر را دفع نماید و چون
در نقرہ اندازند نقرہ را پاک کند و سختی شکم را دور نماید۔ کشتۂ او را ناگ بہسم گویند
و آن بسیار گرم و چرب و تلخ و ہاضم است (الخ) مؤلف عرض کند کہ بہ تحقیق ما این
معنی نتیجۂ تصرف کاتبین می نماید و آنچہ ارزاست تعریفش بر معنی دوم گذشت و
ارز را ترجمۂ سیسہ گفتن غلط محض و برنج در فارسی زبان بمعنی سیسہ اصلا نیامدہ
و کانسہ در محیط متروک و کاسہ و قصعہ بہ قاف و صاد و عین مہملہ را ازین لفظ تعلق
نیست۔ اینقدر جگر کاوی ما برای آنست کہ تحقیق طلبان در غلط نیفتند کہ در نسخۂ قلمی
مؤید نہ قصعہ است و نہ کاسہ (اردو) ناقابل ترجمہ۔

(۶) برنج۔ بقول مؤید (در نسخۂ قلمی بحوالۂ قنیہ) بفتحتین بمعنی برنگ و آن داروئی
است صاحب برہان بر (برنگ) فرماید کہ بکسر اول و ثانی برنج کابلی و آن تخمیست دوائی
کہ بیشتر از کابل آورند مؤلف عرض کند کہ بر (باد برنگ) ذکر این گذشت (اردو) باوبڑنگ

بقول جامع الادویہ۔ برنگ کابلی ایک پھل ہے گول مثل سیاہ مرچ کے۔ غیر سمی دوا۔
(دیکھو باد برنگ)

برنجار | اصطلاح۔ بقول (جہانگیری در ملحقات) بکسر تین بمعنی برنج زار باشد و آن را شالی پایہ و گرنجار نیز خوانند صاحبان برہان و ناصری بر وزن گرفتار آوردہ اند و صاحب جامع فرماید کہ محل زراعت برنج را نام است مؤلف عرض کند کہ مخفف (برنج زار) گیریم بحذف زای ہوز ہ وجا دارد کہ اصل این (برنج آر) باشد۔ اسم فاعل ترکیبی کہ در محاورہ ممدودہ بمقصورہ بدل شد و آنچہ بکاف فارسی گرنجار۔ می آید مبدل این است کہ موحدہ بکاف فارسی بدل شود چنانکہ بالہ و گالہ (اردو) چاول کا کھیت۔ مذکر۔

(الف) **برنجاسب** | اصطلاح۔ الف۔ بقول
(ب) **برنجاسپ** | جہانگیری بکسر تین گیاہ زرد

کہ آن را (بوی مادران) گویند و یونانی (ارطیمیا) نام دارد صاحب جامع بذیل (الف) ذکر (ب) ہم کردہ۔ صاحب ناصری فرماید کہ (برنجاسف) معرب این۔ صاحب برہان برنجاسپ و برنجاسف را ذکر کردہ و بعضی برنجاسف ذکر (الف) ہم کردہ۔ خان آرزو در سراج بر ذکر (ب) قانع مؤلف عرض کند کہ ما قول محیط را نسبت این دارد و بر (ارطمیا) ذکر کردہ ایم۔ و (بلنجاسف) ہم بہ ہمین معنی می آید و آنچہ (حبق الراعی) نام دارد ہمین است خیال ما نسبت ماخذ جزین نیست کہ (بلنجاسپ) اصل است کہ بجای خودش می آید مرکب از بلنج و اسپ بلنج بالکسر بقول برہان بمعنی قد و اندازہ و مقدار و اسپ بمعنی حقیقی او

پس گیاهی که در قد بقدر اسپ است آن را
فارسیان (بلنجاسپ) نام کردند و باقی همه
لغات مبدل این که لام به رای مهمله بدل
شود چنانکه الوند و اروند و بای فارسی به
بای موحده تبدیل یابد چنانکه اسب و اسپ
و بای فارسی به فا چنانکه سپید و سفید (اردو)
دیکھو ارطبیا۔
برنجاست بقول شمس با فوقانی آخره
سبزه ایست بغایت تلخ صاحب سروری
بحواله نسخهٔ میرزا گوید که همان برنجاسپ
که گذشت و (بلنجاست) به لام عوض رای
مهمله هم آمده و فرماید که آنچه آخر او با بود
اصح است **مؤلف** عرض کند که این مبدل
(برنجاسب) باشد که موحده بفوقانی بدل
شود چنانکه تنکوب و تنکوت که بجایش گذشت
و (بلنجاست) مبدل این که رای مهمله به
لام تبدیل یابد چنانکه اروند و الوند۔

(اردو) دیکھو ارطبیا۔
برنجاسف همان که ذکرش بضمن برنجاسب
کرده ایم (اردو) دیکھو ارطبیا۔
برنج زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس
بالفتح بمعنی ناپدید و معدوم گردانیدن۔
مؤلف عرض کند که بای موحده بمعنی در
باشد و معنی لفظی این زدن کسی را در رنج
و ما این کنایهٔ غیر لطیف را بدون سند استعمال
تسلیم نه کنیم۔ معاصرین عجم و محققین فارسی
زبان ساکت و قول مجرد شمس اعتبار را
نشاید (اردو) معدوم کرنا۔
برنج زرد اصطلاح۔ بقول ملحقات برهان
و بحر و مؤید برنجی که با زعفران و زردچوبه
آلوده بپزند۔ بهار گوید که برنج مزعفر را
گویند و مانند همزبانش و مزعفر بقول غیاث
نوعی از پلاو و شیرینی که برنج آن بزعفران وغیره
رنگ کنند **مؤلف** عرض کند که مرکب توصیفی

است وکنایہ از طعام برنج کہ برنج را با
زعفران وقند وشکر آمیختہ می پزند (اردو)
زعفر - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - ایک
قسم کا میٹھا پلاؤ جس میں زعفران پڑتی ہے
اور نہایت زرد ہوتا ہے -

برنج زندہ اصطلاح - بقول وارستہ
برنجی کہ طبخ تمام نیافتہ باشد و فرماید کہ از
اہل ایران شنیدہ شد کہ زندہ بمعنی نیم خام
خصوصیت با برنج ندارد و ہر چیز نیم خام
را زندہ گویند (محسن تاثیر ۵) ہست از
برنج زندہ لبی ناگوارتر ۸ از واعظان
مردہ دل اظہار زندگی ۸ صاحب بحر بحوالہ
وارستہ ذکر این کردہ و بہار نقل عبارت
را مال خود گردانیدہ و صاحب انند نقل نگا
بہار مؤلف عرض کند کہ این ایجاد وارستہ
کہ چون در کتب لغات این را نیافت از
کلام محسن تاثیر معنی دلخواہ خود خلاف قیاس

پیدا کرد و برای آن حوالہ قول معاصرین
عجم داد ما از معاصرین عجم دریافتہ ایم کہ
زندہ بر زبان شان بمعنی نیم خام اصلا
نیست پس (برنج زندہ) مرکب توصیفی
است بمعنی برنج ناپختہ مقابل (برنج مردہ)
کہ برنج پختہ باشد یعنی چون برنج بحالت
خود است زندگی او دانند و چون آن
را بپزند - مردہ می شود و بحالت خود سخت
باقی نماند و ظاہر است کہ مخلوق را برنج
پختہ گوارہ تر است بخلاف برنج زندہ
کہ بدون پختن بکار غذائی خورد پس معنی شعر
از ہمین خیال درست می شود ضرورت ندارد
کہ معنی نیم خام بر خلاف قیاس پیدا کنیم کہ
معنی حقیقی زندہ بہ ترکیبش با برنج - نیم خام
را پیدائی کند و نیم خامی عیب اوست کہ
از لفظ زندہ پیدا نتوان کرد - فتامل (اردو)
نیم خام چاول - ہمارے معنون کے لحاظ سے

کچے چاول ۔ مذکر ۔

برنج شماله اصطلاح ۔ بقول برهان برنج شین نقطه دار و میم بالف کشیده و لام مفتوح بمعنی مزعفر است و آن طعامی باشد معروف ۔ فرماید که در شیراز طباخی بود که سوتی شبها بر سر راهی نشستی و زرد پلاوی یا برنج درشتی پختی و در پیش خود فانوسی داشتی و گاهی دو مشعل افروختی و فریاد کردی که به برنج شماله و این بیت خواندی (سه)

این شمع ها که در دل بسحاق بر فروخت کو
از رهگذار نور برنج شماله بود کو

صاحب ناصری فرماید که قسمی است از برنج که در شیراز مشهور است و از آن مزعفر پلاو می پزند و ذکر داستان عینه برهان هم کرده صاحب جامع بر طعام مزعفر قانع صاحبان بحر و سراج گویند که مزعفر و آن طعامی است معروف صاحب مؤید نقل برهان کرده و صاحب غیاث بر پلاو زرد اکتفا کرده بهار گوید که برنج مزعفر باشد مؤلف عرض کند که شماله بقول ناصری لغت فارسی است بمعنی شمع و قسمی از برنج و بقول برهان بمعنی مطلق شمع خواه از موم خواه از پیه و نوعی از برنج خوردنی ۔ پس بسحاق در کلام خود مزعفر را که با قند و زعفران مرکب کرده می پزند ۔ (برنج شماله) گفت و معنی لفظی این برنجی که مثل شمع روشن است و کنایه از مزعفر و برنج خاص را شماله ازین نام کردند که از و مزعفر درست می کنند پس مزعفر را برنج شماله گفتن کنایه ایست روشن و دیگر هیچ (اردو) دیکھو برنج زرد ۔

برنج کابلی استعمال ۔ بقول برهان و ناصری تخمی است دوائی و آن کوچک و بزرگ می باشد و کوچک آن بهتر است و رنگ آن مائل بسرخی و طبیعت آن گرم و خشک بفاعل

را نافع صاحب جامع هم ذکر این کرده و
بقول محیط معرب (برنگ کابلی) مؤلف عرض
کند که آن همانست که ذکرش بمعنی ششم
برنج گذشت که هندی آن بڑنگ است
(اردو) دیکھو برنج کے چھٹے معنے۔

برنج مشک | اصطلاح۔ بقول برهان
بروزن و معنی فلنجمشک که بالنگوی خودرو
باشد بواسیر را نافع صاحب ناصری گوید
که (فرنج مشک) هم مرادف این و این
را پلنگمشک نیز گویند صاحب جامع هم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که صراحت
کامل بر (افرنجمشک) کرده ایم مخفی مباد
که اصل همه همین است که این نباتی است
لبشکل برنج سیاه و (ابرنجمشک) که اشاره
آن بر (افرنجمشک) کرده ایم مزید علیه آن
و باقی همه مبدل این که رای مهمله به لام
بدل شود چنانکه اروند و الوند و موحده
به بای فارسی هم چنانکه تب و تپ و موحده
به فا هم چنانکه زبان و زفان و جیم عربی
بکاف فارسی نیز چنانکه آخیج و آخیگ۔
(اردو) دیکھو افرنجمشک۔

برنج مطلا | استعمال۔ بقول رهنما بحوالهٔ
سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار برنجی که
ملمع طلا برو کرده باشند و برنج درینجا بمعنی برنجی
اوست صاحب بوبجال هم ذکر این کرده
مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است
(اردو) سونے کا ملمع کیا ہوا پیتل۔ مذکر

برنجن | همان ابرنجن است که در مقصوره
گذشت صاحبان جهانگیری و رشیدی
و برهان و ناصری و جامع ذکر این کرده اند
و ورنجن و ورنجین مبدل اینا است۔
خان آرزو در سراج غلط کرد که این را
مخفف ابرنجن نوشت این مخفف (برنجین)
است که می آید و ابرنجن مزید علیه بزیادت

الف وصل واو (وبرنجن) مبدلش و (ورنجن)
مبدل برنجن باشد که الف با واو بدل شود
چنانکه آب و آو و آنکه مطلق برنجن را زیور
دست و پا گفته اند سکندری خورده اند
صراحت تفصیل به (ابرنجن) کرده ایم۔
(اردو) دیکھو ابرنجن۔

(الف) برنج نوشتن | مصدر اصطلاحی
(ب) برنج نویس | صاحب شمس گوید
که (الف) بمعنی بیهوده وضائع کردن کاری
چنانکه به آب نوشتن و برنج زدن و (ب)
بیهوده و بی فائده مؤلف عرض کند که
همه محققین فارسی زبان ازین ساکت و خبرنیست که محقق بی تحقیق (برنج نوشتن) را که
به تحتانی سوم وخای چهارم می آید تصحیف
کرده وای برو و رحم بر لغات فارسی زبان
(اردو) دیکھو بریخ نوشتن۔

برنج وعسل روزی خداداد است | مقوله
صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این
کرده از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که این مقوله ایست که فارسیان
بحق برنج دشتی وعسل می زنند که بغیر کاشتن
هم حاصل می شود نه مثل (اردو) جنگلی
چاول اور شهد خداداد نعمت ہے یہ صرف
ترجمہ ہے ہندی میں کوئی خاص مقولہ یا مثل
اس کا مماثل نہیں ہے۔

برنجیده آورده | اصطلاح۔ بقول شمس
بمعنی پریشان آمده مؤلف عرض کند که
محقق بی تحقیق کار از عقل و قیاس هم نگرفت
و سند استعمال پیش نکند معاصرین عجم و محققین
فارسی زبان ساکت اعتبار را نشاید۔
(اردو) پریشان۔

برنجین | صاحبان برهان و جهانگیری و جامع
و رشیدی و سراج ذکر این کرده اند و این
همانست که در مقصوره بر (ابرنجین) گذشت

وحقیقت این بر (ابرنجن) مذکور که اصل است (اردو) دیکھو ابرنجن۔

برنجار بقول خان آرزو در سراج به نون و جیم فارسی بروزن گرفتار مخفف برنج زار **مؤلف** عرض کند که برنجار به جیم عربی گذشت نمی دانیم که بکدام وجه جیم عربی را بفارسی بدل کرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم و محققین زبان فارسی ازین ساکت بدون سند اعتبار را نشاید تسامح محقق با نام و نشان است (اردو) دیکھو برنجار۔

برند بقول جهانگیری در ملحقات باوّل و ثانی مفتوح (۱) نام قصبه ایست در هندوستان **مؤلف** عرض کند که بدین اجمال بیان ترکش تفوق داشت (اردو) برند۔ هندوستان مین ایک موضع کا نام۔ ایسے ابهام بیان سے کچھ فائده نهین۔

(۲) برند بقول برهان وجامع بضم اوّل بروزن خجند و بفتح اوّل بروزن سمند هر دو بمعنی تیغ و شمشیر تیز و آبدار و جوهر دار و فرماید که باین معنی با بای فارسی هم آمده صاحب ناصری بروزن خجند قانع۔ خان آرزو در سراج گوید که درین معنی بروزن خجند شبهه نیست زیرا که اسم فاعل برین وزن می آید و آنکه بفتح و بای فارسی نوشته محض تصحیف است و این قسم تصحیفات در برهان بیرون از حد **مؤلف** عرض کند که بُرنده بالضم اسم فاعل بُریدن است و بُرند بدین معنی بضم موحده و کسر رای مهمله مخفف و همین قدر موافق قیاس است ولیکن بنظر اعتماد صاحب جامع که از اهل زبان است بفتح اوّل را محاوره لب و لهجهٔ فارسیان دانیم و همچون خان آرزو تصحیفش نخوانیم پس معنی این قطع کننده باشد چنانکه بمعنی چهارم ذکر این می آید و

فارسیان بمجاز تیغ و شمشیر آبدار و جوهردار را هم گفته اند و آنچه بباى فارسی به همین معنی
می آید من وجهٍ درست است یعنی پرواز کننده و کنایه از تیغ و شمشیر بر سبیل مجاز ما
نمی دانیم که خان آرزو بر خلاف محاورهٔ زبان چرا می رود و با وجود هندنژادی
چرا دخل بمعقولات زبان می دهد و برهان قاطع را بدون برهان به از تصحیفات چرا
می گوید و حق آنست که خود او حقیقت را نمی جوید (اردو) تیز تلوار۔ آبدار تلوار۔ جوهردار تلوار۔
(۳) برند۔ بقول برهان و ناصری و جامع بفتح اول بمعنی پرند باشد که حریر ساده را
گویند مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد ناصری و جامع که از اهل زبانند این را اسم
جامد فارسی زبان دانیم و معلوم می شود که (پرند) که به بای فارسی می آید اصل است
و این مبدل آن که بای فارسی به موحده بدل میشود چنانکه تپ و تب و آنچه حریر ساده
را پرند گفتند بخیال ما استعاره باشد که همچون پر پرنده نازک و نرم می باشد والله
اعلم (اردو) ساده حریر۔ جس پر نقش نگار نہ ہو۔ مذکّر۔
(۴) برند۔ بقول بهار با لضم بمعنی گواره و ها ضم بر سبیل مجاز چون (آب برنده)
(طاهر وحید) ره تنگ عشق است پست و بلند ٭ ولی چون دم ارّه باشد
برند ٭ خان آرزو در چراغ باستناد همین شعر این را بمعنی حقیقی بُرنده گوید و
مقصودش جز این نیست که مخفف آنست بحذف های هوّز آخره مؤلف عرض کند
که همین است معنی حقیقی این که اشارهٔ این بر معنی دوم گذشت۔ مخفف اسم فاعل
مصدر بریدن و آنچه بهار این را بمعنی گوارا و ها ضم آورده بدون سند استعمال

تسلیم نکنیم و آنچه بهار از کلام طاهر وحید معنی گوارا و ہاضم پیدا می کند درست نباشد
البته بمعنی نجم برنده ذکر همین معنی می آید. وجا دارد که این را مخفف آن دانیم
ولیکن تسلیم استعمال این منحصر بر سند است (اردو) گوارا۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
زود ہضم اور بلحاظ معنی حقیقی کاٹنے والا ۔

برنداد اصطلاح۔ بقول شمس با اوّل و ثانی مفتوح۔ تیغ و شمشیر گوہر دار (حکیم سنائی
ﷺ) از خون برانداد آن پشت پیل ٭ چو شکر بپاشید بر تلّ نیل ٭ مؤلف عرض کند که
معاصرین عجم و محققین فارسی زبان از این ساکت اگر در سند بلاتحریفی راه نیافته
باشد توانیم عرض کرد که (بُرنداد) بالضم مبدّل و فرید علیه (بُرنده) باشد که بمعنی
حقیقی قطع کننده اسم فاعل مصدر بریدن و بمجاز شمشیر را گویند۔ ہای ہوز آخره
بدل شد بالف چنانکه ہمیان و امیان و دال مہملہ آخره زائد باشد چنانکه بیدا و بیداد
و شفتالو و شفتالود (اردو) دیکھو برند کے دوسرے معنے ۔

برنداف اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح بنون زده (۱) بمعنی دوال
(مختاری ﷺ) کشد تیر تو از بر شیر پی ٭ درد تیغ تو بر تن پیل خام ٭ از ایران
می زین و زران بایدت ٭ برنداف و زین و عنان و لگام ٭ و (۲) رودهٔ کلان
باشد۔ صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که ظاہرا این لفظ (یرنداق) است
بیای حطّی و قاف و لغت ترکی است نه فارسی۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل نسبت
معنی دوم گوید که روده ہا را گویند اعم از آنکه رودهٔ انسان یا حیوان۔ صاحب

نامه ی ذکر به دو معنی کرده گوید که به قاف است ولغت ترکی - صاحب جامع این را
به دو معنی لغت فارسی گفته فرماید که برای معنی اوّل در ترکی زبان لغت قلیش است
خان آرزو در سراج بذکر هر دو معنی گوید که همین لغت بزیادت الف بعد رای مهمله گذشت
وبقول بعضی به بای تحتانی و قاف لغت ترکی است - مؤلف عرض کند که معنی دوم
همان (زیر انداف) است که گذشت پس درینجا الف سوم را محذوف دانیم و معنی
اوّل مجاز معنی دوم و صراحت ماخذ هم همدرانجا گذشت حیف است که (ایرناق)
به تحتانی اوّل و قاف آخر در لغات ترکی نیافتیم و اگر تحقیق شود تو انیم عرض کرد که
این مبدّل آنست که تحتانی موحده بدل شود چنانکه بالیوس و بالبوس و قاف به چا
تبدیل می یابد چنانکه برتیاق و برتیاف - اندرین صورت این را مفرس دانیم
(اردو) (۱) دوال - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - تسمه - رکاب کا تسمه -
(۲) آنت - بقول امیر - ہندی - آنتڑی - روده - انتڑی -

برندک بقول سروری و برهان - بفتح با و را و دال مهملتین و سکون نون و کاف
بمعنی پشته و کوه خورد - صاحب برهان صراحت مزید کند که پشتهٔ کوچک که در میان
صحرا باشد صاحب مؤید بحواله لسان الشعرا گوید که قید دشت نباشد صاحب ناصری
فرماید که بقول بعض (بردنک) و (بردک) اصح است زیرا که برد بمعنی سنگ است
- صاحب جامع با برهان متفق - خان آرزو در سراج نقل عبارت محققین کرده
مؤلف عرض کند که معنی لفظی این (اندک بلند) که بر بمعنی بلند و بلندی آمده و

این واضح‌تر از ماخذ ناصری است که پی بسوی سنگ برده سکندری خورده است و بردگ بدین معنی نیامده و (بردنگ) که بکاف فارسی بدین معنی گذشت آن را با این هیچ تعلقی نیست و اگر تعلقی پیدا کنیم همین قدر که آن قلب بعض و مبدل این باشد که دال مهمله قبل نون واقع شد چنانکه اسطرو و اسطرخ و کاف عربی بفارسی بدال شده است چنانکه کند و گند (اردو) دیکهو بردنگ ۔

برندکام | اصطلاح ۔ بقول جهانگیری و رشیدی و جامع و برهان و سراج با اول مکسور دوائیست که آن را (بابونه گاو) گویند صاحب ناصری فرماید که (بحیل) که میم به واو تبدیل شد صاحب محیط بر (بابونه گاو) فرماید که (بابونه گاوچشم) اسم اقحوان است و بر (اقحوان) فرماید که در عربی عین البقر هم گویند و بمصر کرکاش و بمغرب شجرهٔ مریم و بموصل شجرة الکافور و بافریقیه کافوریه (رجل الدجاجه) و بیونانی آبانیس واوبیانسلس و بسریانی فرابیون و بلغت اهل دیلم گاو بابونج و بفارسی (بابونه گاوچشم) و بهار و (گل گاوچشم) و (کوبله) و (کرباپک) و بهندی (سوجل) گویند ۔ اقحوان نزد عرب بابونه است و ازهری گفته که آن قراص است نزد عرب و بابونه نزد فرس ۔ بالجمله گرم و خشک در دوم و سفید این مستعمل ۔ مسخن قوی و محلل و مقطع و ملطف و منضج و مفتح سدد و افواه عروق و منافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند که بحث اقحوان و بابونه گاو بجایش گذشت و بقول محیط اشارهٔ (بابونه گاو) هم بر اقحوان مذکور ۔ پریشان بیانی محققین مفردات طب هیچ تصفیه و تسکین حقیقت جویان نمی کند باقی حال هیچ ماخذ

ـقق نشد که از (بابونه گاو) چگونه (برندگام) ـر تبدیل واو بمیم چنانکه خیال ناصری است ـافق قیاس است چنانکه هویز و همیز ولیکن ـن شاید که لفظ بابونه چگونه با برند بدل شد ـین که برند بقول برهان بمعنی شمشیر گذشت ـا رسیان استعارة چشم را شمشیر گویند

پس (برندگام) را بمعنی چشم گاو گیریم و مراد از (بابونه گاو چشم) که بابونه حذف شد گاو چشم اشارهٔ آن باقی ماند. والله اعلم بحقیقة الحال. شک نیست که لغت مرکب است (اردو) دیکھو. بابونه گاو اور اقحوان ـ

ـندوش بقول شمس مرادف (پراندوش) که بمعنی شب گذشته وپیوسته می آید ـؤلف عرض کند که بر سبیل تبدیل بای فارسی را بموحده مبدل توان گرفت چنانکه ـپ و تب والف را محذوف چنانکه باز و بر ولیکن تا آنکه سند استعمال این پیش نشود ـز قول شمس اعتبار را نشاید که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت ـردو) گذری ہوئی رات ـ مؤنث ـ

ـنده بقول سروری و برهان و جامع سراج بفتح با و را و دال مهملتین (۱) معروف ـؤلف عرض کند که مقصود شان حبر ین باشد که از مصدر (بردن) اسم فاعل دست بالفتح و ضرورت نداشت که ملتفت مصدر را همچون اسم فاعل مجاد هند (اردو)

لیجانے والا ـ (۲) برنده ـ بفتحتین بقول سروری بحوالهٔ مؤید بقول جامع پروانهٔ چراغ را گویند صاحب برهان صراحت مزید کند که جانوری که شبها بر شعلهٔ شمع و چراغ زند صاحب ناصری فرماید که ببای پارسی نیز آمده خان آرزو در سراج

بذکر قول برہان سند می خواہد و فرماید کہ احتمال
بای فارسی ہم مؤلف عرض کند کہ قول
سروری و جامع و ناصری کہ از اہل زبانند
سند اوست و تبدیل بای فارسی بموحدہ
موافق قیاس چنانکہ تپ و تب و حقیقت
ماخذ پروانہ بجای خودش بیان کنیم درینجا
ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست
(اردو) پروانہ ۔ مذکر ۔ دیکھو بارپرہ۔

(۴۳) برندہ ۔ بقول ناصری بروزن درندہ
بمعنی دلیل و رہنما مؤلف عرض کند کہ
نظر براعتبار صاحب ناصری کہ از اہل زبانست
این معنی را کہ مجاز معنی حقیقی است تسلیم
کنیم و حقیقۃً درینجا ہم اسم فاعل بردن است
و کسی کہ قافلہ را باخود می برد شک نیست
کہ رہنمای اوست (اردو) رہنما بقول
آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ ہادی ۔ رہبر
اگوا ۔ راستہ دکھلانے والا ۔

(۴۴) برندہ ۔ بقول ناصری بروزن درندہ
بمعنی کشش کہ بعربی جذبہ نامند چہ بردہ
بمعنی مجذوب آمدہ مؤلف عرض کند کہ
درینجا ہم بمعنی حقیقی اسم فاعل بردن است
و مجازاً بمعنی کشش مستعمل کہ چیزی کہ دل انسان
را می برد ہمان جذب و کشش است نظر
براعتماد محقق اہل زبان ازین معنی انکار
نتوانیم کرد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) کشش ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مؤنث ۔ کھنچاؤ ۔ جذب ۔

(۵) برندہ ۔ بقول خان آرزو و صاحب چراغ
ہدایت بمعنی آب گوارہ و ہاضم و فرماید کہ
این معنی از اہل زبان بہ ثبوت رسیدہ
و زآنہ بردارش بہار ہم ہمزبانش مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم این معنی را بزبان
دارند و سند این بر (برندہ آب) از سعید
اشرف در ملحقات می آید دیگر محققین فارسی زبان

ازین ساکت وسیاً سکوت محققین اہل زبان یعنی سروری و ناصری و جامع قابل نظر است و نظر بر سند سعید اشرف که در ملحقات می آید این معنی را تسلیم کنیم و حقیقت ماخذ این بر مصدر برید (بریدن آب) بیان کنیم که می آید بہار بمعنی چہارم برند که مخفف ہمین است مطلق گوار ابسند طاہر وحید آورده ماہمدران بحا خیال خود ظاہر کرده ایم (اردو) دیکھو برند کے چوتھے معنے۔

(۶) بُرنده - بقول بہار بالضم قطع کننده از عالم گشنده مؤلف عرض کند که اسم فاعل مصدر بُریدن است که بمعنی قطع کردن می آید دیگر ہیچ ضرورت نداشت که این را برنگ اسم جامد جا دہد (اردو) کاٹنے والا - قطع کرنے والا۔

برنده آب اصطلاح - بقول نوادر که بذیل مصدر بریدن آورده بمعنی آب با نم و خوشگوار (سعید اشرف ـه) از ان دل آرزوی زخم دمبدم دارد ؎ که آب تیغ برنده است اگر چه دم دارد ؎ مؤلف عرض کند که (بریدن آب) بجائش می آید و صراحت ماخذ ہمدرانجا کنیم - درین جا ہمین قدر کافی است که این قلب اضافت مرکب توصیفی است یعنی (آب برنده) ولیکن سندی که پیش شد ازان (آب برنده) پیدا می شود و (آب برنده) در ممدوده باستثنا ہمین سند گذشت (اردو) دیکھو آب برنده

برنز بقول رہنما بجوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاه قاچار ظروفی که باختلاط فلزات غدوه سازند مؤلف عرض کند که از معاصرین عجم تلافی مافات رہنما می شود بکسر اول و دوم و سکون سوم و چہارم است ؎ بجدی که از قیاس کار می گیریم

مبدل به تنج معلوم می شود که بمعنی سوم گذشت معاصرین عجم جیم را به زای معجمه بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه چوچه و چوزه و برای معنی بالامخصوص (اردو) وه ظروف جو متعدد ہاتوں کو ملا کر بنائے جاتے ہیں۔ مذکر۔

برنس بقول وارسته بضم موحده و رای مهمله ساکن و نون مضموم و سین مهمله (۱) جامه که از پشم سیاه بافته و نادر از سفید هم باشد و آن لباس ترسایان و نصاری است۔ خاصته و بحواله صاحب کشف گوید که در صحاح (۲) بمعنی کلاه دراز آورده و محشی وارسته گوید که در قاموس بمعنی کلاه دراز و هر جامه که سر آن جامه از ان جامه باشد اعم از انکه پیراهن بی آستین زنان باشد یا جبه مردان یا غیر آن (مرزا جلال طباطبا در توحید۔ فقره) رشته برنس راهب و طیلسان زاهد را یک چرخ رشته ؎ صاحب برهان فرماید که جامه و کلاه پشمین گنده عیسائیان و بقول بعض نام کلاه نصرانیان۔ و فرماید که بکسر ثالث بر وزن مفلس هم آمده و بقول بعض گوید که بمعنی کلاه لغت عرب است صاحب مؤید در نسخه مطبوعه نولکشور فرماید که لغت فارسی است و (۳) نوعی از گلیم ترسایان و بحواله صحاح ذکر کلاه دراز هم کرده و بحواله دستور گوید که (۴) روی پوش را گویند و در نسخه دیگرش که قلمی است بمعنی سوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید که این لغت عرب است صاحب جامع با برهان متفق۔ بهار نقل نگار وارسته (ابونصر نصیرائی بدخشانی ؎) نه از کفرم خبر باشد نه از دین ٭ نه برنس می شناسم نی مصلا ٭ (خاقانی ؎) بدل سازم به زنار و

بو برنس ہو ردا و طیلسان چون پوستین ہو صاحب سوار السبیل گوید کہ معرب است و اصل این برنس بمعنی دوم مؤلف عرض کند کہ لغت عربی است بمعنی اوّل و دوم ومعنی دوم متعلق بمعنی اوّل است کہ کلاہ دراز و سیاہ نصرانیان از جامۂ برنس درست کردہ باشند ومعنی سوم مفرس است کہ فارسیان ردای ترسایان را مخصوص کردند. وہمہ اسناد متعلق بہمین معنی یافتہ می شود ومعنی چہارم را طالب سند باشیم وبدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) بُرنُس عربی مین ایک پشمی کپڑے کا نام جو اکثر سیاہ ہوتا ہے۔ مذکر (۲) برنس۔ عربی مین اس لانبی ٹوپی کا بھی نام ہے جو اسی کپڑے سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث۔ (۳) برنس۔ فارسیون نے اس چادر کو کہا ہے جسکو آتش پرست استعمال کرتے ہین۔ مؤنث (۴) منہ کا پردہ۔ مذکر۔

برنشاندن | مزید علیہ نشاندن بزیادت کلمۂ بر بران ومتعدی نشستن است کہ بجای بنشاندن می آید (کامل التصریف) ومضارع این برنشاند (انوری ع) مگر بسایۂ او برنشاندش تقدیر ہو وگرنہ کی بغبارش رسد سوار دو گام ہو صراحت ماخذ بر (برنشستن) می آید۔ (اردو) بٹھلانا۔ دیکھو برنشستن یہ اس کا متعدی ہے۔

(الف) برنشست | **(ب) برنشستن** | صاحب سروری در الحاقات ذکر (الف) کردہ گوید کہ (۱) کنایہ از سوار شد (سعدی ع) شبی برنشست از فلک برگذشت ہو بتمکین وجاہ از ملک برگذشت ہو وفرماید کہ (۲) بمعنی سواری نیز (مولوی معنوی ع) ہست شاہان را زیان برنشست ہو ہوی سرہنگان وصار رہا بدست ہو صاحب مؤید بمعنی

اوّل فرماید که ای سواری کرد و سوار شد
صاحبان غیاث و هفت هم ذکر معنی اوّل
کرده اند و (ب) بقول جهانگیری (در ملحقات
(۱) کنایه از سوار شدن (سراج الدین راجی
ـه) گردون ببیند چو برنشستی بکو در سایهٔ
چترت آفتابی بکو صاحبان رشیدی و برهان و
ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند. خان
آرزو در سراج بذکر معنی مذکور فرماید که ظاهر
آنست که با زین استعمال کنند چنانکه بر زین
برنشست درین صورت حقیقت است نه
مجاز چراکه (۲) بلند و بالا نشستن درینجا متحقق
و تنها برنشستن بمعنی سوار شدن دیده نشد و
آنچه در شعر اوّل واقع است بمعنی بلند شدن
است (انتهی) مخفی مباد که خان آرزو میان
شعر سعدی را که گذشت مال نظامی قرار
می دهد صاحب بحر ذکر معنی بالا کرده گوید که
(کامل التصریف) و مضارع این برنشیند

صاحب نوادر گوید که لغتی است در نشستن
و بمعنی سوار شدن هم آمده مؤلف عرض
کند که اجمال بیانش را صراحت کنیم که (۳)
مزید علیه نشستن است که کلمهٔ بر بیان زیاده
کرده اند که هیچ معنی نکند (ظهوری ـه) به
تحصیل مطالب برنشستم بکو برای دل ز
دفتر گذر رانم بکو و آنچه بمعنی اوّل می آید مزید علیه
نباشد که کلمهٔ بر دران بمعنی بلند و بالا است
و بالا نشستن یعنی نشستن بر بلندی و کنایه از
سوار شدن بر اسپ گرفته اند و (الف) بمعنی
اوّلش ماضی مطلق (ب) باشد و بمعنی دومش
بمعنی بالانشینی که حاصل بالمصدر (ب) بمعنی
کنایه از سواری توان گرفت آنچه خان آرزو
(برنشست) را در سند اوّل اگر بمعنی (سوار
شد) نگیرد و معنی (بلند شد) می گیرد خطای محض
اوست که غور بر معنی شعر نمی کند و نمی داند
که سند مذکور متعلق به بیان احوال معراج

نبوی است علیہ الصلوٰۃ والسلام وخیال
نمی فرماید کہ در سواری آنحضرت براق
بود ایں چرا در معنی شعر سوار شدن را
نمی گیرد کہ کنایہ ایست لطیف وچرا معنی
اول را مخصوص بہ زین کند وحق آنست
کہ محض برای قائم داشتن این تخصیص
غیر ضروری در معنی سند بالا محتی پیدا می کند
اگرچہ بالا نشستن معنی حقیقی این است وبلند
شدن را ہم کنایہ توان گرفت ولیکن
ضرورت ندارد کہ کنایہ سوار شدن را
گذاشتہ از بلند شدن کار گیریم لطف
سخن ندارد ونمی داند کہ در ہر دو سند سعدی
وسراج الدین راجی نظر بر واقعہ معراج مبارک
معنی سوار شدن بہتر از بلند شدن است

قول محققین اہل زبان معتبر تر از خان آرزو
است مخفی مباد کہ نشستن مصدر یست
مرکب از نشست وعلامت مصدر تن
ویک فوقانی حذف شدہ نشستن شد
ونشست اسم مصدر وحاصل بالمصدر
است وبس (اردو) (الف) (۱) سوار
ہوا (۲) سواری۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
اسم مؤنث۔ گھوڑے پر چڑھنے کا کام
مؤلف کہتا ہے خصوصیت گھوڑے کی
ساتھ نہیں ہے ہر اس چیز کو سواری کہہ
سکتے ہیں جس کے ذریعہ سے سواری کی
جیسے:۔ بگھی کی سواری۔ گھوڑے کی سواری
(ب) (۱) سوار ہونا (۲) بلندی پر بیٹھنا
(۳) بیٹھنا۔ نشستن کا ترجمہ۔

برنگ بقول سروری بحوالۂ نسخہ میرزا (۱) بکسر باو راذخیرہ وفرماید کہ د
فرہنگ بفتحتین آمدہ وبقول صاحبان جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع وسر
با اول وثانی مضموم۔ صاحب ناصری این را بروزن خدنگ گوید صاحب بہ

صراحت کاف فارسی آخره برای همهٔ معانی این می کند مؤلف عرض کند که رنگ بالفتح بمعنی زر و اسباب بجای خودش می آید پس جزین نباشد که درینجا موحده زائد است پس قول ناصری در اعراب صحیح باشد (اردو) ذخیره۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ خزانه۔ گنجینه۔ گودام۔ وه چیز جو کسی وقت کے واسطے لگا رکھیں

(۲) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی جرس۔ صاحبان جهانگیری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج این را باول و ثانی مفتوح آورده اند مؤلف عرض کند که رنگ بالفتح بمعنی جلاجل بجای خودش می آید پس جزین نباشد که بزیادت موحده در اول این مزید علیه آن باشد و بفتحتین صحیح است (اردو) جرس بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ گهنٹا۔ درای کلان۔

(۳) برنگ۔ بقول سروری بکسرتین بمعنی کلید۔ و فرماید که بعضی بزای معجمه نوشته اند و بقول برهان و جامع و سراج بروزن خدنگ بفتح اول و ثانی۔ صاحب ناصری فرماید که اصح این لغت۔ مرنگ است بمیم اول عوض موحده مؤلف عرض کند که آنچه بمیم اول می آید مبدل این باشد که موحده به میم بدل شود چنانکه غژب و غژم و آنچه بزای معجمه می آید بروزن خدنگ است و جا دارد که ازین هر دو یکی را اسم جامد فارسی دانیم که رای مهمله بزای هوز و بالعکس آن بدل می شود چنانکه ترغ و تزغ بالجمله اعراب این بفتحتین صحیح می نماید (اردو) کنجی۔ مؤنث۔ دیکهو اقلی۔

(۴) برنگ۔ بقول سروری و برهان و جامع و جهانگیری بفتحتین نام ولایتی که تعلب

جنوبی در آنجا دیده می شود خان آرزو بذکر این گوید که بدین معنی برگ (بمعنی پنجم) گذشت مؤلف عرض کند که هند را انجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشته ایم و جا دارد که نظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برگ را محذوف و مبدل این که نون حذف شود چنانکه ایشان و ایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گند و کند بود وجه تسمیه هیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برک کے پانچوین معنے ۔

(۵) برنگ ۔ بقول سروری بکسر تین حبه دوائی که از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی) نامند و بدین معنی بتخفیف هم آمده صاحب جهانگیری بکسر تین آورده و بقول رشیدی تحتی است دوائی صاحبان برهان و ناصری و جامع می فرمایند که (برنج کابلی) است مؤلف عرض کند که همان برنج است که بمعنی ششمش گذشت و بر (بادبرنگ) هم مذکور خیال ما این است که مخفف (بادبرنگ) باشد و حقیقت (بادبرنگ) بجایش گذشت و برنج بمعنی ششمش معرب این (اردو) دیکھو ۔ بادبرنگ ۔

(۶) برنگ ۔ بقول برهان و ناصری بر وزن خدنگ غلق در خانه و بقول جامع حلقهٔ در خانه مؤلف عرض کند که مجاز معنی سوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) زنجیر در ۔ دروازے کی زنجیر ۔ مؤنث ۔

برنگ دادن مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند رنگ کردن چیزی را صائب (... ۵) گذشته عید بهار و ز تنگدستی ها هم بر نخی برنگ ندادیم از حنای قدح ها مؤلف عرض کند که بمعنی دادن برای رنگ و کنایه از رنگ کردن ۔ موافق قیاس است

ردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھانا ...نگ کرنا۔	باد برنگ است کہ گذشت و ذکر این برمعنی تجمیم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو باد برنگ۔
...نگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط ...رہنگ جہانگیری بذیل (برنگ) ہمان	

...نو بقول سروری و برہان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک بافت ...ان را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری بہ بای فارسی ہم می آید خان آرزو در ...راج گوید کہ ہمین بزیادت نون ہم و این مخفف آن ولیکن صحیح (بدیون) است ...بدال گذشت مؤلف عرض کند کہ لغتی بدال مذکور نہ شد وہم او بجایش ساکت ...صل این (برنیان) است کہ بجای خودش بہمین معنی می آید و (پرنیان) بہ بای ...رسی) مبدلش کہ موحدہ بدل شد بہ بای فارسی چنانکہ تب و تپ و ماخذ (برنیان) ...بایش مذکور شود درینجا ہمین قدر کافی است کہ این مخفف برنون کہ می آید ...برنون مخفف و مبدل برنیان کہ تحتانی حذف شد و الف را بہ واو بدل ...دند چنانکہ تاغ و توغ پس این اصل (برنون) نباشد چنانکہ ادعای خان آرزو ...ست (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالہ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک ...ؤلف عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نکنیم کہ محققین اہل زبان ازین ...اکت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی نباشد

جنوبی درانجا دیدہ می شود خان آرزو بذکر این گوید کہ بدین معنی برک (بر معنی پنجم)
گذشت مؤلف عرض کند کہ ہمہ رانجا این را اسم جامد فارسی زبان نوشتہ ایم
وجا دارد کہ نظر باعتبار سروری این را اصل دانیم و برک را محذوف و مبدل
این کہ نون حذف شود چنانکہ ایشان و ایشا و کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکہ
گند و کند و وجہ تسمیہ ہیچ معلوم نشد (اردو) دیکھو برک کے پانچوین معنے۔
(۵) برنگ۔ بقول سروری بکسر تین حبہ دوائی کہ از کابل آرند و آن را (برنگ کابلی)
نامند و بدین معنی بتحتین ہم آمدہ صاحب جہانگیری بکسر تین آوردہ و بقول رشیدی
تحتی است دوائی صاحبان برہان و ناصری و جامع می فرمایند کہ (برنج کابلی) است
مؤلف عرض کند کہ ہمان برنج است کہ بمعنی ششمش گذشت و بر (بادبرنگ)
ہم مذکور خیال ما این است کہ مخفف (بادبرنگ) باشد و حقیقت (بادبرنگ) بجایش
گذشت و برنج بمعنی ششمش معرب این (اردو) دیکھو۔ بادبرنگ۔
(۶) برنک۔ بقول برہان و ناصری بروزن خدنگ غلق درخانہ و بقول جامع
حلقۂ درخانہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی سوم باشد معاصرین عجم بر زبان ندارند
(اردو) زنجیر در۔ دروازے کی زنجیر۔ مؤنث۔

برنگ دادن مصدر اصطلاحی بقول صائب بہار دانند رنگ کردن چیزی را (صائب ۵) گذشتہ عید بہار و زتنگدستی ہا بہ پنجی	برنگ ندادیم از حنای قدح ہا مؤلف عرض کند کہ بمعنی دادن برای رنگ و کنایہ از رنگ کردن۔ موافق قیاس است

(اردو) رنگنا۔ بقول آصفیہ رنگ چڑھانا۔ رنگ کرنا۔

برنگ کابلی اصطلاح۔ بقول محیط و فرهنگ جهانگیری بذیل (برنگ) همان بادبرنگ است که گذشت و ذکر این بمعنی پنجم (برنگ) مذکور مرکب توصیفی است (اردو) دیکھو باد برنگ۔

برنو بقول سروری و برهان و ناصری و جامع بروزن بدخو (۱) دیبای تنک بافته که آن را (برنون) نیز گویند و بقول ناصری به بای فارسی هم می آید خان آرزو در سراج گوید که همین بزیادت نون هم و این مخفف آن و لیکن صحیح (بدیون) است که بدال گذشت مؤلف عرض کند که لغتی بدال مذکور نشد و هم او بجایش ساکت و اصل این (برنیان) است که بجای خودش بهمین معنی می آید و (پرنیان ببای فارسی) مبدلش که موحده بدل شد ببای فارسی چنانکه تب و تپ و ماخذ (برنیان) بجایش مذکور شود درینجا همین قدر کافی است که این مخفف برنون که می آید و برنون مخفف و مبدل برنیان که تحتانی حذف شد و الف را به واو بدل کردند چنانکه تاغ و توغ پس این اصل (برنون) نباشد چنانکه ادعای خان آرزو است (اردو) دیبا۔ ریشمی کپڑے کا نام ہے از قسم حریر۔ مذکر۔

(۲) برنو۔ بقول خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی بمعنی مطلق خانۂ تاریک مؤلف عرض کند که بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که محققین اہل زبان ازین ساکت و اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان است

است (اردو) تاریک گھر۔ مذکر۔

(الف) **برنوس** بقول سروری۔ مرادف (برونوس) که می آید و بحوالهٔ نسخهٔ
(ب) **برنوش** ادات الفضلا فرماید که (۱) نام سرلشکری و گوید که به شین
معجمهٔ آخره هم و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا گوید که (۲) نام لشکری صاحب جهانگیری در ملحقات
الف را با اول مفتوح و ثانی زده آورده صاحب برهان بر الف ذکر معنی بالا گوید که لشکر و
لشکری را نیز گویند و فرماید که به شین آخر و بالضم هم آمده و صاحب مؤید در لغات
فارسی ذکر الف و ب بمعنی اول کرده و (برونوس) را مرادف این گفته۔ خان آرزو
در سراج (ب) را تصحیف گوید و بضم اول هم درست نمی داند و (الف) را
بمعنی اول ذکر کند۔ مؤلف عرض کند که نوس در فارسی قدیم بمعنی لشکر و فوج
باشد حیف است که لغات فرس ازین ساکت بعض معاصرین عجم هم ازین بیخبر
و مؤیدان معاصر اتفاق با قیاس ما می کنند ولیکن سند ندارند و کلمهٔ بر بمعنی خود شد
که بالا است پس معنی لفظی این بالای لشکر و (۳) کنایه از سرلشکر پس این را نام
سرلشکر گفتن و معنی حقیقی را گذاشتن خطاست۔ جا دارد که سرلشکری را هم بدین
نام موسوم کرده باشند و اجمال بیان محققین اول الذکر افسوسناک و ترک این
بر بیانش تفوق داشت۔ نگفتند که این سرلشکر که بود و کجا بود معنی سوم مجاز باشد
نوس و غیر ازین قیاس۔ تحقیق وجه تسمیه نمی شود والله اعلم بحقیقة الحال و (ب) بدل
الف که مهمله به معجمه بدل شود چنانکه فرسته و فرشته و آنچه بزیادت واو بعد رای مهمله

می آید فرید علیہ این چنانکہ تنمند وتنومند و برمند و برومند بای حال بالفتح صحیح باشد و آنچہ خان آرزو (ب) رالبعوض مبدل تصحیف نام می نہد قلت معلومات اوست مجرد قیاسش اعتبار را نشاید (اردو) الف وب (۱) ایک سرلشکر کا نام جسکی تعریف فرید معلوم نہو سکی۔ مذکر (۲) لشکر۔ مذکر یعنے فوج اور لشکری یعنے وہ شخص جو شریک لشکر ہو جیسے فوجی (۳) سرلشکر۔ فوج کا سردار۔

برنوشتن مزید علیہ نوشتن است کہ بجای فرو پیچیدن و درنوردیدن و بہر سہ حرکت خودش می آید بزیادت کلمہ بر بر ان (انوری) اول وکسر ثانی بمعنی کتابت کردن است کہ بجای ع) تختۂ عشق برنوشتم یار ہا بنویس ای نگار خودش مذکور شود و ماخذش را ہمدرا نجا تختہ ناز ۴ مخفی مباد کہ نوشتن بفتحتین بمعنی بیان کنیم (اردو) دیکھو نوشتن۔

برنوف بقول ناصری بحوالۂ تحفہ درختی است شبیہ بدرخت انار و بسیار پرشاخ و برگش شبیہ بہ برگ زعرور و بہ سپیدی آمیختہ و ازان تیرہ تر است صاحب محیط این را بفتح با وسکون رای مہملہ وضم نون بغت مصر گوید و فرماید کہ بفارسی شابانگ و شابانج نام است درخت آن مثل درخت انار و تند بوشل بوی (بخور مریم) و گل آن درخوشہ شبیہ بہ نبات غاسول و در وسط گل آن زغب و مائل بزردی شبیہ بہ گل قیصوم گرم وخشک در دوم۔ محلل و مخفف رطوبات و شکنندۂ ریاح غلیظ بارد و مفتح سدد دماغ و منافع بسیار دارد (الخ) و ہم او برشابانگ فرماید کہ این را شانگ و شاہانگ نیز گویند و بعربی قسوت الکلاب و ریحان الشیطان و

بفارسی مهوآن اسپرغم و بشیرازی (آتش سنگ) و بفارسی قدیم جوز و آسپرم نامند
و در اهواز نوعی از قیصوم را گویند که آن شجرهٔ مریم است و در هادی گفته که آن جرجم
بری است و این اصح است و صاحب جامع آن را بر مونوف دانسته (الخ)
صاحب مخزن الادویه (برنوف) را لغت عربی گوید (اردو) دیکھو آتش سنگ اذخر

برنون بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا ابراهیم (اردو) دیکھو برنو۔

به رای مهمله و نون به وزن مقرون حربه
باشد و فرماید که در ادات الفضلا بجای
نون اول یای حطی بنظر رسید صاحب
جامع ذکر این معنی بالا کرده صاحب برهان
گوید که در مؤید الفضلا بجای نون اول
بای ابجد و یای حطی هر دو آمده۔ خان آرزو
در سراج آنچه نسبت این گفته بر برنو گذشت
مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ این
بر برنو کرده ایم و آنچه بموحدهٔ سوم عوض
نون اول است حقیقت ماخذش بجای
خودش نوشته ایم و آنچه به تحتانی سوم عوض
نون می آید صراحت ماخذش همدر آنجا

برنه بقول اند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح
اول و ثالث لغت فارسی است نام
کشتی گیر و پهلوانی معروف مؤلف عرض
کند که برین اجمال بیان ترک این تفوق
داشت و در وجه تسمیهٔ این معنی برنا شامل
باشد که جوان را گویند الف آخره به های هوز
بدل شد چنانکه یاسا و یاسه (اردو) برنه ایک
پهلوان کا نام۔ مذکر۔

(الف) برنهاد اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) برنهادان موارد (در ملحقات) بمعنی
قاعده و (ب) بقول صاحب سفرنگ شرح
چهل و ششمی فقرهٔ نامهٔ شت وخشور زرتشت

جمع (الف) بمعنی قوانین و قواعد (فقرهٔ مذکور)
پس ایشان را گزیر نیست از بربستگان و
برنهادان که همه بران همداستان باشند (۱)
مؤلف عرض کند که الف اسم مصدر
و حاصل بالمصدر (برنهادن) است
که بمعنی وضع قانون کردن می آید و (ب)
جمع آن بزیادت الف و نون (اردو)
(الف) قاعده - قانون - مذکر (ب) قوانین مذکر

برنهادن بقول موارد (۱) واپس
کردن و آواره نمودن صاحب سروری
در ملحقات گوید که کسی را دفع کردن و
آواره ساختن (خلاق المعانی ۵) اگر
نیست اندر چمن ها پرینه چرا زاغ را
می نهد بر شگوفه صاحب نوادر
همزبان سروری و صاحب موارد بحوالهٔ ش
گوید که ظاهر ازین شعر (پرینه) به بای
فارسی و رای مهمله و تحتانی و نون و های
هوز - بمعنی علامتی است که بر کنارهٔ
زراعت برای رمانیدن طیور سازند
و مجرد (نهادن) بمعنی واپس کردن و
آواره نمودن است مؤلف عرض کند
که حیف است که محقق بلند پرواز بر کلمهٔ
بر غور نکرد اگرچه پیش از لفظ نهد نیاورده
مابعد آنست و نمیداند که (می نهد بر)
و (برمی نهد) هردو یکی است و اگر کلمهٔ
بر را متعلق به (می نهد) نگیریم معنی شعر
چه باشد و کلمهٔ بر چه معنی دارد - شاعر گوید
که اگر پرینه درین چمن نبودی شگوفهٔ
گل زاغ را چرا و چه طور آواره کردی
مخفی مباد که کلمهٔ بر درین مصدر بمعنی بالا است
و بر سبیل مجاز (بالا نهادن) کنایه باشد از
دور کردن و آواره نمودن و پرانیدن
و دفع کردن (اردو) اڑانا - دفع کرنا
دور کرنا - واپس کرنا - آوارہ کرنا -

(۲) برنهادن - بقول صاحب فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بالانهادن. مؤلف عرض کند که برداشتن و بالا کردن باشد چنانکه (برنهادن دست) که بجای خودش می آید وکلمهٔ بر درینجا بمعنی بالاست (اردو) اٹھانا۔

(۳) برنهادن - بتحقیق ما بالفتح بمعنی (۲۴۲)
وضع قانون کردن که (برنهاد) بمعنی عادت و قانون گذشت که فارسی قدیم است چنانکه علامت مصدر دن برو زیاده کرده مصدری ساختند دال مهمله از دو دال جمع شده حذف شد - حالا استعمال این بدین معنی متروک معاصرین عجم برزبان ندارند - اگرچه موافق قیاس است (اردو) وضع قانون کرنا

برنهادن دست مصدر اصطلاحی برداشتن و بالا بردن دست باشد (انوری ؎)
روز را روئی بسیلی خواست زد ؎ گرچه دستی برنهادی موی تو ؎ و این متعلق است بمعنی دوم برنهادن که گذشت (اردو) ہاتھ اٹھانا۔

برنی بقول برهان و جامع و انند بفتح اول و سکون ثانی و ثالث به تحتانی رسیده مرتبان کوچک - خان آرزو در سراج گوید که این لغت عرب است و بقول منتهی الارب (برنیه) بالفتح ظرف سفالین یا از شیشه که معرب برنیک است یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) صاحب انند صراحت فرید کند که لغت فارسی است و فارسیان ظرفی را گویند که در آن مربا کنند و فرماید که بلام عوض را و بالضم هم آمده مؤلف عرض کند که ما این را مفرس دانیم که فارسیان لغت عرب را که بالا گذشت بحذف تای مدوره مطلقاً برای هر ظرف مربا گرفتند و آنچه به لام باشد مبدل این که را

مهمله به لام بدل شود چنانکه اروند و الوند و آنچه بالضم می آید تصرف محاوره با
(اردو) ایک چھوٹا مرتبان۔ مذکر۔

برنیان بقول ملحقات برهان بروزن سختیان جامهٔ و بافتهٔ ابریشمی است که بعربی حریر نام دارد و با بای فارسی هم می آید و مشهور همان است صاحبان مؤید و موارد و آنند هم ذکر این کرده اند و بقول محیط (برنی) بمعنی ابریشم است و بر (ابریشم) گوید که برنی بدین معنی لغت یونانی است مؤلف عرض کند که فارسیان در آخرش کلمهٔ (ان) زیاده کرده اند که افادهٔ معنی نسبت کند چنانکه آیر و ایران و ذکر این بجای خودش گذشت پس معنی لفظی این منسوب به ابریشم و کنایه از حریر و آنچه به بای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ (اردو) دیکھو برنو۔

(الف) برنیان خوهی اصطلاح۔ صاحب **(ب) برنیان خوئی** انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ گوید که (الف) بمعنی خوش خلق و متواضع و صاحب مؤید نسبت (ب) فرماید که ای نرم خوئی و خوشخوئی مؤلف عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای مصدری افادهٔ معنی مصدری کند و برنیان درینجا بمعنی نرم آمده که مجاز معنی حقیقی اوست از نرمی قماش حریر طالب سند هردو باشیم که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (الف) خلیق متواضع (ب) خوش خوئی خوش اخلاقی۔ مؤنث۔

برنیس بقول صاحبان سروری و ناصری و جامع و برهان بروزن ادریس نوعی از بلوط صاحب محیط فرماید که بتیش را گویند و برتیش گوید که این را بیونانی برنیس و در

انگلیسی (ایکونائٹ روٹ) وبہندی بس وبچھناک نامند مؤلف عرض کند که با صراحت کامل این بر (اجل گیا) کرده ایم و متحقق شد که این لغت یونانی است که فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) دیکھو اجل گیا۔

برنیشش بقول برہان پیچش یا شکم رو را گویند که ترجمهٔ آن بعربی زحیر است صاحب رشیدی گوید که بضم با و سکون را و کسرهٔ نون و یای حطی مجهول و شین منقوطه شکم رو و پیچش و ظاهرا (برنیشش) بضم با و کسرهٔ نون و یای ساکن مثنیها تی باید صاحب ناصری قول رشیدی را تسلیم کند۔ صاحب جامع فرماید که مرض زحیر است و پیچش شکم۔ صاحب جهانگیری هم ذکر این کرده و خان آرزو در سراج این را بحوالهٔ رشیدی آورده و بر (برینشش) به تقدیم تحتانی بر نون گوید که بمعنی اسهال یا پیچش مجاز است۔ مؤلف عرض کند که برنیشش به تحتانی سوم و نون چهارم حاصل بالمصدر بریدن است بمعنی حقیقی ترشش که بجایش می آید و درینجا نظر بر اعتبار قول جامع و سروری و محققین اهل زبان همین قدر گوئیم که قلب بعض (برینشش) است که نون مقدم شد بر تحتانی چنانکه اسطخر و اسطرخ و افزار و افراز دیگر هیچ (اردو) (۱) پیچش بقول آصفیه فارسی اسم مؤنث۔ مروڑ۔ درد ہو کر دست یا پیخانہ یا آنو آنا۔ (۲) دیکھو برینشش۔

برنیک بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثالث لغت فارسی است بمعنی خرمای نیکو که معرب آن برنی باشد مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند مرکب توصیفی است بمعنی

بارنیکو اگر سند استعمال پیش شود توانیم مخصوص بخرمای خوب کرد. صاحب منتخب بر
(برنی) فرماید که بالفتح نوعی است از خرما و صراحت کند که معرب برنیک است
یعنی میوهٔ نیکو و خوب (الخ) پس ازین معرب معلوم می شود که فارسیان برنیک
خرمای مخصوص را نام کرده باشند (اردو) برنیک فارسی مین ایک عمده کهجور کا نام ہے

برو — بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و بهار و رشیدی بالفتح با وضم رای
مهمله (۱) ابرو باشد (شمس فخری ے) خورشید را بلرزد از بیم استخوان ؎ با او اگر
بعربده پرچین کند برو ؎ (استاد بهرامی ے) بغمزه تیر و مژه تیر و قد و قامت تیر ؎
بروکمان و بازو در و فکنده کمان ؎ (فردوسی ے) سر نامداران پر از کین همه ؎
بروها بروها پر از چین همه ؎ صاحب جامع فرماید که مخفف آبرو است مؤلف
عرض کند که موافق قیاس است (اردو) دیکهو ابرو۔

(۲) برو — بقول سروری و برهان و جهانگیری و جامع بضمتین مخفف بروت (فردوسی
ے) که دارد که کینه پایاب او ؎ ندیده بروهای پرتاب او ؎ صاحب ناصری
فرماید که درین شعر بمعنی بروت گرفتن خطاست و بقول رشیدی محل تامل۔ خان
آرزو در سراج بذکر این معنی و به نقل تامل رشیدی گوید که قوسی درین شعر بمعنی ابرو
گرفته لیکن مناسب بمعنی سپاه گری و ترکیه بروت های پرتاب است نه ابروهای
پرتاب چنانکه بر ذائقه اهل سخن پوشیده نیست. (انتهی) مؤلف عرض کند که نمیدانیم
که رشیدی را چرا تامل است ما می گوئیم که شک نیست که برو مخفف بروت موافق قیاس

ست و قول جامع و سروری که از اهل زبانند اعتبار استعمال را کفایت کند (حکیم
سنائی ؎) هر که ابروی تو ببیند زپی خدمت تو ٭ هم بروی تو که پشتش چو بروی تو
بود ٭ (اردو) مونچهه و مونچهه. بقول آصفیه. اسم مؤنث. هونٹوں کے اوپر
کے بال. سبلت. بروت. شارب.

(۳۳) برو. بقول جهانگیری و جامع با اوّل مفتوح و ثانی زده نام ستارهٔ مشتری است
(حکیم فردوسی ؎) ببالا چو سرو و میان همچو غرو ٭ برخ همچو برو و برفتن تذرو ٭
(وله ؎) ببالای تو در چمن سرو نیست ٭ چو رخسار تو تابش برو نیست ٭ صاحب
ناصری گوید که آنچه شعر اوّل فردوسی را بشاهد آورده اند دران (پرو) ببای عجمی
است که مخفف (پروین) است که بدرخشندگی معروف و فرماید که در شعر ثانی
فردوسی هم که بالا مذکور شد (تابش پرو) به بای فارسی است بمعنی تابش پروین
صاحب رشیدی فرماید که این تصحیف است و آنچه بمعنی مشتری می آید ببای فارسی
پرو است. صاحب شمس گوید که بمعنی ماه و آفتاب هم. خان آرزو در سراج بذکر
قول جهانگیری و بنقل تامّل رشیدی گوید که سلیقهٔ شاعری ازین تشبیه (که در شعر دوم
فردوسی است) ابای کلّی دارد مؤلف عرض کند که می پرسیم ازو که چرا و وجه ابا
چیست اگر در شعر اوّل فردوسی برو را بمعنی ستاره مشتری نمی گیری بفرمای تا بچه معنی
می گیری که تشبیه رخ روشن چرا با ستارهٔ مشتری خوب نیست و در شعر دوم چه نقص
نمی دانیم که ازین بحث بی ضرور تحقیق خود را چرا برعالم بالا می سپاری محققین را

تا شاید از تحقیق گریز کنند ما می گوئیم که اگر (پرو را به بای فارسی) هم بدین معنی
مخفف پروین دانیم در انصورت هم (برو به بای عربی - مبدل آنست چنانکه
تپ و تب و قول جامع را که از اہل زبانست برای این لغت مبدل له کافی دانیم
(اردو) مشتری - مؤنث - دیکھو ارمز -

(۵) برو - بقول جہانگیری بالفتح بزبان ہندی نوعی از نی قلم را گویند مؤلف عرض
کند که از موضوع ما خارج است که لغت فارسی زبان نیست -

(۶) برو - بفتح اول وضم دوم مخفف (براو) که علیه باشد - (اردو) اس پر -

بروار - بقول سروری و برہان وناصری وجامع وسراج وہفت و انند (۳۷۲۲)
وغیاث بروزن ومعنی فروار که خانه تابستانی است مؤلف عرض
کند که مخفف (بروارہ) باشد که می آید بحذف ہای ہوز وحقیقت ماخذ این (بره)
گذشت که بموحده سوم بجایش مذکور شد و (بر بار) هم بجایش گذشت واین مبدل
آن است که موحده به واو بدل شد چنانکه آب وآو صاحب جامع
این را مرادف (بروارہ) گوید به معنی اوّل و دومش - خان آرزو در
سراج گوید که صحیح به بای فارسی است و ما می گوئیم که اصل به بای موحده و آمدن
بیای فارسی و فا می آید مبدلش چنانکه (پروار) هم مبدل اوست جز این نیست
که خان آرزو غور به ماخذ نمی کند و بر القای خود حکم سخت می دهد بدون دلیل
(اردو) دیکھو برہ بار کے پہلے اور دوسرے معنے -

برواره بقول سر ان و جامع و جهانگیری بروزن هواره (۱) بالاخانه و حجرهٔ بالای حجره و (۲) راهی را نیز گویند که غیر متعارف باشد که ا... انجا نیز آمد و شد توان نمود صاحب سروری بر معنی اول قانع و گوید ... ادف بر باره که گذشت (حکیم سنائی سه) هست بر وارهٔ او راز از بام فلک ۴ همه شاهان جهان ساکن بر وارهٔ دوست ۴ صاحب مؤید بذکر معنی اول و دوم بحوالهٔ ادات گوید که (۳) بمعنی گذارهٔ چهار پهلو نیز- خان آرزو در سراج بر معنی اول قانع و فرماید که مبدل پرواره به بای فارسی- مؤلف عرض کند که ما ماخذ این برا(بر باره) عرض کرده ایم که اصل است. و این مبدل آن است و بس که موحدهٔ سوم بدل شد به واو چنانکه آب و آو و آنچه به بای فارسی و نیز به فا می آید هم مبدل آن- خان آرزو عوز بر ماخذ می کند و بر عادت مستمرهٔ خود می رود و حقیقت معنی اول و دوم هم به (بر باره) عرض کرده ایم نسبت معنی سوم عرض می شود که صاحب مؤید بر (بر باره) هم ذکر این کرده و ما بدون سند استعمال این را تسلیم نکرده ایم و درینجا هم طالب سند باشیم که معنی دوم را که خاص و موافق قیاس است عام کردن محتاج سند است (اردو) (۱ و ۲) دیکهو بر باره (۳) چور راه- اسم مذکر- دیکهو باخته-

براز بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی زده (۱) جای قرار و آرام (شمس فخری سه) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره حشم ۴ که هست خلق جهان را جناب او براز ۴ صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید بذکر معنی اول گویند که (۲)

نشیمن باز و شاهین و امثال آن خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که غالب
له مجاز باشد یعنی جایی که دران بر وسینه. واز توان کردو بند و جامه کشاده معاش
توان نمود مؤلف عرض کند که با ماخذ بیان کردهٔ خان آرزو اتفاق نداریم اصل
این به بای فارسی پرواز است که بجای خورش می آید کنایه از معنی دوم که پرندگان
درانجا به آرام قرار پرواز خوشی کنند از یک شاخ بشاخ دیگر پس این مبدل
آنست بمعنی دوم بای فارسی بموحده بدل شد چنانکه اسپ واسب و معنی اول
مجاز آن بمعنی مطلق جای قرار و آرام. صاحب سواطع التنزیل گوید که این معرب
است از اصطلاح فارسی پرواز که بمعنی جای قرار و آرام می آید. عربان این را
بمعنی چاربچوب تصویر وشیشه استعمال کنند (اردو) (۱) آرام و قرار کی جگه.
مؤنث (۲) پرندون کا نشیمن. مذکر.

بروازه بقول برهان وجامع ناصری بروزن دروازه (۱) آتشی را گویند که
پیش پیش عروس افروزند و (۲) خوردنی وطعامی که از عقب سرجمعی که بسیر رفته
باشند برند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان فرماید که این غلط است چراکه صحیح
به بای فارسی است بمعنی آتشی که دامن عروس و داماد را بهم بسته مغان گرد آن گردانند
وطعامی که خواه بباغ وکشت روند خواه بسفر و فرماید که معنی دیگر آن در (پرواره)
به بای فارسی و رای مهمله می آید مؤلف عرض کند که صدای غلط دائما از زبان محقق
بسند نژاد بلند می شود نمی دانیم که مجرد قولش را بمقابلهٔ جامع و ناصری که از اهل زبانند

چرا معتبر دانیم وچرا این را مبدل (پروازه) نه دانیم که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه اسپ واسب وصراحت ماخذ (پروازه) ہمدرانجا کنیم وتصرفی که درمعنی این مبدل بمقابلۂ اصل لغت شده است نظر برخصوصیت محاوره واعتبار اہل زبان معتبر دانیم ولازم نمی آید که این را برہمۂ معانی (پروازه) شامل دانیم فتامل (اردو) (۱) وه آگ جو فارسیان قدیم دلھن کے آگے آگے روشن کرتے تھے ۔مؤنث ۔(۲) وه کھانا جو سیر وسفر کو گئی ہوئی جماعت کے لئے بھیجا جاتا ہے ۔مذکر

برواسیدن بقول انند بحوالۂ جواہرالحروف بالفتح لمس نمودن چیزی وسودن دست بچیزی برای ادراک گرمی وسردی ودرشتی ونرمی آن وفرماید که برماسیدن ہمین است مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود این را مبدل (برماسیدن) دانیم که بمیم سوم گذشت که میم به واو بدل می شود چنانکه تمیز وتویز و(پرواسیدن) که به بای فارسی می آید۔ مبدل این باشد که موحده ببای فارسی بدل شود چنانکه اسب واسپ وجا دارد که (پرواسیدن) را مبدل (برماسیدن) دانیم مجرد قول انند وصاحب جواہرالحروف از برای تسلیم این مبدل بدون سند استعمال کفایت نمی کند که معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو پرواسیدن ۔

برو انداختن مصدر اصطلاحی بمعنی ظاہر کردن ۔سند این از علی قلی اصفہانی (۵۰۰۱)

بر (بخیه را برو انداختن) مذکور (اردو) ظاہر کرنا ۔

بروانی بقول محیط بفتح موحده وسکون رای مہملہ وفتح واو والف وکسر نون

و یای آخرہ اسم عجمی است و بسریانی عبروس و بیونانی اسقوانس گویند و آن نباتیست پر شاخ و شاخہای آن مانند کمان کج و خمیدہ و گل آن سفید و ثمر آن مانند زیتون و طعم آن تلخ۔ گرم و تر در اوّل۔ مفرح و موافق سینہ و دماغ و مدر و مفتت حصاۃ و نافع استسقا و بواسیر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ اسم حروف و ترجمۂ این در السنۂ ہندی و عربی و غیر ذلک معلوم نشد و جز این نباشد کہ اسم جامد فارسی زبان است و جاداراد کہ از لغت (پروان) بر سبیل تبدیل و نیز بزیادت یای نسبت این را وضع کردہ باشند کہ نام شہریست و باشد کہ وطن این نبات ہمان شہر باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بروانی۔ عبروس۔ اسقوانس۔ ایک پودہ کے نام میں جس کا متعارف نام معلوم نہ ہو سکا۔ جس کا درخت خمدار شاخون کے ساتھہ ہوتا ہے۔ اوّل درجہ مین گرم تر۔ نافع استسقا و بواسیر وغیرہ۔

بروانیا بقول برہان با نون مکسور و تحتانی بالف کشیدہ بلغت یونانی رستنی باشد کہ مانند عشقہ بر درخت ہا می پیچد و میوۂ آن شبیہ بہ انگور ریحیتہ دباغت کردن چرم بکار آید و آن را بعربی (حالق الشعر) خوانند چہ از ان ریشہ ہا آویزان می شود و ازین سبب (ہزار افشان) گویندش۔ مؤلف عرض کند کہ ما بر (ارجالون) بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو ارجالون۔

برو بازو گشادن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند کنایہ از دست و پا زدن

و سعی بلیغ نمودن (نظامی ۵) بدشمن
گرائی و خصم انگلنی پا کشادہ بر و بازوی
بہمنی ۴ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (اردو) ہاتھ پاؤں مارنا۔ بقول
آصفیہ۔ جان توڑ کر کوئی کام کرنا۔ کمال سعی
کرنا۔ نہایت کوشش کرنا (دانا ۵) مانی
و بہزاد نے ملک عدم کی راہ لی پر وہ کمر
مطلق نہ پائے لاکھ مارے ہاتھ پاؤں پر

بر و بر و مقولہ۔ فارسیان چون از کسی ناخوش شوند یا کلام کسی را تسلیم نہ کنند
استعمال این می کنند کہ تکرار امر حاضر رفتن است و مزید علیہ (رو رو) بزیادت
بای موحدہ بر ہر یک (اردو) جا جا۔

(الف) **بر و بوم** اصطلاح۔ بقول بحر
و انند زمین خشک و زمین نا راندہ۔
صاحب انند بحوالہ خان آرزو و شرح
سکندر نامہ گوید کہ مرکب است از
بر بہ رای مشدد یعنی زمین ناکاشتہ و آن
لغت عرب است و بوم بمعنی زمین کاشتہ
یعنی قابل زراعت و ناقابل کہ ستی پذیرد
(نظامی ۵) زمینی کہ دارد بر و بوم سست
بر اساسی بروبت نتوان درست ۶
مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بلندی و
استقلال و بوم در فارسی زبان بقول
برہان سرشت و طبیعت ہم و زمین شیار
کردہ ہم پس در کلام نظامی مصدر۔۔

(ب) **بر و بوم سست داشتن زمین**

پیداست کنایہ از بلند و سخت نبودن گیریم
کہ اساس و طرح عمارت بر ہمچو زمین ما
قائم نمی کنند کہ نقصانی در عمارت پیدا
کند و بلحاظ سند نظامی این معنی چسپان تر
است فتامل (اردو) (الف) خشک
زمین۔ افتادہ زمین وہ زمین جس مین

ہل نہ چلا ہو۔ مؤنث ۔ (ب) زمین کا خراب نہ ہونا ۔ یا ناہموار ہونا ۔ سخت نہ ہونا ہونا ۔ ذرائع آب پاشی نہ رکھنا ۔ زرخیز اور قابل عمارت نہ ہونا ۔

بروت بقول سروری و ملحقات برہان و مؤید و غیاث و ہفت و اند بمعنی سبلت یعنی موی لب (انوری ؎) فلکش گفت بر بروت مخند * که جہانیت ریشخند کند * صاحب سخندان گوید که این را در سنسکرت (بہرودت) گویند ۔ بہرو بمعنی ابرو و دت مفید معنی فاعلیت یعنی ہمرتبہ ابرو و ابرو دارندہ **مؤلف** عرض کند که بر و مخفف ابرو و فوقانی آخرہ زائد چنانکہ یاداش و یاداشت پس جا دارد که فارسیان از لغت سنسکرت به تخفیف بعض حروف این را وضع کردند یا بر دیادت فوقانی در آخر بر و مخصوص بدین معنی کردند که بروت ہم شکل ابروست واللہ اعلم و بر و مخفف این بمعنی دوش گذشت (اردو) موچھہ و مونچھہ دیکھو برو کے دوسرے معنے ۔

بروت بر تافتن مصدر اصطلاحی بقول بہار و بحر و اند بصلہ از (۱) اعراض کردن و رو برگردانیدن **مؤلف** عرض کند که این کنایہ باشد و معنی حقیقی اینا بدون صلہ (۲) تاب دادن بروت را مزید علیہ (بروت تافتن) است بزیادت کلمہ بر بر مصدر تافتن ۔ بہار گوید که سند این بر (برش کسی قناعت کردن) می آید و در آنجا سندی که منقول است متعلق بہ (بروت تافتن) عیبی ندارد که معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) (۱) منہہ پھیرنا دیکھو اعراض کردن (۲) موچھون پر تاؤ دینا

بقول آصفیہ موچھون کو بل دینا۔

بروت تافتن | مصدر اصطلاحی۔

صاحب آصفی گوید کہ بصلہ آن مرادف مصدر گذشتہ **مؤلف** عرض کند کہ اینجا اصل است و آن مزید علیہ این (شاعر سے) ہرکہ از ما بروت می تابد ÷ ما بریشش فراغتی داریم ÷ مخفی مباد کہ این ہم شامل باشد بہ ہر دو معنی آن (اردو) دیکھو بروت برتافتن۔

(الف) **بروت ریختن** | مصدر اصطلاحی۔

بقول آصفی مغلوب و زبون گردانیدن (زلالی خوانساری سے) پنبہ از خفقش چو یابد وجہ قوت ÷ ز آتش موسی فرو ریزد بروتش ÷ **مؤلف** عرض کند کہ این سند (بروت فرو ریختن) است عیبی ندارد کہ ہر دو مستعمل است و مصدر (بروت کسی ریختن) ہم می آید و ہمین سند را بہار متعلق بدان کند و مصدر ------

(ب) **بروت فرو ریختن** | لازم و متعدی

ہر دو آمدہ (۱) بمعنی حقیقی لازم و متعدی و (۲) مغلوب کردن (اردو) (الف) مغلوب کرنا (ب) (۱) موچھہ گرنا۔ جھڑنا موچھہ اکھڑوا دینا (۲) مغلوب کرنا۔

بروت کسی برکندن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار و انند کنایہ از رسوا کردن (انوری سے) با نرمی حشوہای شانت ÷ برکندہ قدر بروت قاقم ÷ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) رسوا کرنا۔

بروت کسی را پنبہ نہادن | مصدر

اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و بہار کنایہ از ظرافت و تمسخر (زلالی سے) گفتگو در تبسمہای شادی ÷ بروت بادرا پنبہ نہادی ÷ **مؤلف** عرض کند کہ ہم است

که فارسیان واہل ہند ہم بہ تمسخر خوابیده را
پنبه بر بروتش می نہند و روشن کنند از ہمین
عادت این مصدر قائم شد (اردو)
تمسخر کرنا۔

بروت کسی ریختن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر و بہار ہمان است
که بر (بروت ریختن) مذکور شد و ما صراحت
کافی ہم در انجا کرده ایم (اردو) دیکھو
بروت ریختن۔

بروت کسی کندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف (بروت کسی برکندن)
که گذشت (حکیم زلالی ؏) فلک را
گوش سفتی نالہ تیر ٭ بروت مہر کندی برق
شمشیر ٭ مؤلف عرض کند که بہار ہمین
سند را ذیل (بروت کسی برکندن) قائم
کرده است تسامح اوست (اردو)
دیکھو بروت کسی برکندن۔

بروت مالیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر تکبر و نخوت کردن دیگر کسی از
محققین فرس ذکر این نکرد ولیکن موافق
قیاس است و معاصرین عجم بر زبان
دارند حیف است که سند استعمالش پیش نشد
(اردو) موچھون پر تاو دینا بقول آصفیہ
غرور کرنا (بحر ؏) تاو موچھون پہ دیا کرتے
ہین زاہد کے حضور ٭ تیری رحمت پہ
یہہ رکھتے ہین گنہگار گھمنڈ ٭ (آتش
؏) جو معرکہ مین رزم کے دیوے کھڑا ہوا
٭ موچھون پہ تاؤ شیر نیستان کے سامنے ٭

بروت مہر اصطلاح۔ مرکب اضافی
است و کنایہ از خطوط شعاعی بہ تشبیہہ
موی بروت۔ سند این از حکیم زلالی
بر (بروت کسی کندن) گذشت۔
(اردو) کرن۔ دیکھو انگشت آفتاب
جس پر کامل صراحت ہے۔

وج | بقول سروری به رای مهمله بر وزن منهج یکی از بنادر گجرات است که
ن و لاک از انجا می آرند و فرماید که مراد از لاک رنگی باشد بغایت سرخ که بیاهی
ند و رنگرزان و نقاشان از ان بکار برند مؤلف عرض کند که وجه تسمیهٔ این
لوم نشد (اردو) بروج. گجرات کے ایک ٹاپو کا نام ہے جہان نیل اور لاک
پیدوار زیادہ ہے۔ مذکر۔

وج آذری | اصطلاح. بقول شمس
ج حمل و اسد و قوس. مؤلف عرض
ند که (بروج آتشی) بجای خودش گذشت
مرکب توصیفی است که از همین هر سه
وج بدین را نام است و این اشاره

به هر سه برج مذکور است که بروج جمع برج باشد
در عربی زبان و آذر بفارسی آتش را گویند
و به تحتانی نسبت مرکب توصیفی است۔
(اردو) برج. حمل اور اسد اور قوس
کو فارسیون نے (بروج آذری) کہا ہے۔ مذکر

وجرام | اصطلاح. بقول بول چال مفرس (پروگرام) است مؤلف عرض
ند که معاصرین عجم از لغت انگلیسی (پروگرام) به تبدیل بای فارسی به عربی و کاف
رسی بجیم وضع کرده اند چنانکه تپ و تب و لگام و لجام بعضی گویند که در محاورهٔ
عاصرین عرب معرب است که معاصرین عجم هم استعمالش کرده اند و این قرین قیاس
ست زیرا که معاصرین عجم را ضرورت تبدیل نبود که جیم و کاف فارسی مال فارسی
بان بود بالجمله این فهرست اوقات باشد که برای کارهای خود که در زمانهٔ آیندهٔ
ردنی است مرتب کنند (اردو) پروگرام. بقول آصفیه. انگریزی. اسم مذکر

فیصلہ یا اعلان کا اشتہار۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ اُس فہرست اوقات کا نام ہے جو آیندہ زمانے کے کامون کے لئے مرتب کر کے شائع کرتے ہین تاکہ عامۂ رعایا کو معلوم ہو جاے فلان دن فلان تاریخ فلان وقت مین فلان کام کیا جاویگا۔ ضبط اوقات کی فہرست۔

بروجرد | اسطلاح۔ بقول تحقیق الاسطلات بالکسر وضمّ را و سکون واو وکسر جیم و سکون را و دال مہملہ قصبہ ایست سہ منزلی ہمدان واز قاموس مستفادمی شود کہ بفتح اول است و فرماید کہ از ہر دوم ہمدان بکسر اول استماع یافتہ و از انجاست مرشد شاعر مشہور مادح میرزا غازی وقاری۔ مردم (بروجرد) را بہ تحریف (یزدجرد) خوانند کہ قصبہ ایست در فارس صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ لغت فارسی است و فرماید کہ شرح آن بر (بروگرد) بیاید و بر (بروگرد) بحوالۂ ناصری گوید کہ نام شہریست نزدیک بہ ہمدان و اصل آن (پیروزگرد) بودہ یعنی شہر فیروز و اعراب بای عجمی را عربی کردہ وکسر آن را ضم نمودہ و باو زای آن را حذف کردہ (بروجرد) خواندند و اکنون بہ تعریب اشتہار دارد۔ مؤلف عرض کند کہ قول ناصری قرین قیاس وہر چہ صاحب تحقیق آوردہ درست نمی نماید کہ (یزدجرد) بہ تحتانی و زای ہوز کہ بجای خودش می آید نام پدر بہرام گور است نہ قصبہ۔ نمی دانیم کہ مقصود صاحب تحقیق چیست (اردو) دیکھو بروگرد۔ ایک شہر کا نام ہے جو ہمدان کے پاس ہے مذکر۔

بردوداری از سیر چیزی کہ نتوان گذشت پدر فتن	مصدر اسطلاحی۔ بقول صاحب بہار عجم مرادف

(برو در ماندن) که می آید. چنانکه گویند
؎ این شمشیر و قلم نمی خواست بکسی دهم لیکن
چه کنم روا از سنگ و آهن ندارم ؎ مؤلف
عرض کند که ما این را در نسخهٔ بهار عجم مطبوعهٔ
مطبع سراجی دہلی نیافتیم عجبی نیست که این
اضافهٔ مطبع نولکشور باشد. اصطلاح
(رو داری) بجای خودش می آید و درینجا
همین قدر کافی است که سند فقرهٔ که پیش کرده
مال قائل است و دیگر محققین فارسی زبان
ازین ساکت و از فقرهٔ مذکور مصدری که
قائم کرده است پیدا نیست و حقیقت
(برو در ماندن) بجای خودش عرض کنیم
هرچه درینجاست لغو محض (اردو)
ناقابل ترجمه۔

برودتی حاصل شدن استعمال۔
بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه
قاچار (۱) ناراضی پیدا شدن و (۲) سردی
پیدا شدن مؤلف عرض کند که برودت
بقول منتخب لغت عرب است بالضم بمعنی
سردی پس معنی دوم حقیقی است و معنی
اول مجازی باشد که حاصل شدن برودتی
بوقوع آمدن سردمهری و پیدا شدن نارضامندی
نتیجهٔ آن (اردو) (۱) ناراضی پیدا ہونا
(۲) سردی پیدا ہونا۔

برودخانه زدن مصدر اصطلاحی بقول
رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار
فرود آمدن در جوی چنانکه فرماید که (باین
رودخانه باید زد) ای باید که بعبور درین
رودخانه فرود آیند ؎ مؤلف عرض کند که
زدن بمعنی داخل شدن بجای خودش می آید
و این موافق قیاس است و تاکید. نتیجهٔ
محاوره باشد (اردو) ندی مین اترنا۔

برودر آمدن مصدر اصطلاحی. بقول
بحر بر زمین افتادن مؤلف عرض کند که ازین

با موحده ولفظ رَو ـ مرکب است وکنایه باشد از رو بزمین افتادن وبمجاز افتادن بزمین هم ـ خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سندمی باشیم که دیگر محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ساکت (اردو) زمین پرگرنا ـ اوندهے گرنا ـ

برو در ماندن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارسته بشرم حضور کسی از چیزی که نتوان گذشت گذشتن مثلاً گویند "این شمشیر دلم میخواست که بکسی بدهم لیکن چه کنم رو از سنگ وآهن ندارم برو در ماندم وبا و دادم" وفرماید که تیزروی را درین مقام گویند "رو تیز از شمشیر است" (طغرا در رسالهٔ فردوسیه در صفت شمشیر گوید ـ فقره) بنفشهٔ خط گلرخان اگر برو در نمی ماند خود را به بنفشه زارش می رسانید (بیانا ـــه) مرا رسوا چو نتوانست دید آخر برو در ماند رنگم از پریدن ؎ (شفیع اثر ـــه) دلم با مردم دنیا ندارد میل آمیزش ؎ برو در مانده است آئینه ام از بی غباریها ؎ (وحشی ـ در قصهٔ ناظر ومنظور گفته در حالتی که پدر ناظر از بیم بخیه کردن راز عشقش که با منظور نام پادشاه زادی ـ پسرش در بند بوده حکم بسفر فرموده ـــه) نه روئی آنکه گوید نی جوابش ؎ نه رائی آنکه سازد با خطابش ؎ برو در مانده پیشش آخر کار ـ ؎ جوابش گفت چون شد حرف بسیار ؎ که مقصود پدر چون رفتن ماست ؎ ز ما بودن بجای خویش بیجاست ؎ (ساطعای کشمیری ـــه) شد چهره با تو آئینه شکستیش چرا ؎ در ماندهٔ تو این همه جانان برو دی خویش ؎ هم او فرماید که رو بمعنی شرم در کلام نازک گویان بسیار دیده شد چنانکه سلیم گوید ـ ـــه) چه سود جلوهٔ خوبان که از حجاب هلاک

نظر بر آئینه کردن ز روئی آید؛ و فرماید
که شخص بی حیا را نظر به همین معنی بی رو گویند
و بالآخر گوید که هرگاه بقول زبان دانان
معنی (برو در ماندن) این باشد که گفته آمد
پس این بیت یکی از معاصرین که در حمد الٰهی
گفته (ﮧ) برو درمانده هم اکبر هم اصغر که
تعالی شانه الله اکبر چگونه شاید که درست
باشد۔ فافهم (انتهی) صاحب بحر نقل نگار
بعض محققین و فرماید که (برو در ماندن)
هم آمده۔ بهار زآنکه بردار وارسته نقل
عبارتش را مال خود قرار می دهد مؤلف
عرض کند که معنی لفظی این (۱) قائم ماندن
بر رو چنانکه (برو در ماندن رنگ) که
مراد از نپریدن رنگ است چنانکه از
کلام بیانا ظاهر است که بالا گذشت و (۲)
بی خوفی و دلاوری چنانکه (برو در ماندن
آئینه) بمعنی ایستادنش پیش رو بدون خوف
و روبرو شدن از مردانگی چنانکه از سند شفیع
اثر پیداست که بالا گذشت و این هم مجاز
معنی حقیقی است که بالا گذشت و (۳) کنایه
از عاجز آمدن و حیران ماندن چنانکه از سند
وحشی پیداست که بالا گذشت۔ خان آرزو
در چراغ هدایت ذکر این معنی کرده سند
شفیع اثر را برای این گیرد و غور بر معنی
شعر نمی کند صاحب غیاث هم ذکر این معنی
کرده۔ صاحب بحر نقلش برداشته و این
هم مجاز معنی اوّل است و (۴) کنایه از
لحاظ مقابل خود کردن و مجبور شدن از لحاظ
او و متاثر شدن از مقابل که دریجا لفظ رو
بمعنی مقابل است چنانکه در فقرهٔ طغرا مذکور
که بالا گذشت و این هم مجاز معنی اوّل است
و (۵) بقول غیاث بحوالهٔ (چراغ هدایت) خجلت
زده شدن و خان آرزو در چراغ ذکر این
معنی نکرده و تسامح غیاث در حوالهٔ اوست

ومن وجہ این معنی از تعریف وارستہ پیدا می‌شود که در اوّل بحث گذشت وحقیقت آن ہمانست کہ بر معنی چہارم نوشتہ ایم بالجملہ این است فرق نازک ہر پنج معانی کہ بالا مذکور شد۔ وارستہ حاطب اللیل وبہار زیر بارش و صاحب بحر نقل نگارش مخفی مباد کہ آنچہ وارستہ بر کلام یکی از معاصرین اعتراض کند تسامح اوست کہ متعلق بمعنی سوم است۔ قتال (اردو) (۱) منہ پر قائم رہنا (۲) بے خوف رہنا۔ روبرو ہونا (۳) عاجز آنا۔ حیران ہونا (۴) لحاظ کرنا۔ بقول آصفیہ مروّت سے پیش آنا۔ پاس کرنا (مقابل سے متاثر ہونا) (۵) خجل ہونا۔ شرمانا۔

(الف) برو در ماندن آئینہ | مصادر

(ب) برو در ماندن رنگ | اصطلاحی

تعریف این ہر دو بر (برو در ماندن) گذشت واسناد واستعمال ہم ہمدران جا مذکور (اردو) (الف) آئینہ کا روبرو ہونا (ب) رنگ نہ اُڑنا۔

برو دویدن | مصدر اصطلاحی بقول رشیدی بمعنی گرم عتاب شدن مؤلف عرض کند کہ مرادف (بر رو دویدن) باشد وبس۔ ما خیال خود برا (بر دیدہ دویدن) ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بر رو دویدن و بر دیدہ دویدن۔

برور | اصطلاح۔ بقول سروری وبہار بوزن ومعنی اثمر یعنی باردار ومیوہ دار (ناصر خسروؒ) اندیشہ مر مرا شجر خوب دبر وراست ¶ پرہیز علم ریزد ازو برگ وبر مرا ¶ صاحبان جامع ومفت وآنند ہم ذکر این کردہ اند صاحب برہان گوید کہ مخفف (بارور) مؤلف عرض کند کہ بر بمعنی بار بجایش گذشت پس ضرورت ندارد کہ این را مخفف بارور گیریم این مرکب است از لغت

بَر و وَر از قبیل بختور و امثال آن دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بارور۔

(۲) برور۔ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر، فرادیز و سنجاف دامن و جیب جامہ و سرہای آستین و پوستین و فرماید کہ بازای نقطہ دار بر وزن مرکز و رموز ہر دو آمدہ صاحب ناصری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ کلمہ بَر درینجا بمعنی بلندی است و وَر مفید معنی فاعلی بمعنی دارندہ پس معنی لفظی این بلندی دارندہ و کنایہ از سنجاف کہ بالای دامن و جامہ و سرہای آستین و پوستین قائم می باشد و آنچہ بازای متوز است مبدل این چنانکہ برغ و بزغ و آنچہ بر وزن رموز آید تصرف محاورہ در اعراب است دیگر ہیچ (اردو) سنجاف بقول آصفیہ (اردو) اسم مؤنث۔ جھالر۔ کنارہ۔ کور۔ گوٹ۔ حاشیہ۔ وہ کنارہ یا گوٹ جو پوشاک کے گرداگرد لگائی جاتی ہے

(۳) برور۔ بقول برہان و جامع بر وزن صفدر بلغت زند و پازند بمعنی برادر **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این صاحب آغوش است و ہم آغوش کہ برادران در یک آغوش مادر پرورش می یابند حالا معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ صاحب ناصری فرماید کہ آنچہ بمعنی برادر است بہ دال مہملہ عوض و اوگذشت و این غلط است۔ ما می گوئیم صاحب جامع کہ از اہل زبان است تصدیق این معنی می کند۔ (اردو) دیکھو برادر۔

(۴) برور۔ بر وزن صفدر بقول برہان و جامع حجلہ عروس را گویند **مؤلف** عرض کند کہ بَر بمعنی زن جوان بجایش گذشت و بمعنی آغوش ہم آمدہ پس معنی لفظی

این دارندهٔ زن جوان وصاحب آغوش وکنایه ازحجلهٔ عروس باشد (اردو) حجلہ۔ وہ مسہری دار پلنگ یا تخت جو دولہن کے لئے پردوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ مؤنث

بروز ـ بقول مؤید بضمتین (۱) مرادف بروز بمعنی دوش که برای مهمله آخر گذشت وبحوالهٔ لسان الشعرا فرماید که ببای فارسی هم آمده صاحب هفت هم ذکر این کرده فرماید که بالفتح وبفتح واو هم آمده مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این همه را انجا کردهٔ ایم وصراحت مأخذ هم (اردو) دیکھو بروز کے دوسرے معنے۔

(۲) بروز۔ بقول شمس بالفتح جای آرام وآن سه چوب است که برای نشستن کبوتر راست کنند و در هند اڈه گویند مؤلف عرض کند که مجرد قول شمس اعتبار را نشاید معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت واگر سند استعمال بدست آید توانیم هم قیاس کرد که مبدل بروز بهر دو رای مهمله

بفتح واو بروزن صفدر چنانکه برغ و برغ ومعنی لفظی این بلندی دارنده وکنایه از سه چوب کبوتر (اردو) اڈا۔ بقول امیر چڑیوں کی بیٹھک پس یہ اس کا ترجمہ ہو نہیں سکتا چونکہ اس کی تخصیص کبوتروں کی بیٹھک سے ہے لہذا اسکو کبوتروں کی چھتری کہنا چاہئے صاحب آصفیہ نے چھتری پر فرمایا ہے کبوتروں کے بیٹھنے کا ٹھہر جو بلی سے باندھکر گاڑ دیتے ہیں۔ مؤنث۔

بروز آوردن شب ـ مصدر اصطلاحی بقول بهار وآنند محاورهٔ معروف و فرماید که شیخ العارفین (بروز آوردن تاریکی شب) استعمال فرموده واین غریب است (ص) ظلمتکدهٔ عاشق زاران چهره منور کن بیا تا چند

بروز آرم تاریکی شبها را ۴ مؤلف عرض کند که آنچه محقق هند نژاد محاوره معروف گفته آن معنی حقیقی است یعنی شب را روز کردن و از همین معنی حقیقی (۱) کنایه همه شب بیدار بودن توان گرفت و آنچه شیخ العارفین آورده (۲) زحمت تاریکی شب کشیدن است (بروز آوردن تاریکی شب) کنایه ایست خاص. شاعر گوید که ظلمتکدهٔ عاشق را از چهرهٔ خود زود منور کن که عاشق زحمت تاریکی شب می کشد. (اردو) (۱) رات کو دن کرنا. رات بھر بیدار رہنا. (۲) تاریکی شب کی زحمت اٹھانا

بروز افتادن راز مصدر اصطلاحی بقول انند فاش و ظاهر شدن راز (حکیم سنائی ـه) ع شب زبسکه سوزم از آن شمع دل فروز ۴ خواهد فتاد راز من آخر بروی روز ۴ مؤلف عرض کند که از سندی که پیش شد از ان مصدر (بروی روز افتادن راز) پیدا می شود که بمعنی فاش شدن آن است که بجای خودش می آید و این هم موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) راز افشا ہونا. راز فاش ہونا۔

بروزد بقول سروری بر وزن و معنی فروزد یعنی روشن کند و افروخته سازد (مولوی معنوی ـه) جان چو فروزد ز تو شمع بروزد ز تو ۴ گر نه بسوزد ز تو جمله بود خام خام ۴ مؤلف عرض کند که (افروزیدن) مصدری بمعنی بروشن کردن و روشن شدن چراغ گذشت لازم و متعدی هر دو آمده و صراحت ماخذش همدر انجا کرده ایم و (فروزیدن) اصل آنست پس مصدر (بروزیدن)

مبدل (فروزیدن) دانیم و موحده را مبدل فا گیریم چنانکه بالعکس این زبان را زفان کرده اند وسند این تبدیل همین مصدر است که اظهر من الشمس باشد وجادارد که لغت عرب بروز راکه بمعنی آشکار است ماخذ مصدر (بروزیدن) دانیم که فارسیان بقاعدهٔ خود بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر در آن مصدری ساخته اند که معنی لفظی این آشکارا شدن وبمجاز روشن شدن باشد پس بروزد مضارع (بروزیدن) است صاحب سروری تعریفش برنگ اسم جامد کرده ومعنی لازم راکه روشن شود بالتحرک فرموده وسند مولوی معنوی برای لازم است نه متعدی ومحققین مصادر مصدر (بروزیدن) را ترک فرموده اند وبر کلام مولوی معنوی نظر غور نفرموده اند این است حقیقت این مرده که نام ونشانش در صفحات تحقیق باقی نبود وجادارد که بدون تحتانی معروف (بروزدن) را مصدر گیریم که خلاف قاعده نیست اندرین صورت این را مخفف (بروزیدن) دانیم و (بروزیدن) را اصل قرار دادن بدین وجه لازم می آید که ماخذش بصورت اوّل فروغ وبصورت ثانی بروز هردو لغت عرب است ومصادری که با اسمای غیر فارسی زبان وضع می شود آن را مصدر جعلی نام است وبرای مصدر جعلی زیادت تحتانی معروف قبل علامت مصدر لازم (اردو) دیکھو بروزدن اور بروزیدن یہہ اس کا مضارع ہے بمعنی روشن ہووے۔ روشن کرے۔

بروزدادن مصدر اصطلاحی بقول شاه قاجار بمعنی افشا کردن مؤلف عرض کند که معاصرین عجم بر زبان دارند موافق رہنما و روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین

ں است متعدی (بر وزن افتادن راز)
شت (اردو) افشا کرنا ۔ ظاہر کرنا ۔
و زدن | بحث این بر بر وزن گذشت
ر دو) دیکھو بر وزیدن ۔
و ز سیاہ نشاندن | مصدر اصطلاحی
ل بہار و بحر وانند خراب و بدحال
دانیدن مؤلف عرض کند کہ کنایہ
ہ (باقر کاشی ع) ما را شب فراق
ز سیہ نشاندہ تو در شب چراغ
ستان گیتی ۔ (شفیع اثر ع) روشنگی
ز سیاہم نشاندہ است ۔ فانوس
ز شمع بود تیرہ روزگار ۔ (اردو)
اب اور تباہ کرنا ۔
وز فلان نشستن | مصدر اصطلاحی
ول تحقیق الاصطلاحات ۔ (۱) بحالت کسی
یدن (امید ہمدانی ع) ظاہر شود چو
ع بہ پیش تو روز من ۔ کہ یک شب اگر

تو ہم نشینی بروز من ۔ وارستہ و بحر ذکر
مضارع این (بروز فلانی نشیند) بطور
مقولہ کردہ میفرمایند کہ بمعنی مثل او بحال تباہ گرفتار
آید اسنادش مخصوص بمضارع و مقولہ
بناشد پس بقول شان ہمین مصدر (۲) بمعنی
گرفتار آمدن بحال تباہ (باقر کاشی ع)
ہر آن سینہ کو داغ عشق ندارد ۔ الٰہی بروز
گریبان نشیند ۔ (شاہی ع) آنکس کہ
شبی نشست با تو ۔ بسیار بروز ما نشیند ۔
مؤلف عرض کند کہ ما معنی اول را معتبر
دانیم و خوش تعریفی خیال کنیم اگرچہ حاصل
آن معنی دوم است ولیکن در آخرش لفظ
کسی زیادہ کردن لازم است باقی حال
کنایہ باشد (اردو) (۱) کسی کا حال کسی
کے مثل ہونا ۔ اوسکا سا حال ہونا (۲) بلا
مین گرفتار ہونا ۔ برا حال ہونا ۔ مبتلای
مصیبت ہونا ۔ تباہ ہونا ۔

(الف) بروز کسی افتادن مصدر اصطلاحی
(ب) بروز کسی نشستن هر دو بقول
بهار وانند بمثل او بحال بدی گرفتار
آمدن (میر خسرو الف ۵) چو از زلفش بدین
روز او فتادم ٭ بمن ای شب مکن چندین تطاول
٭ (محسن تاثیر ب ۵) چه ضرور منع تاثیر که
بخون نشسته تا صبح ٭ نکنی وگرنه گویم که بروز
نشینی ٭ مؤلف عرض کند که رسیدن
بحالتی که دیگری مبتلای آنست۔ هر دو
مرادف (بروز فلان نشستن) که گذشت
کنایه باشد و بس (اردو) دیکهو بروز
فلان نشستن۔

بروزن افگندن برق مصدر (۲۲۹۹)
اصطلاحی۔ افگندن برق بر روزن و
کنایه از بلائی نازل کردن و سوختن (ظهوری
۵) هستی ما نقاب شد آن رخ جان فروز
را ٭ کاش بروزن افگند برق وجود سوز را

(اردو) بجلی گرانا۔

بروزیدن همان مصدر مرده که ذیل
(بروز ۵) این را زنده کرده ایم و بیان
ماخذ و تعریف این همه را انجا مذکور (اردو)
دیکهو افروزیدن۔

(الف) بروس (الف) بقول شمس
(ب) بروسان گروه مردم و (ب)
بقول برهان باسین بی نقطه بروزن عروسان
(۱) مطلق است از هر پیغمبری که باشد و
(۲) گروهای مردمان صاحب جهانگیری
این را مرادف (بروشان) بشین معجمه
عوض سین مهمله بمعنی اول گوید که می آید
و از معنی دومش ساکت و فرماید که این
را (برسان و برشان) بحذف واو هم آمده
خان آرزو در سراج بذکر (ب) فرماید که
این غلط است و صحیح (بربروسان) است
مؤلف عرض کند که (بربروسان) بسین مهمله

نیامده البته به شین معجمه گذشت و ما همدر آنجا
نوشته ایم که آن مزید علیه (ب) باشد بزیادت
کلمهٔ تر بران که هیچ معنی ندارد و (ب) اصل
است و در اینجا همین قدر کافی است که
(ب) بزیادت الف و نون جمع و واو
وضع شد از (برس) که لغت عرب است
بقول منتخب بالفتح بمعنی محکم بودن بر عزم
و ماهر بودن راه بر و راه نمائی - و بقول
اندیجوا که منتهی الارب بمعنی مهارت و رهنما
و برسا بقولش بالفتح بمعنی مردم - پس فارسیان
از همین لغات عرب (الف و ب) را متفرس
کرده اند چنانکه برسا را بحذف همزه و زیادت
نون نسبت در آخرش (برسان) کردند
چنانکه جوش و جوشن پس معنی لفظی این منسوب
به مردم و جا دارد که بر لغت برس الف
زائد و نون نسبت آورده برسان کردند
که معنی آن منسوب به رهنما و کنایه از امت

پیغمبری و معنی دوم مجاز آن بر سبب
پس آنچه (برسان) و مبدلش (بر
همین معنی گذشته است اصل باشد
اشارهٔ آن بر (برسان) کرده ا
است که آن را مخفف (ب) دانسته
بر (برسان) نوشته ایم و حقیقت
که (بروسان) مزید علیه برسان
بزیادت واو چنانکه تهمند و تهمو
قدر است حقیقت (ب) و جا
(ب) را مزید علیه (الف) دانیم
(الف) و نون زائد تان و (الف
(برساء) عربی بحذف الف و همز
واو در میان کلمهٔ چنانکه تهمند و
بمعنی مطلق گروه مردم - باتی
متفرس بودن این شک نیست
آرزو (بربروسان) را اصل
و (ب) را غلط داند - غلطی او

ماخذ خبر ندارد و بروشان مبدل بروسان است چنانکه کشتی و کستی (اردو) زنف (۱) دیکھو برسان (۲) انسانوں کی جماعت۔ بوتۂ۔ گروہ۔ ندرب انسانوں کی جماعتیں۔ بوتیں

بروش | بقول مؤید در نسخۂ مطبوعۂ مطبع نولکشور بمعنی برنوش و برنوشه آمده که بجایش گذشت دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و در نسخۂ قلمی مؤید متروک و بعوض این برنوش و برنوشه را بهمین تعریف آورده مؤلف عرض کند که غیر از تصحیف این مطبع نباشد پس ضرورت بحث زائد نیست (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بروشاک | بقول سراج بفتح با و شین معجمه و واو مجهول خاک را گویند مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت و (بروشک) بدون الف بهمین معنی می آید و صراحت ماخذش هم در آنجا کنیم و رینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال این بنظر آید الف را زائد گیریم که درمیان کلمه می آید چنانکه چهار و چاهار و ظن غالب آنست که تصحیف کاتب سراج اللغات باشد حیف است که در حینیهٔ نقط صراحت این نشد و سلسلهٔ ردیف در خور تصفیه نباشد که بمعنی بروسان و برومند واقع است والله اعلم بحقیقة الحال۔ باقی حال بدون سند استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم هم برزبان ندارند (اردو) دیکھو بروشک۔

بروشان | بقول برهان و مؤید و جهانگیری و جامع بمعنی بروسان که گذشت مؤلف عرض کند که مبدل آنست که سین مهمله بدل شد به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و ما صراحت ماخذ این بر (بروسان) کرده ایم (اردو) دیکھو بروسان۔

بروشک بقول سروری بحوالۂ تحفہ و رشیدی بفتح با و شین معجمہ وضم رای مہملہ خاک را گویند صاحبان جہانگیری و برہان و جامع بضمتین گفتہ اند خان آرزو عوض این (بروشاک) را بزیادت الف آوردہ و ماخیال خود ہمہ را انجا ظاہر کردہ ایم۔ خیال **مؤلف** این است کہ اسم جامد فارسی قدیم کہ ہیچ ماخذ این متحقق نمی شود جز این کہ فارسیان بر را کہ لغت عرب بمعنی دشت و بیابان است مرکب کردند با کلمۂ وش کہ بقول برہان افادۂ معنی تشبیہ کند و کاف آخر برای تقلیل چنانکہ چندک یا زائد چنانکہ پرستو و پرستوک و معنی لفظی این مثل دشت و کنایہ از خاک واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) مٹی۔ بقول آصفیہ۔ زمین۔ ارض۔ بھوم۔ تراب۔ اربعہ عناصر سے ایک۔

(الف) **بر و فرود** اصطلاح۔ بقول سروری برآمد و دل شد بر و فرود جانے دل فروشد(ست)

و برہان و ناصری و بحر بمعنی فراز و نشیب و بلندی و پستی (شیخ نظامی ؎) چون بود درست کاروبارت ؏ بندیش بر و فرود کارت ؏ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی کلمۂ بر بمعنی بالا است و مصدر ـــــ

کہ جانم برآمد است ؏ (اردو) اونچ نشیب و فراز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اونچ نیچ۔ اتار چڑھاؤ (تجمل ؎) ہے تجمل خطیر منزل عشق ؏ سیکڑوں اس میں ہیں نشیب و فراز ؏ (ب) دل کا تہ و بالا ہونا۔ صاحب آصفیہ نے (تہ و بالا ہونا) پر قرار دیا ہے۔ زیر زبر ہونا۔ الٹ پلٹ ہونا۔

(ب) **بر و فرود شدن دل** بمعنی تہ و بالا شدن دل آمدہ (امیر خسرو ؎) دی گردد (۵۶۷۴)

بروفہ بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ رای مہملہ و فا بر وزن شگوفہ (۱) دستار و (۲)

میان بند. صاحب رشیدی گوید که بمعنی تبین دستار و فوطه صاحب برهان بذکر معنی اوّل
نیست معنی دوم گوید که فوطه باشد که مندیل و کمربند است. صاحب جامع گوید که
فوطه و دستار و مندیل مؤلف عرض کند که بمعنی جسم بدان است که بجایش گذشت
و وفا لغت عرب است بمعنی وفا کردن و حاصل بالمصدرش هم وفا باشد و
الف آخر بدل شد بهای هوز چنانکه پسا و پاسه پس چیزی که وفا کننده براست
کنایة دستار و فوطه را گفتند و فوطه پارچه نادوخته را نام است که از ان کار
دستار و کمربند گیرند (کذا فی الغیاث) (اردو) (۱) دستار. اسم مؤنث دیکھو
ازار (۲) کمربند. بقول آصفیه اسم مذکر. پٹکا. کمر باندھنے کا دوپٹہ. پیٹی. پٹا.

بروقه | بقول هفت بفتح اوّل و سکون رای مهمله و فتح واو و قاف و های مدوّره
زده نام گیاهی است که بخوردن آن شکم گوسفند درد کند صاحب انند بر بروقه
فرماید که لغت عرب است. نام گیاهی هرگاه ابر بیند سبز گردد و بذیل آن ذکر بروقه
کرده صاحبان محیط و مخزن الادویه و بحر الجواهر ازین لغت ساکت و متحقق شد که
لغت عربی زبان است تسامح صاحب هفت که در لغات فارسی زبان جاداده و
طرفه اینکه بر اجمال بیان قناعت کرده نیدانیم که اسم این در السنهٔ غیر عرب چیست
تا تحقیقش می کردیم (اردو) بروقه. ایک گھانس کا نام ہے جس کے کھانے سے
بکریوں کو درد شکم عارض ہوتا ہے اس سے زیادہ تحقیق نہ ہوسکی. مؤنث.

بروکشیدن | مصدر اصطلاحی. بقول | بحر مراد از (بروکشیدن) است که بجایش

گذشت (اردو) دیکھو (بر رو کشیدن) جس پر تفصیلی بیان ہے ۔

بروگرد بقول ناصری و انند بکسر اول و کاف عجمی مکسور ہمان شہری کہ ذکرش بہ (بروجرد) گذشت (اردو) دیکھو بروجرد ۔

برومند اصطلاح ۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و بحر و بہار (۱) بمعنی باثمر و شیخ سعدی ؎) خدیو خردمند فرخ نژاد ؏ کہ شاخ امیدش برومند باد ؏ صاحب سروری بحوالۂ تحفۃ السعادت فرماید کہ (۲) بمعنی برخوردار و توانا و خرم و کامیاب و بانفع ۔ صاحبان جہانگیری و رشیدی بر معنی اول قانع ۔ خان آرزو در سراج بر ہر دو معنی گوید کہ این مرکب است از بر و واو و مند و فرماید کہ از خصائص لفظ مند است کہ واو زائدہ آرند چنانکہ تنومند **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان واو زائد درمیان دو کلمہ در بعض لغات می آرند اگرچہ ضرورت نباشد ۔ بر بمعنی بار است و مند بمعنی صاحب معنی لفظی این صاحب بر و باردار پس معنی اول حقیقی است و معنی دوم مجاز آن و آنچہ خان آرزو واو زائد را از خصائص کلمۂ مند داند غلط کند چنانکہ (خردمند) کہ واو زائد ندارد پس خصوصیت کجا باقی ماند حقیقت آنست کہ این خصوصیت محاورۂ فارسیان است کہ در بعض اصطلاحات مرکب درمیان دو کلمہ واو زائد آوردہ اند و در بعضی ترک کردہ و ہمین عمل در غیر کلماتی ہم یافتہ شدہ کہ کلمۂ مند دران نباشد و غیر مرکب چنانکہ مغل و مغول و غم و غمو (صائب ؎) چون نخل برومند ز خود رزق ندارم ؏ بہر دگران است مرا گر ثمری ہست ؎ (نظامی

٥١) برومند باد آن همایون درخت
که در سایهٔ او توان بر درخت ؎ (صائب
٥٢) بچه تقریب کسی از تو برومند شود
؎ نه بتر ورنه بزاری نه بزرمی آئی ؎ ۔
(اردو) (١) باردار۔ دیکھو برآور مؤلف
عرض کرتا ہے کہ بارور بھی اردو مین
مستعمل ہے یعنی مثمر (٢) برخوردار۔ دیکھو
(برخوردار) کامیاب ۔

برومند از ماه و سال اصطلاح بقول
مؤید و شمس یعنی متمتع از روزگار مؤلف
عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی
بیان کرده اند که معنی حقیقی دارد و نمیدانیم
که تخصیص ماه و سال چه بود (برومند از روزگار
یا بخت یا اعمال وغیر ذالک ۔ بر لفظی را که با بر ترکیب
مرکب کنیم ۔ نظر بمعنی دوم برومند میتوان
معلوم میشود که صاحب مؤید برای تائید فضا ذکر
این کرده (اردو) زمانه سے متمتع ۔

برومندی بقول لطائف ؎ بان و مؤید و هفت ؎ بخوردار
مؤلف عرض کند که یای مصدری بالغت برومند
مرکب کرده اند و پس معنی لفظی این (١) بارآوری
و (٢) کامیابی و برخورداری نیست ہم که محققین بالاجماع
این را بمعنی دوم مخصوص کرده اند معاصرین عجم هر دو
معنی بر زبان دارند (اردو) (١) بارآوری ۔
(٢) کامیابی ۔ برخورداری ۔ مؤنث ۔

برومه بقول خان آرزو در سراج یعنتین بمعنی دستار و فوطه که مندیل و کمربند
است مؤلف عرض کند که بروفه به فای چهارم عوض میم به همین معنی گذشت ۔
بظاهر تصحیف کاتب باشد که فا را میم نقل کرد حیف است که حلیهٔ لفظ بیان نه شد
۔ فا به میم یا بالعکس آن بدل نمی شود تا این را مبدل آن می گفتیم (اردو) دیکھو بروفه

برون بقول سروری بحوالهٔ تحفه بکسر با و ضم رای مهمله (١) گویند ؎ برون تو

ے یعنی برای تو (رودکی ؎) یاد کن زیرت اندرون تختہ ہا تو بر و خوار خوابنید ستان
ہا جعد مویانت جعد کندہ ہمی ہا ببریدہ برون توپستان ہا صاحبان برہان و ناصری و
جامع صراحت کنند کہ بمعنی برای و بجہتہ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی قدیم است
و آنچہ حالا متعارف و مستعمل است برآی باشد و جا دارد کہ برآی را مبدّل ہمین
برون دانیم کہ واو بدل شد بالف چنانکہ وریب و آریب و نون بدل شد بتحتانی
چنانکہ آدنج و آویج۔ (اردو) دیکھو براے۔

(۲) برون۔ بقول سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج مختصر بیرون کہ ضد
درون باشد (نظامی ؎) برون آمد ہمین شہسواران ہا پیادہ در رکابش تاجداران
ہا صاحب رشیدی برن و برون ہر دو را مخفف بیرون گفتہ صاحب غیاث
این را بحوالۂ کشف بضم ہم گفتہ مؤلف عرض کند کہ برون و درون دو اسم
جامد است کہ وضع شد از کلمۂ بر و در الف و نون نسبت در آخر این ہر دو زیادہ
کردہ کلمہ وضع کردند ہمچو ایران از آیر و پس از ان بمحاورۂ فرس الف بدل شد
بواو کہ فارسیان دائما الف را بواو خوانند چنانکہ تاغ را توغ و نان را نون
معنی لفظی این ہر دو منسوب بہ بالا و منسوب بہ داخل و آنچہ بزیادت تحتانی آید
یعنی بیرون مزید علیہ اینست چنانکہ تبت و بیت و استادن و ایستادن۔ دیگر ہیچ
آنانکہ این را مخفف بیرون و بیرون را اصل دانستہ اند غلط کردہ اند کہ از ماخذ
این خبر ندارند پس اعراب صحیح بفتح اوّل است و لیکن در محاورۂ فارسیان بضمتین

مستعمل و آنانکہ این را مخفف بیرون دانند بالکسر خوانند (اردو) باہر ۔ بقول آصفیہ اندر کے خلاف ۔ خارج ۔ بیرون ۔ نکلا ہوا ۔

(۴۲) بروّن ۔ بقول ضمیمۂ برہان و ناصری و جامع باول مفتوح و ثانی مشدد و مضموم با زن باشد کہ (۱) بز کوہی بود و (۲) بزی را گویند کہ پیشاپیش گلہ براہ برود صاحب برہان فرماید کہ این لغت زند و پازند است مؤلف عرض کند کہ بَرّ بقول منتخب بالفتح راندن گوسفند و خواندن آن را از راندن و بمعنی بیابان لغت عرب است ۔ فارسیان بزیادت الف و نون نسبت از قبیل ایران و توران و تبدیل الف بہ واو چنانکہ تاغ و توغ و تان و تون بروّن کردند معنی لغوی این منسوب بہ بیابان و نام نہادند برای بز کوہی و تشدید رای مہملہ تصرف محاورہ و زبان است و بس و معنی دوم ہم متعلق از ہمین لغت عرب و ترکیب متذکرہ بالا است کہ گوسپندی کہ پیشاپیش گلہ براہ رود ۔ گلہ را می خواند و می راند ۔ یکی از معاصرین عجم گوید کہ فارسیان بَرّو را کہ امر حاضر رفتن موحدۂ زائد است بہ تشدید بَرّو کنند و ہمین لفظ از زبان کسی می برآید کہ پیش پیش گلۂ گوسپندان می رود و در بعضی مقامات بہ ہمین مقصد آواز (برّے برّے) ہم می دہند و بزیادت نون نسبت گوسپندی را ہم گفتہ اند کہ پیش گلہ می رود و بآوازش گلۂ گوسپندان براہ رود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) جنگلی بکرا ۔ مذکر (۲) وہ بکرا جو سب سے پہلے چلتا ہے جس کی آواز پر اور بکرے چلتے ہیں ۔ مذکر ۔

(۴۳) بروّن ۔ بقول برہان بضم اول مطلق حلقہ را گویند عموماً و حلقۂ بینی شتر را خصوصاً

صاحب مؤید بحوالهٔ قنیه فرماید که حلقه های بینی شتر از مس و موی و هر حلقه ها که باشد چون دستیانه و خلخال و گوشواره مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم است و جا دارد که بُرَه را بمعنی بُرن گیریم که بجایش گذشت و الف و نون نسبت بران زیاده شد چنانکه ایران و توران و الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و فتح اوّل در لب و لهجه بدل شد به ضمّه و حلقه را نام کردند که بالای جسم می پوشانند اعم ازینکه بالای بینی یا در بینی و دست و پا و الله اعلم. اسم جامد فارسی زبان است و بس (اردو) وه حلقه جو اونٹ کی ناک مین یا انسانون کے ہاتھون یا پاؤن مین بطور زیور پہنا تے یا پہنتے مین. مذکر.

بیرون آمدن مصدر اصطلاحی. (۱) بمعنی بیرون آمدن کسی از داخل خانه یا حیطهٔ چیزی و بیرون آمدن چیزی هم از چیزی چنانکه (بیرون آمدن خار) (انوری ؎) اقبال نیک بیرون آمدم برای صواب بعزم خدمت درگاه پیشوای جهان و (۲) آماده شدن هم و سند این همان کلام انوری است که بمعنی اوّل گذشت و (۳) برآمدن چنانکه آرزو و بیرون آمدن سند این بر (بیرون آمدن آرزو) می آید و (۴) دفع شدن چنانکه (بیرون آمدن درد از دل) و (۵) نجات یافتن چنانکه (بیرون آمدن از زنجیر) و (۶) باز آمدن چنانکه (بیرون آمدن از سنجیدن) و (۷) حاصل شدن چنانکه (بیرون آمدن از سنگ) و (۸) متحمل شدن چنانکه (بیرون آمدن از ظلمت دیدن) و (۹) سبکدوش شدن چنانکه (بیرون آمدن از عهده) و (۱۰) مقابله کردن چنانکه (بیرون آمدن با کسی) و (۱۱) بلند شدن چنانکه (بیرون آمدن لب) و (۱۲) ظاهر شدن

چنانکہ (برون آمدن ہمت) مخفی مبادکہ ہمۂ
معانی دوم تا آخر می زمعنی اوّل است یصاحب
برہان ومؤید وہفت این رابمعنی ترک اطاعت
وانقیاد آوردہ اند مؤلف گوید کہ این معنی
پیدا می شود از (برون آمدن از حکم) ومتعلق
است بمعنی اوّل (اردو) (۱) باہر آنا۔
نکلنا۔ باہر ہونا (۲) آمادہ ہونا (۳) بر آنا۔
(۴) دفع ہونا (۵) نجات پانا (۶) باز آنا۔
(۷) حاصل ہونا (۸) متحمل ہونا (۹) سبکدوش
ہونا (۱۰) مقابلہ کرنا (۱۱) بلند ہونا (۱۲)
ظاہر ہونا ۔

برون آمدن آرزو مصدر اصطلاحی
بمعنی برآمدن آرزوست متعلق بمعنی سوم
(برون آمدن) کہ گذشت سند این بر (آرزو
برون آمدن) درمصدر گذشت ۔ (اردو)
آرزو نکلنا ۔

برون آمدن از پرسیدن مصدر ۱۰۷۷۱
اصطلاحی۔ کنایہ از خاموش شدن متعلق
بمعنی اوّل برون آمدن (ظہوری ؎) بتید
جوابی گوش برخود تا بکی پیچید پا شود روزی
کہ روزی لب زپرسیدن برون آید ترا
(اردو) خاموش ہونا ۔

۱۰۷۷۲ **برون آمدن از ترسیدن** مصدر
اصطلاحی۔ بی خوف شدن متعلق بمعنی اوّل
(برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ؎)
ظہوری بستہ تعویذی بہ بازوی خود از
مونی کہ درشت گردی کوئی زترسیدن
برون آید ترا (اردو) خوف سے نجات
پانا۔ نڈر ہونا ۔

برون آمدن از خویش مصدر
اصطلاحی۔ ہمان است کہ درمقصورہ
بر (از خویش برون آمدن) مذکور شد
متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
(اردو) دیکھو (از خویش برون آمدن)

برون آمدن از رنجیدن مصدر
اصطلاحی۔ نجات یافتن از رنج و غم متعلق
بمعنی پنجم (برون آمدن) که گذشت۔
(ظهوری ؎) خوش آن کز بهر آسایش
ز رنجیدن برون آید ۞ هنر بینی کند و ز
عیب نادیدن برون آید ۞ (اردو)
رنج سے نجات پانا۔

برون آمدن از سنجیدن مصدر
اصطلاحی۔ بازماندن از سنجیدن متعلق
بمعنی ششم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری
؎) از ان بشنیم که بیشی را بپا سنگ کمی آرم
۞ کسی این پله گر خواهد ز سنجیدن برون آید
(اردو) تولنے اور اندازہ کرنے سے
باز آنا۔ باز رہنا۔

برون آمدن از سنگ مصدر اصطلاحی (۱۵۸۲۱)
۔ حاصل شدن به مشکل تمام متعلق بمعنی هفتم
(برون آمدن) که گذشت (انوری ؎)
وصل تو که از سنگ برون می آید ۞ در
کوکبه خیال چون می آید ۞ (اردو)
نہایت مشکل سے ہاتھ آنا۔ حاصل ہونا۔

(۱۵۸۲۲) **برون آمدن از ظلمت دیدن**
مصدر اصطلاحی۔ متحمل تاب نگاه شدن
متعلق به معنی هشتم (برون آمدن) که گذشت
(ظهوری ؎) توان چشمی برویش در تماشا
آشنا کردن ۞ برویش گر نگاه از ظلمت
دیدن برون آید ۞ (اردو) تاب نگاہ
کا متحمل ہونا۔ دیکھ سکنا۔

برون آمدن از عهده مصدر اصطلاحی
۔ این همان است که در مقصوره بر (از عهده
کاری برون آمدن) گذشت متعلق به معنی
نهم (برون آمدن) که گذشت (ظهوری
؎) زمانی از زبان لاف گفتن آیدم بار
۞ که گوش از عهده پیغاره نشنیدن برون
آید ۞ سند دوم همدر انجا گذشت۔

(اردو) دیکھو از عہدۂ کاری بروں آمدن

برون آمدن از عیب مصدر اصطلاحی
خارج شدن از عیب و بی عیب شدن است
متعلق بمعنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
سند این از ظہوری بر (برون آمدن از
رنجیدن) گذشت (اردو) بے عیب ہونا

برون آمدن باکسی مصدر اصطلاحی
مقابلہ کردن باکسی متعلق بہ معنی دہم (برون
آمدن) کہ گذشت (انوری ؎) بہر دست
خواہی برون آی با من ؂ زتو دست بردن
زمن بردباری ؂ (اردو) کسی کے ساتھ
مقابلہ کرنا۔

برون آمدن خار مصدر اصطلاحی
خارج شدن و بیرون آمدنش۔ متعلق بمعنی
اوّل (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری
؎) مبادا خار راہ ہجر در پا پیچ دشمن
ما ؂ بکاوم تا بتارگ گر بکاویدن برون آید
(اردو) کانٹا نکلنا۔ (پاؤں یا ہاتھ سے)

برون آمدن درد از دل مصدر
اصطلاحی۔ ورود دفع شدن درد از دل
متعلق بمعنی چہارم (برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری ؎) بمنع نالہ قفلی بر دہان نہ
ہر نفس بندم ؂ اگر دانم کہ درد از دل
بنالیدن برون آید ؂ (اردو) دل سے
درد جاتا رہنا۔

برون آمدن گل از غنچہ مصدر
اصطلاحی۔ پیدا شدن گل باشد از غنچہ
متعلق بہ معنی اوّل (برون آمدن) کہ گذشت
(ظہوری ؎) بہار آمد ز نرگس باغ دارد
چشم بر راہت ؂ کہ گل از غنچہ می خواہد
بگل چیدن برون آید ؂ (اردو)
گل پیدا ہونا۔

برون آمدن لب مصدر اصطلاحی
بلند شدن لب برای بوسہ متعلق بہ معنی

یازدہم (برون آمدن) کہ گذشت (انوری ع) بت تا عاشقان را دست گیرد ٭ برون آید بدست دیگر امروز ٭ (اردو) لب بوسہ کے لئے بلند ہونا۔ بوسہ پر آمادہ ہونا جیکی تسکی لب کو بلند کرتی ہے۔

برون آمدن نگاہ مصدر اصطلاحی۔ (۳۲۴۸)
آمادہ نگاہ شدن متعلق بمعنی دوم (برون آمدن) کہ گذشت (ظہوری ع) چون برون آمد نگہ راہی بجائی می رود ٭ پرتو دیدار بربام نظر افتادہ ایم ٭ (اردو) دیکھنے پر آمادہ ہونا۔ دیکھنا۔

برون آمدن ہمت مصدر اصطلاحی (۳۲۴۹)
ظاہر شدن ہمت متعلق بمعنی دو از دہم (برون آمدن) (صائب ع) ہمت از اندیشۂ سائل نمی آید برون ٭ گردن مینا بلند از انتظار ساغر است ٭ (اردو) ہمت ظاہر ہونا۔

(۳۲۵۰) **برون آوردن** استعمال بفتحتین و بکسر اول وضمۂ ثانی۔ ہر دو متعدی برون آمدن است کہ گذشت مرکب با لفظ برون و مصدر آوردن (۱) آوردن کسی را از داخل بہ خارج چنانکہ (برون آوردن زید از جائی) و (۲) چیزی را از چیزی برآوردن چنانکہ (برون آوردن شمشیر از غلاف یا خار از پا) کہ بر (برون آوردن چیزی از چیزی) می آید و (۳) برآوردن و نجات دادن و رہانیدن چنانکہ (برون آوردن از چیزی یعنی از تلخی وغیر ذلک برآوردن) (اردو) (۱) کسی کو اندر سے باہر لانا (۲) کوئی چیز کسی چیز سے نکالنا جیسے تلوار میان سے نکالنا یا پاؤن سے کانٹا نکالنا (۳) نجات دلانا۔ چھڑانا۔

(۳۲۵۱) **برون آوردن از تلخی** مصدر اصطلاحی
بیرون کردن و برآوردن از تلخی و نجات

دادن ازان متعلق بمعنی سوم برون آوردن
که گذشت (ظهوری ؎) بزهری عمر شیرین
را برون آوردم از تلخی به شدم از جای تلخی
گیران ز شکر کام می شویم ہو (اردو)
تلخی سے نجات دینا۔ تلخی سے نکالنا۔

(٣٢٤٥) **برون آوردن ازجائی** استعمال
بمعنی حقیقی است یعنی کسی را از حجره یا خانه
یا امثال آن بیرون آوردن متعلق به معنی
اوّل (برون آوردن) که گذشت (ظهوری
؎) یوسف از زندان نیاوردی برون
کو سیر باغ بوستان عیب است عیب
ہو (صائب ؎) برون آورده غوغای
خراش گوشه گیران را ہو نشست جمله پامال
است رفتار اینچنین باید ہو مخفی مباد که
درین شعر صائب قرینه متقاضی آنست
که (از گوشه) را محذوف دانیم (اردو)
باہر لانا (کسی مقام سے)

(٣٢٤٦) **برون آوردن ازچیزی** مصدر
اصطلاحی۔ نجات دادن از چیزی چنانکه
از چاه بر آوردن و مصدر (برون آوردن
از تلخی) که بجایش گذشت متعلق ازهمین مصدر
عام است (اردو) نجات دینا نکالنا
جیسے باولی سے نکالنا۔ غم سے نجات دینا۔

برون آوردن ازهوس مصدر
اصطلاحی۔ از قبیل (برون آوردن از
تلخی) و متعلق بمصدر عام (برون آوردن
از چیزی) که گذشت و این همان است
که در مصوره بر (از هوس برون آوردن
کسی را) گذشت (اردو) دیکھو (ازهوس
برون آوردن کسی را)

(٣٢٤٨) **برون آوردن چیزی ازچیزی**
استعمال۔ خارج کردن چیزی باشد از
چیزی چنانکه بر آوردن شمشیر از غلاف
یا خار از پا و امثال آن متعلق به معنی دوم

(برون آوردن) کہ گذشت (صائب ؎) زبی دردان علاج درد خود جستن بدان ماند ٭ کہ خار از پا برون آرد کسی از نیش عقرب ہا ٭ (اردو) کسی چیز کو کسی چیز سے نکالنا۔ جیسے تلوار میان سے یا کانٹا پاؤں سے

برون آوردن سر از چیزی استعمال۔ بہ تماشای چیزی و کسی سر از جائی بیرون کردن چنانکہ (بر آوردن سر از دریچہ و روزن) (صائب ؎) حوریان از روزن جنت برون آرند سر ٭ چون نگہ زان مژہ ہا چشم گردد آشکار ٭ این متعلق است بمعنی دوم (برون آوردن) کہ گذشت (اردو) تماشے یا تماشائی کے لئے سر کسی چیز سے باہر نکالنا جیسے دریچے سے سر نکالنا۔ (۴۳۹۹)

برون از جنبش اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت ای برتر از فلک مؤلف عرض کند کہ کنایہ خوب نیست طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین کنایہ ساکت و ہر دو محققین بالا از اہل زبان نبودہ اند کہ مجرد قول شان سندی را ماند (اردو) آسمان سے بلند۔ برتر۔

(۴۴۰۰) **برون افتادن** استعمال بمعنی حقیقی (۱) بیرون شدن از چیزی چنانکہ (برون افتادن از پردہ و فاش شدن) لازم برون کردن و مرادف برون شدن۔ سند این در ملحقات می آید (اردو) باہر آنا۔ باہر ہونا۔ فاش ہونا۔ ظاہر ہونا (۴۴۰۱)

(۲) برون افتادن بمعنی رسوا شدن چنانکہ (برون افتادن از پردہ و امثال آن) کہ در ملحقات می آید (اردو) رسوا ہونا۔ بدنام ہونا۔

برون افتادن از پردہ مصدر

اصطلاحی۔ (۱) فاش شدن و (۲) رسوا شدن (ظہوری ؎) بروں افتم از پردۂ رمز و ایما؛ کشادی برین راز مبہم بہ بندم؛ (سحابی استرابادی ؎) از ہر دو جہان زیادہ می خواہم؛ در زیر پردہ بروں فتادہ ام؛ می خواہم؛ مخفی مباد کہ (از پردہ بیرون افتادن) بجای خودش در مقصورہ گذشت (اردو) (۱) فاش ہونا (۲) رسوا ہونا۔

برون افتادن از گریبان مصدر اصطلاحی۔ ظاہر شدن و بیرون آمدن از گریبان (ظہوری ؎) نمی افتد برون این اخگر ہجر از گریبانم؛ درون سینہ تا کی داغ دل بر یکدگر چیدن؛ (اردو) ظاہر ہونا۔ باہر آنا۔ (گریبان سے)

برون افتادن تخم از خاک مصدر اصطلاحی۔ بمعنی ظاہر شدن است و بالا زمین آمدن۔ (صائب ؎) برون افتد چو تخم از خاک گردد روزی موران؛ نہان کن زینہار از دیدۂ مردم عبادت را؛ (اردو) ظاہر ہونا مٹی سے باہر ہونا

(٣٣٠٣) **برون افتادن دل** مصدر اصطلاحی۔ بیرون آمدن دل از جا (ظہوری ؎) دل آید در طپیدن از درون ترسم برون افتد؛ جگر را لخت لخت آرم شگاف سینہ بہ چینم؛ (اردو) دل نکل پڑنا۔

(٣٣٠٥) (الف) **برون افگن** اصطلاح۔ الف (ب) **برون افگندن** بقول (ناصری در ملحقات) کنایہ از اسبابیست کہ وقت عزیمت مسافرت برای ہمراہ بردن از خانہ بیرون افگنند (نظامی ؎) (برون افگن) بنہ زین دار نہ در گرا مین شوی زین مار نہ سر؛ **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی است بمعنی بیرون افگندہ و کنایہ از سامان سفر کہ بیرون خانہ

می کنند و (ب) مرادف (بیرون انداختن)
کہ می آید (اردو) (الف) سفر کا سامان
نذر کر (ب) باہر کرنا۔

بیرون انداختن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی حقیقی ومرادف (برون
افگندن) بمعنی بیرون کردن است کہ گذشت
(صائب ع) خوردن گندم برون انداخت
آدم را ز خلد ہ تا بدانی پیش حق یک جو
اطاعت مشکل است ہ (ظہوری ع)
فکر اسباب ظہوری زدل انداز برون ہ
وای آن سر کہ باندازہ سامان بخشند ہ
(اردو) باہر کرنا۔ نکالدینا۔

برون برآوردن استعمال۔ مرادف
معنی سوم (برون آوردن) کہ گذشت
(ظہوری ع) بیہودہ نکتہ سازان افگند
درتہ باہنا ہ خود را برون برارم از
قیل و قال مردم ہ (اردو) نجات
دینا۔ بچانا۔

(۴۳۰۴) **برون بردن** مصدر اصطلاحی۔ (۱)
بمعنی حقیقی بیرون کردن چیزی وکسی
از جائی و (۲) دور کردن و دفع کردن
چیزی (اردو) (۱) باہر لیجانا۔ کسی چیز
کو یا کسی شخص کو (۲) دور کرنا۔

(۴۳۰۵) **برون بردن از شہر** مصدر اصطلاحی
دور کردن و دفع کردن از شہر اعم از اینکہ
چیزی را یا کسی را (ظہوری ع) شور
خود چون برم از شہر برون ہ بہر دیوانگیم
صحرا نیست ہ (ولہ ع) چہ قدر غم دل
دیوانہ برون برد ز شہر ہ این ہمہ فصل
بہار آمد و صحرا نشگفت ہ (اردو) شہر
سے دفع کرنا۔

(۴۳۰۶) **برون بردن از مجلس** استعمال
دور کردن از محفل باشد و برداشتن از

مجلس (ظهوری ے) شراب عشوه چندان کرد ساقی دوش در کارم ؎ که از مجلس برون بر دوش بردم صبر و طاقت را ؎ (اردو) مجلس سے باہر کرنا۔ بیجانا۔

برون بردن خرابی از چیزی مصدر اصطلاحی۔ دور و دفع کردن خرابی از چیزی باشد (انوری ے) ملک را رای تو معمور چنان می دارد ؎ که به تدبیر برون برد خرابی از می ؎ (اردو) خرابی کسی چیز سے دور کرنا۔ دفع کرنا۔ مٹانا۔

برون بردن رخت از دل استعمال۔ دور کردن خیال از دل مرادف (از دل رخت بدر انداختن) که در مقصوره گذشت (ظهوری ے) امید دیدن فردا برون می برد رخت از دل ؎ بجا واقع شد این تغییر احوال خراب امشب ؎ (اردو) دل سے دور کرنا۔

برون بر شدن از چاه مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی بیرون آمدن از چاه (بدر چاچی ے) برشود یوسف زرین رسن از چاه برون ؎ بسکه به گرد عذار اشک زلیخا آورد ؎ (اردو) کنوین سے باہر آنا۔ نکلنا۔

برون پریدن خدنگ از کمان (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بیرون شدن تیر از کمان باشد۔ (ازرقی هروی ے) پیکان بقیه سرگشته از بهر خنگ تو ؎ وز سوی زه خدنگ برون پرد از کمان ؎ (اردو) تیر کا کمان سے چھوٹنا۔

برون تاختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف

عرض کند که (۱) دوانیدن از جا بمعنی
متعدی و (۲) دویدن از جا و گریختن
بمعنی لازم (فغانی شیرازی ه) مستانه
برون تاختهٔ توسن کین را ٭ بتخانهٔ چین
ساختهٔ خانهٔ زین را ٭ (ظهوری ه)
کند زیر و زبر تنها سپاهِ صبر و طاقت را
٭ برون تازد نمایان عشوه گر از صفِ
مژگانش ٭ (قاسمی گونابادی ع) زینِ
عالم برون تاختی ٭ (اردو) (۱) دوڑانا
(۲) دوڑنا۔ بھاگنا۔

برون تاختن از خود مصدر اصطلاحی (۲۱۲۲)
- از خود بیرون و بی خود شدن (ظهوری
ه) از خود برون نتاخته یاد رگلی چنین
٭ در عشق طی نساخته کس منزلی چنین ٭
(اردو) بے خود ہونا۔ آپے سے باہر ہونا

برون تو متوله۔ بقول انند و (بہار
بحواله سروری) بمعنی برای تو و بجهت تو

مؤلف عرض کند که ما این را در سروری
نیافتیم و سندی که از رودکی پیش کرده
نقلش بر بمعنی (۱) برون گذشت که بقول
سروری بمعنی (برای) مذکور شد نمی دانیم
که محققین بالا این را مخصوص با لفظ (تو)
چرا کرده اند و چرا این را برنگ متوله آورده اند
- جز این نباشد که در سند رودکی استعمال
(برون تو) بمعنی برای تو آمد۔ وای برین
تحقیق که عام را خاص می کنند و وجه تخصیص
بیان نمی کنند بحث (برون) بدین معنی
بجایش گذشت و ما با سروری اتفاق داریم
که (برون) را بمعنی (برای) بجایش نوشت
و استعمالش مخصوص نکرد با کلمهٔ (تو)۔
(اردو) تیرے لئے۔ تیرے واسطے تیری خاطر

برون خرامیدن استعمال۔ کنایه از
گریختن است صاحب آصفی ذکر این کرده
از معنی ساکت (فغانی شیرازی ه) برون

خرام که بسیار شیخ و دانشمند ۀ خراب آن
شکن و طرۀ و بناگوشند ۀ (اردو) بھاگنا۔

برون دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آصفی بیرون دادن کنایه از آشکارا کردن
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(عرفی ے) از حجاب سخنم بسکه عرق داد
برون ۀ صورت شیشه بر آورد زلال تسنیم
ۀ (صائب ے) ببین بدور لبش خط عنبر
افشان را ۀ که چون شراب برون داده
راز پنهان را ۀ (اردو) ظاہر کرنا۔

برون دمیدن مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر بیرون دمیدن کرده
از معنی ساکت مؤلف عرض کند که پیدا
شدن و بیرون آمدن (انوری ے)
گر صبا از کف دست تو وزد تا آید ۀ
ورم افشان و مد از شاخ برون دست
چنار ۀ (اردو) نکلنا۔ پیدا ہونا۔

(الف) **برون دویدن** استعمال
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی
ساکت مؤلف عرض کند که بیرون
شدن و بیرون آمدن از جای (شاپور
طهرانی ے) می پرد چشم و دل می دود
از سینه برون ۀ همنشین خانه بیار آی
که غافل نرسد ۀ مؤلف عرض کند که

(ب) **برون دویدن دل** کنایه
از بیقراری دل است که از سند بالا
پیدا می شود (اردو) (الف) باہر
ہونا۔ باہر آنا۔ (ب) دل بیقرار ہونا
۔ دکن میں کہتے ہیں (دل باہر نکلنا)
بعض اہل دہلی اسکو جائز خیال کرتے ہیں۔

برونده استعمال۔ بقول سروری و برهان و جامع و سراج و مؤید به رای مهمله
و واو و نون بوزن شرمنده (۱) سله و سبد مؤلف عرض کند که همین لغت بیای

فارسی هم می آید و آنچه به دال سوم عوض واو گذشت اشارهٔ این همه را انجا کرده ایم و همین اصل است و آنچه بهای فارسی می آید مبدل این چنانکه تب و تپ اصل این رونده بود موحدهٔ زائد در اول این آورده (برونده) کردند و رای مهمله را در استعمال ساکن کردند و (رونده) اسم فاعل رفتن است که حقیقت آن در ردیف رای مهمله بیان کنیم و در اینجا همین قدر کافی است که سبد و لبتهٔ قماش برای نقل سامان بکار آید و نقل و حرکت بالواسطه می کند پس فارسیان این را مجازاً بمعنی سله و سبد استعمال کردند و بس (اردو) ٹوکرا ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر سبد ۔ جھلی ۔ جھابا ۔ بانس یا جھاؤ وغیرہ کا بنا ہوا ظرف (بحر سے) منغچے آوازہ کستے ہین میری دستار پر یا ٹوکرا کب تک یہہ سر پر عزت و توقیر کا ٹ

(۲) برونده ۔ بقول برہان و جامع و ناصری و سراج و مؤید و (سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا) و (سامی فی الاسامی) بستهٔ قماش که بعربی رزمه گویند مؤلف عرض کند که ماخذ این هم همان است که بمعنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است (اردو) بستہ ۔ بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ بندھا ہوا گٹھری ۔ پس اس کا ترجمہ کپڑون کا بستہ یا گٹھا ہے ۔ محاورهٔ اردو مین بڑی گٹھری کو گٹھا کہتے ہین ۔

برون راندن مصدر اصطلاحی ۔ کنا[یه] از دوانیدن و پیش بردن ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (انوری سے)

جاه او مرکب از برون راند با جود او دل
دهد بعلتیکین کو (نظامی سے) سکندر به
دستوری رہنمون کو زنقدونیه راند رایت

برون ہ (اردو) دوڑانا۔ آگے لیجانا۔

برون رستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی که پیش کردہ است برای (برون روئیدن) است و این مرادف آنست ولیکن ما سندی از انوری یافته ایم (ﮯ) باد نوروز سحرگه چو به بستان بگذشت ہ گل صد برگ برون رست زپیراهن خاره ہ (اردو) دیکھو برون روئیدن ۔

برون رفتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که خارج و محو شدن و دور شدن (صائب ﮯ) عشقی که صادق است بود ایمن از زوال ہ این تب برون نمی رود از استخوان صبح ہ (ظهوری ﮯ) می رفت از صفحه صورت ها برون ہ صورتش گر نبود تصویر نیست ہ (صائب ﮯ) گریان ز کوی او دل ما می رود برون ہ زین باغ آب روی تقاضای رود برون ہ (اردو) خارج ہونا۔ محو ہونا۔ دور ہونا۔

(۲۳۱۵) **برون روئیدن** مصدر اصطلاحی۔ بمعنی برآمدن (ارزقی ہروی ﮯ) مرجان فروغ لاله برون آید از چمن ہ مینا نهاد برگ برون روید از چنار ہ (اردو) نکلنا

(الف) **برون ریختن** مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بیرون کردن و ریختن است ۔

(۲۳۱۶) (ب) **برون ریختن آب از چشم** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از گریستن (رنائی ہروی ﮯ) از موج گریه شود غرق آب کشتی چشم ہ اگر نه مردم چشم آب از و فرو ریزد ہ همچنین ۔

(۲۳۱۷) (ج) **برون ریختن پرتو** افگندن پرتو

باشد (ظہوری ؎) ہر شراری پر تو صد
روزمی ریزد برون ؂ در شبستان تمنّا
شمع دولت برگرفت ؂ وہمچنین ۔
(۱۲۰۲) (د) **برون ریختن حلاوت** پیش
افگندن حلاوت (ظہوری ؎) حلاوتی
کہ شہد لبت زیادت بود ؂ بشور خندہ
برون ریختی شکر برداشت ؂ وہمچنین
(۱۲۰۳) (ہ) **برون ریختن رخت از جائی**
دور کردن رخت از سرا باشد۔
(ظہوری ؎) اگر نبایدت درکوچۂ
آسودگی منزل ؂ برون ریز از سرای
طبع رخت رسم وعادت را ؂ (صائب
؎) فرصت خاریدن سر نیست در
پایان عمر ؂ رخت پیش از سیل می
باید برون از خانہ ریخت ؂ (اردو)
(الف) باہر پھینکنا ۔ باہر کر دینا ۔
(ب) رونا دھونا ۔ توڑانا ۔ نور ظاہر کرنا
(د) حلاوت سامنے رکھدینا ۔ (ہ) سامان
باہر کرنا ۔ دور کرنا ۔ (کسی جگہ سے)
برونز اصطلاح ۔ بقول بول چال ۔ فارسیان
برنج را گویند کہ بمعنی سومش گذشت کہ ترجمۂ
آن در اردو پیتل است و بہ انگلیسی ۔
برانز ۔ **مؤلّف** عرض کند کہ لغت انگلیسی
را بہ تبدیل الف با واو مفرس کردہ اند
دیگر ہیچ معاصرین عجم بضمّ اوّل و دوم
وسکون واو و نون و زای ہوّز خوانند ۔
وای برین بی رحمی کہ معاصرین عجم لغات خود
را مخفی می کنند در مفرسات بی ضرورت ۔
(اردو) دیکھو برنج کے تیسرے معنے ۔
برون زدن دست مصدر اصطلاحی ظاہر
شدن و بیرون آمدن دست باشد (انوری
؎) در ابر اگر ز دست تو یک خاصیت
نہند ؂ دست تہی برون نزند دیگر از چنار
؂ (اردو) ہاتھ نکلنا ۔ ہاتھ باہر آنا ۔

برونزی اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار اشیائی کہ از برنج درست کردہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ بجز این نیست کہ مرادف (برنجی) است چنانکہ طشت برنجی و شمع برنجی۔ یای نسبت زیادہ کردہ اند بر لغت (برونز) کہ بمعنی برنج گذشت و باصراحت ماخذش ہمدراینجا کردہ ایم (اردو) برنجی۔ یعنی پیتل کا بنا ہوا۔

برون ساز اصطلاح۔ کسی کہ ظاہر خود را درست دارد و باطنش درست نباشد اسم فاعل ترکیبی بمعنی آرایش کنندۂ بیرون (صائب ع) نبود سیرت شایستہ خود آرایان را ॥ کہ برون ساز محالست درون ساز شود ॥ (ولہ ع) از خود آرا طمع سیرتِ شایستہ خطاست ॥ کہ برون ساز درون ساز نگردد ہرگز ॥ (اردو) وہ شخص جس کا ظاہر درست ہو۔ باطن اچھا نہو۔

برون سرا اصطلاح۔ بقول سروری و رشیدی و برہان و بحر و ناصری و جامع زری باشد کہ در غیر دار الضرب سکہ کنند مثالش نزاری قہستانی گوید (ع) افسانہ موعظت سرایان ॥ نقدیست ولی برون سرائی ॥ (ولہ ع) باوّل سینہ با من ہمچو سیم پاک بنمودی ॥ باآخر امتحان کردم زنند برون سرا بودی ॥ (ولہ ع) بروشنائی نتوان شناخت قلب از نقد ॥ اگرچہ نقد روان مرا روانی نہ ॥ محک شاہد حال است و عاقلان دانند ॥ کہ سکۂ درم من برون سرائی نہ ॥ خان آرزو در سراج فرماید کہ بکسر اوّل است و ظاہر این لفظ مجاز باشد یعنی زر سکہ بیرون سرای دار الضرب سکہ زدہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ محقق ہند نژاد درین صراحت ماخذ از خیال سلیم کار گرفتہ است کہ سرای دار الضرب

(۱۴۰۹)

گرفت وحق آنست که (سره) لغت فارسی است که بقول برہان بمعنی زر رائج وتمام عیار ونقیض قلب یعنی (ناسره) می آید (زخ) فارسیان ہای ہوز آخره را بالف بدل کردند چنانکه خاره وخارا وپس ازان مرکب کردند بالفظ برون ومعنی لفظی این خارج از کامل العیاری وکنایه از زر قلب حیف است که محققین بالا درمعنی این ہم از تحقیق کار نگرفته اند ولیکن مراد خان ہمین است که ذکرش کرده ایم طرز بیان شان خوب نیست از کلام استادان که پیش شده ہم ہمین معنی درست می شود که ذکرش کرده ایم (اردو) کھوٹا سکہ۔ سکہ قلب۔ مذکر۔

(۲) برون سرا۔ بتحقیق ما بسبیل مجاز بمعنی کسی که دلش صاف نباشد مفسد و شریر وسند این برمعنی اوّل از سند دوم گذشت (اردو) کھوٹا۔ بقول آصفیہ سندی۔ شریر۔ بدذات۔ مفسد جیسے "یہ بڑا کھوٹا آدمی ہے۔

برون شدن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی خارج شدن است چنانکه (برون شدن از دل) (مسعود جرجانی ﮯ) برون شدی چو براہیم از دل آتش که بگردش آتش شوریده می شدی گلنار که و (برون شدن از شہر) (انوری ﮯ) سال بد پانصد وسی وسه تاریخ عجم بُد گفت برخیز که از شہر برون شد ہمراه بُد (اردو) باہر ہونا۔ باہر جانا۔

برون عید | استعمال۔ بقول بہار وانند وغیره پیش از عید مؤلف عرض کند که اصلاحًا نیست معاصرین عجم بزبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت۔ سندی پیش نشد

خلاف قیاس (اردو) عید سے پہلے۔
برون فتادن از چیزی | استعمال مخفف
برون افتادن بمعنی ظاہر شدن است (ظہوری
ے) نبض شادی برون فتاد از پوست
٭ غمزه در دست نیشتر دارد ٭ (اردو)
باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔ دکن مین (باہر پڑنا)
مستعمل ہے۔
برون فشاندن | مصدر اصطلاحی
بیرون کردن است (ظہوری ے) برون
فشاند ظہوری ز مغز عطر سخن ٭ شمامه‌ای
شمیم تو در مشام کشید ٭ (اردو) باہر کرنا
برون فگندن | استعمال۔ مرادف
برون فشاندن است (ظہوری ے)
رفت افسردگی از دل بفگندیم برون
٭ ای خوش آن دل که در و شعلهٔ آهی گیرد
(وله ے) ای دیده رخت گریه ز منزل
برون فگن ٭ ای لب برای خنده توهم
جای باز کن ٭ (اردو) باہر کرنا۔
برون کردن | استعمال۔ بمعنی خارج
و دور کردن و علاحده کردن۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (اصفهانی
ے) مرا نشاند برون زسیاه خویش هنوز ٭
ز سر برون نکند طره تو طراری ٭ (ظہوری
ے) زکوة گوشها باید برون کرد ٭ زبان
در داستانش بهره مند است ٭ (وله
ے) سهل باشد که برونم کنی از محفل خویش
٭ گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش ٭
(وله ے) برون کرده ام صد تمنا ز دل
٭ که یک حسرتش را در آورده ام ٭ (اردو)
باہر کرنا۔ دور کرنا۔ علیحدہ کرنا۔
برون کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت (موتن
غرض کند که مرادف برون کردن است۔
(خسرو دہلوی ے) سوز دل تا کی نگه دارم

بیرون خواهم کشید ۂ دود از جانم بر آمد چند
شب خواهم کشید ۂ (ظهوری ؒ) آزار
را بره ... کشد از مغز و استخوان ۂ از داغ
راحتی که ... همگر رود کو (صائب ؒ) غافلی
که دل نفس بی یاد یزدان می کشد ۂ دلو خود
خالی برون از چاه کنعان می کشد ۂ (اردو)
باہر کھینچنا ۔ باہر کرنا ۔

برون گذاشتن | مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت
مؤلف عرض کند که مرادف برون کردن
است که گذشت ۔ و سند پیش کرده اش
برای (پا از حد بیرون گذاشتن) است
(عطیای نیشاپوری ؒ) گفت دیگر پا ز حد
خویش نگذار و برون ۂ گفتمش جمع است
از پا خاطرم از سرچه گفت ۂ (اردو) باہر کرنا

برون ماندن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که از جائی خارج و بیرون ماندن بمعنی
حقیقی است (رفیع لبنانی ؒ) خط برون
ماند ز لعل تو که دیدست آخر ۂ تنگنائی که
خلق را بند در خود راه ۂ (اردو)
باہر رہنا ۔

(۳۲۲۵) **برون نشستن** | استعمال ۔ بمعنی حقیقی نشستن
خارج از جائی (ظهوری ؒ) برون نشست
ز دل جان بحکم طنازان ۂ نیاز آمده بر جای
خویش بنشستند ۂ (اردو) باہر بیٹھنا ۔

(۳۲۲۶) **برون نهادن قدم** | مصدر اصطلاحی ۔
بیرون رفتن از جائی (ظهوری ؒ) ز دیر
طبع ظهوری برون نهاد قدم ۂ ز طاق دل
صنم آرزو فگند و گذشت ۂ (اردو)
قدم باہر رکھنا ۔

برونوس | اصطلاح ۔ بقول سروری و
جامع و برهان و هفت و اند همان (برنوس)
که بجایش گذشت حقیقت این همانجا ذکر کردیم

(اردو) دیکھو برنوس۔

برونی | استعمال۔ بقول فدائی که از معاصرین عجم بود خارجی **مؤلف** عرض کند که مخفف بیرونی باشد بزیادت تحتانی نسبت در آخر بیرون و برون دیگر هیچ (اردو) بیرونی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ چیز جو باہر ہو اردو میں اسی سے بیرونجات بمعنی دیہات و قصبات حوالی شہر مستعمل ہے۔

بروی آب آوردن | مصدر اصطلاحی بقول غیاث ظاهر ساختن۔ حواله با اوست **مؤلف** عرض کند که (برو آوردن) من وجه موافق قیاس باشد بدین معنی و (بروی آب آوردن) بحسب قیاس مفت آوردن باشد ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت۔ طالب سند باشیم و بدون سند مستقل اعتبار را نشاید محققین فارسی زبان ساکت و معاصرین عجم به زبان ندارند (اردو) ظاهر کرنا۔

بروی یه دویدن | مصدر اصطلاحی بقول جهانگیری کنایه از گرم عتاب شدن (ظهوری ع) زین بساند و دیده خاموشی بر سر کوی ؛ آویخته تارش دل ناهید بموی ؛ هر بار باو گفته تو پیش آمد ؛ صد بار اگر بر دوش نغمه بر روی ؛ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است که هر که گرم عتاب شود بر روی کسی می دود همان (بر رو دویدن) است که بجایش گذشت و صراحت کامل برابر (بر رو دویدن) کرده ایم (اردو) دیکھو بخشم شدن۔

بروی چیزی خراب شدن | مصدر اصطلاحی۔ افتادن بر چیزی چنانکه صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار گوید که "بروی جاده و سر کالسکه خراب شود" یعنی افتد در راه از کالسکه **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست (اردو) کسی چیز پہ گر پڑنا۔

(۲۲۲۲) **برویِ خود آوردن** مصدر اصطلاحی

- بر زبان آوردن و ظاہر کردن (صائب

ﮯ) اگر بجرم سینہ صافی سنگ باران کنند

؎ ہمچو آب از بردباریہا بروی خود میارند

(اردو) زبان پر لانا۔ ظاہر کرنا۔

برویِ دست بردن مصدر اصطلاحی

- بقول بہار و انند باعزاز و احترام بردن

(محمد جعفر مذنب ﮯ) تا کشور بیخودی مرا الہ

صفت ؎ این لالہ رخان بروی دستم بردند

؎ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است

و ہمان کہ بر (بروی دست بردن) گذشت

(اردو) ہاتھوں ہاتھ لیجانا دیکھو بر روی

دست بردن۔

(۲۲۲۳) **برویِ دو عالم در بستن** مصدر

اصطلاحی۔ از دنیا و دین سروکاری نداشتن

(ظہوری ﮯ) دل غم نشین شد است بتا

خانہ شادیین ؎ در بستہ ام بروی دو عالم

گشادہ دین ؎ (اردو) دو عالم سے سروکار نہ رکھنا

برویِ دویدن مصدر اصطلاحی۔ بہار

این را مرادف (بر روی دویدن) دانستہ

و استاد ذیل بذیل آن نوشتہ (محمد قلی سلیم

ﮯ) چو تیغ نیست محابا ز خصم تیشۂ ما ؎ بروی

سنگ دود ہمچو آب شیشۂ ما ؎ (رفیع ﮯ) توان

نشست چو شبنم بروی گل گریان ؎ ولی بذوق

دویدن بروی خار خوش است ؎ (ظہوری

ﮯ) این قطرۂ خون بر رخ تو چیست ہلالی

؎ گویا کہ دل از غصہ بروی تو دویدہ است

؎ **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر عام معنی

حقیقی است و بس یعنی دویدن کسی بر کسی

اعم ازینکہ بخشم باشد یا بذوق یا غیر ہر دو

(اردو) کسی کی جانب یا کسی پر دوڑنا۔

برویِ روز افتادن راز مصدر

اصطلاحی۔ بقول بہار و انند کنایہ از بسیار

ظاہر و آشکارا شدن۔ سندی کہ از مولانا

بنائی پیش کرده است بر (بروز افتادن راز) گذشت و شک نیست که متعلق بدین مصدر اصطلاحی است و این مرادف از (بروز افتادن راز) است که گذشت و خیال خود ہمدرا انجا ظاہر کردہ ایم محققین بالا که راز را از معنی خارج کرده اند تسامح شان است (اردو) دیکھو بروز افتادن راز۔

بروی کار آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بعرصه آمدن مؤلف عرض کند که (بروی کار آمدن) بجایش گذشت و ما آن را مرادف این گفته ایم که بمعنی ظاہر شدن است سند استعمال پیش نشد عیبی نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ظاہر ہونا۔

بروی کار آوردن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار بعرصه آوردن مؤلف عرض کند که ظاہر کردن است مرادف (بروی کار آوردن) که بجایش گذشت (خواجه سلمان سه) خط را بروی کار در آورد عاقبت ؛ سرگشته زلف را همگی بر کران نهاد ؛ (میرزا صائب سه) یاقوت آبدار تو آورد عاقبت ؛ خطی بروی کار که ریحان بگرد رفت ؛ (ظهوری سه) هنر نهانی خود را بروی کار آور ؛ که غمزه شده مائل به ترکتاز دل ؛ (وله سه) آورده نهانی خود را بروی کار ؛ آماده هنرای یغمای کیستی ؛ (اردو) ظاہر کرنا۔

بروی کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند بحضور و روبروی کسی چیزی کردن مؤلف عرض کند که (بروی کسی چیزی کردن) بجای خود پیش گذشت و ما خیال خود همدرا انجا ظاہر کرده ایم حق آنست که (بروی کسی) یا (بروی کسی) هر دو بمعنی پیش کسی و بمواجهه کسی باشد و معنی

بیان کردن کافی بود چنانکه (۱) بروی کسی
آوردن چیزی) و (۲) (بروی کسی پیاله
کشیدن) و (۳) (بروی کسی حرف وسخن
زدن) و (۴) (بروی کسی ساغر زدن)
و (۵) (بروی کسی نوشیدن شراب) وهمین
مصادر اصطلاحی است که برای آن مصدر
بالا قائم کرده اند که لفظاً درست نیست
(محمد قلی سلیم ره) جهان سفله اگر داد جرعهٔ
آبی ٭ همان نفس چو می آن را بروی ما آورد
٭ (ملا وحشی ره) ای سبزه این چه بخت
تو داری که لاله سان ٭ هر سو کسی پیاله
بروی تو می کشد ٭ (صائب ره) بروی
او سخنان درشت حظ فرنسید ٭ شکسته دل
مپسندید حرف بدگو را ٭ (حافظ ره)
دران ساعت که جام می بدست او مشرف
شد ٭ زمانه ساغر شادی بروی غمگساران
زد ٭ (خواجهٔ شیراز ره) شراب خانگی
از ترس محتسب خورده ٭ بروی یار بنوشیم
ببانگ نوشا نوش ٭ مخفی مباد که بهار
به سند این سند ذیل هم آورده (حافظ
ره) عید است و موسم گل و یاران در
انتظار ٭ ساقی بروی یار ببین ماه و
می بیار ٭ بخیال ما (بروی یار دیدن)
درین شعر معنی حقیقی دارد یعنی برچهرهٔ
یار ماه را نظر کن که ابروی او همچون هلال
است باقی حال ما این مصدر عام را
بهتر از مصادر خاص ندانیم که ذکرش
بالا گذشت که حقیقت طلبان در غلط
نیفتند (اردو) کسی کے روبرو پیچ
کام کرنا۔

بروی یکدیگر چیدن مصدر اصطلاحی
درست کردن به ترتیب و درستی بالای
یکدیگر (ظهوری ره) بماند با وجود خلد
در بیرون زبس تنگی ٭ نه بس یاد تو در

خاطر بر وی یکدگر چینیم ۔ (اردو) خوبی کے ساتھہ ترتیب دینا ۔ جمانا ۔ قائم کرنا ۔

بره بقول سروری بمعنی نیکوئی و زیب و برازش صاحب جہانگیری فرماید که (۱) با بای مهمله های هوز مرادف براه ۔ خان آرزو در سراج گوید که مخفف براه است بمعنی برازش چنانچه گذشت ۔ مؤلف عرض کند که صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو براه

(۲) بره ۔ بقول جہانگیری به خفای های هوز ۔ معروف ۔ صاحب برہان صراحت کند که بچه گوسپند که بعربی حمل گویند خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بره باشد که به تشدید است بمعنی بچه گوسپند ۔ صاحب مینا بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار استعمال این بدین معنی به تشدید رای مهمله کرده ۔ صاحب محیط بر (بره) به تشدید گوید که در فارسی اسم بچه میش است ۔ مؤلف عرض کند که بَرّ در عربی زبان بفتح و بالکسر و به تشدید رای مهمله بمعنی راندن گوسپند آمده (کذا فی المنتخب) عجبی نیست که فارسیان بزیادت های نسبت زائده بران اسم جامدی بر سبیل تعریب وضع کرده باشند و جاداده که از کلمه بر بمعنی ثمر که بر نشانهائی هفتمش گذشت بزیادت های نسبت در آخرش بچه گوسفند را نام کردند که ثمر گوسپند است باقی حال اسم جامد فارسی زبان است (اردو) بره ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ بکری یا بھیڑ وغیرہ کا چھوٹا بچہ ۔

(۳) بره ۔ بقول جہانگیری و برہان و سراج با خفای های هوز بمعنی ابره یعنی روی جامه (عنصری سه) عارضش را جامه پوشید است نیکوئی فرا ۔ جامه کان را بره مشکست آتش آستر ۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید که مصرع ثانی این شعر باختلاف لفظی

چنین دیده شد (ع) جامهٔ کش ابره از شکست و زاتش آستر یکی مؤلف عرض کند که
اندرین صورت این شعر سند این معنی نباشد صاحب ناصری فرماید که مخفف ابره
جامه که رویهٔ جامه باشد و نسبت اختلاف لفظی مصرع دوم شعر بالا هم ذکر کرده
ما گوئیم که بای حال این را مخفف ابره توان گرفت که بجایش گذشت وجا دارد
این را ترکیب گیریم از کلمهٔ بر و های نسبت که بر بمعنی بالا گذشت و چیزی که به بالا
نسبت دارد و کنایه باشد از ابره که بالای آستر است اندرین صورت هیچ ضرورت
ندارد که این را مخفف ابره گیریم بلکه ابره مزید علیه این باشد بزیادت الف
وصل در اوّلش فالآخر اقوی من الاوّل (اردو) دیکھو ابرہ کے پہلے معنے ۔
(۴) بره ۔ بقول برہان باخفای های هوّز کنایه از عاجز و زبون خان آرزو در سراج
بذکر این گوید که این ماخوذ است (بره گرفتن) بمعنی عاجز و زبون گرفتن و این
مجاز باشد مؤلف عرض کند که ما این را بدین معنی مجاز معنی دوم دانیم که بچه گوسپند
هم عاجز باشد پس فارسیان بمجاز این را بتخفیف رای مهمله بمعنی مطلق عاجز استعمال
کردند و بس و جا دارد که این معنی را از مصدر اصطلاحی (بره گرفتن) پیدا کرده باشند
که صراحت ماخذش هم درانجا می آید پس مصدر مذکور ازین ماخوذ نیست بلکه این
ماخوذ است ازان و غلطی محققین بالا است که از مصدر مرکب لفظ بره را جدا کرده
این معنی پیدا کرده اند چه معنی عاجز و زبون کردن در مصدر مذکور از مجرد لفظ بره
پیدا نشد (اردو) عاجز۔ دیکھو استوہ ۔

(۵) بره - بقول انند و غیاث لغت فارسی است به تشدید رای مهمله بمعنی برج حمل که محل شرف آفتاب است وقتی که آفتاب در برج حمل باشد موسم بهار شروع می شود مؤلف عرض کند که مجرّد قول دو معاصرین هند نژاد است طالب سند استعمال می باشیم و اگر بدست آید توانیم قیاس کرد که مجاز معنی دوم است دیگر هیچ (اردو) حمل - اسم مذکر - دیکھو (اوّل برج)

برهٔ آب اصطلاح - بقول بحر بمعنی موجهٔ آب و گوید که بعضی این را به نون عوض موحّده (نرهٔ آب) گفته اند صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده - خان آرزو در سراج بحوالهٔ زفان گویا به تشدید رای مهمله آورده و بحوالهٔ شرفنامه به نون عوض موحّده آورده

مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و برّه درین اصطلاح مجاز بمعنی دومش بمعنی لفظی بچهٔ آب و کنایه از موجهٔ آب و آنچه به نون عوض موحده می آید آن مرکب است از نره که بمعنی موجی آید و آب بمعنی خودش (اردو) موج آب - پانی کی موج مؤنث

برهازه اصطلاح - بقول شمس باء اوّل مفتوح و ثانی زده و زای منقوطه و اخفای ها مرادف پرهازه که به بای فارسی می آید (۱) بمعنی سوخته و (۲) چوب پوسیده که زیر سنگ چقماق نهند و چقماق زنند تا آتش در گیرد و آن را پدزه و خف نیز خوانند مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال این به موحده بدست آید توانیم عرض کرد که مبدل پرهازه باشد که می آید چنانکه تپ و تب معاصرین عجم و محققین فارسی زبان ازین ساکت و غیر از صاحب شمس دیگر کسی ذکر این نکرد و آنچه بپای فارسی اوّل می آید

مرکب می نماید از لفظ پر بمعنی حقیقیش و ہائے ہوز بہ زای فارسی بمعنی ہر چیز زبون کہ می آید و زای فارسی بدل شد بہ زای عربی چنانکہ ژند و زند و بای فارسی بہ بای عربی پس معنی لفظی این چیزی کہ پُر زبون است و بسیار زبون و کنایہ از معنی دوم و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) جلی ہوئی چیز۔ مؤنث (۲) چقماق کا ایندھن۔ مذکر۔

برہان بقول بہار بالضم معروف و بتبیین از صفات اوست (عرفی ؎) برہان دہر سوز عتاب تو می گذشت ؎ تسلیم در ثبوت خلا کردروزگار ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب حجت روشن و دلیل قاطع فارسیان این را ترکیب خود با لغات فارسی استعمال کردہ اند کہ در ملحقات می آید (اردو) حجت روشن و دلیل قاطع کہہ سکتے ہیں۔ مؤنث صاحب آصفیہ نے (دلیل کامل) کا ذکر کیا ہے مؤنث بمعنی دلیل بیّن۔

برہان تطبیق اصطلاح بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات (مرکب از ہر دو لفظ عربی برہان) بقاعدۂ فارسی مرکب اضافی نام برہانی کہ حکما بر اثبات واجب تعالیٰ شانہ آوردہ اند و درین برہان دو سلسلہ جاری کنند و مدار آن بر بطلان تسلسل ہر دو سلسلہ باشد (آزاد بلگرامی ؎) بسبین قدرت آن دو زلف مسلسل ؎ کہ برہان تطبیق را کرد باطل ؎ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان مصطلحات فارسی ازین لغت ساکت اند (اردو) برہان تطبیق اس دلیل کا نام ہے جسکو حکما نے اثبات ذات باری تعالیٰ شانہ کے لئے استعمال کیا ہے۔ مؤنث۔

برهان مسیح بقول جهانگیری در ملحقات (۱) کنایه از مرده زنده کردن. صاحب برهان بذکر معنی بالا گوید که (۲) شفا دادن بیمار و (۳) اجابت دعوات. صاحبان بحر و جامع همزبانش. **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی (دلیل عیسی) و دلیل نبوتش و کنایه از معجزه که مرده را زنده می کرد و معنی دوم مجاز آن یعنی شفای بیمار نه شفا دادن و معنی سوم هم مجاز باشد. طرز بیان محققین که حاصل بالمصدر را بشکل مصدر بیان کرده اند غیر مطبوع (اردو) (۱) عیسی علیه السلام کا معجزه. مردے کا زنده هونا یعنی مرده کی زندگی. حاصل بالمصدر (۲) بیمار کی شفایابی. مؤنث. (۳) اجابت دعا. مؤنث.

برهان یافتن استعمال. دلیل یافتن و مدلل شدن و حاصل کردن برهان. (انوری سه) هرچه دعوی کرده از تربت امیر المؤمنین ٭ روزگار را ز پایهٔ قدر تو برهان یافته (اردو) دلیل حاصل کرنا.

بالفتح برّه بند اصطلاح. بقول وارسته بالتشدید (۱) تجربه کار و ماهر (ظهوری سه) چو گرگ در اندگرند سخن ٭ نباشی اگر بره بند سخن ٭ گوید که به تخفیف هم مستعمل و فرماید که (۲) بره بنده قومی است که قوچ جنگی پرورند و بجنگانند و به بهای گران آن را فروشند. مدار آن جماعه بر بیع و شرای قوچ است (شاعر سه) بسی مال طبل لوندی زدی ٭ صلا از پی بره بندی زدی ٭ و فرماید که (۳) ریسمان پای خیمه نیز (یحیی شیرازی سه) ای همسفری که کم ادای تو خوش است ٭ چون خیمه بره بند پای تو خوش است ٭ خان آرزو در چراغ هدایت بر معنی اول قانع. (یحیی کاشی سه) تمه اش گوسپند

پروار است ؎ چه عجب بره بند این کار
است ؎ (قاسم مشهدی ع (۱)) یک زخم
سال خورده و یک داغ بره بند ؎ حسن
هروی ؎ عمریست که در کمند عشقیم ؎
قربانی بره بند عشقیم ؎ (داراب بیگ ـ
جویا ؎ ازبسکه خورده خون دلم را بجای
شیر ؎ آهوی چشم او بهمین بره بند شد ؎
و فرماید که آنچه به تخفیف می آید مخفف این
ـ نزد بر دارش بهار ذکر معنی اول و
دوم و سوم کرده گوید که (بر بند) که
بدون های هوز گذشت مخفف اینست
مؤلف عرض کند که (بره بنده) چنانکه
وارسته بر معنی دوم ذکرش کرده نیاورده
و برای آن سندی که وارسته از شاعر
پیش کرد از آن (بره بندی) بمعنی تجربه
کاری پیداست نه (بره بنده) و انه
سند داراب بیگ جویا که بر الف گذشت

مصدر ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) **بره بند شدن** بمعنی تجربه کار
شدن و گوسپند جنگی را پرورش کردن
هر دو پیداست و آنچه (بر بند) به معنی
اول بر معنی دومش گذشت مخفف
(الف) توان گرفت ولیکن سندش
نه دراینجا پیش شد نه در انجا ـ بدون
سند استعمال تسلیمش نه کنیم مخفی مباد
که بره به تشدید رای مهمله بمعنی بچه گوسفند
بر معنی دومش گذشت و ماخذش همدرانجا
مذکور رئیس فارسیان آنرا با لفظ بند مرکب
کرده اسم فاعل ترکیبی کردند و برای معنی
دوم استعمال کردند و معنی اولش مجاز آن
که تجربه کار را هم (بره بند) گفتند نسبت
معنی سوم عرض می شود که آن بدون تشدید
مرکب است به تحتانی مفتوح که افاده معیت
کند و بره مخفف راه بمعنی سبیل و

بمعنی خوردش و این مرکب. اسم مفعول
ترکیبی است بمعنی چیزی که براه بسته شده
است و کنایه از ریسمان خیمه که برای
قائم کردنش بر زمین و راه بندند وجا
دارد که درینجا بره را مبدل پرته گیریم
که ببای فارسی مفتوح و تشدید رای مهمله
می آید چنانکه اسپ و اسب و معنی آن
کناره و طرف و دامن. فارسیان تخفیف
و تبدیل و درین اصطلاح استعمالش کرده
باشند پس معنی لفظی این بطرف و کناره
بسته شده و کنایه از رسن خیمه والله
اعلم بحقیقة الحال (اردو) (الف) (۱)
تجربہ کار (۲) وہ قوم جو بکرے پالتی
ہے اور لڑاتی ہے۔ مؤنث (۳) ڈیرے
کی رسّی جس کے سہارے سے ڈیرا
کھڑا کیا جاتا ہے مؤنث (ب) تجربہ کار ہونا۔
لڑائی کے بکرے پالنا۔

(الف) **برہخت** (الف) بقول سروری
(ب) **برہختن** و ناصری به رای مهمله
(ج) **برہختہ** و ها و خا بوزن بدبخت
یعنی ادب کرد (شمس فخری ۵) بسان
هندوان ترک فلک را بچوب کین
بمالید و برهخت. ۸) و فرماید که باضافه
یا نیز آمده. صاحب برهان گوید که بمعنی
ادب کرد و فرماید که ماضی ادب کردن
است. خان آرزو در سراج فرماید که
بروزن سرسخت بمعنی ادب کرده شده
مشتق از برهختن و (ب) بقول سروری
بمعنی (۱) ادب کردن و بقول جهانگیری
بمعنی برآهنجیدن که گذشت صاحب
برهان بذکر معنی اول نیست معنی دوم
فرماید که (۲) برکشیدن و (۳) برآوردن
و فرماید که بهر دو معنی آخر بکسر ثالث هم
درست باشد صاحب بحر بذکر هر سه معنی

گوید که بالفتح بهر دو معنی آخر بکسر هم و فرماید
که سالم التصریف است که غیر ماضی و مستقبل
و اسم مفعول نیاید صاحب موارد ذکر
هر سه معنی بالا (بر هیختن) را که بزیادت تحتانی
چهارم می آید مخصوص با معنی دوم و سوم
کرده. خان آرزو بذیل (الف) ذکر (ب)
کرده چنانکه بالا گذشت. صاحبان سروری
و برهان نسبت (ج) می فرمایند که بمعنی
ادب کرده (سراج الدین راجی ؏) کرا
روزگار برهخته ؏ به ترازوی عقل برهخته
مؤلف عرض کند که (آهیختن) مصدری
گذشت بمعنی دوم و سوم و ماخذ آن
آهیخ که بمعنی کشش است و (برآهیختن)
مزید علیه آن بزیادت کلمه بر بران و
(ب) مخففش بحذف الف و تحتانی و آنچه
معنی اوّل درینجا زائد است مجاز معنی
دوم باشد که برکشیدن کسی را کنایه از
تعظیم آن کردن است و وجهی نیست که
همین معنی در مصدر (برآهیختن) و آهیختن
هم نباشد و لیکن محققین محتاط آن را بدین
وجه ترک کرده باشند که سند استعمالش بنظر
نیامد پس الف ماضی مطلق ب و (ب)
مصدر مرکب و (ج) اسم مفعول و ماضی
مطلق بزیادت های زائده که افاده معنی
ماضی قریب کند. آنچه صاحب جهانگیری
این را مرادف برآهنجیدن نوشت سکندری
خورد که برآهنجیدن مزید علیه آهنجیدن است
و آهنجیدن ورای معنی کشیدن دیگر معانی
هم دارد که درین معنی یافته نشد پس
این مرادفش در معنی دوم است و بس
و خان آرزو در معنی (الف) خطا کرد
که آن را اسم مفعول دانست بغور
نکرد که اسم مفعول آن (ج) است.
باقی حالا متحقق شد که بکسر های هوز است

وآنانکه بعضی اوّل بالفتح آن گرفته اند خلاف ماخذ رفته اند وعجبی نیست که تسامح شان از کلام سراج الدین راجی راه یافته که ہخته را قافیۂ سخته آورده وسختن که بجای خودش می آید بالفتح و بالضم ہر دو پس خیال کرده باشند که ہخته وسخته ہر دو بالفتح است وبقاعدۂ قوافی غور نکردند که (ہخته بالکسر) ہم قافیۂ (سخته بالفتح یا بالضم) درست باشد بالجمله باعتبار صاحب سروری که از اہل زبان است فتح ہای ہوّز را محاورۂ زبان اہم اگرچه خلاف ماخذ است مخفی مباد که (الف) و (ج) ہم شامل باشد بر ہر سه معانی (ب) (اردو) (الف) ادب کیا (ب) (۱) ادب کرنا (۲) و (۳) دیکھو آہختن و برآہیختن (ج) ادب کیا۔ ادب کیا ہوا۔

بر ہدف آمدن تیر مصدر اصطلاحی برنشانه رسیدن تیر (صائب ؎) ترا آنرو (۲۲۹۸)

آید بر ہدف تیر ما که سازد قامت را چون کمان در دو ما (اردو) تیر کا نشانہ پر لگنا۔

(۲۲۹۹) **بر ہدف دست داشتن** مصدر اصطلاحی۔ قدرت داشتن برنشانه و کنایه از رسیدن بر ہدف (صائب ؎) بر ہدف دستی ندارد تیری زور کمان ما ہمّت پیران جوانان را بمنزل می برد ما (اردو) نشانے پر پہنچنا۔ نشانے پر لگنا۔

برهٔ دو مادری اصطلاح۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایه از کمالی که دران نقصان راه نیابد از حوادث (خاقانی ؎) عشق ترا نواله شد گاه دل و گہی جگر لاغر از ان نمی شود چون برهٔ دو مادری صاحب جہانگیری در ملحقات گوید که (۲) کنایه از چیزی یا کسی که از سوانح و حوادث روزگار کاہشی ونقصانی در وی راه نیابد و فرماید که برهٔ که دو مادر شیر دہند فربه گردد

از دو میش شیر دار شیر دهند و آن را تکمیل است
تیز بالند و ترکی املک گریبد گویند صاحبان
رشیدی و برهان و ناصری و جامع هم ذکر
این کرده اند۔ خان آرزو در سراج گوید
که (۳) چیزی که تقویت او از دو طرف باشد
و بقول بعض چیزی از حوادث روزگار
نقصان نه بیند و بذکر قول رشیدی و سند
بالا گوید که عجب است از و که برای همین معنی
مثال این شعر آورده و حال آنکه درین
بیت بمعنی خود است کما لا یخفی علی المتامل
برّه بر دارش بهار نقل عبارتش کرده
(رشیدی) را نشانهٔ اعتراض نکرده مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است و کنایه
از بزغاله که شیر از دو مادر یابد و رسم
است که در گلّهٔ گوسپندان بعض برّه ها
ورای مادر خود از ماده بز دیگر هم شیر خورند
و او منع نمی کند و شیری دهد از محبت یا همین
صورت راه می یابد یا ماده که بز لاش مرده
باشد پس (۴) فارسیان برّهٔ دو مادری
همین برّه را نامند و معنی چ بیان کرده خان
آرزو مجاز آن معنی دوم و اول محققین
بالا هم مجاز مجاز باشد ولیکن بقیاس بعید
و ما نسبت معنی اوّل اعتبار صاحب سروری
داریم که از اهل زبان است پس در کلام
خاقانی همین اصطلاح بمعنی چهارم مستعمل
و جا دارد که من وجه متعلق بمعنی سوم هم تفهیم
و هیچ لطف با معنی اوّل و دوم دران نیست
۔فتامّل (اردو) (۱) وه کمال جس مین
کوئی نقص نه آیا هو۔ مذکر (۲) وه چیز
یا وه شخص جسکو کوئی نقصان حوادث زمانه
سے نه پهنچا هو۔ مؤنث و مذکر (۳) وه
چیز جسکو دو طرف سے تقویت هو۔ مؤنث
(۴) وه برّه جسکو دو ماؤن کا دوده ملا هو۔ مذکر

بر هر چه نتوان توانا | اصطلاح ۔بقول

آنندبحوالۂ مظہر العجائب۔ از صفات حق سبحانہ تعالیٰ۔ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر محققین ازین ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند۔ تا آنکہ سند لفظی استعمال پیش نشود ما مجرد قول محقق را کافی ندانیم۔ اگرچہ موافق قیاس است کہ باعتبار محاورہ لطفی ندارد (اردو) ہر اُس چیز پہ قادر جس پر ہمکو قدرت نہیں ہے (خداوند تعالیٰ کی صفت)

برہ عافیت نزار اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ ادات۔ ای تن از درستی و دنیا غمی مغلوب و ضعیف شد۔ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم برزبان ندارند و خلاف محاورہ و رہیچ محقق بالا معنی این بیان کردہ است ہیچ و صلاحیت اصطلاح ہم ندارد تا بحدیکہ معنی اصطلاحی بر سبیل مجاز پیدا می کنیم کنایہ باشد از کسی کہ اورا عافیت و صحت حاصل نیست این است تائید علما (اردو) وہ شخص جو بیغمی سے ناتوان اور ضعیف ہو اور بلحاظ ہمارے معنون کے غیر تندرست

برۂ فلک اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات (۱) کنایہ از ماہ و بقول رشیدی (۲) بمعنی حمل۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ برج حمل مراد است صاحبان برہان و بحر تتبع با ناصری **مؤلف** عرض کند کہ برہ بمعنی بچۂ گوسپند گذشت پس مرکب اضافی است و موافق قیاس کہ فارسیان برج حمل را بدین نام موسوم کردند بمعنی اوّل را تا آنکہ سند استعمال پیش نشود تسلیم نکنیم البتہ برۂ فلک بمعنی اوّل می آید کہ صراحت ماخذش ہم بنظر نکنیم و جا دارد کہ کاتب جہانگیری در لفظ یا معنی سہو کردہ باشد (اردو) (۱) چاند۔ مذکر۔ ماہ۔ قمر (۲) برج حمل۔ دیکھو اوّل برج

برہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی و بحر و مؤید و بہار و (جہانگیری

در ملحقات) (۱) کنایه از عاجز و زبون گرفتن
(حکیم ناصر خسرو ـه) از بهر آنکه تو بره گیری
دگر مرا ای بی تمیز مردگری را مشو بره پو
صاحب برهان گوید که بره بمعنی عاجز و زبون
هم هست. خان آرزو در سراج فرماید که
زبون و عاجز کردن که در اصل بره بمعنی
زبون و عاجز مستعمل است مؤلف عرض
کند که بمعنی لفظی این (۲) گرفتار کردن در
راه و کسی را که در راه گرفتار می کنند بی
سر و سامان و عاجز می باشد و از گرفتاری خود
خبر ندارد از همین عادت معنی اول بر سبیل
کنایه قائم شد. آنانکه این معنی را متعلق به معنی
چهارم لفظ بره کرده اند سکندری خورده
اند که این اصل است و آن ماخوذ ازین
بلکه ما هم در انجا اشارهٔ این کرده ایم که
در مجرد لفظ بره معنی عاجز نباشد و خان
آرزو هم از غور کار نگرفت که این معنی
را ماخوذ از لغت بره دانست خبرش
نیست که بره مخفف براه بمعنی حقیقی
یعنی در اثنای راه است و بس (اردو) (۱)
عاجز و مغلوب کرنا (۲) راستہ مین
گرفتار کرنا۔

بربلیا بقول برهان و هفت و انند بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و لام ساکن
و تحتانی بالف کشیده بیونانی رستنی باشد که آن را رازیانه گویند و معرب آن (ارا
باشد از روزیکه آفتاب به برج حمل می رود هر که هر روز یکدرم تخم رازیانه با یک
درم قند سفید سفوف کند و تا سه ماه در خوردن او مداومت نماید در تمام سال
مریض نه شود و جمیع گزندگان تخم رازیانه خورند بجهته روشنائی چشم و افعی چشم خود
را بجهته روشنائی و تقویت بران مالد. صاحب محیط ذکر این نکرد و بر رازیانج

گوید کہ معرب رازیانۂ فارسی است کہ دریا آدیان مسطور شد و ما حقیقت این بر (اقومار ثون) توشتہ ایم (اردو) دیکھو اقومار ثون۔

برہم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثالث بمعنی (۱) باہم و مجتمع (۲) پریشان و آشفتہ و آشفتگی۔ **مؤلّف** عرض کند کہ مرکب است از کلمۂ بر کہ بمعنی علی گذشت و ہم بمعنی او ست و معنی حقیقی این (۳) بالای یکدیگر و (۴) بر سبیل مجاز بمعنی خشمناک و غضبناک آزردہ کہ انسان در حالت غضب بالای یکدیگر می افتد و معنی دوم ہم مجاز باشد ولیکن معنی آشفتگی مخصوص با برہمی است و معنی اول ہم درست است کہ سند در (برہم افتادن) می آید و سند استعمال دیگر معانی ہم در ملحقات مذکور شود (اردو) (۱) باہم۔ دیکھو باہم (۲) پریشان۔ دیکھو افژدل (۳) ایک دوسرے پر (۴) برہم بقول آصفیہ خفا۔ ناراض رنجیدہ

برہم افتادن | مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی جمع شدن با یکدیگر متعلق بمعنی اول برہم کہ گذشت ([illegible])

(ظہوری ؎) خوشا عشرت کہ خاطر در ہم افتد ٭ غم و اندوہ در دل برہم افتد ٭ و (۲) بر یکدیگر افتادن کہ مقصود از اظہار کثرت است متعلق بمعنی سوم برہم کہ بجایش گذشت (ولہ ؎) زبس قربان بکویش برہم افتاد ٭ برای عید خاک و خون حنا گشت ٭ (اردو) (۱) باہم جمع ہونا (۲) ایک دوسرے پر گرنا۔ (اظہار کثرت کے لیے مستعمل ہے)۔

برہمان | اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف برہمن۔ قومی است از ہندوان کہ در میان ایشان از ایشان اصیل تری نبود (امیر خسرو ؎) ز تقدیر ہمہ ابریشمین پوش ٭ حریر برہمان افگندہ بر دوش ٭ **مؤلّف** عرض کند کہ برہمن لغت سنسکرت است۔ بقول ساطع قومی کہ بزنّار دار شہرت دارد۔ مرادف براہمن و برہما ہم لغت سنسکرت است کہ بقولش بمعنی یزدان آمدہ۔ فارسیان

برہمن را مزید علیہ کردہ اند بزیادت الف یا برہمن را قلب بعض کردند بہر دو صورت مقدس باشد ببس (اردو) برہمن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وید جاننے والا۔ خدا شناس۔ ایک ہندو قوم ذات کا نام۔

برہم بافتہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مطلق بافتہ **مؤلف** عرض کند کہ برہم درینجا بمعنی اوّل و یعنی باہم بافتہ و ازہمین استعمال مصدر (برہم بافتن) ہم پیدا می شود و تسامح صاحب رہنما و اتفاق معاصرین عجم باماست کہ معنی باہم و بایکدیگر را داخل معنی نکرد۔ (اردو) بنا ہوا۔ باہم بنا ہوا۔

برہم پیچیدن مصدر اصطلاحی۔ برروی یکدیگر پیچیدن و باہم پیچیدن متعلق بمعنی اوّل برہم کہ بجایش گذشت (ظہوری ؎) نالہ پیچید زبس بر دل تنگم برہم شد گرہ آہ اگر عقدہ کشائی نرسد۔ (اردو) باہم لپٹ جانا۔ ایک دوسرے سے لپٹ جانا۔

برہم تافتہ اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت یکجا جمع کردہ و پیچیدہ چنانچہ چند رسن یکجا جمع کردہ بہ پیچند تا بایکدیگر بیامیزد **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول (برہم تافتن) است کہ بمعنی بالای یکدیگر و باہم تافتن باشد و برہم درینجا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم بٹا ہوا۔

برہم چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی باہم و بریکدیگر چسپیدن (ظہوری ؎) دل و داغش چنان برہم بچسپید کہ از ہم شان توان ہرگز جدا کرد مخفی مباد کہ برہم درینجا بمعنی اوّل و سوم اوست (اردو) باہم چمٹ جانا۔

برہم چیدن مصدر اصطلاحی۔ بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) اتباعش کند **مؤلف** عرض کند کہ در محاورۂ فارسیان معانی مختلفہ دارد و ازینجاست کہ بہار تفصیلش را

بہامی سپارو (۱) بمعنی یکی بالای دیگری جمع کردن متعلق بمعنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن خار در چیزی) (ظہوری ؎) چہ خارہا کہ بچیدہ است درکفم برہم ؏ زمن نبود درین باغ گل بچیدہ تری ؏ (ولہ ؎) بہر بلبل داغہا از برگ برہم چیدہ گل ؏ شمع در پروانہ سوزی خودسراپا آتش است ؏ و (۲) کنایہ از خون کردن وظلم کردن۔ مجاز معنی دوم برہم کہ گذشت کہ پریشان کردن چیزی برباد کردن است چنانکہ (برہم چیدن خون) (ولہ ؎) خون تعریف بہار وصل برہم چیدہ ام ؏ درتموز ہجر مغز استخوان آوردہ ام ؏ و (۳) تہ کردن چنانکہ (برہم چیدن داغ) (ولہ ؎) داغہا برغنچۂ دل سخت برہم چیدہ ام ؏ برجگر گرپہن سازم یک گلستان وارہست ؏ مخفی مبادکہ (برہم چیدن سفرہ) ہم متعلق ہمین معنی است (۴) کنایہ از درست کردن وجمع کردن متعلق بہ معنی اوّل برہم چنانکہ (برہم چیدن داغ) (علی قلی بیگ ؎) زبس داغ تو برہم چیدہ ام درسینۂ سوزان ؏ چراغ اہل دل روشن شد از کاشانہ ام امشب ؏ (اردو) (۱) باہم جمع کرنا (۲) کسی چیز کا خون کرنا یعنی اس کو زائل کرنا (۳) تہ کرنا لپیٹنا (۴) جمع کرنا۔ ایک دوسرے پر جمانا۔

برہم خاستن مصدر اصطلاحی۔ بیدا شدن بتواتر و برہم درینجا۔ من وجہ متعلق بمعنی اوّل اوست برسبیل مجاز (ظہوری ؎) بجای موج خیزد برق برہم ؏ بدریا ریزی از خاکستر من ؏ (اردو) پیدا ہونا۔

برہم خوردن مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت وبقول بحر (۱) پریشان شدن متعلق بہ معنی دوم برہم کہ گذشت (صائب ؎) از نسیمی دفتر ایام برہم می خورد ؏ از ورق گردانی لیل ونہار اندیشہ کن ؏ (میرزا بیدل ؎) باطن آسودہ از یک حرف برہم می خورد ؏ غنچہ تا خواہش نفس برلب رساند بیدل است ؏

ظہوری ؎) زغم چندان پریشان نیست
برہم خوردۂ کاکل ۂ بزیر کوہ ماندن بہ کہ بیتاب
گشتن ۂ (صائب ؎) عارف ز موج حادثہ
برہم نمی خورد ۂ از شور بحر آب گہر گل نمی شود ۂ و
(۲) برافروختہ وخشمناک شدن متعلق بمعنی چہارم
برہم (ظہوری ؎) باد خاکم راہبرد و آتش آبم را
بسوخت ۂ خوردہ برہم طینتم از اعتدال افتادہ
ام ۂ مخفی مباد کہ بعضی این راہم متعلق بمعنی اول
دانند و ما برخلاف شان کہ ذوق سخن باہریک
مخصوص است (اردو) (۱) پریشان ہونا۔
(۲) غضبناک ہونا۔

برہم درہم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی پریشان و آشفتہ
و زیر و زبر **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان
گویند کہ " ہمہ کاروبار و انتظام شان درہم
و برہم شد " یعنی پریشان و تہ و بالا و خراب
شد ما این را بہ تقدیم برہم بر درہم نشنیدیم
محققین بالا شنیدہ باشند۔ خلاف قیاس نیست
و (۲) بمعنی خشمناک چنانکہ معاصرین عجم گویند "
با او حرف مزنید کہ امروز مزاجش خیلی برہم و
درہم است " یعنی خشم ناک و غضبناک است۔
(اردو) (۱) درہم برہم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی
تہ و بالا۔ ابتر۔ الٹ پلٹ۔ گڑبڑ۔ و (۲) خفا
ناراض۔

(۲۴۴۶) **برہم ریختن** | مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر
نہادہ شدن متعلق بمعنی سوم برہم کہ گذشت
موافق قیاس است متعدی ہم آمدہ یعنی بالای
یکدیگر نہادن کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو می آید
(ظہوری ؎) نیاز ہر دو عالم ریخت در پای دوست
کو برہم ۂ نیز ز دنیم نازش را خریدار اینچنین باید
(ولہ ؎) شعلۂ آہ ست ز موج گریہ برہم ریختہ ۂ
آتش آب درون و از برون سر دادہ ایم ۂ
(اردو) ایک پر ایک رکھا جانا۔ رکھنا۔

برہم زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بمعنی پریشان ساختن وبقول بہار: زیروزبر کردن
وخراب وپریشان کردن مؤلف عرض کند
کہ متعلق بہ معنی دوم برہم وسند این در ملحقات
می آید (اردو) برہم کرنا۔ پریشان کرنا۔
صاحب آصفیہ نے صرف (برہم ہونا) کا ذکر
کیا ہے جو اسی کا لازم ہے۔

(۳۳۳۴) **برہم زدن آب وخاک** | مصدر اصطلاحی
کنایہ از تہ وبالا کردن وبرباد کردن وتباہ
کردن جہان (انوری ؎) لشکر طغرل تکین
برہم زنندی آب وخاک٭ گرنہ ساکن داروی
شان ہیبت طغرل تکین٭ (اردو) دنیا کو
تہ وبالا کرنا۔ تباہ کرنا۔

(۳۳۳۵) **برہم زدن اسباب** | مصدر اصطلاحی۔
پریشان وتہ وبالا کردنش (انوری ؎) بخدائے
کہ وصف بیچونش٭ ہمہ اسباب عقل برہم زدش٭
(اردو) سامان کا برہم اور پریشان اور تہ وبالا کرنا

برہم زدن جہان | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر را جستجو کردن وتلاش کردن۔ ودیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد۔ طالب سند استعمال
می باشیم کہ گوش مانخورد ومعاصرین عجم برزبان
ندارند وبہ تحقیق ما (۲) مرادف (برہم زدن آب
وخاک) کہ گذشت وموافق قیاس است۔
(اردو) (۱) تلاش کرنا۔ بقول آصفیہ۔ ڈھونڈنا
کھوج لگانا۔ سراغ لگانا (۲) دیکھو (برہم زدن
آب وخاک)

(۳۳۳۷) **برہم زدن چشم** | مصدر اصطلاحی۔ پریشان
شدن چشم وبہ تکلیف افتادن آن وکنایہ از
بند وبیکار شدنش۔ ومتعدی آن ہم (صائب ؎)
چشمی است کہ برہم زدہ از موی زیاد است٭
تا دل رگ خامی زہوس داشتہ باشد٭ (اردو)
آنکھ بند ہونا۔ آنکھ بند کرنا۔

(۳۳۳۸) **برہم زدن دفتر** | مصدر اصطلاحی۔
پریشان کردن دفتر (میرزا معز فطرت ؎)
برہم زدیم دفتر رنگ پریدہ را٭ بر نام ہیچکس رقم

وصل یار نیست ؎ (اردو) دفتر پریشان کرنا۔

(۳۴۴۲) **برہم زدن دودمان** مصدر اصطلاحی۔ برباد و تباہ کردن خاندان (محتشم کاشی ؎)
کی گمان می برد دل کان شمع فانوس حجاب ؎ زحجاب
زعرفان دم زند صد دودمان برہم زند ؎ (اردو) خاندان کو برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

(۳۴۴۳) **برہم زدن دیدہ** مصدر اصطلاحی۔ مراد (برہم زدن چشم)۔ (ظہوری ؎) دیدہ برہم زن و
حائل مردار ؎ بنشین کنجی دور بان بشناس ؎ (اردو) دیکھو برہم زدن چشم۔

(۳۴۴۴) **برہم زدن قرار** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از بی قرار و پریشان کردن و لازم ہم۔ (ظہوری ؎) وادیم قسم بہ بی قراری ؎ برہم زنی قرار ما را ؎ (اردو) بی قرار کرنا۔ پریشان کرنا۔ بی قرار ہونا۔ پریشان ہونا۔

(۳۴۴۵) **برہم زدن گِل** مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر کاف فارسی۔ پریشان و برباد کردن (ظہوری ؎) عشق او کرد خوب زشت مرا ؎ زدہ برہم گِل سرشت مرا ؎ (اردو) مٹی خراب کرنا۔ بقول آصفیہ تباہ کرنا۔ خراب کرنا۔ ستیاناس کرنا۔ برباد کرنا۔

(۳۴۴۶) **برہم زدن لب** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ از بند کردن و شدن لب (ظہوری ؎) بجنش ای
مژگان صد حکایت در میان داری ؎ اگر گاہی لبی برہم زند اظہار می گنجد ؎ (اردو) لب بند کرنا۔ لب بند ہونا۔

برہم زدن نش مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار برسر غثیان و تہوع آمدن طبیعت۔ حیف است کہ سندی پیش نکرد و محققین فارسی زبان برزبان ندارند ولیکن موافق قیاس است و کنایہ باشد از پریشان شدن و کردن طبیعت (اردو) طبیعت کا پریشان ہونا۔ طبیعت کو پریشان کرنا۔

(۳۴۴۸) **برہم زدن نسخہ** مصدر اصطلاحی۔ برہم کردن و ضائع کردن و از دست دادن آن

ظهوری ـه) برهم زدیم نسخهٔ ترکیب عشق را ٭ قوت بضعف و عجز به نیرو گذاشتیم ٭ (اردو) نسخہ ضائع کرنا۔ کھونا۔

برهم زننده استعمال۔ بقول شمس نگریستن و پیوستن و مژه برهم زدن **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل است از مصدر (برهم زدن) که گذشت محقق بی تحقیق غور نکرد و معانی غلط و خلاف قیاس نوشت (اردو) ناقابل ترجمہ۔

برهم شدن مصدر اصطلاحی (۱) پریشان شدن و (۲) در غضب آمدن۔ معاصرین عجم برزبان دارند (ظهوری ـه) ازان اسباب ایمانی که برهم میشود ایمان ٭ فدای چشم کافر ما جزای میتوان کردن ٭ (اردو) (۱) پریشان ہونا (۲) برہم ہونا۔ غصّے ہونا۔ دیکھو بخشم شدن۔ (۱۲۴۸)

برهم شکستن چین زلف مصدر اصطلاحی۔ چین زلف را پریشان کردن و پریشان کردن زلف است و بس (انوری ـه) صبا را پای در زلف تو بشکست ٭ چو چین زلف را برهم شکستند ٭ (اردو) زلف کو پریشان کرنا۔ (۱۲۴۹)

(۱۲۵۰) **برهم فشاردن جگر** مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از پژمرده کردن جگر (ظهوری ـه) این ناله ام از کام و زبان برنتراود ٭ کز درد تو برهم نفشارد جگرم را ٭ (اردو) جگر کو پژمردہ کرنا۔

(۱۲۵۱) **برهم فگندن دام** مصدر اصطلاحی۔ گستردن دام است و بس (ظهوری ـه) صیاد آهویت سر ما زدهها زبس ٭ برهم فگنده دام تو از دانه پرشد است ٭ (اردو) دام بچھانا۔ دام پھیلانا۔

برهم کار اصطلاح۔ بقول بهار (۱) تباه کنندهٔ کار (میرزا صائب ـه) عشقبازان را طرف بسیار پیدا میشود ٭ کار اگر عشق است برهمکار پیدا می شود ٭ و فرماید که از اهل تحقیق مسموع است که بخط میرزای مذکور (بهمکار) بضم بای فارسی بنظر آمده و درینصورت همکار بمعنی هم پیشه و

حریف باشد یعنی بسیار حریف و هم پیشه بهم سیل
صاحب انند سرف تجرت نقل نگارش مؤلف
عرض کند که لفظ برهم مرکب شده است بالفظ
کار و بهرد و بمعنی خود است و اسم فاعل ترکیبی است
لقاعدهٔ فارسی و آنچه ذکر بای فارسی در ینجا کرده
است محل آن نیست و (برهم کار) بالضم به بای
فارسی بجایش هم نمی آید - سبحان الله چه خوش تحقیقی
است که اہل تحقیق دیوان قلمی صائب را دیده
اند و بعوض موحده - بای فارسی مکتوب بود و از ینهم
سخن آفرینی برای آنست که این را بمعنی حریف
گیرند وای بر محقق - می پرسیم از که اگر (برهم کار)
را کنایه از حریف گیریم چه نقصان باشد که کنایه
لطیف است چرا که برهم کننده کار عاشق همان حریف
اوست - پس کوه کندن و موش مرده بر آوردن
کار محققین نیست و دور است از شان تحقیق
و تحقیق آنست که معنی بیان کرده اش حقیقی است
و (۲) کنایه باشد از رقیب (اردو) (۱) کام کو
برہم کرنے والا (۲) رقیب - بقول آصفیہ - حریف
دشمن - عدو - مخالف (مخیر ۵) یہ نہ ہوگا کہ
مرے قتل سے درگز رینگے جو رقیبوں نے سکھایا ہے وہ کر گزرینگے

(۱۵۳۳) **برهم کردن** | مصدر اصطلاحی متعدی
برهم شدن بهر دو معنی که گذشت - معاصرین عجم بر
زبان دارند (اردو) (۱) پریشان کرنا - برہم
کرنا - (۲) غصّہ دلانا - برافروختہ کرنا - بھڑکانا -

برهمن | بقول سروری (۱) نام بت پرستان (سعدی ۵) بہ تقلید کافر شدم روز چند
برهمن شدم در مقالات زند ؎ و بقول جهانگیری با اوّل و ثانی مفتوح به های زده قومی است
از هندوان که در میان ایشان از انها اصیل تر نبود - مرادف برهان (که گذشت) و برهمند
(که می آید) و بقول جامع بمعنی اصل هنود - و بت پرست و زنّار بند و بقول برهان اصل و
نجیب هندوان و فرماید که بر وزن کرکدن بفتح اوّل و سکون ثانی هم آمده صاحب ناصری گوید

که بروزن قلزم یعنی بت پرست و زنار بند انجب هنود و بقول بعض گویند که چون نام زرتشت براهام
بوده و بیاس حکیم از هندوستان بامتحان وی بایران آمده بعد از ملاقات و مقالات ره سپر کیش
و آئین او گرویده بهندوستان بازگشت و طریقت او را بهندیان بیاموخت آن طائفه را برهمن
لقب شد و براهمه بقانون عرب جمع آن - یکی از فضلا گفته (ره) ای برهمن آن عذار چون لاله
پرست کو رخسار نگار چارده ساله پرست گر چشم خدای بین نداری باری خورشید پرست
شو نه گوساله پرست و فرماید که برهمند و برهمه مرادف آن - خان آرزو در سراج گوید که
تحقیق اینست که لفظ هندی است و معنی آن موافق مذهب اینها در جائیکه چهار طریق قرار داده
جمشید نوشته مرقوم است و چون تلفظ آن بر غیر هندی دشوار است برهمن مقرر کردند چه در
فارسی و چه در عربی از ینجهت جمع آن در عربی براهمه و در اصل بای آن مکسور بود و فتح با و
سکون را و فتح را هر دو صحیح است و فرماید که وجه صحت (برهمه) میتواند شد که نون را از جهت تخفیف
حذف کرده ها در آخر زیاده کرده باشند و وجه زیادت دال در آخر برهمند بجایش خواهد آمد - بهار
گوید که براهمه جمع برهمه باشد نه برهمن و فرماید که لفظ براهمه تراشیده فارسی زبانان متعربست و در
کتب تواریخ مثل اکبرنامه وغیره مذکور مؤلف عرض کند که خان آرزو پی بحقیقت نبرده است
هندی نیست بلکه لغت سنسکرت است از لفظ برهم بکسر اول و فتح دوم و سکون های هوز بمعنی یزدان
و روح اعظم و نون نسبت که در سنسکرت می آید معنی لفظی این منسوب به خدا و قومی که خود را بخصوصیت
خاص کند از جمیع اقوام هنود و شریف تر دانند در اینها فارسیان تصرفی در اعراب کرده اند و برهمه را
معرب برهمن قیاس توان کرد به تبدیل نون به های هوز و براهمه جمع معرب بقاعده عرب ولیکن

صاحب محیط المحیط براہمہ را جمع برہمن نوشتہ و برہمن را معرب قرار دادہ بہر دو صورت براہمہ تراشیدہ فارسی زبانان نیست و محققین لغات عرب براہمہ را ترک کردہ اند و برہمن را معرب گرفتہ اند و آنچہ (برہمان) بالف گذشت۔ جا دارد کہ مزید علیہ این دانیم و جا دارد کہ آن را ہم لغت مستقل سنسکرت خیال کنیم کہ ترکیب آن با لفظ برہما و نون نسبت است و در برہما بمعنی یزدان مرادف برہم کذا فی التاسع و برہمند کہ بزیادت دال زائد در آخر می آید مفترس است کہ فارسیان دال زائدہ در آخر کلمات می آورند چنانکہ شفتالو و شفتالود (اردو) برہمن۔ اسم مذکر۔ دیکھو برہمان۔

(۲) برہمن بقول برہان حکما و علما و دانشمندان و پیر و مرشد و بت پرستان و آتش پرستان ہم و بقول جامع بمعنی حکما پیر و مرشد بت پرستان۔ صاحب ناصری گوید کہ بیشتر بر علمای ہنود اطلاق کنند چہ برہما بعقیدۂ ایشان فرشتۂ بسیار بزرگ است و او را تمجید و نیایش کنند مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است و بس حقیقت این ہمین قدر است کہ حکما و علما و دانشمندان و فقرای ایشان درہمین قوم یافتہ شدند و علما و فقرای دیگر اقوام را ہم اینہا بزبان خود برہمن خوانند۔ پس تعریف این را در جمع کردن غلط است بلکہ حکیمی و عالمی و عاقلی و فقیری اعم ازینکہ از قوم شان باشد یا از دیگر اقوام و مذاہب۔ در سنسکرت برہمن گویند بمجاز (اردو) سنسکرت مین حکیم اور عالم اور عاقل اور فقیر کو بنظر عزت بر سبیل مجاز برہمن کہتے ہین اس لئے کہ قوم ہنود مین یہ لوگ عموماً برہمن ہی پائے گئے ہین۔

(۳) برہمن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بتخانہ و بحوالۂ نسخہ وفائی بتکدہ ایست در ہند (میر معزی ۵)

بہار چین کن از آن روی بزم خانۂ خویش ؛ اگرچہ خانۂ تو نوبہار برہمنست ؛ مؤلف عرض کند کہ

باعتبار سروری این را ہم مجاز معنی اوّل دانیم کہ بتکدہ را منسوب بہ خدا کردند و ماخذ این ہمان کہ بمعنی اوّل گذشت (اردو) بتکدہ بقول آصفیہ بتخانہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دیکھو بتکدہ۔

برہمند بقول برہان و بحر و جامع و جہانگیری مرادف برہمن کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ ماحقیقت ماخذ این را بر برہمن بیان کردہ ایم کہ مزید علیہ آن و مفرّس است۔ (ناصر خسرو ے) برہمندی را بدل در جای کن ٪ گرہمی زا بیزد پرستی برہمی ٪ (اردو) دیکھو برہمن۔

برہمنہ خان آرزو در سراج ذکر این با برہمن کردہ و مرادف برہمہ و برہمن قرار دادہ۔ ما حقیقت برہمہ را بمعنی اوّل برہمن بیان کردہ ایم کہ معرّب است و برہمنہ جز ہمین نیست کہ مزید علیہ باشد یعنی بر برہمن ہای ہوز زیادہ کردہ اند و استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم برزبان ندارند۔ طالب سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برہمن۔

(۱۲۹۴) **برہم نہادن** مصدر اصطلاحی۔ بالای یکدیگر نہادن و جمع کردن (ظہوری ے) بہ جادہ ہم در پی ہر دہ برہم ٪ اگر جان تواند شدن رونمایست ٪ (ولہ ے) یک روز بیش گرچہ ز ہجران نرفتہ است ٪ صد سالہ مردنست کہ برہم نہادہ ایم ٪ (ولہ ے) روزہای تیرہ بختان را زشب برہم نہاد ٪ صبح ردی آنکہ بر خورشید ما در زاد بست ٪ (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا۔ جمع کرنا۔

(۱۲۹۵) **برہم نہادن چشم** مصدر اصطلاحی۔ بند کردن چشم۔ مخفی مباد کہ درینجا چشم را بر سبیل مجاز بمعنی غلاف چشم و پلک گرفتہ و از ہمین معنی کنایہ بند کردن چشم پیدا می شود۔ فقال (ظہوری ے) بہ چشم برہم نہ زبان درکش ز آفت ایمنی ٪ خلوتی از خویش می ترسد بخلوت میرود ٪ (اردو) آنکھ بند کرنا۔

برہمون بقول شمس۔ (۱) بالضم آب ابلش و

(۲) دائره که ملون گاه ماه باشد که بگرد ماه و آفتاب پدید آید و فرماید که بباری فارسی هم آمده **مؤلف** عرض کند که آنچه بای فارسی عربی بمعنی دائره می آید پرهون) بدون میم است صراحت ماخذش هانجا کنیم درینجا همین قدر کافی است که غلطی کاتب مطبع یا تسامح محقق باشد که بامیم چارم نوشت - همه محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند بدولت سند استعمال اعتبار را نشاید و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مرکب باشد از برهم بمعنی خورش و واو و نون نسبت و معنی لفظی این منسوب به هم یعنی چیزی که بر چیزی است و کنایه از آرایش و هاله - اندرین صورت باید که با لفتح باشد نه با لضم. و جا دارد که حرف علیه برهون دانیم که می آید میم زائد باشد و بس چنانکه (از برهم) و (جرا) و (چرام) (اردو) (۱) آرائش بنوشت دیکھو آرایش (۲) هاله بقول آصفیه - اسم مذکر دائره کنڈل چاند کا منڈل

برهمه | بقول برهان و جامع و (جهانگیری در ضمیمه) و (خان آرزو در سراج) مرادف برهمن

مؤلف عرض کند که ما ذیل معنی اول برهمن حقیقت این بیان کرده ایم که معرب است (امیر خسرو ؎) زنند بر همه انشمی چو شمع حریر بر نیان افگنده بر دوش (اردو) دیکھو برهمن

برهمه سوگند | مقوله - بقول بهار و انند یعنی همه را سوگند است (طالب آملی ؎) عزیزتم از اوج ملامت فگنده بر همه سوگند که خوارم کنید

مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی است و ضرورت نداشت که بصورت مقوله یا محاوره بیان کنیم (اردو) تمام پر قسم هے یعنی تمام لوگون کو قسم دیتا هوان

برهمی معامله | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بند شدن کار و بیر و نقی آن **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند و دیگر محققین فارسی زبان ساکت (اردو) معامله کی برهمی - یا خرابی موقوف

(۳۴۵۵) **بره نشاندن** | مصدر اصطلاحی - منتظر کردن و در انتظار نشاندن کسی که انتظار کسی می کند در رهگذرش می نشیند (ظهوری ؎) انتظارم بره عشق

از بسکه نشاند تو نتوانم کرد می چشم زره بر دارم (اردو) تاک مین بٹھانا۔ انتظار کروانا۔

بره نشستن مصدر اصطلاحی۔ لازم مصدر گذشته نشستن بر راه و انتظار کردن (ظهوری) شبها بره نسیم منشین تا مهر تو بر سحر نیفتد ۔ (اردو) راسته پر بیٹھنا۔ انتظار کرنا۔ (١١٥٢)

(الف) **برهنگی** بقول بهار (ب) بالتحریک

(ب) **برهنه** و بالسکون (١) بمعنی عریان مثل تیغ برهنه و لوای برهنه و (٢) بمعنی خالی و مجرد مجاز است چون درخت برهنه یعنی درخت بی برگ و امثال آن (صائب) بی پارهٔ جگر نبود راه را اثر از لشکر است فتح لوای برهنه‌رای (محمد قلی سلیم) گلی دارم ز رنگ و بو برهنه سهی سروی چو آب جو برهنه صاحب تحقیق الاصطلاحات برمعروف قانع مؤلف عرض کند که معنی اول حقیقی است یعنی کسی که از بی ملبوسی عریان است و معنی دوم کنایه از بی سر و سامان اعم از اینکه برای انسان باشد یا غیر انسان (صائب) پروای اسپ نیست گدای برهنه را سیل آب زندگی است سرای برهنه را مخفی مباد که بر بمعنی بیرون بمعنی سینه هم گذشت و بر بمعنی لب و شتمش بر بمعنی روشن هم و هن بالفتح بقول برهان بمعنی اندام می آید و های هوز در آخرش آمده افادهٔ معنی مفعولی کند پس معنی ترکیبی این کسی که اندام خود روشن و بیرون دارد و کنایه از غیر ملبوس و معنی دوم مجاز آن همین قدر است حقیقت ماخذ (ب) و اختلاف اعراب نتیجه محاورهٔ زبان که بروزن سرغنه و شانه هر دو آمده و (الف) بقاعدهٔ فارسی افادهٔ معنی مصدری کند بحذف های هوز و زیادت کاف فارسی با یای مصدری (طالب آملی) تیغ در برهنگی فاش کند جوهر خویش مصلحت هاست درین شیوهٔ عریانی ما (اردو) بجادلر ذکر الف را هم بهر دو معنی مصدری (ب) گیرم یعنی بی لباسی و بی سر و سامانی۔

(اردو) (الف) برہنگی ننگاپن ۔ بی لباسی مؤنث (ب) (۱) برہنہ ۔ ننگا ۔ بی لباس ۔ (۲) بی سروساماں ۔

برہنہ بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی عریان بودن ۔ که حقیقی است (اثیراومانی ﴿) برہنہ بود جہان مدتی و درزی ابر ٭ دوخت از پی عالم سفید پیراہن ٭ (اردو) برہنہ رہنا ۔ ننگا رہنا ۔

(الف) **برہنہ پا پا گذاشتن** مصادر اصطلاحی ۔
(ب) **برہنہ پا پا نہادن** بقول بحر (۱)
(ج) **برہنہ پا قدم زدن** درحالتی که پا از کفش خالی باشد بر چیزی پا گذاشتن (وحید الف ﴿) چگونہ حرف توبی پرده با رقیب زنم ٭ برہنہ پا نتوان پا بروی خار گذاشت ٭ (جامی ج ﴿) برہنہ پا قدم بر خاری زد ٭ بگل از خار و خس مسمار میزد ٭ بہار بذکر (الف) قانع ۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بذکر (ب) سند وحید پیش کرده متعلق بالف است و فرماید که اگرچه تکرار لفظ پا ست ولیکن در واقعه این لفظ مکرر نیست فتامل و صاحب بحر نقل ہمین فقره آخره برداشته **مؤلف** عرض کند که تکرار لفظ پا در الف و ب مسلم است و در (ج) بعوض پا قدم است ولیکن در معنی از (برہنہ پا) پای بی کفش و نعلین مراد است یعنی پای که برہنہ و عریان است پس نمیدانیم که خان آرزو چه می گوید که در واقعه لفظ پا مکرر نیست ۔ شک نیست که لفظا مکرر است فتامل ۔ مخفی مباد که از مصدر (ج) معنی (۲) برہنہ پا برفتار آمدن ہم پیدا است که (قدم زدن) در محاوره عجم بمعنی رفتار کردن و رفتن می آید (اردو) (۱) بغیر جوتی کے کسی چیز پر پاؤن رکھنا (۲) ننگے پاؤن چلنا ۔

(الف) **برہنہ پای** اصطلاح ۔ الف ۔
(ب) **برہنہ پائی** بقول بہار و انند معروف **مؤلف** عرض کند کسی که در پایش کفش و نعلین نباشد (ظہوری ﴿) دل بہ ہوسکر دان

یافتہ رہنمای را ؎ ہر دم تیغ می برد جان برہنہ پائی را
و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف
افادہ معنی مصدری کند یعنی بی نعلینی و عریانی
پای (صائب ؎) فغان کہ آبلہ در پردہ می کند
اظہار ؎ شکایتی کہ مرا از برہنہ پائی نیست ؎ (اردو)
(الف) ننگے پاؤن۔ بقول آصفیہ۔ برہنہ پا۔
(ب) برہنہ پائی۔ مؤنث یعنی جوتا پاؤن مین
نہ رہنا۔ حاصل بالمصدر۔

برہنہ جو | اصطلاح۔ بقول انند۔ بحوالہ
فرہنگ فرنگ بفتح جیم و سکون واو نوعی از
جو باشد بی قشر و پوست **مؤلف** عرض کند کہ
قلب اضافت جو برہنہ (اردو) جو کی ایک قسم
جس پر چھلکا نہین ہوتا۔ مذکر۔

(الف) **برہنہ رو** | اصطلاح۔ بہار
(ب) **برہنہ روی** | مذکر (الف) گوید کہ
(۱) بی حجاب و گشادہ روی **مؤلف** عرض
کند کہ ہردو یکی است جز من کہ در آخر (ب)
یای زائد است و مقصود محققین از نیمینی زبان دراز
است چنانکہ از سند شان پیدا است (اسمٰعیل ایما
؎) تیغ زبان بدگوہر جوہری ندارد ؎ تا حلقہ ہای
خط شد جوشن برہنہ رو را ؎ و بقول صاحب
تحقیق الاصطلاحات (۲) امرد **مؤلف**
عرض کند کہ این کنایہ ایست کہ روی امرد
برہنہ از خط باشد (صائب ؎) حسن برہنہ
رویان بریک قرار باشد ؎ ہر روز خط کمالی بہ
حسن می فزاید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (۳)
بمعنی حقیقی بی نقاب ہم (صائب ؎) زہی
نقاب جمالت برہنہ روئی ہا ؎ خموشی تو زبان بند
کا موئی ہا ؎ (اردو) الف و ب (۱) منہ پھٹ
بقول آصفیہ۔ منہ زور۔ بیہودہ گفتار۔ زبان
دراز۔ دریدہ دہن۔ موقع بے موقع بولنے والا
(بحر ؎) تو تو مین مین کرو نہ تم اے شیخ ؎
رند بیخوار ہے بہت منہ پھٹ ؎ (۲) امرد یعنی
وہ لڑکا جس کا خط آغاز نہ ہوا ہو۔ مذکر (۳)

بے نقاب جس کے مُنہ پر نقاب نہو۔

برہنہ زدن حرف مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) صریح و پوست کندہ گفتن بہار
بذکر این ساکت (مخلص کاشی ؎) برہنہ ہرکہ
زند حرف در برابر خصم ؛ حریف خویش بخاک
افگند چو کشتی گیر ؛ **مؤلف** عرض کند کہ (۲)
در پردہ نگفتن و صاف گفتن و بجرأت و بلاتامل
گفتن ۔ ما معنی اوّل الذکر را تسلیم نہ کنیم و سند
قول ما ہم کلام مخلص کاشی است کہ بالاگذشت
فتامل (اردو) (۱) پوست کندہ ۔ کہنا تفصیل
کے ساتھ کہنا۔ (۲) جرأت کے ساتھ بلا تامل
صاف صاف کہدینا۔

(الف) برہنہ سر اصطلاح ۔ (الف)
(ب) برہنہ سری بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ (۱) عریان سر و (۲) کنایہ از
حاجی است و (ب) بقولش بمعنی مجرمی و بیحرمتی
و محرومی ۔ صاحب شمس برمعنی دوم الف قانع
و گوید کہ محرم کعبہ در حالت احرام سر برہنہ و نسبت
(ب) فرماید کہ کنایہ از احرام است در راہ کعبہ
صاحب ضمیمۂ برہان برمعنی اوّل الذکر (ب)
قانع و صاحب بحر ہمزبانش ۔ **مؤلف** عرض کند
کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اوّل
و معنی دوم کنایۃً موافق قیاس است ولیکن
مشتاق سند می باشیم کہ معاصرین عجم ازان ساکت
و دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند و
(ب) (۱) بمعنی حقیقی یعنی سر برہنگی و عریانی سر
بزیادت یای مصدری برالف و (۲) حالت
احرام نظر بر قول شمس و نظر برمعنی دوم (الف)
و (۳) بیحرمتی چنانکہ ذکرش بالاگذشت اگرچہ
این ہم موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند
می باشیم ۔ ازینکہ معاصرین عجم و دیگر محققین اہل
زبان ازین معنی اصطلاحی ۔ سکوت ورزیدہ اند
(اردو) (الف) (۱) ننگے سر۔ (۲) وہ شخص جو
احرام حج باندھا ہوا ور ننگے سر ہو۔ (ب) (۱)

سر برہنگی یعنی وہ حالت جو سر پر کوئی لباس نہ ہو مؤنث (۲) احرام کی حالت مؤنث (۳) بیچارگی مؤنث

برہنہ شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی عریان شدن (جمال اصفہانی ۵) پس برہنہ شوند چون شمشیر ہا تا کہ با نفس کارزار کنند ہ (اردو) برہنہ ہونا۔ ننگا ہونا۔

برہنہ قدم اصطلاح۔ بقول بہار معروف مؤلف عرض کند کہ کسی کہ پای او کفش ندارد اسم فاعل ترکیبی است (کمال اسمعیل ۵) طرف کلاہ نرگس و چین قبای گل ہ زربفت و من برہنہ قدم چون صنوبر مرہ (اردو) دیکھو برہنہ پای

برہنہ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی عریان کردن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۲) بے حجاب و ملی ہار دہ کردن مؤلف عرض کند کہ برای معنی دوم طالب سندی باشم۔ (نظامی ۵) خوردن آن گندم نامردش ہ کرد برہنہ چو دل گندمش ہ (اردو) (۱) ننگا کرنا (۲) بے پردہ اور بے حجاب کرنا۔

برہنہ گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی اوست یعنی عریان شدن (خسرو دہلوی ۵) برہنہ گشتہ تنہ گل بباغ ہ بادکنان خس کشی از ردی لاغ ہ (اردو) ننگا ہونا برہنہ ہونا۔

(الف) **برہنہ گفتن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) **برہنہ گو** صاحب آصفی ذکر
(ج) **برہنہ گوئی** (الف) کردہ از معنی ساکت و (ب) بقول بہار آنکہ بی پردہ حرف زند و صریح و پوست کندہ بگوید و فرماید کہ ہم برین قیاس است (برہنہ زدن حرف) کہ گذشت (میرزا آصیل ۵) گر عیب تو نخواہی

پوشیدہ . بر تو ماند نہ پیراہن تن خود گردان برہنہ
گوراہ صاحب بحر ذکر (ج) کردہ گوید کہ صریح و
فاش گفتن **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت (الف)
بر (ب) برہنہ زدن حرف) گذشت و این مرادف
آنست و خیال خود ہم ہمہ را انجا ظاہر کردہ ایم (ب)
اسم فاعل ترکیبی است (ج) امر حاضر الف و (ج) حاصل
بالمصدر ش دیگر ہیچ (**اردو**) الف دیکھو برہنہ
زدن حرف (ب) صاف و صریح کہنے والا . صاف و
صریح کہدے (ج) صاف گوئی . مؤنث .

برہنہ ماندن | عریان و بی لباس ماندن است صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (خسرو دہلوی ؎) ہر شجر باغ ز
تا بنہ ماندہ ز بی برگی خود برہنہ (**اردو**) ننگا رہنا .

برہوت | بقول برہان بروزن بہہوت (۱) نام وادی است در حضرموت . و فرماید کہ گویند
در انجا چاہی است کہ ارواح کفار و منافقین در انجا جمع شوند صاحب جامع فرماید کہ (۲) نام صحرائی
است در حضرموت و بقول صاحب ہفت نام وادیست در حضرموت صاحب انند ہمزبان
برہان **مؤلف** عرض کند کہ صاحب محیط اعظم ذکر این نکرد و بخیال ما غلطی کاتب برہان بیش
نیست کہ وادی را دار و نوشت و این لغت عرب است (کذا فی منتہی الارب) (**اردو**) (۱)
ایک دوا کا نام برہوت ہے جس کی حقیقت سے صاحبان مفردات طب ساکت ہیں (۲) برہوت
حضرموت میں ایک صحرا کا نام ہے . مذکر .

برہود | بقول سروری (۱) بہ رای مہملہ بوزن فرمود مرادف بہبود . خانہ کہ آتش دران گرفتہ
باشد و ہنوز نسوختہ (ناصر خسرو ؎) چو نرم گویم با تو مرا درشت مگوی نہ مسوز دست جز آنرا کہ مر ترا
برہود نہ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اول مفتوح و ثانی زدہ و ہای مضموم و دال معروف چیزی
کہ بسوختن نزدیک شدہ و حرارت آتش آنرا ازو ساختہ باشد مرادف بہبود . صاحب ناصری (م

ہمین سند نقل بہود کردہ۔ صاحبان رشیدی وجامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج گوید کہ از سند ناصر خسرو صیغۂ ماضی است از (برہودن) بمعنی مطلق سوختن وفرماید کہ آنچہ عزیزان نوشتہ اند خطاست **مؤلف** عرض کند کہ درست گوید کہ در سندی کہ پیش شد (۲) ماضی مطلق مصدر (برہودن) مستعمل است کہ می آید ولیکن معنی اوّل را نظر بر اعتبار صاحبان سروری وجامع و ناصری کہ از اہل زبانند درست خیال می کنیم کہ مجرد ہود بہ ہمین معنی می آید۔ پس این مزید علیہ آن باشد وحق آنست کہ از ہمین لفظ مصدر (برہودن) بمعنی سوختن وضع کردہ باشند تصفیۂ ماخذ بر مصدر کنیم وحقیقت بہود بجایش می آید (اردو) (۱) وہ چیز جس میں آگ لگی ہو اور ابھی نہ جلی ہو۔ مؤنث (۲) جلا۔ جلنا۔ کا ماضی مطلق۔

(الف) **برہودن** (الف) بقول موارد

(ب) **برہودہ** بمعنی سوختن وفرماید کہ برہود ماضی مطلق اینست کہ (استعمالش بلفظ برہود گذشت) و (ب) بمعنی سوختۂ چقماق و جائیکہ نزدیک بسوختن رسیدہ ودر گذشتہ۔ صاحب نوادر ہمزبانش وگوید ہود مخفف برہود است کہ می آید وذکر برہودہ ہم کند بمعنی بالا۔ صاحب انند بحوالۂ بہار (الف) را بمعنی (۱) سوختن و (۲) متغیر شدن رنگ از حرارت آتش و (۳) بمعنی آوارہ بدن وگشت وگذار کردن گفتہ وما این را در بہار عجم نیافتیم **مؤلف** عرض کند کہ ہود بضمّ اوّل وسکون ثانی وثالث بمعنی لتۂ سوختہ کہ بالای سنگ آتش زنہ نہند می آید پس ہمین است اسم مصدر (ہودن) بمعنی سوختن کہ متروک است وبرہودن مزید علیہ آن باشد بزیادت کلمۂ بر بران معنی دوم موافق قیاس است بر سبیل مجاز ومعنی سوم بیان کردۂ انند را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ باقی حال این مصدریست سالم التصریف

نہ کامل التصریف و (ب) افادہ معنی اسم مفعول همین مصدر کند بزیادت ہای ہوز بر معنی مطلق وجا دارد که برہود را که گذشت مخفف این دانیم	(اردو) الف (۱) جلنا (۲) حرارت آتش سے متغیر ہونا (۳) آوارہ ہونا (ب) سوختہ چقماق یا وہ کپڑا جو آگ کی حرارت سے پیلا ہوگیا ہو اور جلا چاہتا ہو۔ مذکر۔

برہول | بقول شمس چیزی را گویند که نزدیک بسوختن شده وحرارت آنرا زرد ساخته باشد وآنرا بپود نیز خوانند وازناصر خسرو سندی که آورده همان است که بر برہود گذشت **مؤلف** عرض کند که آسان است که این را مبدل برہود دانیم که دال مهمله به لام بدل می شود چنانکه دغ ولغ ولیکن معاصرین عجم ومحققین اهل زبان ازین ساکت وسندی که بالا مذکور شد دران تحریف راه یافته و برہود را برہول نقل کرده مخفی مباد که ہود بہمین معنی می آید ولیکن ہول باینمعنی نیامده تا اینرا مزید علیه آن می دانستیم بزیادت کلمهٔ بر بران پس این را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو برہود

برہون | بقول جهانگیری وسروری وناصری وجامع وبرهان وسراج هر چیز میانه تهی مانند حلقه وطوق و درخانه وحصار ومحوطه وخارست صاحب رشیدی صراحت مزید کند که در همه اسناد که ذیل دیگر معانی می آید بمعنی حصار ومحوطه راست می آید۔ احتیاج بدیگر معانی نیست صاحب برهان گوید که بضم اول نیز درست است صاحب مؤید فرماید که قیل با بای فارسی معتوب **مؤلف** عرض کند که پره۔ به بای فارسی مفتوح وثانی مشدد بمعنی مطلق حلقه بجای خود آن اسم جامد فارسی زبان است و پرہون هم که به بای فارسی می آید مرکب است پره و واو و نون نسبت ومعنی لفظی آن منسوب به حلقه وکنایه باشد از هر چیز میانه تهی و دیگر معانی خاص مجاز ومتعلق به همین معنی عام واین مبدل آن باشد که بای فارسی بدل

چنانکہ تپ ونب (اردو) ہر وہ چیز جو محیط ہو جیسے ہالہ۔ حصار۔ پرکار کا دائرہ وغیرہ۔

(۲) برہون۔ بقول جامع و (سروری بحوالۂ تحفہ) بمعنی پرکار و فرماید کہ در یکی از نسخ کہ اسم مؤلف گفتش معلوم نمی شود سند عمعق را (کہ بر معنی مشتم می آید) باستشہاد ایمعنی آوردہ اما بخاطر میرسد کہ بمعنی دائرہ انسب باشد مؤلف عرض کند کہ عیبی نیست کہ این را متعلق بمعنی اول دانیم و مراد از دائرۂ پرکار باشد نہ پرکار (اردو) پرکار کا دائرہ۔ مذکر۔

(۳) برہون۔ بقول جہانگیری و ناصری و جامع و (سروری بحوالۂ شرفنامہ) بمعنی ہالہ زردکی (۵) ایا قد تو چون سروی: دیبا گرد آن آذین ۞ یا روی تو چون ماہی زعنبر گرد آن برہون مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اول است و بس (اردو) ہالہ۔ دیکھو برہون کے دوسرے معنے

(۴) برہون۔ بقول جامع و برہان و سروری۔ بحوالۂ شرفنامہ بمعنی آرایش مؤلف عرض کند کہ (برہون) بہمین معنی بجایش گذشت۔ جا دارد کہ آن مزید علیہ این باشد بزیادت میم یا متعلق بمعنی اول برہون وشک نیست کہ نسبت قوی با معنی اول ندارد ولیکن نظر بر اعتبار صاحب جامع ایمعنی را تسلیم کنیم و بدینمعنی اسم جامد ہم توان گرفت (اردو) دیکھو آرایش۔

(۵) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و جامع بمعنی درخانہ (ناصر خسروؒ) دل بیقین ای پسر خزانۂ دین است ۞ چشم تو چون روزنست وگوش چو برہون ۞ گوہر دین چون درمن خزانہ نہادی ۞ روزن و برہونش ہر دو سخت کن اکنون ۞ مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اول است و بس (اردو) گھر کا دروازہ۔ مذکر۔

(۶) برہون۔ بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بمعنی حصار و محوطہ ہم آمدہ (ناصر خسرو

ے) ای شده غافل ز علم حجت و برہان ؎ جہل کشیده بگرد جان تو برہون ؎ مؤلف عرض کند
مستلق بمعنی اوّل است وبس (اردو) حصار۔ دیکھو النگ۔

(۷) برہون۔ بقول جامع وسروری بحوالۂ فرہنگ بمعنی طوق مؤلف عرض کند که نظر
بر اعتبار ہر دو محقق بالا که از اہل زبانند این معنی را تسلیم کنیم و مجاز معنی اوّل دانیم که بجایش گذشت
(اردو) طوق۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گردن بند۔ حلقہ۔ وہ بھاری حلقہ جو
مجرمون یا دیوانون کے گلے مین ڈالتے ہین تاکہ اس کی وجہ سے گردن نہ اُٹھا سکین (گویا ے)
او پری پیکر مین دیوانہ ہون تیری چال کا ؎ طوق ہو میرے گلے مین حلقۂ خلخال کا ؎

(۸) برہون۔ بقول سروری وجامع بمعنی دائرہ (شمس فخری در تعریف حصار ے) فرود چرخ
محل حوادث آمد آن ؎ بصد ہزار جہان خار بست از برہون ؎ (استاد عمعق ے) مردم چشم
چو مرکز پلک چون برہون شود ؎ مرکز و برہون ز عشقت ہر شبی گلگون شود ؎ مؤلف عرض کند
که مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) دائرہ۔ دیکھو برگنہ کے دوسرے معنے۔

(۹) برہون۔ بقول سروری بمعنی خاربست وبقول صاحب جہانگیری۔ برچین وچوب بندی
وبقول ناصری پرچین باغ (قطران ے) بباغ پر گل مانند رخ تو سالا سال ؎ زمانہ بستہ نہ
شمشاد گرد آن برہون ؎ صاحب جامع ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند که مجاز معنی اوّل
است وبس (اردو) باڑھ۔ بقول آصفیہ۔ کانٹون یا جھاڑی کی احاطہ بندی۔

(۱۰) برہون۔ بقول سروری بحوالۂ نسخہ وفائی بہای تازی بمعنی کمر مؤلف عرض کند که
مقصود از کمر بند است و مجاز معنی اوّل (اردو) کمر بند۔ دیکھو بروفہ کے دوسرے معنے۔

(۱۱) برہون - بقول برہان خانۂ کوچک **مؤلف** عرض کند کہ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ محققین اہل زبان ازین ساکت و ہیچ تعلق مجازی با معنی اوّل ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چھوٹا گھر۔ مذکر۔

(۱۲) برہون - بقول برہان - کرگاہ **مؤلف** عرض کند کہ مجرد بیان برہان - متقاضی سند استعمال است کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت - طالب سندی باشیم و با معنی اوّل ہیچ تعلق مجازی ندارد (اردو) کمربند باندھنے کی جگہ یعنی کمر - مذکر۔

(۱۳) برہون - بقول برہان بمعنی کمرکوہ **مؤلف** عرض کند کہ ہیچ تعلق مجازی با معنی اوّل ندارد و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم (اردو) کمرکوہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنث - پہاڑ کا بیچ کا حصہ یعنی میان کوہ

برہوہ | بقول جہانگیری و رشیدی و ناصری و جامع و سراج باوّل مفتوح و ثانی زدہ و ہای مضموم و واو مجہول و ہای موقوف صابون را گویند - صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بر وزن انبوہ است و چیزیست کہ بدان رخت می شویند - صاحب انند صراحت کردکہ لغت فارسی است و ما اسم جامد فارسی قدیم دانیم حالا بر زبان معاصرین عجم متروک و صابون بقول برہان لغت فارسی زبانست مستعمل و صاحب منتخب آنرا لغت عرب گوید و فرماید کہ در اکثر لغات مشترک واقع شدہ - نام دیگر شنیدہ نشد - صاحب محیط بر صابون می فرماید کہ این مشترک است در اکثر لغات و گویند معرّب است و بعربی صَنّس و بیونانی سقوتیا و بہ انگلیسی سوپ نام است از مخترعات ہرمس با نواع مختلفہ درست کردہ می شود گویند گرم و خشک تا آخر

سوم وانچہ دران نشاستہ باشد گرم وخشک تا دوم۔ مقطع۔ مفرّح۔ قوی الجلا معین اکال و منافع وارد (اردو) صابون۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ ایک کپڑا یا مُنہ دھونے کی تیل کی چیز جو تیل سجّی۔ یہ چربی وغیرہ سے بنائی جاتی ہے۔ فارسی مین برآہوہ۔ ترکی مین آچپالیق کہتے ہین۔

(الف) برہنجیت صاحبان سروری وبرہان
(ب) برہنجیتن ومؤیّد ذکر الف کردہ اند وصاحبان برہان وبحر ومؤیّد ذکر ب **مؤلف** عرض کند کہ صراحت کامل بر (برہنجتن) گذشت الف ماضی مطلق (ب) و (ب) بقول بحر بروزن آہیختن بمعنی برکشیدن مطلقاً و برآوردن وفرماید کہ سالم التصریف است یعنی بدون ماضی ومستقبل و اسم مفعول نیاید وصاحب موارد ہمزبانش **مؤلّف** عرض کند کہ مخفّف (برآہیختن) کہ گذشت ومزید علیہ (آہیختن) کہ در مدودہ مذکور وصراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم (اردو) (الف) کھینچا۔ نکالا۔ (ب) کھینچنا۔ نکالنا۔ دیکھو آہیختن۔

برہیہ بقول شمس بالفتح وبالضّم بمعنی (۱) زبان دراز یا (۲) پارۂ از زبان **مؤلّف** عرض کند کہ معاصرین عجم برزبان ندارند ودیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد وسند استعمال پیش نشد اعتبار را نشاید (اردو) (۱) طولانی زمانہ مذکّر۔ (۲) زمانہ کا ایک حصّہ۔ مذکّر۔

بری بقول ہفت بفتح اوّل وکسر رای مہملہ بشناۃ تحتانی رسیدہ (۱) بمعنی پاک وپاک ہستی و (۲) ضد عاری۔ صاحب غیاث این را بہ تشدید تحتانی بمعنی پاک وبیزار وبیگناہ نوشتہ وبقول رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدّین شاہ قاچار بالتّشدید بمعنی (۳) خشکی وبقول صاحب انند لغت عرب است بمعنی اوّل ونسبت معنی سوم گوید کہ ہر شی کہ در صحرا باشد **مؤلّف** عرض کند کہ تسامح صاحب ہفت است کہ این را لغت فارسی خیال کرد واستعمال این در فارسی زبان بمعنی اولش

به تخفیف رای مهمله آمده و معنی دوم بیان کرده اش متحقق نمی شود که مقصودش چه باشد و در معنی سوم تحتانی آخرهٔ نسبت است یعنی منسوب به بَر بالتشدید به (اردو) (۱) بَرّی بقول آصفیه۔ عربی۔ بی گناه۔ بی جرم۔ پاک ہے (۲) بحری کی ضد (۳) بَرّی بقول آصفیه صحرائی۔ دشتی۔ بحری کا خلاف

برباد کسی رفتن واقعه | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالهٔ غواص سخن۔ سانح شدن از واقعه در حضوری (عرفی ـه) ستم تهمت جهال نه برباد تو رفت ز یوسف این را متحمل شده ویم برداشت ز مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و ضرورت ندارد که لفظ واقعه را داخل اصطلاح کنیم بلکه (برباد کسی رفتن چیزی) واقع شدن امری باشد بر کسی (اردو) کسی امر کا واقع ہونا

بریار | بقول شمس لغت فارسی زبانست بمعنی شیر آواز کننده بخشم مؤلف عرض کند که صاحب شمس سندی پیش نه کرد و از صراحت اعراب ساکت۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و هیچ ماخذ این بفهم ما نمی آید۔ بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم بظاهر معلوم می شود که بر بار لغت عرب را که به موحدهٔ سوم بمعنی شیر غرّان است محقق بی تحقیق به تحتانی عوض موحده لغت فارسی قرار داد (اردو) غصے سے ڈکارنے والا غصہ گرجنے والا شیر۔ مذکر۔

بریافش | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ لغت فارسی است۔ بالفتح بمعنی (۱) انتشار و پراگندگی و (۲) نیز منتشر و پراگنده مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که اسم جامد فارسی زبان باشد۔ حیف است که محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) پراگندگی۔ بقول آصفیه۔ انتشار۔ پریشانی۔

مؤنث۔ (۲) منتشر۔ بقولہ پراگندہ۔ پریشان۔

برياق | بقول شمس لغت فارسی است بمعنی دست و بحوالۂ حل اللغات گوید کہ بجای یای تحتانی بمیم ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ (برماق) بمیم عوض تحتانی بقول لغات ترکی نرانگشت ساگو بند و بقول مؤید در ترکی زبان بمعنی دست اگر فارسیان میم را بہ تحتانی بدل کردہ برای دست اسم جامد وضع کردہ باشند بعید نیست خلاف قیاس کہ میم بہ تحتانی یا بالعکس آن بدل نمی شود و بدون سند استعمال بر مجرد قول شمس این را اسم جامد فارسی زبان تسلیم نتوانیم کرد کہ معاصرین عجم ہم زبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) ہاتھ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دست۔ ید۔

بری الذمہ | اصطلاح۔ فارسیان از ہر دو لغت عربی زبان اصطلاحی قرار دادہ اند کہ بمعنی محفوظ و پاک از ذمہ داری۔ بر زبان معاصرین عجم است و محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت۔ فارسیان معاصر گویند کہ "ما ورا ازین اصطلاح یا مطالبہ بری الذمہ دانیم" یعنی بر ذمہ او نیست و او پاک است ازان (اردو) بری الذمہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ صفت جوابدہی۔ اور مواخذہ سے مستثنےٰ۔ بے ذمہ۔ ذمہ داری سے محفوظ۔

بریان | بقول فرہنگ فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی برشتہ کردن و پختن گوشت و ہر چیز دیگر کہ برای خوردن باشد بی آب چہ در دم و چہ بر آتش و سرخ کردن و بو دادن آنہاست در روغن و بقول اند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی برشتہ **مؤلف** عرض کند کہ برشتن مصدر بسیط کامل التصریف کہ ذکرش گذشت و بریدہ مضارع عش و حقیقت ماخذش ہم را انجا مذکور و بریں امر حاضر و بریان بقاعدۂ فارسی اسم حال آن دیگر ہیچ صاحب فدائی غور نکرد بر قواعد فارسی و در

تعریف این زحمت بیجا بر داشت (انوری ۵
ز آتش غیرت خوان تو مقیم است بر فلک ثور و حمل
بریان است (اردو) بریان۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ بھنا ہوا۔ کباب شدہ۔ پختہ۔ پکا ہوا۔

بریان محلّا اصطلاح۔ بقول برہان با ثانی
بی نقطہ و لام مشدد با الف کشیدہ بریانِ باترہ
و پودینہ و ترخان و نان و پیاز را گویند صاحبان
بحر و مؤید و ہفت خوش صراحتے کنند کہ بریانی
را گویند کہ گرد برگردش ترہ و پودینہ و ترخان قاشقہ
باشند **مؤلف** عرض کند کہ مرکب توصیفی است
بریان بمعنی بریان کردہ شدہ و محلّی لغت عرب است
بالضم و تشدید لام زینت دادہ شدہ و صفت کردہ
شدہ (کذا فی المنتخب) پس معنی لفظی این
چیزی بریان کہ با ترہ و پودینہ وغیرہ شریک
باشد۔ فارسیان تحتانی آخرہ را بدل کردند بہ
الف چنانکہ عادت ایشان است در لغات
عرب ہمچون محلّی و محلّا (اردو) (بریان محلّا)
فارسیون نے اس بھونی ہوئی یا تلی ہوئی چیز کو
کہا ہے جس کے ساتھ پودینہ اور روٹی اور پیاز
وغیرہ شریک ہو۔

بریانون بقول شمس با اوّل مکسور و ثانی
زدہ بایای تحتانی مضموم و واو معروف نام مادہ
گاوی بود کہ فریدون را شیر دادہ **مؤلف** عرض
کند کہ این ہمان (برمایون) است کہ بہ میم
سوم و تحتانی مضموم پنجم بجایش گذشت محقق
بی تحقیق آنرا در غیر محلّش قائم کرد و ضم تحتانی
کہ بیان می کند از انہم غلطی او پیداست کہ
بجایش نون مضموم را نقل کرد و نون سوم را
بہ تحتانی بدل ساخت جز این نیست کہ غلطی کاتبش
دانیم و از این کہ محلّ بیانش بلحاظ ردیف حروف
بدست کاتب نیست محقق بی تحقیق را ہم معذور
نداریم (اردو) دیکھو برمایون۔

بریاتی اصطلاح۔ بقول انند و غیاث
بالکسر و کسر نون نوعی از پلاو نمکین **مؤلف**

عرض کند کہ فارسی ہند است بترکیب نون
نسبت بر لفظ بریان فارسیان پلآو گویند کہ
برنج با گوشت درست کنند و ہمین را در ہندوستان
بریانی نام است معاصرین عجم بر زبان ندارند
و محققین زباندان این را ترک کردہ اند۔
(اردو) بریانی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
ایک قسم کا پلاؤ جس میں گوشت بھون کر ڈالا جاتا ہے۔

بری بودن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار رہا بودن و باقی
بودن **مؤلف** عرض کند کہ محقق گمنام در تعریف
این تسامح کردہ است ما از معاصرین عجم بتحقیق رسانیدہ
ایم کہ فارسیان گویند "او از این الزام بری نبود و سزا
یافت" یعنی پاک نبود لیس معنی این پاک بودن است
نہ رہا و باقی بودن و از ہمین قبیل است (بری الذمہ)
بمعنی محفوظ از ذمہ داری و پاک از ذمہ داری۔ مخفی مبادکہ
کاتبش لفظ بری را بشکلی نوشتہ کہ بدو یاد (بری) می نماید لیکن
(بری بودن) ہم محاورۂ معاصرین عجم بمعنی رہا و باقی بودن نیست
از ینجا است کہ ما آنرا بجایش جا نیدہم (اردو) بری رہنا

برتیج بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر ثانی وسکون جیم لغت فارسی است (۱)
بمعنی فرد حساب مفصل و (۲) نام قومی از افغانان **مؤلف** عرض کند کہ برتیج بفتح اول
کسر دوم وسکون مابعد بقول ساطع در ہندی باغی را گویند کہ بیارہ تنبول دران کاشتہ باشند
جادارد کہ ہندیان از ہمین لغت ہندی کنایۃ بمعنی اول و دوم گرفتہ باشند و کاریتان ہند
موجد معنی اول باشند ما این اصطلاح را بمعنی اول در سیاق عرب و عجم نیافتیم و بمعنی دوم
لغت فارسی زبان ندانیم۔ معاصرین عجم ساکت و دیگر محققین فارسی زبان ہم ذکر این نکردہ
اند (اردو) (۱) فرد حساب مکمل مؤنث (۲) پٹھانوں کی ایک قوم کا نام۔ مؤنث۔

بریجن بقول سروری بہ رای مہملہ بوزن کشیدن (۱) تنوری کہ آنرا آفرن نیز گویند

کہ عوض جیم زای ہوز ہم آمدہ یعنی (بریزن) صاحب برہان فرماید کہ ترجمۂ این در عربی فرن بضم اوّل۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی تابہ گلی ہم کہ بران نان پزند مرادف (بریزن) و (۳) بمعنی غربال صاحب جامع برمعنی اوّل قانع مؤلف عرض کند کہ مبدّل بریزن کہ زای ہوز بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ سوز و سوچ وصراحت ماخذ این بر (بریزن) می آید (اردو) دیکھو بریزن۔

بریخ زدان مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری درملحقات (۱) ناپدید کردن و معدوم گردانیدن و (۲) ہیچ انگاشتن (نظامی ؏) بہ ارشاہ بریخ زند نام او٭ نیارد درین کشور آرام او٭ صاحب جہانگیری درملحقات گوید کہ (۳) کنایہ از فراموش کردن و از خاطر محو نمودن و استناد ش از ہمان سند است کہ بالا گذشت۔ صاحب رشیدی این را مرادف بریخ نوشتن و (برآب نوشتن) بمعنی (۴) ضائع کردن کاری گفتہ صاحب بحر ذکر معنی دوم و چارم کردہ گوید کہ کار بیہودہ وضائع کردن است و صاحبان برہان و جامع ذکر معانی اوّل و دوم و سوم کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالہ محققین بالا معنی دوم و چارم را آوردہ زلہ بردارش بہار بذکر معنی دوم فرماید کہ بی ثبات و ناپائدار شمردن است مؤلف عرض کند کہ اشارہ کہ برآب یا یخ کنند زود محو شود۔ پس معنی اوّل درست و دیگر ہمہ معانی طبع آزمائی محققین باشد و سند نظامی بکار معنی اوّل می خورد و بس۔ ولیکن باید کہ این مصدر را ....

بریخ زدن نام قائم کیم (اردو) (۱) مٹانا۔ معدوم کرنا (۲) ہیچ سمجھنا (۳) فراموش کرنا۔ بھولنا (۴) ضائع کرنا۔

یخ نبشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
لیری مرادف (بریخ نوشتن) که می آید
ه از بیهوده و ضایع ساختن کاری و بی اثر
مار کردن (نظامی ؎ ، جهان شربت
ب از یخ سرشتست ؏ بجز شربت ما که
یخ نبشت ؏ بهار این را مرادف (بریخ
) نوشته مؤلّف عرض کند که حقیقتش
ی خودش نوشته ایم و این متعلّق بآن
ت زیراکه ما آن را مصدر (بریخ زدن
) قرار داده ایم و مجرّد (بریخ نبشتن)
ف محو کردن است صاحب هفت ذکر
ی مطلق این بصورت مقوله کرد و این
یا طش نظر بر سند بالا باشد که دران استعمال
ی مطلق است و ما جائز نداریم که تعمیم
در را بتخصیص ماضی بدل کنیم۔ مخفی مباد
شتن مبدّل (نوشتن) است که واو ممدوده
شود چنانکه ورنجن و برنجن (اردو)

دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نوشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
(جهانگیری در ملحقات) و بحر و رشیدی و سروری
و هفت و سراج مرادف (بریخ نبشتن) که
گذشت مؤلّف عرض کند که همان (برآب
نوشتن) است که بجایش مذکور شد (انوری
؎) بریخ نوشت نام وفا انوری چرا ؏ نامم
ز بهر مرتبه نقش نگین کند ؏ (سعدی ؎) مراعات
و رحمت مکن بر خسیس ؏ چو کردی مکافات بریخ
نویس ؏ (ناصر خسرو ؎) بریخ بنویس چون
کند وعده ؏ گفتار محال و قول خامش (اردو)
دیکھو برآب نوشتن۔

بریخ نهادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بهار مرادف (بریخ نوشتن) و بقول بحر هیچ و
نابود انگاشتن و ناپایدار شمردن مؤلّف
عرض کند که حیف است که هر دو محقّقین بالا
از سند این ساکت بخیال ما مجرّد این مصدر غیر از

معنی حقیقی چیزی نیست که قائم کردن چیزی بالای یخ و برف است و بشرط وجود سند ناپائدار شمردن که بنیادی که بر یخ قائم شود یا حرفی که بر یخ نویسند

غیر مستحکم است که زود محو شود زیرا که یخ آب می شود و باقی نماند (اردو) ناپائدار۔ غیر مستحکم سمجھنا۔

(الف) برید چرخ اصطلاح (الف) بقول بحر مرادف (ب) (۱) بمعنی ماہ و (۲) زحل

(ب) برید فلک و (ب) بقول رشیدی ماہ۔ صاحبان برہان و جامع ہر دو معنی ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است که برید بقول منتخب در عربی زبان بالفتح بمعنی رسولی که بجائی فرستند پس اہل ہئیت رسول فلک نام کردند ماہ را که بقول شان سریع السیر است و نمی دانیم که ستارۂ زحل را بچہ خصوصیت بدین اسم موسوم کردند که بطی السیر است جز این نباشد که برید در عربی زبان بقول منتہی الارب بمعنی پاسبان آمدہ و فارسیان ستارۂ زحل را پاسبان فلک ہم گویند پس الف و ب بمعنی دوم صحیح باشد (اردو) (۱) چاند۔ مذکر۔ دیکھو آیت ایام کے پہلے معنے (۲) زحل بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اس ستارے کا نام جو ساتویں آسمان پر ہے اور نہایت سست اور نحس اکبر خیال کیا جاتا ہے۔

بریدن بقول موارد بالضم و تخفیف را و تشدید آن (۱) قطع کردن و فرماید که برنش و برش حاصل بالمصدر است و گوید که برندہ و برند و بران و برا بمعنی قطع کنند۔ صاحب موارد ذکر این کردہ صاحب بحر گوید که بدون تشدید است (کامل التصریف) و مضارع این برد و صراحت مزید کند که رای قرشت درین مصدر و مشتقات آن گاہی بنا بر رعایت وزن شعر مشدد می آرند و برش حاصل بالمصدر این است و بس و برندہ اسم فاعل این به تخفیف ہای ہوز ہم آمدہ بہار گوید که

اینمعنی با شمشیر و خنجر و امثال آن مخصوص (میر باقر داماد اشراق ؎) او را نتوان ببازنجیر بہ بست ما را نتوان از و بشمشیر برید؛ **مؤلف** عرض کند کہ بَرِیْ بقول منتہی الارب در عربی زبان بمعنی تراشیدن است پس فارسیان بہ تبدیل اعراب بر سبیل تفریس آنرا اسم مصدر قرار دادند و با علامت مصدر ردن، مرکب کردہ بدینمعنی استعمال کردند وہمین معنی اول اصل است (اردو) کاٹنا بقول آصفیہ۔ بریدن کا ترجمہ۔

(۲) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع شدن چنانکہ (بریدن رگ) کہ می آید صاحب نوادر ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد و بس (اردو) کٹنا بقول آصفیہ۔ ترشنا۔ بریدہ ہونا۔ تراشا جانا۔

(۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی سلب و زائل کردن چنانکہ (بریدن خاصیت) و امثال آن کہ در ملحقات می آید۔ بہار در نوادر ذکر این کردہ و در بہار عجم گوید کہ جدا کردن است چنانکہ (زخواب بریدن) و (رنگ بریدن) **مؤلف** عرض کند کہ معنی جدا کردن برنشان نوزدہم می آید وآن مصادر مرکبہ را کہ بالا مذکور شد با جدا کردن تعلق نباشد بلکہ برای آن سلب و زائل کردن بہتر است و این ہم مجاز معنی اوّل است (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ سلب کرنا۔

(۴) بریدن۔ بقول موارد بمعنی کم کردن چنانکہ (بریدن رنگ) بہ معنی دوش کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) گھٹانا بقول آصفیہ کم کرنا۔ کمتی کرنا۔

(۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی متغیر کردن شیر کہ چون ترشی در آن داخل شود و آن شیر متغیر شود چنانکہ (بریدن شیر) خیعت است کہ سند استعمال پیش نہ شد و بدون سند این معنی را تسلیم نہ کنیم

اگر بدست آید توانیم گفت کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) پھاڑنا۔ بقول آصفیہ کسی عرق یا دودھ وغیرہ کا کسی لاگ یا گرمانی سے پانی جدا کرنا (جیسے "دودھ پھاڑنا")۔

(۶) بریدن۔ بقول موارد بمعنی ترک کردن وگذاشتن چنانکہ (بریدن تریاک) کہ در ملحقات می آید صاحب نوادر ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) چھوڑنا۔ بقول آصفیہ۔ ترک کرنا۔

(۷) بریدن۔ بقول موارد وبہار بمعنی برہم خوردن چنانکہ (بریدن سودا) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو) برہم ہونا۔ دیکھو برشکستن۔

(۸) بریدن۔ بقول موارد وبہار۔ بمعنی طی کردن چنانکہ (بریدن راہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) طے کرنا۔ بقول آصفیہ قطع مسافت کرنا قطع منزل کرنا (وزیر ؎) کبھی دل میں کبھی آنکھوں میں جا دوں ان حسینوں کو ہے کہ ماہ و مہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا

(۹) بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع کردن چون (بریدن جامہ) **مؤلف** عرض کند کہ متوجہ ہمان معنی اوّل است کہ جسم یا چیزی را از کار رد بریدن یا جامہ را از مقراض بریدن ہر دو یکی است محققین ہند نشر ادا این را برای پارچہ جدا کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بریدن کے پہلے معنے اور قطع کرنا بھی اُردو میں مستعمل ہے بقول آصفیہ۔ کاٹنا۔ تراشنا۔ بیونتنا۔

(۱۰) بریدن۔ بقول موارد ہجوم آوردن چنانکہ (بریدن برکسی) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل باشد بقیاس بعید زیراکہ ہجوم آوردن را با معنی قطع کردن ہیچ تعلق

نیست وانچہ صاحب موارد مجبور شد بر قیام این معنی وجہش جزاین نباشد کہ معنی شعر بوستان
سعدی درست شود کہ بر (بریدن برکسی) می آید وما در معنی شعر مذکور بریدن بمعنی قطع تعلق
کردن می گیریم کہ بر نشان شانزدہم بریدن می آید پس این معنی را کہ بالا مذکور شد خلاف قیاس
می دانیم (اردو) کاوں کاوں کرنا۔ بقول آصفیہ غل کرنا۔ شور کرنا (چڑھائی کرنا) اور ہمارے
معنوں کے لحاظ سے دیکھو بُریدن کے سولھویں معنے۔

(۱۱) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دریغ داشتن چنانکہ (بریدن آب از گلو) کہ در ملحقات می
آید۔ بہار ہمین مصدر مرکب را بمعنی باز داشتن گفتہ واین معنی بر نشان دوازدہم می آید
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول باشد (اردو) دریغ کرنا۔ بقول آصفیہ کنجوسی
کرنا۔ دیکھو (باز گرفتن از چیزے)۔

(۱۲) بریدن۔ بقول موارد و بہار بمعنی باز داشتن چنانکہ (بریدن طفل از پستان) کہ
در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) باز رکھنا۔ دیکھو باز داشتن

(۱۳) بریدن۔ بقول موارد بمعنی موقوف کردن چنانکہ (بریدن وظیفہ) کہ در ملحقات می آید
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است وبس (اردو) موقوف کرنا۔ مسدود کرنا۔ بند کرنا۔

(۱۴) بریدن بقول موارد بمعنی ساکت گردانیدن چنانکہ (بریدن زبان) کہ در ملحقات می آید
مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) ساکت کر دینا۔

(۱۵) بریدن۔ بقول موارد بمعنی دزدیدن ونقب زدن وغارتیدن چنانکہ (بریدن خانہ)
کہ در ملحقات می آید وخان آرزو در (چراغ ہدایت) این را بمعنی دزدی آوردہ **مؤلف** عرض کند

کہ تسامح اوست کہ حاصل بالمصدر را نوشت و درست گوید کہ باینمعنی با لفظ خانہ مستعمل و این ظاہر امجاز است و آن عبارت است از رخنہ کردن دیوار کسی برای دزدی۔ ما می گوئیم کہ عجب است کہ او درین کتاب برہمین یک معنی قناعت کرد و بلحاظ موضوعش ترک دیگر معانی کثیرہ خیلی تعجب خیز (اردو) نقب لگانا۔ دیکھو (بردن نقب) چُرانا (دیکھو بُردن کے چھٹے معنے۔

(۱۶)۔ بریدن۔ بقول موارد بمعنی قطع تعلق کردن چنانکہ (بریدن از کسی) کہ در ملحقات می آید صاحب بحر این را ترک محبت کردن گوید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) قطع تعلق کرنا۔ بقول آصفیہ۔ کچھ علاقہ نہ رکھنا۔ ترک ملاقات کرنا۔

(۱۷)۔ بریدن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ بریدن (الف بر سینہ) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو) کھینچنا۔

(۱۸) بریدن۔ بقول موارد منقطع کردن چنانکہ (بریدن امید) کہ در ملحقات می آید **مؤلف** عرض کند کہ من وجہٖ متعلق است بمعنی سوم و دور کردن ہم۔ و بمعنی لازم نیز آمدہ یعنی منقطع شدن (اردو) منقطع کرنا (منقطع ہونا) بقول آصفیہ۔ ٹوٹنا۔ جاتا رہنا۔ جیسے (امید منقطع ہونا۔

(۱۹)۔ بریدن۔ بقول بحر جدا نمودن و جدا شدن بہار بر ذکر معنی متعدی قانع **مؤلف** گوید کہ معنی نشانزدہم ہم من وجہٖ متعلق است باین (میر رضی ارتمانی ؎) نہ چنانست با تو پیوندم کہ بریدن توان بشمشیرم ؛ سندی دیگر از میر باقر داماد اشراق بر معنی اوّل گذشت (اردو) جدا کرنا۔ جدا ہونا۔

(۲۰) بریدن بکسر اوّل و دوم بہ تحقیق ما کہ اشارۂ آن بر (برشتن) کردہ ایم بمعنی برشتن و این تعلق با معنی اوّل و ما خذش ندارد بل مرکّب است از بِر کہ مخفف برش است فارسیان تحتانی معروف

وعلامت مصدر، دآن بروز یاده کرده مصدری ساختند. سالم التّصریف و باصول با مصدر
اصلی که اسم این مصدر رال فارسی زبان است وحقیقت مصدر اصلی و جعلی بر لفظ (اسم مصدر)
گذشت و بَرید مضارع این است آنانکه بَرید را مضارع بَرشتن دانسته اند غلط کرده اند
که فارسیان بَریدن را در استعمال ترک کرده اند ومضارعش را برای مصدر بَرشتن استعمال
کرده اند دیگر هیچ (اردو) دیکهو برشتن۔

بریدن آب مصدر اصطلاحی۔ کنایه
باشد از گوارا شدن آب چنانکه (آب برنده)
بمعنی آب گوارا در ممدوده گذشت و (برنده
آب) هم بجایش مذکور **مؤلف** عرض کند
که معنی لفظی این قطع کردن آب و باید که آب را
فاعل گیریم یعنی آبی که تشنگی را قطع کند آب
گوارا است (اردو) پانی کا گوارا ہونا۔

بریدن آب از گلو مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی دریغ داشتن
آب متعلق بمعنی یازدهم بریدن (محمد قلی سلیم ؎)
همین بریدن آب از گلو مروّت نیست ؛ گلو بریده
درین بحر همچو ماهی باش ؛ صاحب نوادر بر (بریدن
آب) ذکر اینمعنی کرده۔ خان آرزو در چراغ گوید
که بمعنی منع آب از گلو در مصرع اوّل سند محمد قلی
سلیم بعوض لفظ مروّت (قناعت) نقل کرده۔
صاحب بحر هم بر بانش **مؤلف** عرض کند که
همین مصدر مرکّب در ممدوده گذشت یعنی
(آب از گلو بریدن) و بهار آنرا بمعنی (۲) فرو
ماندن از آب باستناد همین سند آورده که در مصرع
اوّلش لفظ قناعت است بخیال ما اختلاف
معنی از اختلاف مصرع اوّل است وقیاس
متقاضی آنست که لازم ومتعدّی هر دو درست
باشد زیرا که بریدن بمعنی اوّل و دوم لازم ومتعدّی
هر دو آمده (اردو) (۱) پانی کا روکنا (۲) دیکهو

آب از گلو بریدن ۔

بریدن از کسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد کہ بذیل بریدن آوردہ بمعنی قطع تعلّق کردن از کسی (متعلّق بہ معنی شانزدہم بریدن (گلستان سعدی ؒ) بقول دشمن پیمان ز دوست بشکستی ز بہین کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی ؛ (کریما ؏) بریدن ز یاران خلاف وفاست ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ (از کسی بریدن) در مقصودہ گذشت وانچہ در اینجا (طفل را از شیر بریدن) را متعلّق باین کردہ است علمی ندارد و صاحب موارد این را درین باب متعلّق بہ (بریدن طفل از پستان) بشمار یعنی متعلّق بہ معنی دوازدہم بریدن کہ باز داشتن ہم من وجہ متعلّق از قطع تعلّق کردن است و ہر دو معنی مجاز معنی اوّل بریدن ۔ (اردو) قطع تعلّق کرنا ۔ دیکھو بریدن کے سولھویں معنے ۔

بریدن الف بر سینہ | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی کشیدن الف بر سینہ متعلّق بہ معنی ہفدہم بریدن **مؤلّف** عرض کند کہ مرادف (الف بر سینہ کشیدن) کہ در مقصودہ گذشت و ذکر (الف بر سینہ بریدن) ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو (الف بر سینہ بریدن)

بریدن امّید | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد ذیل بریدن بمعنی منقطع کردن امّید و آرزو متعلّق بہ معنی ہجدہم بریدن **مؤلّف** عرض کند کہ سند این بر (امّید بریدن) در مقصودہ گذشت (اردو) دیکھو امّید بریدن ۔

بریدن برکسی | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد بذیل بریدن جمع شدن بر سرِ کسی متعلّق بمعنی دہم بریدن (بوستان سعدی ؒ) بریدند بر وی ملامت کنان ؛ کہ دیگر بدستت نیاید چنان ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت این بر معنی دہم بریدن ظاہر کردہ ایم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ بمعنی قطع تعلّق کردن است (اردو) کسی سے قطع تعلّق کرنا ۔

بریدن تب | مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تب متعلق بمعنی سوم بریدن (خاقانی ؎) نی کلکش به نیشکر ماند ؏ کزوی تب بریدن بشکر است ؏ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو) بخار یا تب کو زائل کرنا ـ دفع کرنا ـ

بریدن تریاک | مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد بذیل بریدن ـ بمعنی ترک کردن تریاک متعلق به معنی ششم بریدن (ملا عشرتی ؎) یک لطف نمایان تو در حق من این بود ؏ کز دعای تریلک تو تریاک بریدم ؏ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) افیون کو ترک کرنا ـ

بریدن تلخی | مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی زائل کردن تلخی ـ متعلق بمعنی سوم بریدن (؎) نبرد تلخی بادام را آب ؏ نشد کم زهر چشمش از شکر خواب ؏ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی (اردو) تلخی مٹانا ـ زائل کرنا ـ

بریدن خاصیت | مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد (بذیل بریدن) سلب کردن خاصیت متعلق به معنی سوم بریدن (انوری ؎) بدو زد از عدم عنقا بناوک ؏ ببرد خاصیت ز اشیا بخنجر ؏ مؤلف عرض کند که موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) خاصیت زائل کرنا ـ دفع کرنا ـ

بریدن خانه | مصدر اصطلاحی ـ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی نقب زدن و غارتیدن متعلق بمعنی پانزدهم بریدن (سلیم ؎) همیشه گرچه دزد غارت اندیش ؏ بریدی خانه مردم ازین بیش ؏ صاحب نوادر هم ذکر این کرده (سید اشرف ؎) می تراشد خانه بهر شعر گفتن مدعی ؏ می برد دیگر نمیداند کدامی خانه را ؏ بهار این را (بریدن خانه و دیوار) آورده گوید که

تب دادن خانہ را و رخنہ کردن در دیوار مؤلف
رض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی (اردو)
تب لگانا۔ چرانا۔

ریدن خرید و فروخت | مصدر اصطلاحی۔
نول موارد (ذیل بریدن) بمعنی ترک کردن خرید و
روخت متعلق بمعنی ششم بریدن (بوستان سعدی
ع) بریدند از انجا خرید و فروخت ؎ **مؤلف**
رض کند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی
(**اردو**) خرید و فروخت ترک کرنا۔

ریدن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول
دار و ذیل بریدن۔ سلب کردن خواب متعلق
عنی سوم بریدن کہ گذشت (طاہر وحید در
مرثیہ شعرباف ؎) ز دل کردہ تاراج تاب مرا ؎
و محل برید است خواب مرا ؎ **مؤلف** عرض
ند کہ موافق قیاس است و مرکب اضافی
(**اردو**) نیند کو آنے نہ دینا۔ ستانا۔

ریدن دیوار | مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار مرادف (بریدن خانہ) کہ گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ اگرچہ سند استعمال پیش نشد ولیکن
قابل اعتبار است کہ معاصرین عجم بر زبان دارند
(**اردو**) دیوار میں نقب لگانا۔

بریدن راہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ذیل بریدن بمعنی طی کردن و قطع کردن
راہ متعلق بمعنی ہشتم بریدن (حکیم سوزنی ؎)
راہ باید برید و رنج کشید ؎ کیسہ باید کشاد و
پلہ بندہ ؎ (وحید ؎) چون قدمی چند بریدند
راہ ؎ گشت نگہ غرقہ بحر از شناوہ ؎ بہار ہم ذکر
این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس
و مرکب اضافی است (**اردو**) راہ طی کرنا۔

بریدن رگ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ذیل بریدن بمعنی بریدہ شدن رگ
متعلق بمعنی دوم بریدن (نظامی ؎) بیک
ناچخ شہ کہ بروی رسید ؎ ز رنگی رگ زندگانی
برید ؎ (ولہ ؎) ہژبر بازوی تابندہ ہور ؎

ولیکن شد آزردہ در زیر زورش ، مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و موافق قیاس است (اردو) رگ کٹنا۔

بریدن رنگ مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بریدن بمعنی (۱) زائل کردن رنگ متعلق بمعنی سوم بریدن (تنہا ؎) چہ حرف پیش برم پیش تندی خویش ، کہ رنگ وسمہ برید است تیغ ابرویش ، (خالص خان ؎) تا تیغ بدست یار دید است ، رنگ از رخ خون من برید است ، و (۲) بمعنی کم کردن رنگی کہ زیادہ از مقصود بود متعلق بمعنی چہارم بریدن (اشرف ؎) فی ہمین از تیغ رگ ہای شہیدان می بُرد ، رنگ خون را ہم بہ رشتی روی جانان می بُرد ، **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس و مرکب اضافی است (اردو) (۱) رنگ مٹانا۔ زائل کرنا (۲) رنگ کم کرنا۔ متغیر کرنا۔

بریدن زبان مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن (۱) بمعنی ساکت کردن و خاموش گردانیدن متعلق بمعنی چہاردہم بریدن (گلستان سعدی ع) زبان بریدہ بکنجی نشستہ صم بکم ، صاحب نوادر گوید کہ مدعی را ساکت گردانیدن بحجت و مسائل رابطا۔ بہار ذکر این بذیل بریدن کردہ گوید کہ (۲) بمعنی رشوت دادن۔ حیف است کہ سند این پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است۔ مشتاق سندی باشیم (اردو) (۱) زبان بند کرنا۔ دیکھو (از زبان افگندن) (۲) رشوت دینا۔

بریدن سکون مصدر اصطلاحی بقول موارد بذیل بریدن بمعنی سلب و زائل کردن سکون متعلق بمعنی سوم بریدن (انوری ؎) بیاد قہر ببرد ز سنگ خارہ سکون ، ز آب لطف برآرد ز شورہ مہر گیا ، **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) سکون مٹانا۔ اطمینان کو زائل کرنا۔

بریدن سودا مصدر اصطلاحی بقول موارد

بذیل بریدن بمعنی برہم خوردن سودا۔ متعلق بہ معنی ہفتم بریدن (ملا قاسم ؎) مارا ز نفع سود تو سودا بریدہ است ؎ سودا بریدہ است وچہ بیجا بریدہ است ؎ (مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است وموافق قیاس (اردو) معاملہ بگڑ جانا۔ برہم ہونا۔

بریدن شیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن (۱) باز داشتن طفل را از شیر متعلق بہ معنی دوازدہم بریدن (شفیع اثر ؎) آخر عمر شدم دالہ طفلی کہ بریدہ ؎ مادر دہر بخون دل عاشق شیرش ؎ و (۲) متغیر کردن شیر را متعلق بمعنی پنجم بریدن حیف است کہ سند این پیش نہ شد وما این را نظر بر قول موارد کہ بر معنی پنجم بریدن گفتہ جا دادہ ایم ومشتاق سند می باشیم (اردو) (۱) دودھ بڑھانا۔ دیکھو (از شیر باز داشتن) (۲) دودھ پھاڑنا۔ بقول آصفیہ دودھ کے اجزا جدا کرنا۔ کسی دوا کے ذریعے سے دودھ کا پانی علیٰحدہ کر دینا۔

بریدن طفل از پستان یا شیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن باز داشتن طفل از شیر خواری متعلق بمعنی دوازدہم بریدن (محمد سعید اشرف ؎) خط مشکین ۳ لب قطع محبت می شود ؎ با سیاہی طفل را مادر ز پستان می بُرد ؎ (کلیم ؎) کلیم پیر شدی وقت آن ہنوز نشد ؎ کہ طفل طبع ز شیر ہوس بریدہ شود ؎ صاحب نوادر بر (از شیر وپستان بریدن) ذکر این معنی کردہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بچہ کو دودھ سے باز رکھنا۔ دودھ چھڑانا۔

بریدن طمع | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن۔ بمعنی زائل کردن طمع (حافظ ؎) عدل سلطان گر نہ پرسد حال مظلومان عشق ؎ گوشہ گیران را ز آسایش طمع باید برید ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و

مرکّب اضافی (اردو) طمع کو مٹانا۔ زائل کرنا۔ دور کرنا۔

بریدن کوہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن بمعنی طی کردن کوہ متعلّق بہ معنی ہشتم بریدن (جامی در یوسف زلیخا ؎) بریدہ کوہ را آسمان چو ہامون ؛ ز فرمان عنان کم رفتہ بیرون ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ از قبیل بریدن راہ و موافق قیاس است (اردو) دشت و بیابان کو طے کرنا۔

بریدن مہر | مصدر اصطلاحی۔ بہ کسر سیم مرکّب اضافی است بمعنی دور کردن و قطع کردن محبّت متعلّق بہ معنی سوم بریدن (ظہوری ؎) بریدہ مہر من از جملہ مہربان اینست ؛ بسنجا مشیم زبان داد ہمزبان اینست ؛ موافق قیاس و مرکّب اضافی است (اردو) محبّت قطع کرنا۔

بریدن وظیفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد بذیل بریدن موقوف و مسدود کردن روزی متعلّق بہ معنی سیزدہم بریدن (گلستان سعدی) وظیفہ روزی بخطای منکر نبرد ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) وظیفہ بند کر دینا۔ موقوف کر دینا۔

بریدہ | بقول ضمیمۂ برہان بروزن رسیدہ۔ رہگذر را گویند **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقۃً اسم مفعول مصدر بریدن است و بدینمعنی کنایہ باشد کہ چیزی کہ از سطح زمین بریدہ و جدا کردہ باشد رہگذر است (اردو) رہگزر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکّر۔ راستہ۔ شارع عام۔ سڑک۔

بریدہ زبان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان و بحر و ہفت کنایہ از خاموش **مؤلّف** عرض کند کہ (بریدن زبان) بجای خودش گذشت و این اسم مفعول آنست و اسم مفعول ترکیبی ہم مراد از کسی کہ خاموش باشد (اردو) خاموش بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم صفت۔ بمعنی ساکت چپ۔ وہ شخص جو ساکت ہو۔

بریدہ شدن امید | مصدر اصطلاحی۔

منقطع شدن امید و ناامید شدن (صائب ؎)
امید صائب از ہمہ کس چون برید ہ شد تو شمشیر
آہ را ز نیام جگر کشیدہ ۔ (اردو) امید منقطع ہونا۔

بریدہ فلک | اصطلاح ۔ خان آرزو در
سراج گوید کہ ماہ باشد کہ سریع السیر است و فرماید
کہ بعضی بمعنی زحل ہم نوشتہ اند و آن درست نباشد
مؤلف عرض کند کہ (برید فلک) بدون
ہای ہوز بجایش گذشت نمی دانیم کہ محقق با نام و
نشان ہای ہوز را چرا زیادہ می کند مشتاق سند
استعمال می باشیم (اردو) دیکھو برید فلک ۔

بریدہ | صاحب ہفت بحوالۂ دستور فرماید
کہ بمعنی راہ صاحب مؤید ہم متفق با ہفت و
بذیل لغات فارسی جا دادہ **مؤلف** عرض کند
کہ (بریدہ) بہ دال مہملۂ چارم بہ ہمین معنی گذشت و
ماخذ آن ہم متحقق اگر این ابدل آن دانیم چنانکہ
باد دان و بار دان ۔ مشتاق سند استعمال باشیم
(اردو) دیکھو بریدہ ۔

بریز | بقول صاحب آنند و ہفت بکسر موحدہ و رای
مہملہ و سکون تحتانی و زای ہوز معروف است کہ امر
ریختن باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ زائد باشد
بر لفظ ریز و آن امر حاضر مصدر ریزیدن است کہ
بجایش می آید حیف است کہ محققین بالا چرا این را
بشکل لغت قائم کردہ اند ۔ اگر ما بر مشتقات مصادر دیم
و طرفہ بران کہ موحدہ زائد ۔ را ہم گیریم غیر از تضیع
اوقات نباشد آنانکہ این را امر حاضر ریختن دانستہ
اند غور نکردہ اند ریختن سالم التصریف است
و بحث کاملش بجایش کنیم (اردو) دیکھو ریزیدن
یہ اُس کا امر حاضر ہے ۔

بریزن | بقول سروری مرادف (۱) ۔ بریکن بمعنی تنور و (۲) تابۂ گل صاحب جہانگیری فرماید
کہ تابہ گل باشد کہ آنرا (برزن) نیز گویند ۔ صاحب برہان فرماید کہ بکسر اول و تحتانی مجہول بر
وزن نشیمن (۳) بہ و برزن است کہ بعربی غربال و ہال گویند و بمعنی نرش بالا و ذکر معنی اول دوم

هم کرده. صاحب ناصری فرماید که مرادف برتجن است بمعنی اوّل و دوم و سوم صراحت مزید کند که بمعنی سوم مخفف پرویزن صاحب جامع فرماید که مرادف برزن و پرویزن و بمعنی ترشی پا لاوتابه گلی مؤلّف عرض کند که حقیقتاً این بمعنی دوم برمعنی سوم (برزن) گذشت و معنی اوّل مجاز معنی دوم است که تنور هم همچون تابه. نان را درست کند و انچه بمعنی سوم می آید هم به نون نسبت است یعنی چیزی که منسوب به ریز است که ریز خُرده و ریزه را گویند چنانکه سجانیش می آید پس غربال را که ریزه ریزه از ان تراوش کند بریزن نام کردند و (پرویزن) که بهمین معنی می آید مزید علیه و مبدّل این که موحّده به بای فارسی بدل شد چنانکه است و اسپ و واو زائد باشد چنانکه تنشد و تنوشند. مخفی مباد که (ترش پالا) هم نوعی از غربال است که بواسطه آن مائعات را صاف کنند اگرچه لفظاً با ترشی تعلّق دارد ولیکن عام است برای کُلّ مائعات چنانکه اردبیز عام است برای سفوفات غیر آرد هم چنانکه قند وغیر ذلک (اردو) (۱) تنور. مذکّر دیکھو آتش دان اور اجاق (۲) دیکھو برزن کے تیسرے معنی (۳) دیکھو اردبیز

بریزه | بقول سروری به رای مهمله بوزن مویزه نام صمغی باشد دوائی. شبیه به مصطکی. صاحب جهانگیری فرماید که دوائی که آنرا برزی نیز خوانند. شبیه به مصطکی و سبک و خشک مانند عسل صافی و تیز بود معرّب آن بارزد و بیرزد صاحب برهان گوید که بدبو هم باشد و چیزی است که روگران بجهت لحم کردن و وصل نمودن برنج و مس و امثال آن بکار برند و بر دمید گیها مالند صاحبان جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند صاحب محیط انچه بر (بارزد) گوید همین قدر که معرّب (بیرزد) فارسی و بعربی قنه و بسریانی و بقولی در یونانی خلباقی و کلبانی و بترکی. قاسی و بهندی بریجا و بروجا و بهروزه و معروف باسم گنده بهروزه و آن شیر درختیست

بزرگ بقدر سرو وتنہ آنرا بہ تیشہ وغیرہ جا بجا مجروح کنند و از ان تراوش نماید **مؤلف عرض کند** که ذکر (بارزد) بجایش کرده ایم و از ماخذش هم بحثی بخیال ما اصل این لغت هند است که (بیروزه) نام دارد وهمین را (گنده بروزه) هم گویند صاحب آصفیه ذکر این کرده فارسیان آنرا (بیرزه) بحذف واو نام کردند و انچه باختلاف حروف گذشت وی آید مبدل آنست که صراحت تبدیل همانجا کنیم ولیکن انچه (بارزد) گذشت آنرا هم مبدل (بیرزه) دانیم که تحتانی بدل شد به الف چنانکه تازیانه وتازانه - وهای هوز بدل شد به دال مهمله چنانکه شنبه وشنبد وجادارد که (بارزد) را معرب گیریم چنانکه صاحب محیط صراحت کرده است (اردو) دیکھو (بارزد) ۔

بریسمان افتادن مصدر اصطلاحی. بحث این برد بریسمان عجب افتادن) می آید۔ (اردو) دیکھو ۔ بریسمان عجب افتادن ۔

بریسمان چیزی بخود بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارسته بزور دعوی آن کردن (حیاتی گیلانی ؎) شمعم از سوختن پیرهنم ؛ شعله بر خود بریسمان بستم ؛ صاحب بحر لفظ بخود را برخود نوشته (عیبی نیست) معنیً با وارسته متفق وبهار (بریسمان چیزی بستن) قائم کرده بوثیقه همین سند ذکر معنی بالا کرده واز رشید وطواط هم سندی آورده (رباعی) از شیخ بخیره چند برخودغندی ؛ تو سوز دل مرا کجا مانندی ؛ فرقست میان سوز کز دل خیزد ؛ با آنکه بریسمانش برخود بندی ؛ **مؤلف** عرض کند که (چیزی را بریسمان برکسی بستن) کنایه باشد از متعلق کردن چیزی باکسی به اصرار و زور وجبر که بجای خودش می آید۔ محققین بالا به پابندی الفاظ سند مصدر عام را خاص کرده اند وما از معاصرین عجم تحقیق این کرده ایم فارسیان گویند که " ناحق این جرم را به ریسمان برا و بسته

است ؎ یعنی بجبر او را بجرم قرار دادہ (اردو) زور کے ساتھ کسی بات کا دعوی کرنا۔ اور ہمارے معنون کے لحاظ سے کسی بات کو جبر کے ساتھ کسی کے ذمہ لگانا۔

بریسمان خود بچاه افتادن مصدر اصطلاحی

بہار بذکر این از معنی ساکت و نقل نگارش (انند) نقلش برداشتہ (عرفی ے) کسی کہ چاہ ملامت براہ ما کندی ؎ بریسمان خود اکنون فتادہ در چہ ماست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی دست خود بچاه افتادن است و این مصدری است بمعنی چاہ کندہ را چاہ در پیش شدن دیگر ہیچ (اردو) اپنے ہاتھوں کنوئیں میں گرنا۔

بریسمان عجب افتادن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر دانند باحتیال و مکاری مترکا افتادن (طغرا در ہجو پولچی فقرہ) ہر کہ با دقرض دادہ بریسمان عجب افتادہ ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لفظ عجب داخل محاورہ نباشد و (بریسمان افتادن) مصدریست کنایہ از گرفتار شدن بدام کسی بہار این را بزیادت تحتانی بر لفظ عجب قائم کردہ و در نقل سند ہم لفظ عجب را عجبی نقل کردہ این است تصرف پر از احتیاط محققین با نام و نشان (اردو) کسی کے دام میں پھنسنا صاحب آصفیہ نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے (یعنی دام میں لانا) قابو میں لانا۔ بس میں لانا۔ مکر و فریب میں لانا۔ پھندے میں لانا۔

(الف) **بریسمان کسی بچاه افتادن** مصادر
(ب) **بریسمان کسی بچاه رفتن** اصطلاحی

بقول بحر ہر دو بمعنی مبتلا شدن شخصی بہ بلائے بہار ذکر (ب) کردہ (ملا مطیع ے) ترک وطن کسی بارادت نمی کند ؎ یوسف بریسمان زلیخا بچاه رفت ؎ (محسن تاثیر ے) فروشو بجہان دنی ز طول امل ؎ مرو بچاه باین ریسمان پوسیدہ ؎ خان آرزو در چراغ بذکر (ب) گوید کہ بسبب شخصے مبتلا شدن بہ بلائی (صائب ے) صاحب

چه اعتبار با خوان روزگار ٭ یوسف بریسمان برادر بچاه رفت ٭ (سالک یزدی ے) هر که دید هم همچو دیو تهی ٭ رفته درچه بریسمان غرض ٭ مؤلف عرض کند که صاحب بحر (الف) را قائم کرده باشد باستناد کلام عرفی که بر مصدر (بریسمان خود بچاه افتادن) گذشت که لفظ خود را عام کرد باستی ولفظاً خیال او موافق قیاس است ولیکن بخیال ما معنی شعر عرفی ازین اصطلاح تعلق ندارد و اگر از سند مذکور قطع نظر هم کنیم (الف) موافق قیاس است و مرادف (ب) وکنایه ایست که خاک زنده صراحت معنی آن کرده است وانچه بهار کلام محسن تاثیر را بسند (ب) آورده غلط کرده و از معنی آن این کنایه پیدا نمی شود بلکه معنی لفظی است یعنی شاعر گوید که بذریعهٔ ریسمان بوسیده درچاه فرو مشو تا نشکند و غرق نشوی وحق آنست که درین اصطلاح (کسی) را مخصوص نه کنیم بلکه (چیزی وکسی) هر دو باشد که از سند سالک یزدی ـ بوجه چیزی پیدا است ـ (اردو) (الف وب) کسی کی وجه سے مبتلاے بلا هونا۔

بریش | بقول مؤید بمعنی (۱) با جراحت و بقول جامع (۲) بوزن سریش بمعنی پاشیدن و فرو نشاندن ـ صاحب ناصری هم ذکر این بمعنی دوم کرده فرماید که (۳) تبدیل (بریز) است و از سعدی سند آورده (ے) مرا خود دلی دردمند است وریش ٭ تو نیرم نمک ـ برجراحت مریش ٭ صاحب برهان گوید بکسر اوّل و ثانی و سکون ثالث و شین قرشت بمعنی آخر براشش است که فرو نشاندن باشد ـ صاحب انند بهمزبانی صاحب ناصری و نقل سند سعدی فرماید که از فرهنگ سکندرنامه می کشاید که (۴) مخفف ابریشم مؤلف عرض کند که معنی اوّل را تسلیم کنیم که موحّده بالغت ریش مرکب شده است یعنی بجراحت و نسبت معنی دوم عرض میشود۔

کہ نظر بہ اعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست این را مبدل برآش بمعنی اوّلش دانیم کہ حاصل بالمصدر یا اسم مصدر برآشیدن است بمعنی پاشیدگی۔ الف بدل شد بہ تحتانی چنانکہ از مغان و پیر مغان محققین اوّل الذّکر تعریف خوشی نکردہ اند و پی بحقیقت نبردہ اند و بذکر دو مصادر در معنی این حقیقت جویان را بغلط بردہ اند نسبت معنی سوم عرض می شود کہ زای ہوّز بدل میشود بہ شین معجمہ چنانکہ زلوک و شلوک پس این را مبدّل بزیر دانستن می توان ولیکن سند کلام سعدی برای این نیست کہ دران استعمال (مریش) است و آن نہی باشد از مصدر (ریشیدن) کہ بمعنی فرو ریختن چیزی در چیزی می آید و (بریش) امر حاضر آنست با موحدۂ زائد پس سند صاحب ناصری رہنمای حقیقت است نہ سند تحقیق۔ باقی حال (بریش) را بمعنی سوم امر حاضر مصدر بریشیدن دانیم و تبدیل (بریز) نخوانیم۔ و مریش نہی آنست حالا عرض می شود نسبت معنی چہارم کہ بدون سند استعمالش تسلیم نکنیم اگرچہ موافق قیاس است حیف است کہ صاحب انند حوالۂ فرہنگ سکندرنامہ داد و نقل شعر نظامی نکرد (اردو) (۱) زخم کے ساتھ۔ زخمی (۲) دیکھو براش کے پہلے معنے (۳) چھڑک۔ چھڑکنا کا امر حاضر (۳) دیکھو ابریشم۔

بریش کسی فراغت داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر و بہار بریش او ریدن چہ فراغت بمعنی ریدن مستعمل است۔ ازینجہت مستراح را بیت الفراغ گویند۔ سندی کہ از شاعر پیش کردہ است بر (بروت تافتن) گذشت **مؤلّف** عرض کند کہ (ریدن برریش کسی) ذلیل کردن است او را و این کنایہ باشد (اردو) ذلیل کرنا۔

بریشم بقول ضمیمۂ برہان و ہفت و انند بفتح اوّل مخفف ابریشم خان آرزو در چراغ گوید کہ بضم

شین شهرت دارد و بفتح نیز آمده (ملّا لولی ـہ) توان صوف سخن را یافت معلم ز که بشم خایه اش نبود برشیم ز
مؤلّف عرض کند که حقیقت ماخذ بر (ابریشم) گذشت (صائب ـہ) تا تواند ترک تن کرد
آدمی با این شعور ؛ زنده چون کرم بریشم در کفن باشد چرا (اردو) دیکھو ابریشم۔

بریشم تاب اصطلاح ۔ ہمان ابریشم تاب است که بجایش گذشت و سند این ہمه را انجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم تاب۔

بریشم زدن مصدر اصطلاحی ۔ مخفف (ابریشم زدن) که در مقصوره گذشت (امیر خسرو ـہ) بریشم زن ره عشاق می زد ؛ سرودش هر دل مشتاق می زد (اردو) دیکھو ابریشم زدن ۔

بریشم زن اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف ابریشم زن **مؤلّف** عرض کند که مخفف (ابریشم زن) است که در مقصوره گذشت سند این بر (بریشم زدن) گذشت که مصدر همین است (اردو) دیکھو (ابریشم زن)

بریشم گر اصطلاح ۔ ہمان ابریشم گر که در مقصوره گذشت و سند این همه را انجا مذکور (اردو) دیکھو ابریشم گر ۔

بریشم نواز اصطلاح ۔ اسم فاعل ترکیبی و مرادف (بریشم زن) است صاحب بحر ذکر این کرده (اردو) دیکھو ابریشم زن ۔

بریشده بقول هفت بفتح اول وکسر رای مهمله بمثناه تحتانی رسیده وکسر شین منقوطه بمثناة تحتانی رسیده و فتح دال ابجد و های مدوّره زده (۱) پریشان و پریشان کرده شده و (۲) برافشانده **مؤلّف** عرض کند که اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مبدّل (پریشیده) باشد که به بای فارسی

می آید چنانکہ تپ وتب وآن اسم مفعول پریشیدن است نمی دانیم کہ محققین ہند نژاد ذکر این بہ تبدیل حرف اوّل بکدام برہان کردو معنی دوم از کجا پیدا کرد کہ نہ در (پریشیدہ) می آید ونہ (پریشیدن) مجرّد بیانش بدون سند استعمال کافی نیست ۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان وزباندانان ازین ساکت (اردو) (۱) پریشان دیکھو افشول (۲) دیکھو (برافشاندن) یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

بریغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بہ رای مہملہ بروزن دریغ بمعنی خوشۂ انگور ۔ صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر اوّل است صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند صاحب انند فرماید کہ بدینمعنی لغت فارسی زبان است **مؤلف** عرض کند کہ سپریغ بہمین معنی می آید واین مخفف آن باشد بہ تبدیل کہ سین مہملہ حذف شد وبای فارسی بدل شد بموحّدہ چنانکہ تپ وتب واغلب کہ ہردو لغت ترکی باشد کہ وضع لغت تقاضا آن می کند ولیکن حیف است کہ محققین لغات ترکی از ہردو ساکت وجادارد کہ ہردو را اسم جامد فارسی زبان گیریم و بریغ را مفرّس بریق دانیم کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی درخش وبقول غیاث بمعنی درخشان آمدہ ۔ جادارد کہ فارسیان قاف را بہ غین معجمہ بدل کردہ برای خوشۂ انگور اسم جامد قرار دادند کہ درخش دارد واللہ اعلم (اردو) انگور کا خوشہ مذکر ۔

برکید بگر افتادن مصدر اصطلاحی ۔ (۳۲۹۹)
کنایہ باشد از کثرت خلائق (انوری ۵) برچرخ ممالک زشہاب قلم تست بر کید گر افتادہ دو صد دیو مسیلم (اردو) ایک دوسری پر گرنا (کھوے سے کھوا چھلنا) بقول آصفیہ ۔ کثرت خلائق وانبوہ کثیر کے باعث کندھے سے کندھا چھلنا شانہ سے شانہ رگڑنا ۔ نہایت بھیڑ ہونا از حد

ہجوم ہونا (مصحفی ؎) وہ دلی کے کوچے میں اب
سارے خالی ہیں گھوسے سے کھوے چھلتے تھا جہاں رونق

بریکدگر جوشیدن مصدر اصطلاحی۔ مقابلہ
کردن بایکدگر بہ جوش وخروش (ظہوری ؎)
تف داغ برون واندرون دستی بہم داد است
نفس ہم شعلہ شد خواہم کہ خوش بریکدگر جوشم
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا۔ مقابلہ کرنا۔
جوش کے ساتھ۔

بریکدگر چیدن چیزی مصدر اصطلاحی۔
مرتب کردن چیزی را بالای چیزی تہ بتہ و
جمع کردن بترتیب چنانکہ (ظہوری ؎) سخن
بیہودہ در کام وزبان بریکدگر چیدم نشد
روزی کہ روزی گوش برگفتارم اندازد (ولہ
؎) نمی افتد برون این اخگر ہجران گریبانم
درون سینہ تاکی داغ دل بریکدگر چیدن
(ولہ ؎) بہ تسبیحی کہ اشک آورد دین بریکدگر
چیدش شمردم طعنہ ہا بر برہمن در بت پرستیدن
(اردو) ایک دوسرے پر تہ بتہ ترتیب
سے جمانا۔ جمع کرنا۔

بریکدگر خوردن مصدر اصطلاحی۔
بہار بذکر این از سخن ساکت واند نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ کنایہ از پریشان و
برہم شدن است (صائب ؎) عالم آب
از نسیمی می خورد بریکدگر در سرمستی نفس ہشیار
می باید کشید (صائب ؎) نیست جز مہر
خموشی حلقۂ بر در مرا می خورد بریکدگر از
چشم گویا خلوتم (اردو) پریشان ہونا
برہم ہونا۔

بریکدگر نہادن مصدر اصطلاحی جمع
کردن بکثرت (ظہوری ؎) یغما چہ گنجہا کہ
نہ بریکدگر نہد چون مفلسان خزانہ بتاراج
می دہند (اردو) ایک دوسرے پر رکھنا
کثرت سے جمع کرنا۔

(الف) **بریک قرار** اصطلاح بقول بہار

واننده بیک قرار و بیک انداز و بیک پرکار یعنی بریک و تیره (صائب ۵) هزار بار فزون ماه بدر گشت و هلال شد چراغ ماست که که بریک قراری سوزد شد **مؤلف** عرض کند	که ازین سند مصدر .... (ب) **بریک قرار سوختن چراغ** | بمعنی سوختن آن بریک طرز و یک حالت پیداست (اردو) (الف) ایک طرز پر ایک وضع پر (ب) چراغ کا ایک طرز پر جلنا۔

برملیا | بقول مؤید۔ لغت فارسی زبان است رستنی باشد که آنرا رازیانه گویند صاحب محیط بر (زایانج) فرماید که معرب (رازیانه) فارسی و گوید که تعریف این بر (بادیان) مسطور **مؤلف** عرض کند که ما بر (اقوماریون) صراحت کافی کرده ایم و بقول محیط نوشته ایم که یونانی (برهلیا) گویند پس خیال ما همین است که مطبع نولکشور این را به تبدیل های هوز بتحتانی قائم کرد و در نسخه های قلمی این لغت را در مؤید نیافتیم (اردو) دیکھو اقوماریون۔

برین | بقول سروری یعنی (۱) بالائین چنانکه گویند (سپهر برین) و (بهشت برین) (ظهیر فاریابی ۵) راست گوئی مظله ایست سیاه شد سربرافراشته بچرخ برین شد صاحبان جهانگیری و ناصری و برهان گویند که بای اول مفتوح و رای مکسور و یای معروف بروزن قرین است بمعنی از همه بالاتر صاحب رشیدی (بادبرین) را هم در سند این آورده صاحب فدائی هم ذکر این کرده. خان آرزو در سراج گوید که مرکب است از بر بمعنی بالا و یا و نون که برای نسبت است چنانکه بالائین و پائین گوید که این هرسه لفظ دلالت می کند که یا و نون محض برای نسبت نیز می آید و فرماید که مثل یا و نون زرین و سیمین نیست و فرماید که انچه در کشف اللغات بمعنی بهشت بالائین نوشته غلط است بلکه تنها بمعنی بالائین است **مؤلف** عرض کند که ما با

ماخذ بیان کردہ اش اتفاق داریم وبطور دفع دخل گوئیم کہ مقصود صاحب کشف ہمین قدر باشد کہ (بہشت برین) مثال ہمین معنی است نہ مجرد برین بمعنی بہشت برین درجا وارد کہ بسہو کتابت (بہشت برین) را (برین) نوشتہ ۔ **(اردو)** بلند تر ۔ بہت بلند ۔

(۲) برین بقول سروری بمعنی پارچہ تُنک کہ از خربزہ بریدہ باشد (مولوی معنوی ۵) چون بریدہ وداد اورا یک برین ؛ ہمچو شکر خوردش وچون انگبین ؛ صاحب جہانگیری فرماید کہ با اول مضموم گرچہ خربزہ وہندوانہ وامثال آن صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وسراج ہم ذکر این بالضم کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ اغلب کہ بدین معنی ماخوذ از بریدن است **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ بیان نکرد ونتیج تعلق بامصدر بریدن ندارد بلکہ ماخوذ است از بری کہ لغت عرب است وبقول منتہی الارب بمعنی تراشیدن چنانکہ ذکر این بر مصدر بریدن کردہ ایم پس فارسیان ہمان بری را مرکب کردند با نون نسبت ودہای ہوز کہ افادۂ معنی مفعولی کند) وبرینہ بمعنی بریدہ شدہ وبرین مخفف آن بحذف ہای ہوز کنایہ از قاش **(اردو)** قاش بقول آصفیہ ۔ ترکی ۔ اسم مونث ۔ پھانک ۔ پھل کا طولانی تراشا ہوا ٹکڑا ۔ پارہ ۔ آم یا خربزہ وغیرہ کی پھانک ۔ دیکھو برش کے دوسرے معنے ۔

(۳) برین ۔ بقول سروری بمعنی رخنہ وفرماید کہ در فرہنگ بکسر با آمدہ صاحب جہانگیری این را بالکسر آوردہ گوید کہ این را برینہ ہم خوانند صاحب برہان این را بروزن قرین گفتہ فرماید کہ بکسر اول ہر سوراخ را گویند عموماً وسوراخ تنور را خصوصاً صاحبان ناصری وجامع وسراج با قول آخرش ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بِرّ را کہ بالکسر درعربی

زبان بمعنی چاه است به حذف همزه و زیادت یا و نون نسبت برِّین کردند و بمعنی مطلق رخنه استعمال کردند و دیگر هیچ (اردو) رخنہ ـ بقول آصفیہ ـ فارسی ـ اسم مذکّر ـ سوراخ ـ چھید ـ موکھا ـ روزن ـ

(۴) برین ـ بفتح اوّل و کسر دوم بقول جهانگیری و برهان و جامع باد صبا که آنرا باد برین نیز خوانند (شمس فخری ـ ۵) بزیر چرخ برین بی مثال فرمانش ٭ بسوی قبله نیارد وزید باد برین ٭ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده فرماید که باد صبا یا شمال علی الاختلاف صاحب ناصری (باد برین) را بمعنی باد صبا گوید چنانکه باد دبور بمعنی باد فرودین مؤلّف عرض کند که قول جامع را معتبر دانیم که از اهل زبانست و مجرّد برین را بمعنی صبا دانیم و عیبی نباشد که این را مخفف (باد برین) قرار دهیم صاحب جهانگیری غلط کرد که سند شمس فخری را که با (باد برین) تعلق دارد برای مجرّد برین آورد (اردو) دیکھو باد برین ـ

(۵) برین ـ بقول برهان بفتح اوّل بر وزن قرین نام آتشکده ـ خان آرزو در سراج بحوالهٔ ابراهیمی و کشف اللغات و برهان ذکر این معنی کرده بحوالهٔ قوسی فرماید که ظاهرا (برزین) را به برین اشتباه کرده باشد و حالانکه برزین نام بانی آتشکده است نه آتشکده مؤلّف عرض کند که مشتاق سند استعمال می باشیم که صاحبان زبان ازین معنی ساکت اند جا دارد که فارسیان نسبه علوی معنی برین آتشکده را گفته باشند ولیکن ابهام بیان برهان ترکش را تفوّق داشت نمی گوید که کدام آتشکده را برین نام است و آن کجا واقع است (اردو) ایک آتشکده کا نام برین ہے ـ مذکّر ـ

(۶) برین ـ بقول فدائی که از علمای معاصر عجم بود یکی از سویهای شش گانه که شمال می گویند ش

مؤلف عرض کند که نظر بر اعتبارش می توانیم تسلیم کرد ولیکن خیال می کنیم که در بیان معنی اجمال را بکار برده و بمعنی (شش گانه) غور نکرده شش گانه همان شش جهت است که مشتمل است بر مشرق و مغرب و شمال و جنوب و بالا و زیر پس ازین شش جهت بالا را برین گفتن غلط نباشد نمی دانیم که چرا شمال را مخصوص کند و نظر باین تخصیص خیال می کنیم که مقصودش از صبا است که باد شمال را صبا گویند اندرین صورت همان معنی چهارم باقی ماند که بجایش گذشت فتامل (اردو) دیکھو برین کے چوتھے معنے۔

برین پادشاه | اصطلاح۔ بقول مؤید بحوالۂ قنیه (۱) پادشاه بزرگ و معنی ترکیبی بزرگ و بالاترین پادشاه بزرگ و (۲) اشارت بسوی شاه صاحبان اند و هفت هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که در معنی اوّل لفظ برین بمعنی بالاتر است که گذشت قلب اضافت بادشاه برین و در معنی دوم برین مخفف بر آئین بمعنی حقیقتش ولیکن استعمال برین درین هر دو معنی خصوصیتے با پادشاه ندارد نمی دانیم که صاحبان تحقیق بچه خصوصیتے این را در اصطلاحات جا داده اند معاصرین عجم با معنی اوّل برزبان ندارند (اردو) (۱) بڑا بادشاه۔ مذکر (۲) اس بادشاه پر۔

برین دائره | اصطلاح۔ بقول مؤید و اننددهفت (۱) اشارت بکرهٔ خاک است و (۲) بفلک هم **مؤلف** عرض کند که دائره بمعنی خودش عام است و بوجه اشارهٔ قریب کنایه گرفته اند برای زمین و آسمان که هردو را مدوّر دانند مخفی مبادکه (این دائره) در مقصوره بمعنی دنیا گذشت پس وجهی نیست که درینجا بدون سند استعمال معنی دیگر پیدا کنیم و اگر از اشاره قطع نظر کنیم و برین را صفت دائره

قرار دہیم واین را قلب اضافت دانیم معنی لفظی این دائرہ بلندترین وکنایہ از فلک توان گرفت (اردو) (۱) کرۂ خاک ۔ مذکر ۔ (۲) دیکھو آسمان ۔

برین وژ اصطلاح ۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی وژی است دیگر کہ در وژ برجای کہ بلندتر از ہمہ است می سازند برای نشیمن پادشاہ یا فرماندہ یا سپہبد ارک و (نارین وژ) ہم می گویندش **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم آنرا بالا حصار گویند ومراد از قلعہ مقامی است کہ داخل قلعہ بالای مقامی بلندترین می سازند و برین درینجا بمعنی بلندتر است ۔ قلب اضافت بمعنی وژ بلندتر کہ مرکب توصیفی است (اردو) بالا حصار ۔ دکن میں اس قلعہ کا نام ہے جو قلعہ کے اندر بلند ترین مقام پر بنایا گیا ہو ۔ مذکر ۔

برین روی اصطلاح ۔ بقول فدائی

برین رویہ کہ از علمای معاصر عجم بود بچم برین سوی و برین سویہ است کہ رویہ برین باشد ۔ جانب شمال ۔ **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) شمال رویہ وہ مکان یا عمارت یا مقام جس کا منہ شمال کی جانب ہو ۔ مذکر ۔

برین سفرہ اصطلاح ۔ بقول مؤید بحوالہ قنیہ (۱) اشارت بسوی فلک و فرماید کہ (۲) اشارت بسوی دنیا و زمین و (۳) بالاترین سفرہ صاحبان ہفت وانند بر اشارت بسوی فلک و دنیا قانع **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت سفرۂ برین بمعنی سفرہ کہ بلندتر است وکنایہ باشد برای معنی اوّل و برای معنی دوم عرض می شود کہ (این سفرہ) گفتن کافی بود بر سبیل استعارہ کہ دنیا و زمین را سفرہ گفتند کہ عالمان بر ان رزق خود می خورند و بمعنی سوم ہم قلب اضافت واین بمعنی حقیقی است ولیکن بدون سند استعمال

ہرسہ معنی را تسلیم نہ کنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و ہرسہ محققین بالا از اہل زبان نیند (باردو)	(۱) دیکھو آسمان (۲) اس دنیا پر اس زمین پر (۳) وہ سفرہ جو زیادہ بلند ہو۔ مذکر۔

برینش بقول برہان بضم اوّل وکسر ثانی بتحتانی رسیدہ و نون مکسور و بشین نقطہ دار زدہ (۱) بمعنی بریدن و برش باشد و (۲) بمعنی راندن شکم و بریدن آن ہم ہست بمعنی آنکہ گویا شکم آنرا از غایت دردی برند صاحب ناصری ذکر این گوید کہ معلوم می شود کہ بفتح تا بالا مرادف بریدن است و این شین گاہی افادۂ معنی مصدری کند چنانکہ آفرینش و آفرینش صاحب جامع ذکر سی اوّل نسبت معنی دوم می فرماید کہ بریدن شکم از اسہال و درد۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی دوم بمعنی پیچش مجاز است بدان سبب کہ احشا درآن گویا بریدہ می شود و فرماید کہ ظاہرا بریدن در اصل (برندن) بزیادت نون بود و در استعمال نون محذوف شدہ ولہذا برینش بہ نون بمعنی بریدن و برش آمدہ و برین بمعنی قاش خربزہ وجز آن کہ آنرا برند گویند **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین مصدر و حاصل بالمصدر را غلط ملط می کند و لحاظ قواعد فارسی زبان نمی دارد برین مصدری است کہ ذکرش گذشت وصراحت ماخذش ہم ہمدرانجا کردہ ایم و اسم مصدر را ہم بہ تحقیق رساندہ ایم کہ دران نون را دخلی نیست و (برندن) بہ نون چارم نیامدہ پس برش حاصل بالمصدر است و برینش بہ نون چہارم مزید علیہ آن کہ نون در بعض کلمات فارسی زبان زیادہ می شود چنانکہ گدازش و گدازنش۔ پس بمعنی اوّل حاصل بالمصدر است بمعنی برش و بریدگی و بمعنی دوم کنایہ باشد از مرض پیچش و ما اشارۂ این بر (برینش)

هم کرده ایم که به نون سوم گذشت (اردو) (۱) بُرّش بقول آصفیہ بالتشدید و بلا تیزی۔ کاٹ (۲) دیکھو برنیش۔

برین شاه اصطلاح۔ بقول بحر و شمس بمعنی پادشاه بزرگ **مؤلف** عرض کند تحقیقت این بر (برین پادشاه) گذشت و این مرادف آن است (اردو) دیکھو برین پادشاه۔

برین فرہنگ اصطلاح۔ بقول ناصری دانند (۱) بمعنی بالا ترین دانش و آن علم الہیات حکمت است که علم بصانع تعالیٰ و عقول و نفوس باشد و (۲) نام کتابی از تصانیف پادشاه کامل خرومند (تہمورس۔ ملقب به دیو بند) و معنی ترکیبی آن یعنی عقل اوّل چه فرہنگ بمعنی عقل است و برین بالا تر از ہمه عقول و آن نیز اوّل ہمه است **مؤلف** عرض کند که طرز بیان محقق غلط انداز حقیقت طلبان۔ حق آنست که قلب اضافت (فرہنگ برین) است و بس و بمعنی اوّل مرکب است و کنایه باشد از علم الہیات (اردو) (۱) علم الٰہی بقول آ عربی۔ اسم مذکّر۔ علم حکمت کے اقسام یعنی ریاضی۔ طبعی۔ الٰہی میں سے پس علم الٰہی وہ علم ہے جس میں اُن ا بحث کی جاے جو وجود خارجی یا تعقّل کے محتاج نہ ہوں جیسے معرفت خدای ت مقرّبان درگاه احدیت جو اُس کے حکم موجودات کا سبب ہوتے ہیں۔ مثل نفوس یا اُن کے احکام و افعال۔

برین مرکز اصطلاح۔ بقول از زمین صاحب ہفت ہم ذکر این کر عرض کند که اگر استعاره گیریم و مرکز را عام است به زمین مخصوص کنیم باید کر

نوئیم نسیده انیم که چرا (برمن) را آورده اند که مخفف (برامن) است و اگر برین را بمعنی بالاتر گیریم کنایهٔ فلک رامی رسید نه کنایه زمین را	پس جز این نیست که تسامح محققین باشد و پس بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم (اردو) زمین مؤنث ۔

بریزه بقول سروری همان برین بد و معنی اخیر یعنی تاش و رخنه صاحب برهان فرماید که بکسر اوّل هر سوراخ باشد عموماً و سوراخ تنور خصوصاً و بقول رشیدی بذیل برین بمعنی سوراخ **مؤلف** عرض کند که بزیادت های هوز در آخر برین که بمعنی سومش گذشت مزید علیه آن دانیم چنانکه خونخوار و خونخواره (اردو) دیکھو برین کے دوسرے اور تیسرے معنے

بریوسیس بقول هفت بالفتح و کسر سین مهمله بمثناة تحتانی رسیده بلغت یونانی نوعی از لبلاب و عشقه را گویند و فرماید که بجای تحتانی اوّل بای فارسی هم بنظر آمده **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر (ارغج) بیان کرده ایم جز این نباشد که فارسیان استعمال این لغت یونانی هم کرده اند و محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا داده اند و (بریوسیس) هم به همین معنی گذشت (اردو) دیکھو ارغج ۔ جس کی یہ ایک قسم ہے ۔

بریون بقول سروری بفتح با و واو و کسر رای مهمله (۱) رشتی باشد که بر بدن پیدا شود و هر چند بر آید پهن شود و خارش کند و پوست گداز د و بضم با نیز بنظر رسیده و بعربی قوبا گویند بضم قاف و فتح واو (یوسفی ۵) بواسیر و بریون را کند دفع نه بر دهم علت ماخولیا را نه صاحب رشیدی هم ذکر این کرده صاحب جهانگیری صراحت مزید کند که این را بهندی داد گویند و صاحب برهان گوید که بر وزن دویدن است و فرماید که

بروزن فرعون و دقنون هم آمده و نیز فرماید که بروزن افیون (۲) گرداگرد دهان را گویند صاحب
ناصری نسبت معنی اوّل گوید که سبب این مرض دو چیز بود یکی خلط بد در تن و دیگر قوّت
طبیعت و خلط بد نیز دو گونه بود یکی غلیظ بود تیز و رقیق و دیگر خلط بد ره از اندامهای شریف
باز می دارد و بظاهر پوست دفع می کند و بهمین می گردد و خارش می کند و بعربی قوبا نام دارد
و ذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان کرده. صاحب جامع ذکر هر دو معنی کرده خان آرزو و در سراج
ذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این ظاهراً تصحیف برنور است و بحوالهٔ قوسی فرماید
که (۳) بمعنی دیبای تنک و گوید که این تصحیف بدیون عربی است **مؤلف** عرض
کند که (اور فن) به معنی اوّل بجایش گذشت و اشارهٔ این هم همدرینجا کرده ایم و (پرنون)
بپای فارسی هم به همین معنی می آید خیال ما نسبت ماخذ همین که این مرکب است از بر بمعنی
بدن و دیون بقول برهان بمعنی فلس و نمد بدین وجه که ازین مرض جسم انسان فلس پیدا کند
و مثل نمد درشت می شود. فارسیان این را بدین اسم موسوم کردند و آنچه به بای فارسی
می آید مبدّل این که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ نسبت معنی دوم
عرض می شود که باعتبار صاحب جامع که از اهل زبان است این را تسلیم کنیم و آنچه
خان آرزو و در سراج این را تصحیف برنور گوید نسبت آن عرض می شود که برنور بدین معنی
نیامده بلکه برنو بمعنی سوم بجایش گذشت پس نسبت ماخذ معنی دوم جز این متحقق نشد که اسم
جامد فارسی زبان دانیم باعتبار محقق اهل زبان دیگر هیچ و بمعنی سوم جا دارد که این را مبدّل
بریون دانیم که به موحده عوض تحتانی گذشت که موحده به تحتانی بدل شود چنانکه بالبوس

وبالیوس وضرورت ندارد کہ تصحیف غرانیم (اردو) (۱) دیکھو اور فن (۲) دہن کا اطراف منہ کا حلقہ۔ مذکر۔ دیکھو بریوز (۳) دیکھو بریون۔

بای موحدہ بازای ہوز

بز بقول سروری و برہان وناصری وجامع بفتح بارا بمعنی آئین وروش رسوزنی ؎ جرہ زنیسان ونا زازین کردار ز شغل ازین طرز وحرفتی زین بز ز صاحب رشیدی صراحت مزید کند کہ بز در عربی بمعنی قماش آمدہ شاید بمعنی آئین وروش ازین گرفتہ اند خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما ازین ماخذ اتفاق نداریم ونظر بر معنی قماش اگر در عربی باشد آئین وروش ما بدان متعلق نہ کنیم وجز این نیست کہ اسم جامد فارسی قدیم است وبس۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و آئین وروش را استعمال کنند مخفی مباد کہ بز بمعنی قماش بقول کنز لغت ترکی ہم (اردو) دیکھو آئین کے دوسرے معنے۔

(۲) بز۔ بقول سروری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع امر حاضر از مصدر ہبزیدن (سوزنی ؎) جرہ ماست بادخانہ بوق ز ساعتی بادبوق مارا بز ز خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ این امر بزیدن و مبدلش وزیدن یا برعکس واین لفظ مخصوص باد است و فرماید کہ انچہ صاحب برہان بمعنی جستن آوردہ خطا است **مؤلف** عرض کند کہ بزیدن بقول کہ عجم بمعنی وزیدن وجستن می آید و وزیدن بمعنی جنبیدن وموج زدن ہوا و باد خصوصاً وبمعنی جستن بالفتح عموماً وما بزیدن را مبدل وزیدن دانیم۔ معاصرین عجم تصدیق این می کنند وحقیقت معانی بجایش عرض کنیم و دراینجا ہمین قدر کافی است کہ امر حاضر بزیدن

است (اردو) دیکھو بزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے۔

(۳) بز۔ بقول جہانگیری ورشیدی وناصری وجامع محقق بزم صاحب برہان صراحت می‌کند کہ مجلس عیش و مہمانی مراد است **مؤلف** عرض کند نظر بر اعتبار ناصری وجامع کہ از اہل زبانند بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم کنیم وموافق قیاس است۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند مخفی مباد کہ در فارسی زبان میم از بعض لغات حذف می‌شود چنانکہ آہرمن و آہرن (اردو) بزم بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ سبہا۔ محفل۔ مجلس۔

(۴) بز۔ بالکسر بقول رشیدی وبرہان وناصری وجامع وجہانگیری زنبور (خاقانی ہ) شاید اگر در حرم سگ ندہد آبدست ٭ زیبد اگر در ارم بز نبود میوہ چین ٭ وصاحب رشیدی فرماید چون بوز بالفتح بمعنی زنبور سیاہ کہ بہندی (بھونرا) گویند مذکور خواہد شد شاید این مخفف آن باشد پس بفتح باید نہ بکسر خان آرزو در سراج مذکر قول رشیدی اکتفا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بوز بہ زیادت واو قسمی خاص از زنبور کلان پس ما این را اسم جامد فارسی زبان دانیم بمعنی زنبور و بوز را کہ می‌آید بزیادت واو مزید علیہ آن وصراحت کاملش ہمدر انجا کنیم (اردو) زنبور بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تتیا۔ بھڑ۔ برنی۔

(۵) بز۔ بالفتح بقول برہان وناصری۔ زمین پشتہ بلند و تیغ کوہ صاحب جامع گوید کہ زمین پشتہ و تیغ کوہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ہمین لغت بہ بای فارسی وزای فارسی بمعنی زمین پست وبلند وکوہ وکتل می‌آید پس فارسیان بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ وزای فارسی بعربی این را خاص کردند برای پشتۂ بلند و تیغ کوہ

چنانکہ تپ وتبَ وژند وزند مخفی مباد کہ طرز بیان برہان بغلط می اندازد کہ واوعطف بیان زمین ولپشتہ بمعنی مطلق زمین ہم قائم کند ومعاصرین عجم قول جامع را صحیح دانند کہ معنی مطلق زمین درمن داخل نیست (اردو) بلند پشتہ۔ بلند ٹیلا مذکر۔ پہاڑ کی چوٹی۔ مؤنث۔
(۶) بز۔ بقول برہان وناصری بضم اوّل نیس، اخوانندخان آرزو در سراج ذکر اینمعنی نکرد۔ بہار ذکر ہمین یک معنی کردہ گوید۔ بالضم بمعنی گوسفند وترجمۂ تیس۔ صاحب محیط فرماید کہ لغت فارسی است وبعربی معز وماعز ونر آن را تیش وکبش وبترکی کیچی وبہندی مادہ آنرا بکری وچھیری ونر آنرا بکرا گویند وآن حیوانی است معروف از حیوانات ماکول اللحم گوشت آن نسبت بلحوم حیوانات دیگر بعد از گوسفند وآن نزد اطبا عبارت از گوسفند ولایتی است یعنی دنبہ باشد نہ گوسفند ہندی کہ لحم آن بعد از گوشت بز است درفضیلت وگوشت آن گرم وتر وگرمی آن از لحم گوسفند ولایتی کمتر وبقول گیلانی معتدل وبارد وموافق گرم مزاجان ومریضان ومسلولین وصالح الکیموس مولد خون لطیف ومنافع بسیار دارد **مؤلف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است بالضم (اردو) بز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث بکری گوسفند۔ بکرا۔ آپ ہی نے چھیلی کو بھی بمعنی بزا اور بکری لکھا ہے۔

(الف) **بُزِ آویز** اصطلاحات۔ بقول بہار (۱) واژونہ آویختن چنانکہ قصّاب بُز را بر قنّارہ آویزد (میر یحییٰ ؎) گوشت قصّاب گو دہد بہ پرش ٭ ورنہ دردم کند بز آویزش ٭ وفرماید کہ (۲) نام فنی است از کشتی (میر نجات ؎) مدعی گرم تلاش نمکیں خواہی شد ٭ گر بر آویز شوی بہتر از ین خواہد شد ٭ خان آرزو در چراغ ذکر این ہر دو معنی بالضم کردہ وصاحب

بحرہم **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است وبمعنی لفظی این آویزندۂ بُز وکنایہ از سہ پایہ
کہ از سہ چوب درست کنند و بُز مذبوح را بسلیہ
آن واژگونہ آویزند تا چرم از وجدا ور ودہ و
مس... و وغیرہ را خارج واعضایش پارہ پارہ کنند
وبعض طباخان بُز سالم را برہمین بُزآویز کباب
کنند چنانکہ آتش بزیر آن بیفروزند وہمین را
دارستہ بر (قنارہ) ذکر کردہ ولغت فارسی گفتہ
وصاحب انند ہم بانش وہم صاحب انند قنارہ
را بہ دن ہای آخرہ بہ ہمین معنی لغت عرب گفتہ
باتی حالِ بمعنی سہ پایہ باشد ومجازاً بمعنی معکوس
آویختہ شدہ وبریان ہم وازہمین است ...

(ب) **برآویز شدن** | کنایہ باشد از کباب

(ج) **برآویز کردن** | شدن وکردن و

معکوس آویختہ شدن وآویختن نمی دانیم کہ
محققین با نام وشان این معنی دوم را از سند میرنجات
چطور پیدا کردند حق آنست کہ ہر دو اسناد بالا
متعلق است از (ب وج) تا آنکہ سند دیگر
پیش نشود معنی دوم را تسلیم نکنیم کہ محققین اہل
زبان ازین معنی ساکت ومعاصرین عجم بزبان
ندارند وہر سہ محققین ہندنژاد این معنی را از
ہمین یک سند پیدا کردہ اند وما آنرا متعلق بمعنی
اول کردہ ایم مخفی مباد کہ صاحب غیاث بدون
حوالۂ محقق نسبت معنی دوم گوید کہ نام داؤ از کشتی
وآن واژگون آویختن حریف است چنانکہ
قصاب ذبیحہ را بر قنارہ بستہ پوست کشد (انتہی)
ما عرض کنیم کہ بانی ایمینی خان آرزو می نماید و دیگر
ہندنژادان نقلش کردند وا و از کلام میرنجات
سکندری خور وباتی حالِ تا آنکہ سند استعمال
پیش نشود اعتبار را نشاید فتامل (اردو)
(الف) (۱) سہ پایہ ۔ دکن میں تین لکڑیوں یا کھونٹوں
کے کھٹولہ کا نام ہے جس پر مذبوح بکرے کو لٹکا کر
ہیں اور پھر کھال اُتارتے ہیں اور بعض لوگ
کھال اُتارنے اور آنتوں وغیرہ کے خارج کرنیکے بعد

اسکے نیچے آگ روشن کرکے اسکو سالم بھونتے ہیں تاکہ تمام اور ملائم ہو جائے معنوں کے الٹا لٹکایا ہوا اور بھونا ہوا (۲) پہلوانوں کی کشتی کے ایک خاص فن کو فارسیوں نے (بُزآویز) کہا ہے (ب) الٹا لٹکایا جانا۔ کباب ہونا (ج) الٹا لٹکانا۔ کباب کرنا

بزاختن بقول بحر مصدریست بروزن و معنی گداختن و فرماید کہ متروک التصریف است صاحب ملحقات برہان ہم ذکر این کردہ و صاحب مؤید این را با (بزازیدن) نقل کردہ گوید کہ کلا ہما بالفتح بمعنی گداختن است۔ صاحبان ہفت و انند ذکر این با مصدر (بزازیدن با ہر دو زای ہوز) کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ (پزاختن) بہ بای فارسی عوض موحدہ ہم بجایش بہ ہمین معنی می آید کہ مبدل این است چنانکہ تب و تپ و خیال ما نسبت ماخذ این ہمین قدر است کہ اصل این (بُزآویختن) بود بمعنی حقیقی آن یعنی آویختن بُز بر (بُزآویز) برای کباب کردنش و واو و تحتانی حذف و ممدودہ بمقصورہ بدل شدہ (بزاختن) شد و برسبیل مجاز بمعنی عام گداختن استعمال کردند و ما ہمین مصدر اصلی (بزآویز) است کہ بجایش گذشت و حقیقت (بزازیدن) کہ می آید ہمدر انجا عرض کنیم و حقیقت ماخذ (آویختن) بجایش مذکور و بر (برآویختن) تلافی مافات کردہ ایم۔ معاصرین عجم این مصدر را بہ زبان ندانستہ و متروک است (اردو) گلانا۔ گلا دینا۔ دیکھو گداختن کے تمام معنے۔

بزاخفش اصطلاح۔ بہار گوید کہ گویند (۱) اخفش را بُزی بود کہ بنام کہ او آواز می کرد اخفش از بر کردن سبق خاموش نمی ماند و آن آواز کردنش را دلالت صدق حفظ خود گمان می برد (سنجر کاشی ـــہ) قدرتش را قضا بز اخفش از ہر چہ گوید ہم آنچنان باشد صاحب انند نقل نگار بہار **مؤلف** عرض کند کہ قصہ این نہ چنانست بلکہ اخفش بقول منتخب لغت عرب و نام سہ کس از ائمہ نحوی کہ یکی اخفش کبیر

استاد سیبویہ و دوم (اخفش وسط) معاصر سیبویہ
وسوم (اخفش صغیر) شاگرد سیبویہ بود (انتہی)
معاصرین عجم گویند کہ ازین ہر سہ یکی بود کہ بزی
با خود داشت وچون درس می خواند وبحث آن
می کرد بز مذکور بر سبیل عادت خود سر را حرکت
می داد چنانکہ بز ان می کنند وازین حرکت اخفش
را تسکین می باشد ومی دانست کہ بز ما تصدیق
وتحسین بحث ما می کند واین البیش بود ازینجا سبب
کہ فارسیان در اصطلاح خود (۲) بز اخفش بترکیب
اضافی کسی را گویند کہ بغیر فہم مضمون مخاطب متکلم
سر را حرکت دہد ودرست گوید (ظہوری ــہ)
سر تصدیق بہر حرف تو چون جنبانم ز مدعی را
بطلب تا بز اخفش باشد ز (اردو) بز اخفش
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر (۱) اخفش صرفی
کا بکرا (۲) بے سمجھے گردن ہلانے والا۔ نافہمیدہ
اقرار کرنے والا۔ طوطے کلے دماغ کا۔ آپ ہی نے
لکھا ہے کہ کہتے ہیں کہ اخفش نے اپنا سبق یاد کرکے
سنانے کے واسطے ایک بکرا پالا تھا جب تک وہ
گردن نہیں ہلاتا یا سنکر بول نہیں اٹھتا یہ اپنے
سبق کا پیچھا نہیں چھوڑتا اور جانتا تھا کہ ابھی
سبق یاد نہیں ہوا جس وقت اس بکرے کو
ذبح کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اُس کا سارا دماغ چاٹ
گیا تھا (انتہی) **مؤلف** عرض کرتا ہے کہ غالبًا
آپ نے صاحب بہار عجم کا ترجمہ فرمایا۔ ہم نے اس
حکایت کے متعلق جو کچھ عرض کیا وہ استعمال
شعراے فارسی کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔

بزادبرآمدہ اصطلاح۔ بقول سروری
وبرہان وجامع وبحر وسراج زینکہ بنہایت پیر
باشد وسال بسیار بر وگذشتہ **مؤلف** عرض
کند کہ موحدۂ اوّل افادہ معنی آز کند چنانکہ بر
معنی بستمش گذشت وزاد بقول برہان حاصل
بالمصدر زائیدن وسن وسال ہم پس معنی لفظی
این کسی کہ از زائیدن خارج شدہ واز سن وسال
برآمدہ وکنایہ از پیر سالہ کہ بنہایت پیری رسیدہ

باشد (اردو) بہت بڑی عمر کی بڑھیا۔ مؤنث

بزادی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وکسر دال لغت فارسی (۱) زبرجد و (۲) بلور را گویند **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت وسند استعمال پیش نه شد۔ تا آنکه سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید۔ صاحب محیط برزمرد گوید که آنرا بهندی پنّا گویند و آن از جملۂ سنگهای شریفۂ نفیسه۔ و در معدن طلا بهم رسد و مادّۂ آن طلا است و فرماید که دران و زبرجد اختلاف بسیار است و صحیح تر آنست که زمرّد و زبرجد یک چیز است و متساوی الطبع و او یک جنس باختلاف رنگ۔ که زمرّد سبز است و زبرجد زرد۔ و هم او برزبرجد گوید که قسمی از زمرّد۔ زرد رنگ و هر دو از معدن طلا پیدا شود۔ سرد و خشک در سوم قاطع نزف الدم و رافع عسر البول و شکننده سنگ و منافع بسیار دارد و هم او بر بلور گوید سنگے است معدنی سفید و شفاف و نرم تر از زمرّد و سخت تر از شیشه۔ قلیل الاستعمال و رطب و مصلح آن قند کهنه و اکتحال باریک سودۂ آن برای رفع بیاض چشم و سبل و جرب عین نافع و از خواص آنست که تعلیق آن جهت رعشۂ اطفال و منع فزع در خواب و درد دندان نافع۔ **مؤلف** عرض کند که اگر این لغت فارسی به تحقیق رسد اسم جامد فارسی زبان دانیم برای زمرّد و بلور (اردو) (۱) زبرجد۔ بقول منتخب عربی ایک مشہور جوہر جس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔ مذکر (انتہی) بعض کی رائے میں زمرّد۔ صاحب آصفیہ نے زمرّد پر فرمایا ہے عربی۔ اسم مذکر ایک سبز رنگ کے قیمتی پتھر کا نام۔ زبرجد۔ سبزہ۔ پنّا (۲) بلور۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ عربی

ایک چمکدار کانی جوہر کا نام جو نہایت شفاف ہوتا ہے بعض لوگ اس کو کچا ہیرا خیال کرتے ہیں۔

بزاریدن بقول بحر و ملحقات برہان بفتم اول و بہ رای مہملہ چہارم بمعنی گداختن است و در نسخۂ از نسخہ ہای قلمی صاحب مؤید ہم این را بہ رای مہملہ چہارم نوشتہ و در نسخۂ دیگر قلمی این را ترک کردہ و در نسخۂ مطبوعہ آن بہ ہر دو زای ہوز آوردہ۔ صاحب انند ذکر این با ہر دو زای ہوز کردہ و صاحب ہفت با زای ہوز دوم و رای مہملہ چہارم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما (بزآویزیدن) اصل است بمعنی (برآویختن) کہ حقیقت آن بر (بزاختن) بیان کردہ ایم پس چنانکہ (بزاختن) مخفف (بزآویختن) است ہم چنان (بزازیدن) بہ ہر دو زای ہوز مخفف (بزآویزیدن) باشد بحذف واو و تحتانی و تبدیل ممدودہ بہ مقصورہ و معنیٔ مرادف (بزاختن) کہ گذشت تسامح صاحبان بحر و ہفت است کہ پی بہ ماخذ نبردند و بہ رای مہملہ چہارم ذکر این کردند این است محاسن تحقیق ماخذ کہ غلطی کتابت و خیال آنہا را ظاہر کرد (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزازستان اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و تشدید ثانی و کسر زای ثانی بمعنی بازار **مؤلف** عرض کند کہ بزّ لغت عرب است بمعنی جامہ و متاع فروش از ہوز کہ بعربی جامہ را گویند اگر سند استعمال این بدست آید توانیم قیاس کرد کہ از قبیل گلستان است کہ فارسیان لفظ ستان برای بیان کثرت بر آخر کلمات می آرند معنی لفظی این جای کہ دران کثرت بزازان است و کنایہ از بازار (اردو) دیکھو بازار۔

بزازیدن بقول مؤید و انند ہمان بزاریدن است کہ ذکرش بہ رای مہملہ چہارم

گذشت وحقیقت این ہمدر اینجا مذکور(اردو)	دیکھو بزازیدن ۔

بزّاغ خان آرزو در سراج گوید کہ بتشدید در ذیل لغات فارسی بہ زای معجمہ بمعنی قصد کنندہ نوشتہ اند و فرماید کہ صاحب برہان بہ رای مہملہ آوردہ وتحقیق آنست کہ بہ زای معجمہ لغت عربی است وآنہا در تصحیف وغلط افتادہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت (برّاغ) را بہ رای مہملہ ودوم بجایش بیان کردہ ایم کہ مبدل (بزّاغ عربی است کہ بزای ہوّز) است و اختلاف خان آرزو را ہم ہمدر اینجا ذکر کردہ ایم پس نمی دانیم کہ او چرا این لغت عربی را در ینجا بالغات فارسی ذکر کردہ فضولی بی محل می کند ویا دنداد کہ بر (براغ) بہ رای مہملہ ہر چہ خیالش بود مذکور شد کہ تصفیۂ آن ہمدر اینجا کردہ ایم ومی پرسیم از وکہ (بزّاغ را بہ زای ہوّز) دوم کدام محقق فارسی زبان آوردہ است کہ تکذیب آن می کند وای برد (اردو) دیکھو برّاغ ۔

بزاگندن بقول شمس بکاف فارسی کنایہ از سحر برای کشش کسی **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان عموماً ومحققین مصادر فرس خصوصاً ومعاصرین عجم زین مصدر ساکت وغیر از محقق بی تحقیق دیگر کسی ذکر این نکردہ ومعنی اسم برای مصدر خبر می دہد از نقد سلو ماتش تا آنکہ سند استعمال پیش نہ شود اعتبار را نشاید وما خذ این ہم ہیچ (اردو) نا قابل ترجمہ ۔

بزان بقول سروری بروزن رزان باد ونسیم وجہندہ باشد و فرماید کہ حالا بکثرت استعمال وزان می گویند (حکیم انوری ؎) بانجہان باد آمد از اقبال ہمون مو کبش کہ تازہ شد چون در سحرگاہان گل از باد بزان کہ صاحب جہانگیری ایمان را بمعنی وزندہ ومرادف بزانندہ و بزندہ گوید (مسعود سعد سلمان ؎) نہ ابر بہارم کہ چندین بگریم نہ باد بزانم کہ چندین بپویم کہ

صاحبان برہان ورشیدی وناصری وجامع ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مصدر وزیدن اصل است و(بزیدن) مبدل آن وہر دو بجایش می آید پس بزان بقاعدهٔ فارسی اسم حال بزیدن است چنانکه وزان اسم حال وزیدن از قبیل چمان وکنان محققین با نام و نشان در مشتقات مصادر می روند واین قسم لغات مشتقه را اسم جامد می دانند (اردو) چلنے والی (ہوا کے ساتھ خصوصیت) جیسے چلنے والی ہوا۔ لیکن محاورہ اردو میں چلتی ہوئی ہوا کہیں گے جس سے اسم حال کا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

بزانداختن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس بمعنی گداختن **مؤلف** عرض کند که دیگر محققین مصادر واہل زبان ازین ساکت مقصود غیر از (بزاختن) نیست که بجایش گذشت بی تحقیقی او آنرا ترک واین را قائم کرد۔ دیگر ہیچ۔ تا آنکه سند استعمال بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بزاختن۔

بزانو درآمدن مصدر اصطلاحی بقول بہار وبحر واند (۱) بزانو نشستن (ملا عبد اللہ ہاتفی در رسیدن ایلچی بحضور صاحبقران ؎) بزانو درآمد در ان پیشگاه ٭ که کس را نبودی از ان پیش راه ٭ **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم گویند که (۲) بزانو استاده عرض حال کردن است واین رتبهٔ مخصوصین بارگاه باشد (اردو) (۱) زانو پر بیٹھنا (۲) زانو پر کھڑا ہو کر عرض حال کرنا۔

بزانه بقول سروری وبرہان بزای معجمه بر وزن روانه یعنی وزنده (امیر خسرو ؎) ولایت دارم وگنج وخزانه ٭ سپاہی تیز چون باد بزانه ٭ وبقول جہانگیری ورشیدی وجامع مرادف (بزان) که گذشت وبقول صاحب برہان بمعنی وزنده وجہنده **مؤلف** عرض کند که جزین نیست که ہای زائد است در آخر (بزان) که بہمین معنی

گذشت و صراحت ماخذش هم بانجا مذکور و
این مزید علیه آنست چنانکه ستمگار و ستمگاره (اردو)
دیکهو بزان۔

(الف) بزباز | اصطلاح۔ بقول برهان
بر وزن پرواز (۱) معروف که آنرا العربی بسباسه
خوانند و بعضی دیگر گویند که شگوفه و گل و بهار جوز
است۔ بهار گوید که (۲) قومی است از معرکه
گیران که بز و بوزینه را باهم رقصانند (محسن تاثیر
ـــه) پهلوان ظاهر بزباز که چندین زین پیش ٭
دهر دون داده بدش منصب مخلص خانی ٭
(ملک الکلام بهاء الدین محمد بن مؤید ـــه) من
گرگ پیر فضلم و بزباز این فلک ٭ می راندم بهر
طرفی همچو گوسپند ٭ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل
نسبت معنی دوم گوید که کسیکه بز را تعلیم بازی و جستن
و رقاصی دهد حامل آن عمل را گویند و فرماید که۔

(ب) بزبازی | آن عمل را نامند (مولوی
معنوی ـــه) ای بساشیر که آموختیش بزبازی ٭
سوی بازار که بر جه هله زیرک هله زود ٭ بهار هم
ذکر (ب) کرده (ملا طغرا در معراج ـــه) قضا
طرح بزبازی جدی کرد ٭ نشد ملتفت شاه افلاک
گردد ٭ (میر خسرو ـــه) ز عدلت میش بزبازی
کند با شیر همچون سگ ٭ زبهر پاسبانی گرگ دنبال
شبان گیرد ٭ وارسته و بحر هم ذکر (ب) کرده اند
مؤلّف عرض کند که (الف) بمعنی اوّل
همان انگدان است که بجایش گذشت و
بحواله محیط تعریفش کرده ایم۔ صاحب محیط
بربسباسه ذکر این کرده گوید که آنرا فارسیان
(بزباز) گویند بعیال ما بالفتح مبدّل و مخفف
بی است که فارسیان های هوّز آخره را
کردند و هر دو سین مهمله را به زای هوّز بدل کردند
چنانکه سماروغ و زماروغ۔ همین قدر است
ماخذ این و بمعنی دوم بالضم اسم فاعل ترکیبی
و کنایه از کسانی که بزی را بازی بسبیل بازی
بجنگانند و معاصرین عجم هم آنرا (بزباز) خوانند

(۲۲۴۲)

وانچه محققین بالا ذکر بازی بزبا بوزینه کرده اند معاصرین عجم آنرا پسند نمی کنند و (ب) همان بازی را نام است که مقابلهٔ بز با بز بسبیل بازی شود (ارد و) الف. (۱) دیکھو انگد ان (۲) بکرے لڑانے والا (ب) بکروں کی لڑائی۔ مؤنث

بزبان افتادن مصدر اصطلاحی بقول بهار و انند (۱) کنایه از رسوا شدن (ابوطالب کلیم ـه) خواهم ز بس بپردهٔ تقوی بدر افتم ٭ چندی بزبان همه کس چون خبر افتم ٭ (شفیع اثر ـه) بزبان جهانی افتاد است ٭ چون سخن هر که آدمی زاد است ٭ **مؤلف** عرض کند که (۲) بمعنی مشهور شدن هم که بمعنی حقیقی قریب است و هردو سند بکار معنی دوم هم می خورد و بمعنی اوّل کنایه باشد. مخفی مباد که بهار معنی دوم بیان کردهٔ ما را بر (برزبان افتادن) نوشته است و معاصرین عجم هم برزبان دارند موافق قیاس ست (ارد و) (۱) رسوا ہونا۔ (۲) زبان زد ہونا۔ دیکھو برزبان افتادن۔

بزبان انداختن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مشهور کردن (آصفی ـه) در حسن با وگل سخن زیر زبان داشت ٭ انداخت ولی ز دو نسیمش بزبانها ٭ (ارد و) مشهور کرنا۔

بزبان برداشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و غیاث (۱) بحرف های ملائم فریب دادن و (۲) سخنان نالائق گفتن نیز **مؤلف** عرض کند که صاحب غیاث بحوالهٔ وارسته ذکر این کرده و وارسته ازین مصدر اصطلاحی ساکت [illegible] بحر سندی پیش نکرد بدون سند استعمال تسلیم [illegible] معاصرین عجم برزبان ندارند (ارد و) (۱) چکنی چپڑی زبانی سے فریب دینا (۲) ناشائستہ باتیں کہنا۔

بزبان داشتن مصدر اصطلاحی بقول وارسته (۱) بحرف های ملائم فریب [illegible] پیچانده از سر مقصود باز داشتن [illegible] دادن بحرف و صوت و ملائم [illegible]

دلجوئی پروانه بود، روی وِش ؎ شمع دارد بزبان گرچه
همه محفل را ؎ (خواجه سلمان ۵) ز بلب میدهم
وعده کرکاست بدهم ؎ غالب آنست که ما را بزبان
می دارد ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است و ضرورت ندارد که با حرف های ملائم مخصوصا
کنیم فریب دادن تخن کافی است (اردو) باتوں
میں اڑانا - بقول آصفیہ - مغالطہ دینا - دھوکا
دینا - فریب دینا - جھانسا دینا -
(۲) بزبان داشتن - بقول وارسته در نفرین گرفتن
صاحب انند گوید که سخنان نالائق گفتن کسی را مولف
عرض کند که (بر زبان داشتن) بهمین معنی گذشت
و سندش هم همدر انجا مذکور بس موافق قیاس و
مرادف آنست (اردو) دیکھو بر زبان داشتن -
(۳) بزبان داشتن - بقول انند کنایه از زبان
دور ... (محسن تاثیر ۵) بر سر هر مژه لخت
... ؎ هر کرا سحر نگاهش بزبانی دارد
مؤلف عرض کند که موافق قیاس است -

(اردو) رسوا کرنا - دکن میں د زبان پہ چڑھانا
کہتے ہیں -

بزبان دگر داشتن مصدر اصطلاحی -
بقول بحر - باضافت - فریب دادن بحرف های
ملائم (ملا وحشی ۵) بلبل گله می کرد ز گل دوش
بصد رنگ ؎ گل بود که هر دم بزبان دگرش
داشت ؎ **مؤلف** عرض کند که متعلق است باینها
مصدر عام (بزبان داشتن) که گذشت و موافق
قیاس و لیکن ضرورت ندارد که حرف های ملائم
را داخل معنی کنیم - مجرد فریب دادن از سخنان
کافی است (اردو) دیکھو بزبان داشتن
کے پہلے معنے -

بزبان گرفتن مصدر اصطلاحی - بقول
وارسته (۱) بحرف های ملائم فریب دادن
مرادف (بزبان داشتن) (... تکلو ۵) آن
لطف کو که ... زود بکند رم ... از گرمی سخن
بزبانم گرفته بود ؎ صاحب بحر گوید که مرادف (بزبان

فتن) **مؤلف** عرض می کند کہ سند بالا متعلق
معنی دوم می نماید مشتاق سند دیگر می باشیم۔
معاصرین عجم برزبان ندارند (**اردو**) دیکھو
بزبان داشتن کے پہلے معنے۔

(۲) بزبان گرفتن۔ بقول وارستہ کنایہ از سخنان
نالائق گفتن (صائب ؎) من چون ہدف
نی روم از جای خویشتن کہ مژگان او عبث بزبانم
گرفتہ است کہ ۔ بقول بہار سخنان ناسزا گفتن
مؤلف عرض کند کہ این سند را با معنی سوم
متعلق دانیم۔ معاصرین عجم برزبان دارند (**اردو**)
سخت سست کہنا۔ بقول آصفیہ۔ برا بھلا کہنا۔
درشتی اور سختی سے پیش آنا۔ لعنت ملامت کرنا۔
زجر و توبیخ کرنا۔ جھڑکنا۔ آڑے ہاتھوں لینا۔ لتاڑنا
(۳) بزبان گرفتن۔ بقول بہار رسوا کردن سند
این از صائب بر معنی دوم گذشت۔ **مؤلف**
عرض کند کہ (بر زبان گرفتن) ہم بدین معنی گذشت
و موافق قیاس است (**اردو**) رسوا کرنا۔

(۲۳۴۴) (۴) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما۔ گرفتن بر زبان
چنانکہ سخن بر زبان گرفتن و زبان زد کردن سخنی
و شہرت دادن و (بر زبان گرفتن) ہم بہمین معنی
گذشت (صائب ؎) چنان گداخت مرا فکر این
دہان و میان کہ کہ میتوان بزبان چون خبر گرفت
مرا کہ (محسن تاثیر ؎) زمی زہر کہ دیدہ گرفتار
گشتہ ام کہ حرفم کہ مردمان بزبانم گرفتہ اندکہ (طالب
آملی ؎) عیشم بزبان گرفتہ لوئی کہ کز خاطر غم
شدم فراموش کہ (**اردو**) دیکھو بر زبان گرفتن۔
(۲۳۴۵) (۵) بزبان گرفتن بہ تحقیق ما گرفت سخن کردن۔
(محمد سعید اشرف ؎) دیگر بطعن عشق بتانم گرفتہ
اند کہ طوطی نیم چرا بزبانم گرفتہ اندکہ (**اردو**)
گرفت کرنا۔ بقول آصفیہ۔ اعتراض کرنا۔ حجت
لگانا۔ نکتہ چینی کرنا۔ خردہ گیری کرنا۔

بزبانہا افتادن | مصدر اصطلاحی بقول
وارستہ و بحر (۱) مشہور شدن و (۲) رسوا شدن۔
صائب ؎) [illegible] بزبانہا فتادہ است کہ

زنہار در بساط جہان بے اثر مباش ٭ بہار گوید کہ مشہور شدن بزبونی و عیب (صائب ﷺ) رازِ من از لب خامش بزبانہا افتاد ٭ گرچہ از خامہ بی شق تر او و سخنی ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ہمان (بزبان افتادن) است کہ گذشت و ضرورت ندارد کہ بلحاظ جمع این را قائم کردہ عام را خاص کنیم کہ جمع ہم داخل تعمیم واحد است۔ آنچہ بہار در معنی اوّل خصوصیت زبونی و عیب قائم می کند درست نیست کہ از معنی دوم مقصودش حاصل می شود و از تخصیصش معنی اوّل خارج می گردد مخفی مباد کہ بخیال ما سند دوم ہم متعلق بمعنی اوّل است تسامح بہار است کہ آنرا متعلق بمعنی دوم کرد۔ معاصرین عجم ہم معنی دوم را بزبان دارند و (بزبان افتادن) ہم بجایش گذشت (اردو) (۱) مشہور ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بزبچہ | اصطلاح۔ بقول مؤید با جیم فارسی بزغالہ۔ صاحب رشیدی ذکر این بذیل (بزبچہ بہ تحتانی سوم) کردہ می فرماید کہ ہمین را (بزبچہ بہ موحدہ عوض تحتانی) ہم گویند و صاحب ہفت ہم ذکر (بزبچہ) بہ تحتانی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بچۂ بز۔ قلب اضافت و حقیقت (بزبچہ) بجایش عرض کنیم (اردو) بکرے کا بچہ۔ گر۔

بزبویندی | بقول جہانگیری در ملحقات بمعنی دہید و فرماید کہ آنرا ہجید نیز نامند۔ صاحب برہان برہجید گوید کہ بفتح اوّل بر وزن کشید لغت زند و پا زند است بمعنی بدہید کہ امر ست از دادن است **مؤلف** عرض کند کہ (بزبونتن) مصدر زند و پا زند بمعنی دادن می آید و صاحب برہان بذیل آن (بزبونید) را بمعنی بدہید می آرد پس ہمان (بزبونید) را محقق بالا بہ تصحیف لفظی بطور اسم جامد نوشتہ است تسامح او یا غلطی کاتب بیش نیست (اردو) تم دیو۔ (دینا) کے امر حاضر کی جمع۔

بزبہا بقول خان آرزو در چراغ بضم و زای معجمہ بمعنی غلام ہندی و فرماید کہ از زباندانان بہ ثبوت رسیدہ۔ نہ آنکہ بر وارثش بہار بند کر معنی بالا گوید کہ گویند "شش قبرغہ بز بہا" ای سیاہ کم بہا و صاحب انند نقل نگارش۔ صاحب بحر بر غلام ہندی قانع **مؤلف** عرض کند کہ ماہم درین باب از معاصرین عجم گفتگو کردیم می فرمایند کہ فارسیان مطلقاً ہر غلام و سیاہ را (بُزبہا) گویند۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی بہای بُز دارندہ کہ قدر و قیمتش بوجہ غلامی بیشتر از بُزی نیست۔ و این اصطلاحی است برای غلام و ہمان را سیاہ ہم گویند بوجہ رنگ غلامان کہ حبشی و سیاہ رنگ می باشند (الخ) نمی دانیم کہ محققین بالتخصیص ہندی چرا کردند ندانستند کہ در ہند رسم غلامی نیست و سیاہی ہم مخصوص است از غلامان عجم و عرب خیال ما ہمین قدر است کہ محقق اوّل الذکر با عجمی پر سیدہ باشد و او بہ (تمسخر بمخاطب) لفظ ہندی را بر غلام داخل کرد تا اعتبار غلامان عجم و عرب در نظر سائل قائم باشد خیال نکرد کہ سائل حقیقت جوی لغت است و این استہزا لغت فرس را نقصان می رساند اگر محقق ہند نژاد برماخذ غوری کرد حقیقت را می دریافت (اردو) غلام بقول آصفیہ وہ زرخرید چھوکرا جو بلا تنخواہ گھر کا کام کاج کرتا ہے۔

بزپونتن بقول برہان با بای فارسی و نون و تای قرشت بر وزن پہلوشکن بزبان زند و پازند بمعنی دادن و فرماید کہ (بزپونہی) بمعنی می دہم و (بزپونسید) بمعنی بدہید۔ صاحب موارد ہم ذکر این کردہ ولیکن (بزپومنی) را بہ میم عوض ہای ہوز آوردہ و صاحب ناصری ہم با او متفق **مؤلف** عرض کند کہ در بعض نسخ برہان ہم (بزپومنی) بہ میم است و بلحاظ معنی ہم موافق قیاس کہ حال متکلم است مخفی مبادکہ (بزپون) بقول دستوران معاصر مذہب زرتشت در زند و پازند

بمعنی حوالہ۔ حیف است کہ کتب لغات ازین ساکت پس فارسیان قدیم علامت مصدر تَن در آخرش زیادہ کردہ مصدری ساختند موافق قیاس و حالا در استعمال متروک است و مبدل این بہ بای فارسی اوّل ہم می آید چنانکہ تب و تپ (اردو) دنیا۔

برجگر | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند (بالضم و بکسر جیم عربی و فتح کاف فارسی) بمعنی ترسان ضدّ بہادر **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ اسم فاعل ترکیبی است مرادف (بزدل) کہ می آید (اردو) بزدل۔ دیکھو اشتردل

برحمت افتادن | مصدر اصطلاحی۔ (۳۳۲۲)
کنایہ از ابتلای تکلیف شدن (ظہوری ع) از اختران ہمہ آزادگان کشند آزار ٭ فلک برحمت تحصیل حاصل افتادست (اردو) زحمت میں مبتلا ہونا۔

(الف) **بزداغ** | اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای معجمہ و دال مہملہ بوزن گستاخ مصقلہٴ کہ بآن زنگ زدایند و فرماید کہ در نسخہٴ میرزا بالفتح بانیز (منصور شیرازی ع) دہر ضیا بمہٴ آئینہٴ رخت کا ترا ٭ بود زخاطر شاہ فلک محل بزداغ ٭ صاحب جہانگیری گوید کہ با اوّل مکسور افرازی باشد کہ بدان زنگ آئینہ و تیغ و امثال آن بزدانید و آنرا تبازی مصقلہ خوانند صاحبان رشیدی و جامع دانند و ہفت ہم ذکر این کردہ اند صاحب ناصری گوید کہ بزدائیدن مصدر این لغت است و (بزداغیدن) و (بزدودن) نیز شلہ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بعضی بفتح اوّل بہ بای فارسی گفتہ اند و بعضی بضم اوّل **مؤلف** عرض کند کہ خان آرزو و جامع التصنیفہ مگر حقیقت اینست کہ این اسم جامد فارسی زبان است مزید علیہ و مبدل (زدہ) کہ بالفتح بمعنی آراستہ و مزیّن بجالیش می آید فارسیان ہای ہوز آخر را بالف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و غین زائد

در آخرش آوردند چنانکہ چرا و چراغ و موحدۂ مفتوح در اوّلش زیادہ کردہ (بزواغ) کردند و اسم جامد قرار دادند برای مصقلہ کہ آلۂ صیقل است و اختلاف اعراب چنانکہ بالا مذکور شد تصرّف محاورہ باشد وبس و مصدر ....

(ب) **بزواغیدن** کہ صاحب ناصری ذکرش کردہ از ہمین اسم مصدر وضع شد بقاعدۂ مصادر بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن در آخرش ولیکن این مصدر حالا متروک التصریف است و محققین مصادر ازین ساکت و معنی این مصقلہ کردن و صیقل کردن پس الف و ب ہر دو باعتبار ماخذ بکسر اوّل است واگر تصدیق فتح و ضمۂ اوّل در استعمال شود تصرّف محاورہ دانیم دانچہ خان آرزو بہ بای فارسی می نویسد از نظر ما نگذشت واگر سند استعمالش بدست آید بجایش ذکر کنیم وبدّل این دانیم چنانکہ تب و تپ (اردو) (الف) مصقلہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ صیقل کرنے کا اوزار۔ ریتی (ب) صیقل کرنا۔

بزوائیدن بقول سروری مرادف (بزدودن) کہ می آید و ہر دو بمعنی دور کردن زنگ از آئینہ و تیغ و امثال آن صاحب موار ہر دو را مرادف یکدیگر قرار دادہ گوید کہ ہر کدام لغتی است در (زدودن) و (زدائیدن) کہ بجایش می آید صاحب بحر ہر دو را بالکسر کامل التصریف گفتہ و (بزداید) را مضارع ہر دو قرار دادہ معنیً با سروری متفق۔ صاحب برہان ہم ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ذکر قول برہان فرماید کہ تحقیق آنست کہ موحدہ جزو کلمہ نیست پس اصل ہمان زدائیدن و زدودن است **مؤلف** عرض کند کہ زدہ بقول برہان بفتح اوّل بمعنی آراستہ و مزیّن می آید فارسیان ہای ہوّز آخر را با لف بدل کردند چنانکہ خارہ و خارا و تحتانی زائد زیادہ کردند چنانکہ پا و پای و بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی معروف و علامت مصدر

دن ودرآخرش آورده مصدری وضع کردند که بمعنی حقیقی آراسته ومزیّن کردن است وکنایه از مصقل کردن ودور کردن زنگ از آئینه وغیر ذلک ودر (زدودن) هم اسم مصدر آن همان (زده) است که های هوّز آخره بدل شد به واو چنانکه آوسه وآوسو وحق آنست که مصدر (زدودن) اصلی است و(زدائیدن) جعلی واطلاق جعلی نه برای آنست که اسم مصدر مال السنهٔ غیر فارسی است چراکه (زده) خود مال فارسی زبان است بلکه بنا واقفیت ماخذ وضع شده وضرورت آن نبود ومشتاق سند استعمالش می باشیم. مخفی مباد که موحّده در اوّل هردو زائد است پس بقاعدهٔ فارسی هردو را بالکسر خواندن صحیح باشد و(زدائد) مضارع زدائیدن که این کامل التّصریف است و(زدودن) را مضارعی نیامده که سالم التّصریف باشد وسالم التّصریف را غیر از ماضی ومستقبل واسم مفعول نیاید. تسامح صاحب بحر است که (زدائد) را مضارع هردو دانست وهردو را (کامل التّصریف) خیال کرد. ما حقیقت مصادر اصلی وجعلی را بر لفظ (اسم مصدر) بیان کرده ایم (اردو) زنگ آئینہ یا تلوار وغیرہ سے دور کرنا۔ صیقل کرنا۔

(الف) **بُزدل** اصطلاح۔ الف

(ب) **بُزدلی** بقول انند بجو الهٔ فرهنگ فرنگ بمعنی ترسان ونامرد وبیدل وبقول صاحب فدائی ترسو وکم دل وترسان چنانکه بددل وبیباک ودلیر را شیردل نامیدٔ اند ونسبت (ب) فرماید که ترسوگری وجُبن **مؤلف** عرض کند که (الف) اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی که دل او مثل بُز است ودلی دارنده همچون بُز۔ ضدّ شیردل و(ب) بزیادتی یای مصدری است (اردو) الف

بُزدل ۔ دیکھو اشتُر دل ۔ (ب) بُزدلی بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ نامردی ۔ ڈرپوک پن ۔

بُزدودن | صاحبان نوادر و موارد و بحر وسروری وجہانگیری ورشیدی وسراج وناصری ذکر این کردہ اند وما حقیقت این را بز (بزدائیدن) نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بزدائیدن ۔

بزرہ | بقول ضمیمۂ برہان بفتح اوّل وسکون ثانی ورای قرشت (۱) تخم کتان کہ غذائی است صاحب محیط گوید کہ لغت عرب است کہ تخم نبات را گویند جمع آن بزور وبیونانی اقیوروہیز تیج نامند وبقول گیلانی می فرماید کہ عادت اطبا بران جاری شدہ کہ چون اطلاق بزر فقط نمایند مراد ازان (بزرکتان) باشد وبعدہ اصطلاح مقرر کردند کہ چون اطلاق بزر کنند مراد ازان (۲) روغن کتان بود پس چون لفظ بزر مطلقاً درکتب واقع شود مراد ازان روغن کتان باشد (انتہی) البتہ صاحب مؤید ہم این را ذیل لغات فارسی جادادہ گوید کہ کتان عربی وبزر فارسی است بمعنی تخم مؤلف عرض کند کہ ما بلحاظ قول صاحب محیط کہ این لغت عرب بمعنی روغن کتان استعمال می کنند مفرس دانیم بہ تصرف درمعنی ازینجاست کہ محققین فارسی زبان این را جادادہ اند (اردو) (۱) کتان کے بیج ۔ مذکر (۲) کتان کا روغن مذکر ۔

بزرا | بقول جہانگیری در ملحقات تخم را گویند صاحبان برہان وناصری گویند کہ این لغت ژند وپاژند است بمعنی تخم زراعت مطلقاً یعنی ہر چیز کہ بجہت خوردن حیوانات ہشتہ میشود مؤلف عرض کند کہ باعتبار ناصری می گوئیم کہ مفرس است از لغت عرب بزیادت الف درآخرش وتخصیص معنی معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) وہ تخم جو ہشتہ زراعت کے لئے رکھا جاسے ۔ مذکر ۔

بزر اغم جانست وقصاب اغم پیہ | مثل ؎

صاحبان خزینہ وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت وصاحب محبوب الامثال ذکر این بہ تخفیف کلمۂ را است) کردہ و بعوض (پیپہ (پیشہ و پیسہ) را نوشتہ **مؤلف عرض** کند کہ حذف است علمی ندارد و تبدیل لفظ پیپہ غلطی کتابت است فارسیان درین مثل پیہ را استعمال کنند مقصود شان اینست کہ قصاب را پیہ بز عزیز است و پروای جانش نیست فارسیان این مثل را در محل اظہار خود غرضی کسی می زنند و بس (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "لڑکا روئے بالوں کو نائی روئے منڈائی کو" اس اردو کہاوت میں بھی خود غرضی ہی کا بیان ہے یعنی لڑکا اس لئے روتا ہے کہ میرے بال نہ جائیں یعنی اسکو بالوں کا غم ہے اور حجام کو لڑکے کے بالوں کا کچھ غم نہیں بلکہ اپنی اجرت کا غم ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "بکرے کو اپنی جان کی لگی ہے اور قصائی کو اسکی ران کی" یہ کہاوت قریب قریب فارسی مثل کا ترجمہ ہے۔

بزرجمہر | بقول انند بحوالہ غیاث بضمتین وسکون راے مہملہ وضم جیم عربی وکسر میم نام وزیر اعظم نوشیروان و فرماید کہ این معرب بزرگ مہر است و گوید کہ آنچہ در بعض لغات نوشتہ اند کہ بضم جیم نشاید و جیم و رای مہملہ ہر دو را ساکن باید خواند این قول غلط است صحیح ہمانست کہ جیم را مضموم خوانند چرا کہ در عربی دو ساکن بدون مدہ بہم نیایند و فرماید کہ از رسالۂ معربات صاحب منتخب چون ضمہ نسبت کسرہ و فتحہ حرکت قوی است پس کلمۂ معرب را کہ ضعیف بود باین حرکت قوی قوت دادند و قوت ضمہ بشرح ملا در بحث فعل مذکور (انتہی) صاحب ہفت ذکر این بہ جیم عربی کردہ گوید کہ بعضی نوشتہ اند کہ وزیر قباد شاہ پدر نوشیروان

بودہ صاحب ملحقات برہان بہ جیم فارسی آوردہ گوید کہ ہمان (بزرجمہر بہ جیم عربی) کہ وزیر نوشیروان باشد صاحب مؤید ہم بہ جیم فارسی آوردہ فرماید کہ (بوزرجمہر) بزیادت واو بعد موحدہ ہم آمدہ کہ آنرا (قباد پادشاہ) گفتندی و در نسخۂ قلمی اتفاق با صاحب ہفت مؤلف عرض کند کہ در فارسی زبان مبدل (بزرگ مہر) است کہ بہ ہمین معنی می آید و وجہ تسمیۂ آن ہمانجا مذکور شود و درین جا ہمین قدر کافی است کہ کاف فارسی بہ جیم عربی بدل شود چنانکہ شنگرف و شنجرف و آخشیگ و آخشیج و رنگ و رنج و بر سبیل تعریب ہم چنانکہ لگام و لجام لیکن آنانکہ این را بہ جیم فارسی گرفتہ اند خطا کردہ اند کہ کاف فارسی بجیم فارسی و بالعکس آن بدل نشود۔ فارسیان استعمال این معرب ہم کردہ اند و نسبت اعراب عرض می شود کہ ہرگاہ این را معرب تسلیم کردہ ایم نسبت اعراب ہم بقاعدۂ عرب ... و تصرف در ان کنیم و آنچہ بہ کاف فارسی می آید ظاہر است کہ بہ ضم اول و دوم و بہ سکون کاف فارسی و مرکب از لفظ بزرگ بالفظ مہر است پس آنانکہ این معرب را بہ ضم جیم گرفتہ اند درست است و کسانی کہ بر خلاف این رفتہ اند از برای آن دلیلی نیست (اردو) بزرجمہر۔ نوشیروان وزیر کا نام۔ مذکر۔

بزرخانہ اصطلاح۔ بقول اننددبحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وکسر ثانی و سکون را شکنجۂ عصار و چرخ عصار را گویند کہ بعربی معصار و بہ ہندی کولھو نامند **مؤلف** عرض کند کہ برزر در اصطلاح اطبا روغن گر قرار یافت چنانکہ بجایش گذشت پس آن را بر سبیل مجاز بمعنی مطلق روغن گرفتہ بترکیب قلب اضافت چرخ عصار را ...

نہادند کہ خانہ ایست برای ہر قسم روغن مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندا مخفی مبادکہ از لفظ (بزر) کہ بمعنی دوش گذشت باید کہ این را بالفتح صحیح دانیم (اردو) کولھو۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تیل نکالنے کی کل۔ تیل پیلنے یا رس نکالنے کا آلہ۔ معصار۔ (دکن میں اس کو گھانا کہتے ہیں)۔

بزرقطونا اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ ناصر السالجین بفتح اوّل بکسر ثانی وضم قاف و طای حطّی لغت فارسی است اسبغول را گویند مؤلف عرض کند کہ صاحب مخزن الادویہ این را لغت عرب گفتہ وجادارد کہ اطبای عرب (بزرالقطونا) گفتہ باشند تعریف کامل این ہر اسبغول گذشت۔ تسامح صاحب انند مبنی نیست این الفت فارسی خیال کرد (اردو) دیکھو اسبغول۔

بزرقی بقول ضمیمۂ برہان بمعنی احتیاط تمام وتحمق بسیار مؤلف عرض کند کہ دیگری کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وبظاہر لغت ترکی می نماید ولیکن محققین ترکی زبان ہم ازین ساکت۔ سند استعمال پیش نہ شد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند ہیچ ماخذ ہم نمی کشاید مشتاق سندی باشیم (اردو) کامل احتیاط مؤنث اور کامل غور وتحقیق۔ مذکر۔

بزرک بقول رشیدی بفتح با ورای مہملہ تخم کتان۔ صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی گوید کہ بید انجیر باشد کہ از تخم آن ہم روغن گیرند بمعنی کتان مخصوص خوزستان وبحوالۂ تحفۃ المومنین گوید کہ چون مطلق گفتہ شود ازان کتان مراد است وازینجا مستفاد می شود کہ کلمۂ عربی است کہ فارسیان تصرف نمودہ اند مؤلف عرض کند کہ تصرف ہمین قدر می نماید کہ کاف نسبت در آخر لغت عربی آوردہ مفرس کردہ اند بمعنی تخم کتان کہ بزر بقول منتخب بمعنی تخم است وازین تخصیص معنی خاص پیدا کردند برلسے

تخم کتان (اردو) کتان کا تخم۔ مذکر۔

برزکار اصطلاح۔ بقول برہان۔ بروزن شہسوار برزگیر و زراعت کنندہ صاحب جامع صراحت کاف فارسی نکرد و صاحب ناصری ہم بلا صراحت کاف آورد **مؤلف** عرض کند کہ (برزکار) بہ رای مہملہ دوم و زای ہوز سوم بہ کاف عربی گذشت بہ ہمین معنی وما آن را قلب بعض این قرار دادہ ایم و حقیقت کامل بر معنی دوم لفظ برز نوشتہ ایم و برز (بذر رگر) ہم معنی لفظی این کار تخم کنندہ باشد (اسم فاعل ترکیبی) و کنایہ از کاشتکار و مزارع و متحقق بہ کاف عربی است (اردو) دیکھو (برزکار)

بزرگ بقول سروری (۱) ضد خرد و (۲) نام یکی از دوازدہ مقام و بقول فدائی (۳) مردی کہ از خاندان ناموری باشد (سعدی لہٗ) بزرگش نخوانند اہل خرد ؎ کہ نام بزرگان بہ زشتی برد ؎ (شاعر در حصر دوازدہ مقام لہٗ) عشاق مراقد حسینی است چو راست ؎ در پردہ بوسلیک رہاوی و نواست ؎ چون گشت بزرگ در صفاہان و عراق ؎ زنگولہ حجاز و کوچک اندر براست ؎ صاحب ناصری ذکر معنی اول کردہ نسبت معنی دوم فرماید کہ نام مقامی است از موسیقی صاحب برہان ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی سوم مجازاً فارسیان مرد کلان عمر و مرد باخدا و باشوکت و شان را ہم گویند کہ داخل معنی اول باشد و بمعنی دوم ہم مجاز کہ نظر بر بلندی مقام موسیقی آنرا بدین اسم موسوم کردند (اردو) (۱) بزرگ بقول آصفیہ۔ بڑا۔ کلان۔ دیکھو اختیار (۲) فارسیوں نے موسیقی کے ایک راگنی کو بزرگ کہا ہے جس کی سُریں بلند ہیں مؤنث (۳) بزرگ۔ بقول آصفیہ۔ معزز۔ شریف۔ خدا رسیدہ۔

بزرگ استخوان اصطلاح۔ ہمان (استخوان بزرگ) است کہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو استخوان بزرگ۔

بزرگ امید | اصطلاح - بقول برہان نام حکیمی که استاد و پرورندهٔ پرویز بن انوشیروان بود صاحب ناصری فرماید که نام دانای فرزانه از مخصوصان خسرو پرویز - صاحب مؤید گوید که نام استاد خسرو که ندیم ہرمز بن نوشیروان و منجّم حکیم پیشه بود (نظامی ے) بزرگ اُمید خورد اُمید گشته ٭ بلرزانی چو برگ بید گشته ٭ **مؤلّف** عرض کند که در وجه تسمیهٔ این معنی حقیقی ہر دو لفظ مرکّب داخل است و اسم فاعل ترکیبی است و بترکیب - علم شخصی (اردو) (بزرگ اُمید) ایک حکیم گزرا ہے جو خسرو پرویز کا مصاحب تھا - مذکّر -

بزرگان خرده بر خردان نگیرند | مثل - صاحبان خزینه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت **مؤلّف** عرض کند که قریب است بمعنی و محلّ استعمال (از خردان خطا و از بزرگان عطا) که بجایش گذشت فارسیان چون بزرگی را بر خورد خود ناراض بینند استعمال این کنند (اردو) دیکھو (از خردان خطا و از بزرگان عطا)

بزرگان دربار | اصطلاح - بقول فدائی

بزرگان درگاه | که از علمای معاصر عجم بود چاکران تخت و اعیان دولت **مؤلّف** عرض کند که مرکّب اضافی و موافق قیاس است مراد از اکابر سلطنت (اردو) اعیان دولت دربار شاہی کے امراء - مذکّر

(۳۳۴) **بزرگ اندیشه** | اصطلاح - اسم فاعل ترکیبی کنایه از عاقل و کسی که فکر او بلند است (انوری ے) وزیر بر پیر نگیرد بود هند و ٭ بزرگ اندیشه و چونان مستمرّ ٭ (اردو) عاقل - بلند فکر -

بزرگان کشور | اصطلاح - بقول فدائی که از علمای معاصرین عجم بود بمعنی اکابر سلطنت **مؤلّف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن کنایه باشد از اکابر عالم و تخصیص سلطنت

بسبیل مجاز باشد (اردو) دیکھو بزرگان دربار۔

بزرگ بار خدا استعمال۔ ذات باری تعالیٰ شانہ (انوری ؎) بزرگ بار خدائیکہ گر قیاس کنند ۞ ہمہ جہان ز بزرگیش نیست عشر عشیر ۞ (اردو) ذات باری تعالیٰ شانہ۔ مذکر۔

بزرگ پست اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی بسیار خرد **مؤلف** عرض کند کہ مجازاً پست را بمعنی خرد و بزرگ را بمعنی بسیار گرفتہ اند دیگر ہیچ ترکیب توصیفی است وبس (اردو) بہت چھوٹا۔

بزرگری اصطلاح۔ بقول مؤید و شمس بفتح اوّل بازای موقوف وکاف فارسی زراعت وکشاورزی **مؤلف** عرض کند کہ یای مصدری بر لفظ (بزرگر) زیادہ کردہ اند دیگر ہیچ (اردو) زراعت۔ کھیتی باڑی۔ مؤنث۔

بزرگ زادہ اصطلاح۔ بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ بضمتین بمعنی عالی نژاد (شیخ شیراز ؎) بزرگ زادۂ نادان بشہر وا ماند ۞ کہ در دیار غریبش بہیچ نستانند ۞ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) بزرگ زادہ بڑے اور شریف گھرانے کا لڑکا۔

بزرگ سال اصطلاح۔ بقول اننداج بحوالہ فرہنگ فرنگ سالخوردہ ومسن ومعمر **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی عمر بسیار روارندہ (اردو) بڈھا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ بوڑھا۔ کہن سال۔ مسن۔ عمر رسیدہ۔ سالخوردہ۔ معمر۔

بزرگش نخوانند اہل خرد ۞ کہ نام بزرگان بزشتی برد مقولہ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان بطریق موعظت استعمال این کنند تا اخلاق انسان درست شود واین مثل نیست بلکہ مقولہ ایست (اردو) بزرگوں کو ہمیشہ نیکی سے یاد کرو کیا بزرگوں کی عیب جوئی

معیوب ہے"۔ بڑوں کی مذمّت اپنی فضیحت ہے"۔
یہ سب دکن کے مقولے ہیں۔

بزرگ فرمان | اصطلاح - بقول ناصری دانند بمعنی فرمان بزرگ و فرماید که در سوابق ایام آنرا که اکنون بعربی وزیر خوانند وبعد از شاه حکم او برهمه روان است بپارسی (بزرگ فرمان) خواندندی ودر تاریخ فارس آمده که کیخسرو چون خدمات گودرز را بدید اورا بزرگ فرمان فرموده که هیچ منزلت ازان برتر نبودی ونائب شاه شدی **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی فرمان بزرگ رانندہ وکنایه از وزیر اعظم حالا معاصرین عجم این را دستور اعظم خوانند (اردو) وزیر اعظم عربی اسم مذکر۔ دستور معظم۔ بڑا وزیر۔ وزیر الملک۔

بزرگ مهر | اصطلاح - بقول ناصری و انند (۱) بهتر کیبا" بمعنی آفتاب بزرگ و (۲) صاحب محبّت بزرگ و (۳) نام حکیم هندگوار ونجیب دانش شعار پسر بختگان بوده - سالها وزارت انوشیروان دادگر کرده وبه حکمت معروف است وبتدبیر مشهور و فرماید که - در اغلب کتب تواریخ وشهنامهٔ فردوسی حالات وی مسطور گویند بازی نرد را در برابر شترنج که از هند آورده بودند اختراع نمود (نظامی ﻟﻪ) بزم نوشیروان سپهری بود * کز جهانش بزرگ مهری بود * وگوید که عربان این را (بوزرجمهر) کرده اند وگاهی الفی نیز بدان افزوده اند مانند این که کیفیت کسی باشد چه زبان عرب کاف عجمی ندارد وبجای آن جیم می آرند چنانکه بزرج معرب بزرگ است **مؤلف** عرض کند که ذکر (بزرجمهر) بجایش گذشت پس بمعنی اوّل قلب اضافت وبمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است وبمعنی سوم هم قلب اضافت (مهر بزرگ) بمعنی آفتاب بزرگ. وعَلَم حکیمی که ذکرش بالا گذشت (اردو) (۱)

بڑا آفتاب (۲) بہت محبت رکھنے والا (۳)
دیکھو بزرجمہر۔

(الف) **بزرگوار** اصطلاح۔ بقول بہار
(ب) **بزرگواری** وبحر (الف) (۱)
مزید علیہ بزرگ۔ چون قبہ وتحفہ ودرخت وبخت
(میر معزی ؎) دیدم شبی بخواب درختی بزرگوار ٭
از علم وعقل وعدل بروشاخ وبرگ وبار ٭
(ولہ ؎) شاہا بساز مجلس ومی نوش کن کہ ہست ٭
امروز نوروزی بہ واشال تو زپار ٭ دولت ہی
بہ تہنیت آید کہ کردہ ٭ جشن بزرگوار بروز بزرگوار ٭
شادیم وکامگار کہ شاد است وکامگار ٭ میر
بزرگوار بعہد بزرگوار ٭ (ولہ در تعریف ایوان
؎) از نقش چون خورنق نعمان طرب فزای ٭
وز مرتبہ چو قبۂ خضرا بزرگوار ٭ (ولہ ؎) ہمہ
سلامت رای جہان فروز تو باد ٭ ہمہ سعادت
بخت بزرگوار تو باد ٭ (نظامی ؎) تحفہ ہای
بزرگوارش داد ٭ ہریکی در عوض ہزارش داد ٭

(انوری ؎) لیکن چو سنتی است قدیمی روا بود
٭ احیای سنت شعرای بزرگوار ٭ صاحب فدائی
کہ از علمای معاصرین عجم بود گوید کہ (۲) بزرگیست
کہ بزرگیش سروش مانی بود (روحانی) و (ب)
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ عظمت وجلال و
دولت واقبال (شیخ شیراز ؎) خدای راست
مسلم بزرگواری وحلم ٭ کہ جرم بیند ونان برقرار
می دارد ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (الف) مرکب
است از لفظ بزرگ بمعنی خودش وکلمۂ وار بقول
برہان بمعنی صاحب وخداوند (الخ) ما می گوییم
کہ افادۂ معنی فاعلی کند چون در آخر لفظے ترکیب یابد
چنانکہ (سوگوار) بمعنی سوگ دارندہ و (بزرگوار)
(۱) بمعنی بزرگی دارندہ کہ دریجا بزرگ را بر سبیل
مجاز بمعنی بزرگی گرفتہ اند پس این را مزید علیہ
بزرگ نتوان گفت تسامح محقق ہند نژاد است
کہ از ماخذ خبر ندارد بلکہ استعمال این برای صفت
ذوی العقول آمدہ چنانکہ مرد بزرگوار وپدر بزرگوار و

داہم بر ی غیر ذوی العقول چنانکہ از اسناد بالا متحقق شد و (۲) ذات بزرگ بمعنی حقیقی کہ ذات بزرگی دارندہ را بزرگوار گفتند چنانکہ صاحب فدائی ذکرش کردہ و (ب) بزیادت یای مصدری در آخر الف بمعنی بزرگی است وبس **(اردو)** الف (۱) بزرگوار۔ جیسے پدر بزرگوار۔ بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو صاحب بزرگی ہے اور یہاں (بزرگوار) صفت واقع ہے ایک شخص خاص کی اور غیر ذوی العقول کیلئے بڑا۔ بلند۔ عمدہ۔ اچھا وغیرہ بحسب موقع (۲) بزرگ۔ بزرگوار۔ ایک ذات خاص کے لئے جیسے "یہ بڑے بزرگ ہیں اور" اُن بزرگواروں سے یہ ایک ہیں" (ب) بزرگی اور بزرگواری بھی کہہ سکتے ہیں۔

بزرگی استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ۔ حشمت وعظمت وبقول فدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بمعنی امیری وامارت وجلالت **مؤلف** عرض کند کہ جزین نیست کہ یای مصدری در آخر لفظ بزرگ زیادہ کردہ اند چنانکہ تونگری وبلندی و دشمنی (گلستان سعدی) بزرگی بعقل است نہ بسال۔ تونگری بدل است نہ بمال" (انوری ؎) از بلندی اوج گردون زیبدت سقف خیال۔ وز بزرگی جرم کیوان شایدت میخ طناب ؎ (ولہ ؎) ای نہان گشتہ در بزرگی خویش ؎ وز بزرگی ز آسمان شدہ بیش **(اردو)** بزرگی مؤنث۔ دیکھو بزرگ کے ساتویں معنے۔

بزرگی باکسی کردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر خود را بہتر از و دانستن بہار سندی کہ بر (بزرگی کردن) می آرد۔ وارستہ آنرا برای این نقل کرد و حق آنست کہ سند مذکور برای (بزرگی کسی کردن) است و منہج برای (بزرگی کردن) ہم **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است **(اردو)** کسی دوسرے کے

مقابل اپنے آپ کو بزرگ خیال کرنا۔ بزرگ سمجھنا دکن میں کہتے ہیں اپنی بڑائی کرنا۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن مقولہ۔ صاحب خزینہ و امثال فارسی این را بطور مثل آوردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقولہ ایست کہ فارسیان بطریق موعظت باظہار خوبی و محاسن کرم استعمال کنند۔ مقصود ہمین قدر است کہ اگر بزرگی خود می خواہی کرم کن کہ خلائق۔ کریم و سخی را بزرگ شمردہ اند (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "سخاوت انسان کو بزرگ بناتی ہے" اردو میں خود اس فارسی مثل کا استعمال ہے صاحب محاورات ہند نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی بعقل است نہ بہ سال مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال سکوت ورزیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این فقرہ گلستان سعدی است علیہ الرحمہ کہ مقبول عام شدہ بصورت مثل گرفت فارسیان این مثل را بجائی زنند کہ بزرگ سالی بہ نادانشمندی کار کند یا خرد سالے بہ دانشمندی واکثر استعمال این با لفظ ہمانا و آری کنند یعنی گویند (آری بزرگی بعقل است نہ بہ سال) (**اردو**) دکن میں کہتے ہیں "عقل سے ساری بزرگی ہے" اور یہ فارسی مثل بھی اردو میں مستعمل ہے۔ صاحب محاورات ہند نے اس فارسی مثل کا ذکر کیا ہے۔

بزرگی تنخواہ کردن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ مرادف خواجگی تنخواہ کردن (مرزا داراب جویا در تعریف کوہ پیر پنجال ۵) کند بر رہروان این کوہ تنخواہ ز بہر کامی بزرگی ہای بیراہ ز صاحبان بحر و بہار عجم گویند کہ نخوت و غرور کردن است و وارستہ بر (خواجگی تنخواہ کردن) ہم ہمین معنی نوشتہ **مؤلف** عرض کند کہ زنہار این معنی را درست ندانیم و تسامح

ہر سہ محققین خوانیم و مدار معنی آفرینی این ہر سہ محققین ہمین یک شعر مرزا داراب است کہ در مصرع اولش (تنخواہ) را بصفت کوہ آوردہ و (بزرگی کردن) را بمعنی تبختر کردن و بزرگ دانستن۔ می فرماید کہ این کوہ تنخواہ یعنی این کوہ تن پرور و تن پسند در ہر گام بر رہروان بزرگی خود ظاہر می کند بہ بی راہی۔ مخفی مباد کہ (تنخواہ) بمعنی تن پرور بجای خودش می آید و شعر بالا سند آنست۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خواہندۂ تن و کنایہ از کسی کہ تن پرور است و تن خود را حفاظت کند مخفی مباد کہ از ترکیب الفاظ شعر ہم مصدر (بزرگی تنخواہ کردن) پیدا نمی شود۔ فتامل۔ (اردو) غرور کرنا۔

(۲۲۴۹) **بزرگی دادن** استعمال عزت بخشیدن و مرتبہ عطا کردن است (انوری ؎) گر ترا یزدان بزرگی داد راضی نیست خصم / خصم را گو دفتر تقدیر باید کرد حک / (اردو) بزرگی دینا۔ بزرگی عطا کرنا۔ مرتبہ بڑھانا۔ عزّت بخشنا۔ رتبہ بڑھانا۔

بزرگی طفل از ادب است مثل۔ صاحبان خزینۂ امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ مثل نیست بلکہ مقولۂ فارسیان است کہ بطور موعظت بحق اطفال گویند می فرمایند کہ "بابا با ادب باش کہ بزرگی طفل از ادب است" حیف است کہ محققین بالا الفاظ اول الذکر را چرا خارج کردہ اند کہ جان مقولہ شان است (اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہے تو لڑکا مگر بڑا بزرگ ہے" یعنی آئین ادب سے واقف ہے۔

بزرگی کردن مصدر اصطلاحی بقول بہار کنایہ از خویشتن را بچشم دیگران بزرگ وانمودن (صائب ؎) اگر کریم بزرگی کند

بجای خود است ؎ ز چرخ سفله بزرگی نمی توان
برداشت ؎ (محمد قلی سلیم ؎) بر خاک آبروی
خود ای آسمان مریز ؎ هرگز نکرده است بزرگی
بناکسی ؎ **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس
است (اردو) دیکھو بزرگی باکسی کردن ۔

برسک بقول جهانگیری و برهان و ناصری
و جامع و هفت و انند با اوّل مضموم و ثانی مکسور
بسین زده عدس را گویند ۔ صاحب رشیدی
بذکر این گوید که این لفظ بنون است نه به بای
موحده و به رای مهمله است نه معجمه ۔ خان آرزو
در سراج گوید که ظاهر ا برنگ است که از کابل
آرند و آن دوائیست مشهور پس عدس غلط باشد
و بمعنی عدس (نرسک) است به نون و رای
مهمله پس غیر از تصحیف نباشد ۔ صاحب محیط
بر (نرسک به نون و رای مهمله) می فرماید که
اسم فارسی عدس است و بر عدس گوید که در
یمن بلسن و بفارسی نشک و مرجمک و بنو سرخ
و به هندی مسور گویند (الخ) **مؤلف** عرض
کند که ما حقیقت این غلّه را بر (استرار) بیان
کرده ایم و اینقدر متحقّق شد که غلطی کتابت صاحب
محیط است که (نسک به سین مهمله) را (نشک
به شین معجمه نوشت و بقول برهان (نرسک و نسک)
هر دو در فارسی زبان نام عدس است پس (برسک)
را باعتبار جامع و ناصری چرا اسم جامد فارسی نگوییم
که هر دو از اهل زبانند و (نرسک) را به نون و
را و سین مهمله چه تخصیص است که آنرا صحیح دانیم
و بسند همین یک لغت چرا نگوییم که موحّده بدل شد
به نون یا بالعکس و تبدیل رای مهمله به زای هوّز
هم آمده چنانکه برغ و بزغ چون سخن در تصحیح لغت
فارسی زبان است جامع و ناصری را گذاشتن
و رشیدی و خان آرزوی هندنژاد را صحیح گماشتن
شرط عقل نباشد خطای خان آرزوست که تصحیف
گوید و بی غوری اوست که درین لغت ذکر (برنگ)
می کند که بجایش گذشت (اردو) دیکھو استرار

برزشتی رسانیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار (۱) درشتی و بی اندامی کردن (اسمٰعیل ایما ؎) برقع از روی نکویش نکشاید آسان ٭ تا برزشتی نرسانم نہ نماید رو را ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ظاہر آ درین شعر ہمین معنی بنظر می آید کہ ذکرش بالا شد ولیکن اینقدر متحقق است کہ این معنی را صاحب بہار عجم از ہمین یک شعر پیدا کردہ است وغیر از آنند کہ نقل نگار اوست دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و معاصرین عجم ہم برزبان ندارند و اگر بر معنی شعر غور کنیم درشتی کردن با معشوق کار عاشق نیست و ترک ادب است کہ استحصال آنجم شعار عاشقان نیست پس (برزشتی رسانیدن) کنایہ باشد از حالت تباہ کردن و مبتلا در خرابی و تباہ شدن ۔ شاعر گوید کہ تا آنکہ خود تباہ نمی شوم و حالت را برزشتی نمی رسانم یار ما نقاب از روی نکوی خود جدا نمی کند اندرینصورت معنی این (۲) تباہ شدن و مبتلای خرابی شدن است و جا دارد کہ این معنی را متعدی خیال کنیم و لفظ (خود را) را محذوف گیریم ولیکن اوّل بہتر از آخر است فتأمل (اردو ۱۶۲) سختی کرنا (۲) تباہ ہونا ۔ مبتلائے خرابی ہونا ۔ سر پا آپکو تباہ کرنا ۔

برزشک بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مکسور بشین منقوطہ زدہ بمعنی حکیم و طبیب و جراح و فرماید کہ بعضی از صاحب فرہنگان بہای عجمی نیز تصحیح کردہ اند و بہ جیم عربی نیز درست است چنانچہ ناصر خسرو بمعنی حکیم آوردہ (؎) عرب بررہ شعر وار دسواری ٭ برزشکی گزیدند مردمان یونان ٭ و حکیم اسدی بمعنی طبیب استعمال کرد (؎) خورش باید از میزبان گونہ گون ٭ نہ گفتن کتر ٭ کم خور و زان فزون ٭ اگرچہ بود میزبان خوش زبان ٭ برزشکی نہ خوب آید از مہربان ٭ و حکیم ازرقی بمعنی جراح آوردہ (؎) بادہ خوار ازمی چو سنگین دل برزشک ٭ ستکار ٭ جسم ٭ پرمغارہ دار د آستین پر نیشتر ٭

صاحب رشیدی گوید کہ بر وزن و معنی بجشک است کہ حکیم و طبیب و جرّاح باشد۔ صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ بجشک مبدل این است و فرماید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آن بجیم دلالت دارد۔ برین مؤلف عرض می کند کہ بجشک بجایش گذشت و بمعنی اوّلش مرادف این است و ما حقیقت ماخذ این را ہمہ را انجا بیان کردہ ایم و تکملۂ بیان بر (بزشگ) می آید کہ بکاف فارسی است و معنی حقیقی این حکیم است و بس و طبیب و جرّاح مجاز آن دیگر ہیچ و انچہ خان آرزو تحقیق خود را اظہار می کند حقیقت آنرا در تحقیق خود بر (بجشک) ظاہر کردہ ایم و لہذا ضرورت اعادہ آن نیست (اردو) (۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے۔ طبیب اور جرّاح اس کا مجاز ہے۔ صاحب آصفیہ نے جرّاح پر فرمایا ہے عربی اسم مذکر چیرا لگانے والا۔ فصّاد۔ سرجن۔ رگ زن (صیغۂ مبالغہ) اور طبیب پر فرماتے ہیں عربی۔ اسم مذکر۔ ڈاکٹر۔ بید۔ حکیم۔ معالج۔ علاج کرنے والا۔ (نیاز ۵) مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا ہو اسکو خدا پہ چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو

بزشکی نمودن استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی طبابت کردن **مؤلف** عرض کند کہ (بزشکی) بزیادت تحتانی آخرہ کہ افادہ معنی مصدری کند بمعنی طبابت است پس بترکیب فارسی با مصدر نمودن ہم از تی قیاسی باشد (اردو) طبابت کرنا۔ حکیمی کرنا۔

بزشگ بقول سروری بہ زای تازی و کاف فارسی طبیب باشد و آنرا بجشک نیز گویند۔ (لبیبی ۵) بر روی بزشگ زن میندیش ہو چون بود درست بیشابرت ہو **مؤلف** عرض کند کہ در (پزشک) کہ بہ بای فارسی و زای ہوّز و شین معجمہ و کاف عربی) می آید کاف نسبت است

ولفظ (برزش) و (پرزش) بالضم حاصل بالمصدر پرزن (پرزیدن) است که بمعنی پختن می آید و مصدر (پرزانیدن) متعدی آنست و (پرزیدن) وضع شد از لفظ پرز که بمعنی پخت است پس معنی لفظی (پرزش) پختگی است و معنی (پرزشک) بالضم کسی که نسبت دارد با پختگی وجا دارد که کاف آخر را برای تعظیم گیریم چنانکه مامک پس کسی که پختگی دارد کنایه شد از حکیم که سنجیده کار می باشد نتیجه تحقیق ماخذ همین است که کاف آخر عربی است نه فارسی و کسرهٔ اول تصرف محاوره و استعمال زبان است و بس و ماخذ این

ضمهٔ اول می خواهد نه کسره. سندی که صاحب سروری برای کاف فارسی پیش کرده اگر در قافیه یا ردیف واقع می شد بکار اوی خورد و صاحبان ناصری و جامع که هم اهل زبانند کاف عربی را تسلیم کرده اند چنانکه بر (برشک) گذشت پس این را تسامح صاحب سروری دانیم و اگر سند دیگر موافق مقصودش بنظر آید آنرا مبدل (برشک) دانیم که کاف عربی بفارسی هم بدل میشود چنانکه کند و گند. ما می خواهیم که صراحت بالا را بر (پرزشک) کنیم که اصل همه و در ردیف بای فارسی می آید لیکن درینجا بحث کاف تقاضی آن شد که همینجا ذکرش کنیم (اردو) دیکھو برشک

برزشم | بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و ناصری با اول مضموم و ثانی مفتوح پشم نرمی را گویند که از بن موی بز می روید او را آنرا بشانه بر آورده بتابند و ازان شال می بافند و آنرا کلکه نیز خوانند (سعدی ؎) یارم زسفر آمد و دیدم که برزشم آورد ؎ چون نیک نگه کردم پیش آمد و پشم آورد ؎ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید که اغلب که در اصل (برز پشم) است به بای فارسی که بکثرت استعمال حذف شد و هر دو کلمه بهم آمیخته شد **مؤلف** عرض کند که درست گوید و حقیقت هم همین است چنانکه معاصرین عجم هم تسلیمش کنند ولیکن سعدی علیه الرحمه در کلام خود این را استعاره کرده است با خط عارض یار (اردو) پشم. بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. اون. بال. روان. پشم

اس کا ترجمہ نرم پشم۔

بزغ | بقول سروری و رشیدی بفتح با و زای هوز (۱) وزغ باشد و آنرا غوک نیز گویند صاحب جہانگیری
گوید کہ جانوریست کہ وزغ و مکل و بک نیز نام دارد صاحب برہان گوید مکل بفتحتین غوک نام وزغ است
و بکسر ثانی زنو باشد (نظامی ملہ) اگر خود شود غرقہ در زہر مار ﴿ نخواہد کسی از بزغ زینہار ﴿ (شفردہ ۹)
ماہی از یافہ درائی بزغ کم سخنست ﴿ کوہ از خست آواز درا خاموش است ﴿ صاحبان برہان و جامع
گویند کہ بعربی آنرا ضفدع نام است۔ صاحب ناصری فرماید کہ ہمان وزغ و بلغت دری بک و وک
خان آرزو در سراج ہمین قدر گوید کہ انچہ بواو می آید مبتدل این **مؤلف** عرض کند کہ وزغ
بہ واو و زای ہوز در فارسی نیامدہ بلکہ ورغ بہ واو و رای مہملہ بمعنی بند آب می آید کہ متعلق بہ معنی
چارم این است و صاحب برہان بر غوک گوید کہ ترجمہ ضفدع۔ عربی و صاحب منتخب بر ضفدع
گوید کہ ہمان وزغ و غوک و چغز صاحب انند بر غوک گوید کہ جانوری کہ در آب و زمین نمناک می ماند
صاحب برہان بر چغز فرماید کہ وزغ و غوک است و ہم او بر بک و وک گوید کہ ہمان وزغ است صاحب
نفائس اللغات بر (جونک۔ ہندی) فرماید کہ زلو است و بر (مینڈک۔ ہندی) گوید کہ بعربی ضفدع
و بفارسی غوک و غنجرش و صاحب برہان بر غنجرش فرماید کہ ہمان وزغ و غوک کہ بعربی ضفدع
خوانند پس نتیجہ اینہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ بزغ ہمان است کہ بہندی مینڈک نامند بالجملہ این
اسم جامد فارسی زبان است و خیال بعض معاصرین عجم آنست کہ فارسیان این را از لغات ترکی گرفتہ
اند و وضع لغت تائید خیال شان می کند و لیکن محققین ترکی زبان ازین ساکت اند پس چارہ نیست کہ
این را لغت فارسی زبان دانیم مخفی مبادکہ وزغ بقول منتخب عربی زبان بفتحتین بمعنی آفتاب پرست

است (که نوعی از چلپاسه باشد) وبقول انند در زبان عرب بمعنی پاره پاره کہ سترانند اختن ناتمه
بوقت آبستن دمرد بسیار و برجای فرو مانده و فرومایه وخوار پس عجبی نیست که فارسیان واو را
به بای موحده بدل کرده (چنانکه آب وآو) این را مفرس کرده باشند برای غوک که نظر بر معانی
بالا تعلقی دارد که ہمچو بیمار بجای ماند وزود سیر نباشد وخوار ہم واللہ اعلم (اردو) مینڈک ۔
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غوک۔ ایک قسم کے آبی جانور کا نام جو اکثر برسات میں پیدا ہو کر
تالابوں۔ جوہڑوں وغیرہ کے کناروں پر چلّایا کرتا ہے۔

(۲) برزغ۔ بقول سروری بحوالہ نسخہ حلیمی بسکون زای ہوز بمعنی شاخی که نشانده باشند وہنوز
سبز نگشته مؤلف عرض کند که دیگر محققین فارسی زبان سیما ناصری وجامع و برہان ہم سکوت
ورزیده اند پس باعتبار صاحب سروری این را اسم جامد فارسی زبان دانیم وجا دارد که مجاز او
باشد که شاخ نشانده ہم مثل غوک دائما طالب نمی وتری زمین است وبدون آن بیخ پیدا نمی کند
واللہ اعلم (اردو) لگائی ہوئی شاخ یعنی وہ شاخ جو زمین میں دابدی جای تا اس میں جڑیں
نکل آئیں اور درخت بنجائے۔ مؤنث۔

(۳) برزغ۔ بقول سروری بمعنی مایۂ گذشته باشد وہنوز نه دمیده باشد مؤلف عرض کند
که دیگر محققین وزبان دانان فارسی و معاصرین عجم ازین ہم ساکت وجا دارد که مجاز معنی
دوم دانیم به ہمان توجیه که بر معنی دوم گذشت وچنوان بسته نمی بزرگیریم که رای مهمله بدل میشود
باغین معجمه چنانکه کنار وکناغ واللہ اعلم (اردو) زمین میں بویا ہوا تخم۔ مذکر۔ جو نہ اُوگا ہو

(۴) برزغ۔ بقول برہان وناصری وجامع المحققین بندی که پیش آب بندند وبقول مؤید بمعنی

بند رود آب **مؤلف** عرض کند کہ قیاس قوی است کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ بند آب ہم بر کنار آب دوام ماہی جمع باشد چنانکہ غوک کہ دائماً کنار آب را می پسند و دما صراحت ماخذ دیگر بر (برغ) ہم کردہ ایم کہ بہ ہمین معنی بہ رای مہملہ دوم بجایش گذشت و آنرا مبدل ہمین قرار دادہ ایم و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) (دیکھو برغ کے دوسرے معنے)

(۵) برزغ۔ بقول برہان و جامع بالفتح بمعنی گودی کہ آب دران جمع شود صاحب ناصری این را ہم بہ فتحتین آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ (برغ بہ رای مہملہ دوم) ہم بدینمعنی گذشت۔ خیال ما ہمین قدر است کہ ہمان برزغ را کہ بمعنی چہارم این گذشت بر سبیل مجاز بدینمعنی گرفتہ اند کہ بند آب را مجازاً گو آب گفتند و آنچہ برای مہملہ گذشت مبدل این باشد و ہمین لغت سند این قسم تبدیل است کہ بخلاف قیاس می نماید (اردو) دیکھو برغ کے پہلے معنے۔

(۶) برزغ۔ بقول جامع بالفتح بمعنی رنگ صاحب مؤید بحوالہ تعنیہ و لمعات خسرو شیرین این را (رنگ آب) گوید و در نسخہ دیگر مؤید کہ قلمی است مذکور است کہ سیہ رنگ آب و وسمہ در رنگ آب **مؤلف** عرض کند کہ اختلاف نسخ مؤید کہ قلمی است اعتباری ندارد و در نسخہ مطبوعہ رنگ آب (سیہ رنگ آب) نوشتہ پس ازین ہمہ اختلاف بیانہا قطع نظر کنیم و بر اعتماد صاحب جامع کہ اہل زبان است معنی رنگ را قائم داریم و رنگ بمعنی وسمہ معانی می آید و ہیچ بحث از ماخذ این نمیتوانیم کرد جزین کہ اسم جامد است و بس معاصرین عجم از حل این قاصر و خیال ما این است کہ صاحب مؤید برزغ را بیان کردہ پس ازان (برزغ سمہ) را نوشتہ است کہ می آید و صاحبان مطبع و کاتبین لفظ سمہ را ترک کردہ این خرابی را در معنی لفظ برزغ پیدا کردہ اند و دلیل این است تکرار لفظ برزغ در تحریر

(اردو) دیکھو رنگ کے کل معنے۔

بزغاب | اصطلاح۔ بقول سروری ذیل
بزغاب مرادف آن مؤلف عرض کند کہ فک
اضافت (بز غ آب) باشد بمعنی چہارم و پنجم وآن
مبدل این (اردو) دیکھو بزغاب۔

بزغالہ | اصطلاح۔ بالضم بقول بحر (۱) بز
کوہی۔ فرماید کہ غال بمعنی شگاف و غار کوہ آمدہ
وبرای نسبت صاحبان انند وغیاث ہم ذکر
این کردہ اند صاحب مؤید این را (۲) بمعنی بچۂ
بز کوہی ومطلق بچۂ گوسپند گفتہ صاحب محیط
بر (جدی) گوید کہ بفارسی بزغالہ گویند و بر بزغالہ
فرماید کہ بچۂ بز است صاحبان ہفت وشمس بر معنی
دوم قانع مؤلف عرض کند کہ غال مبدل
غار است چنانکہ چنار وچنال وگوسپند ان
صحرائی دائما در غارہای کوہ بچہ می دہند پس معنی
ترکیبی این بزی کہ منسوب بہ غار کوہ است۔ و
ہمین است معنی حقیقی کہ صاحب بحر ذکرش کردہ
معنی دوم کنایۂ ومطلق بچۂ گوسپند مجازش (اردو)
(۱) پہاڑی بکرا۔ مذکر۔ (۲) پہاڑی بکرے کا بچہ۔ مطلق
بکرے کا بچہ۔ مذکر۔

بزغالۂ فلک | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
(ومصطلحات) کنایہ از برج جدی صاحبان رشیدی
وبرہان وبحر وسراج ہم ذکرش کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ مرکب اضافی است ومعنی لفظی این
بچۂ گوسفند فلک وکنایہ باشد از معنی بالا کہ شکل
او ہمچون بچۂ بز است (اردو) جدی۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ اس کے لغوی معنے بکرا۔ بزغالہ کے
اصطلاح مین وہ آسمانی برج جو بزغالہ کی شکل کا
ہے جسے ہندی میں مکر کہتے ہین۔

بزغنمہ | اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با
وزای معجمہ وسین مہملہ وسکون غین معجمہ سبزہ کہ در میان
آب روید وبرزغ کہ غوک باشد دران پنہان شود
(زفیر و در کاتب ف) مختفی گشتہ تیز در ریشش کہ چون

...بر برغسه پنهان کو و فرماید که امث اوسند سراج الدین ...حقق صاحب جهانگیری فرماید که سبزی باشد نند ... که ... آب ... اشیراز یان (جل بک) ... صاحب شدی گوید ... این را (جامهٔ غوک) ... صاحب ... فرماید که ... (جل وزغ) ...م است وصراحت کند که سمه بمعنی پنهان و بمعنی غوک یعنی جای پنهان شدن وزغ۔ ...ب جامع هم ذکر این کرده خان آرزو در سراج ...بحر دُو طحلب بضم طا۔ **مؤلّف** عرض کند ...احب برهان بر (سمه) بکسر اوّل و فتح ثانی ...بمعنی سبزی است که بر روی آبهای ایستاده ...بسد بمعنی پوشیده و پنهان هم آمده پس بخیال ما

معنی ترکیبی این سبزی غوک است که برجسمش پیدا شود۔ قلب اضافت (سمهٔ بزغ) و مجازاً بمعنی مطلق سبزی آب مستعمل شد که در دکن آنرا کنجا ل ...است و بمبالغه بیان کرده صاحب ناصری اسم فاعل ترکیبی گیریم یعنی پنهان کنندهٔ غوک وحق آنست که غوک از متن سبزی پنهان نمی شود بلکه رنگش سبزی نماید گویا لباس اوست و تائید همین ماخذ از (جل بک) و (جل وزغ) بمعنی جل غوک و (جامهٔ غوک) هم می شود که از مرادفات این بجایش می آید پس ماخذ آخر الذکر بهتر از اوّل است مخفی مباد که حقیقت خواص و طبع این بر معنی دوم برست گذشت (اردو) کائی۔ دیکھو بزغست کے دوسرے معنے

...ش | بقول برهان بضمّ اوّل و ثالث و سکون ثانی و شین قرشت لقب یکی از اولیاء الله ...ه ایشان را برغشتیه خوانند صاحب ناصری فرماید که نام یکی از فضلا و حکما و آن (ابو النجاش نجیب الدین عبد الرحمٰن برغش) بود و او و قاضی ناصر الدین بیضاوی و قطب الدّین علّامه شیرازی ...مت شیخ عبد الله بن ابی تراب بن بهرام بن زکی بن عبد الله بی خبر که از فحول فضلا و عدول و کمّل عرفای عهد بود تحصیل و تکمیل کرده اند و آن سلسله علیّه در شیراز بفضائل پسندیده و مناقب...

گریدہ معروف وموصوف وآن سلسلہ را (برغشیہ) خوانند **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ برغش البتہ باشد کہ محققین ازان سکوت ورزیدہ اند وقیاس ماہم نمیرسد جز این کہ مشتاق شکار باشد کہ تائید این از کنیت او می شود و پوستین بز رامی پوشید کہ غشا بکسر اول بمعنی پوشش لغت عرب است واللہ اعلم (اردو) برغش ـ لقب تھا ابو النجاش ظہیر الدین عبد الرحمن کا جو شیراز میں ایک بزرگ گزرے ہیں ـ مذکر ـ

برغنج | بقول سروری بضم با و غین معجمہ وسکون زای معجمہ پستۂ بی مغز کہ پوست را بآن دباغت کنند و گوید کہ برغند نیز گویند بہ رای مہملہ و دال مہملہ عوض جیم عربی ـ صاحب جہانگیری فرماید کہ درخت پستہ میوہ با مغز آورد و یکسال بی مغز پس آن مغز دار را پستہ نام است و بی مغز را برغنج ـ صاحبان رشیدی وسراج ہم ذکر این کردہ اند صاحبان برہان وناصری وجامع بذکر کیفیت بالامی فرمایند کہ این چیزی است کہ بدان پوست را دباغت کنند **مؤلف** عرض کند کہ بخیال ما این مبدل (برغند) است کہ بہمین معنی بہ دال مہملہ می آید وآن مرکب از کلمہ بز وغند کہ بز بمعنی اوست معنی گوسفند وغند بمعنی گرد کردہ شدہ وجمع کردہ شدہ پس چیزی کہ برای بزان وپوست بزان جمع کنند ہمین پستۂ بی مغز است کہ برای خوراک بزان وبرای دباغت پوست شان جمع می کنند دال مہملہ بہ جیم بدل شدہ (چنانکہ زکند وزکنج) برغنج قرار یافت صراحت خواص وغیرہ بر (برغند) کنیم (اردو) بی مغز پستہ ـ مذکر

برمغند | بقول برہان (۱) ہمان برغنج کہ بہ جیم عربی گذشت و (۲) نام درختی است صاحب سروری گوید کہ بفتح با و غین معجمہ وسکون زای تازی نام درختی و بحوالہ نسخہ میرزا گوید کہ چیزی است کہ

زدرخت پستہ بہم رسد و مغز ندارد و فرماید کہ بہای فارسی نیز آمدہ وبقول جامع وسراج مرادف برغنج صاحب محیط نسبت (بزغنج و برغنند) ہردو گوید کہ اسم فارسی بار درخت پستہ است کہ یکسال ثمرش دانہ نمی بندد و آنرا گل پستہ گویند۔ سرد و خشک وبسیار قابض ومفرح ومفید سرفہ ومصلح قبض آن شکر و بدل آن فوفل وبذکر مکرر گوید کہ اسم قرزہ است و ذکر قرظ بجایش نکرد بلکہ (قرزغند) بہ قاف عوض موحدہ آوردہ گوید کہ ہمان (برزغند وبزغنج) است **مؤلف** عرض کند کہ غلطی کتابت باشد کہ (قرزغند) را (قرظ) نقل کرد۔ باقی حال صراحت ماخذ این بر (بزغنج) کردہ ایم ونسبت (قرزغند) گوئیم کہ مثال تبدیل موحدہ بہ قاف ہمین است کہ صاحب برہان (قرزغند) را ہم لغت فارسی گفتہ و مرادف بزغند نوشتہ وآنچہ بہ بای فارسی می آید مبتدل این کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب وتپ ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ محققین با نام ونشان تعریفے مبہم کردہ اند کہ ترکش برہیچ بیان تفوق داشت۔ صاحب محیط از معنی ذکر مسماکت (اردو) (۱) دیکھو بزغنج۔ (۲) ایک درخت کا نام

برزغنہ بقول سروری بزا و غین معجمتین بوزن پنبہ (۱) انجولیکہ شاخ درخت انگور را بران اندازند کہ بزمین نرسد صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون ثانی است صاحبان ناصری و جامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ برزغ بر نشان دوش بمعنی شاخ درخت گذشت۔ فارسیان در آخر این بزیادت ہای نسبت اسم جامد وضع کردہ اند برای معنی مذکور الصدر (اردو) ٹٹی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ وہ چھت جسپر انگور کی بیل چڑھاتے ہیں۔ اور دکن میں اسکو منڈوا کہتے ہیں (۲) برزغہ۔ بقول جہانگیری باوّل وثانی مفتوح۔ چلپاسہ را گویند صاحب برہان گوید کہ ہمان چلپاسہ کہ برزغہ ہم گویندش صاحبان ناصری وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید کہ

درین صورت ہا برای نسبت خواہد بود **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ بزغ
را کہ بمعنی غوک گذشت بزیادت ہای نسبت برزغہ بمعنی چلپاسہ مخصوص کردند و انچہ بہ وا و عوض
موحدہ می آید مبدل اینست چنانکہ آب و آو (اردو) چپکلی۔ دیکھو باشو۔

(۳) برزغہ۔ بقول جہانگیری با اوّل مضموم و بثانی زدہ و غین مفتوح و ہای مختفی دست افزاری
کہ شاخ درخت را بآن ببرند و آنرا دہرہ نیز نامند صاحب سروری گوید کہ دہرہ باشد صاحب برہان
گوید کہ حربہ ایست دستہ دار و سرآن بہ داس ماند کہ بیشتر مردم دار المرز۔ درخت را بدان اندازند
صاحبان ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند صاحب مؤید فرماید کہ انچہ بر و شاخ درخت
افگنند و بحوالۂ دستور گوید کہ انچہ از شاخ برافگنند و بحوالۂ فرہنگ قواس گوید کہ انچہ از شاخ خرما
باشد۔ صاحب انند صراحت مزید کند کہ این را تبر گویند **مؤلف** عرض کند کہ در تبر و برزغہ
فرق است تبر سلاحی است برای کارزار و برزغہ آلہ ایست برای بریدن درخت وغیر ذلک
برزغہ را از قبیل تبر میتوان گفت مخفی مباد کہ پریشان بیانی مؤید کہ اصل معنی را دور می کند
از برای تائید فضلا باشد للہ العجب چہ خوش تائیدی است بالجملہ درین ہم ہای نسبت زیادہ
کردہ اند بر کلمۂ برزغ کہ بمعنی اوّل گذشت و سر آہنین این آلہ غوکی را ماند ازینجاست کہ فارسیان
این اسم جامد بہ تناسب غوک وضع کردہ اند (اردو) تبر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔
کلہاڑی ایک قسم کا فولادی آلہ جس سے لکڑی پھیرتے اور درخت کاٹتے ہیں۔ نیز ایک ہتیار۔
مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہتیار اور آلہ مذکور کی صورت میں فرق ہے۔ دستہ چوپ پر لوہے کا
جو آلہ لگاتے ہیں وہ تبر کے لئے بیناوی ہوتا ہے اور کلہاڑی کے لئے دراز پس اس کا حقیقی

ترجمہ کلہاڑی ہے ۔ (مؤنث) ۔

بز فند اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وثالث بمعنی سست و کاہل و نامرد ۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد معاصرین عجم برزبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود ببینیم کہ وجہ فتح اول چہ باشد قیاس متقاضی آنست کہ بالضم باشد کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ فند بقول برہان بالفتح بمعنی سخن ہای بیہودہ می آید پس معنی لفظی این ہیچو بز سخن ہای بیہودہ دارندہ و کنایہ از معنی بالا (اردو) سست کاہل ۔ نامرد ۔ جیسے بزدل ۔ دیکھو بزدل ۔

بز قدم اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بحر (ا) حقیر و ناتوان بطی الحرکہ (فوقی یزدی ؎) سنم باز و این زاغ طبعان چو عصفور ؛ منم شیر و این بز قدمہا ثعالب ؛ بہار فرماید کہ ظاہر آنست کہ کنایہ از مبارک قدم باشد بحکم (الشاۃ برکۃ) لیکن از کلام فوقی یزدی حقیر و ناتوان بطی الحرکہ مستفاد می شود **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ قدم او ہیچو بز است ۔ یعنی او مثل بز قدم خود را بہ ناتوانی بردارد (اردو) وہ شخص جس کا قدم ناتوانی سے پڑتا ہے ۔ بکرے کی چال چلنے والا ۔ (ناتوان قدم کہہ سکتے ہیں ۔ بترکیب فارسی ۔

بزوک بقول رشیدی بضم با وفتح زا (ا) مرغ سیاہ رنگ کہ نول دراز وارد و بیشتر بر کنار آب و بر درخت نشیند و آواز بلند کند (حالی بہزداری ؎) ہر شام گرد نالۂ او دولۂ شغال ؛ ہر صبح گرد خندۂ او نعرۂ بزوک ؛ صاحب برہان گوید کہ این پرند منقار زرد دارد صاحب ناصری گوید کہ این را بزرہ نیز خوانند (فلکی ؎) ہر شام گرد قلعۂ او دولۂ شغال ؛ ہر صبح گرد خندق او

نعرۂ بزک ہا و فرماید کہ ظنّ غالب است کہ مبدّل وزغ باشد و باخندق شہر و حصار و آب مناسب تر خواہد بود واللہ اعلم۔ صاحب جامع می فرماید کہ سر این سرخ و منقار این درازی باشد۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ (۲) تصغیر بُز کہ جانوریست معروف و فرماید کہ اینکہ در مثل سائر است (بزک نمیرد کہ بہار می آید) اغلب آنست کہ بمعنی ثانی باشد چہ در زمستان بُز و گوسفند بسبب بی علفی و برگ ریز درختان خشک و لاغر می شوند **مؤلّف** عرض کند کہ ما از معاصرین عجم تحقیق کردہ ایم کہ تا این پرندہ کلان تر از زغن و قریب بہ بچۂ بُز است پس عجبی نیست کہ فارسیان کاف تصغیر بر لفظ بُز زیادہ کردہ برای این پرند اسم جامد وضع کردہ باشد و ہمین باشد ماخذ این دیگر ہیچ و قیاس صاحب ناصری ہم درست نیست و جزمن نباشد کہ قائم شد بوجہ اختلاف بعض الفاظ مصرع اوّل سند کہ بعوض نالہ۔ قلعہ قائم کردہ و در مصرع ثانی بعوض خندہ خندق نقل ساخت و از این (قلعہ و خندق) غوک را کہ بزغ ہم گویندش درین شعر بہتر از بزک خیال کرد این است شاعری محقق زباندان کہ با وجود وجود لغت خاص کہ خود آنرا تسلیم کند شبہ تبدیل لفظ قائم می کند وای برو (اردو) (۱) ایک بڑے قد اور بڑے آواز والے پرند کا نام (بزک) جس کی گردن لال اور چونچ زرد اور دراز ہوتی ہے اور اکثر کنارۂ آب پر رہتا ہے۔ مذکر۔ (۲) دُبلا بکرا۔ مذکر۔

برزکار اصطلاح۔ بقول شمس یعنی کہنہ کار **مؤلّف** عرض کند کہ اصلا بدین معنی در محاورہ فارسی زبان نیست معاصرین عجم بر ورشخندی می کنند و محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ مستعمل پیش نہ شد اعتبار را نشاید (اردو) تجربہ کار بقول آصفیہ۔ آزمودہ کار۔ جہاندیدہ۔ واقف کار

بزکوہی استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی حقیقی است یعنی بزی کہ در کوہ و بیابان باشد **مؤلف** عرض کند کہ مرکّب توصیفی است و یای نسبت آخرہ۔ صاحب محیط بر (بزِ نرکوہی) گوید کہ اسم وعَل است و بر وعَل فرماید کہ بفتح واو و کسر عین و لام بقول گیلانی وغیرہ اسم (تیس جبلی) یعنی بزِ نرکوہی حقیقت بزِ بجایش گذشت (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزکہ گرگین شدہ از گلہ بدر باید کرد مثل۔ صاحبان خزینۂ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند کہ گرگین در فارسی زبان بقول برہان بمعنی جرب دارندہ چہ گر بمعنی جرب است معنی حقیقی این ہمین است کہ چون بز بمرض جرب مبتلا شد باید کہ آنرا از گلہ بدر کنند تا بزان گلہ ازان مرض کہ متعدّی است محفوظ مانند۔ پس فارسیان این مثل را بحق کسی زنند کہ بدروش یا مفسد باشد مقصود از استعمال این مثل آن باشد کہ اینچنین کس را باید کہ از محفل خود دور کنند (اردو) گندی مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں "کھجلی پالو تو سنگت سے نکالو"۔

بزگر اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث و انند کسی کہ بزِ جنگلی را بجنگاند **مؤلف** عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین فارسی زبان (بزباز) گویند کہ بمعنی دوش گذشت و (بزگر) در محاورہ فرس نیامدہ۔ مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) دیکھو (بزباز) کے دوسرے معنے۔

بزگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) مکر و حیلہ کردن و (۲) دزدی نمودن و (۳) تمسخر کردن صاحب انند بحوالۂ غیاث بمعنی سوم تابع **مؤلف** عرض کند کہ (بزگیری) حاصل بالمصدر ازین است کہ بجایش می آید۔ (کمال اسمٰعیل) آن بزگرفتن تو در روباہ بازیت روزی

ترا نوا کہ شیر زبان کند ؎ ما بحث کامل ہم در اینجا کنیم و دریجا ہمین قدر کافی است کہ معنی سوم را بدون سند استعمال بر مجرد قول صاحب بحر کہ از اہل زبان نیست تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و محققین زباندان و معاصرین اہل زبان ہم ازین ساکت (اردو) (۱) مکر کرنا۔ بقول آصفیہ۔ فریب کرنا۔ دھوکا دینا۔ (۲) چوری کرنا۔ چرانا۔ دیکھو بُردن کے چھٹے معنے (۳) تمسخر کرنا۔ مسخری کرنا۔

بزگلہ اسم۔ بقول ہفت بضم اول و سکون زای ہوز و فتح کاف پارسی و لام وہای مدورہ زدہ۔ گلہ بزرا گویند **مؤلف** عرض کند کہ قلب اضافت (گلہ بز) بمعنی حقیقی صاحبان انند و ملحقات برہان و مؤید ہم ذکر این کردہ اند (اردو) ریوڑ۔ دیکھو بارہ۔

بزگند اصطلاح۔ بقول سروری بہ زای معجمہ و کاف فارسی بوزن گوسپند ایوان باشد و فرمایا کہ بہای فارسی ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند کہ دیگر ہمہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و از وزن (گوسپند) متحقق است کہ این (بوزگند) باشد کہ بجالیش بہ ہمین معنی می آید تسامح کاتب سروری باشد کہ تصرف در لفظ کرد و مؤلفش محذور (اردو) دیکھو بوزگند۔

(الف) بزگیری اصطلاح۔ (الف)

(ب) بزگیری کردن بقول وارستہ (۱) مکر و حیلہ و (۲) دزدی (میر یحیٰی کاشی در ہجو کو لہ) نیست از ہیچ گلہ اش سیری ؎ کہ کند ہمچو گرگ بزگیری ؎ (درویش والہ ہروی لہ) ہرچہ بزگیری از اشعار عزیزان کردی ؎ خطبۂ دفتر رنگین تو خواہم کردن ؎ و فرماید کہ بزعم بعضی (۳) امتحان کردن و (۴) امتیاز کردن است ولیکن از محاورہ دانان و اشعار فصحا ثابت نمیشود خان آرزو در چراغ فرماید کہ بضم (زای معجمہ) و کاف فارسی بیار رسیدہ عبارت از امتحان و امتیاز۔

زله بروارش بهار بمعنی اوّل و دوم قانع واز تلاش مزید استاد خود ساکت وصاحب بحر نقل نگار هر دو محقق اوّل تذکیر بر (ب) فرماید که مرادف بزگرفتن بهر سه معنیش. صاحب انند نقل بردار بهار **مؤلف** عرض کند که (الف) حاصل بالمصدر (بزگرفتن) باشد که بجایش گذشت واسم مصدر (ب) و بهر دو معنی اوّل الذکر تسلیمش کنیم و (ب) را هم بهر دو معنی مصدری بالا درست دانیم. آنچه صاحب بحر (ب) را مرادف (بزگرفتن) گفته است نسبت آن اینقدر عرض می شود که ما بمعنی سوم را تسلیم نکرده ایم و بدون سند استعمال در اینجا هم (تمسخر کردن) را تسلیم نه کنیم که خلاف قیاس است و معنی سوم و چهارم بیان کرده خان آرزو را هم خلاف قیاس می دانیم و بدون سند استعمالش ناقابل اعتبار خوانیم (اردو) (الف) (۱) مکر وحیله. مذکر. (۲) چوری. مؤنث (۳) امتحان. مذکر. (۴) امتیاز. مذکر. (ب) دیکھو بزگرفتن.

بزله | بقول برهان وجامع وهفت وانند وناصری بفتح اوّل ولام وسکون ثانی سخنان شیرین ولطیف. صاحب ناصری صراحت مزید فرماید که (بزله گوی) از همین است بمعنی خوش صحبت ولطیفه گوی. خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این غلط است چه بدین معنی به ذال معجمه است بلکه خود برهان هم در فصل ذال معجمه آورده واین از عجائب. غالب دهلوی در (قاطع برهان) می فرماید که اینقدر هیچدان می داند که لغت تازی است به ذال معجمه نه به زای هوز اما چون من محقق لغات عربی نیستم درین باب سکوت می ورزم تا دانایان چه می فرمایند. صاحب (قاطع القاطع) در جوابش انکار می کند از لغت عرب بذال معجمه بدین معنی. **مؤلف** عرض کند که ما بز (بذله) که بذال معجمه نگاشت خوش تعریفی که مداریم وصراحت ماخذ هم و در اینجا همین قدر کافیست که این مبدّل آن نیست

که ذال معجمه به زای هوز بدل شد و نظر بر اعتبار صاحبان جامع و ناصری این را غلط ندانیم ادّعای غالب دهلوی بی دلیل و بذال معجمه بدین معنی لغت عرب متحقق نه شد و اگر می شد در اینحالت هم ما این را مفرس مش می دانستیم۔ خان آرزو از غالب دهلوی یک درجه کم است که بر لغت عرب بودن (بذله به ذال معجمه۔ باین معنی) ادّعا نکرده و اسے برخیالش که این را به زای هوز غلط می داند می پرسم از و که این چه قسم منطق است که نظر بر قول همان محققین (بذله بذال) را در فارسی صحیح می دانی و بلا لحاظ قول شان (بزله به زای هوز) را غلط می خوانی خیال ما همین قدر که اعتبار صاحبان جامع و ناصری که از اهل زبانند نسبت زبان شان بالاتر از محقق هند نژاد است (اردو) دیکھو بذله

بزم | بالفتح بقول سروری (۱) مجلس شراب و جشن (مولانا کاتبی ـــه) در گه کین معرکه آرای رزم ها در دم عیش انجمن آسای بزم ها صاحب رشیدی گوید که مجلس شراب و مهمانی و شادی و (۲) دهی است از بلوکات که می گویند که یکی از امام زاده ها دران مدفون است صاحبان برهان و جامع و جهانگیری بذکر هر دو معنی می فرمایند که در عربی گزیدن بدندان پیش و دوشیدن شیر باشد صاحبان ناصری و هفت و انند هم ذکر این کرده اند صاحب فدائی که از علمای معاصرین عجم بود گوید که خانه ایست که برای گرفتن جشن و هر گونه خوشی و شادی و بد رام آراسته کنند چنانکه (ـــه) بزم نگیرد فروغ تا تو نگیری به رقص ها بادنه بخشد نشاط تا تو نریزی بجام ها خان آرزو در سراج گوید که تخصیص بمجلس شراب و مهمانی بی جاست۔ مقابل رزم است بمعنی مجلس عیش و ذکر معنی دوم هم کرده۔ زلّه بردارش بهار گوید که مجلس است عموماً و مجلس عیش و نشاط خصوصاً و بزن مخفّف آن و دلفروز و ناموراز صفاتش و با لفظ آراستن و انداختن و برهم خوردن و برهم زدن

وبر یکدیگر زدن وچیدن ودرهم شکستن وساختن وکردن ونهادن مستعمل. **مؤلف** عرض کند که بز در فارسی زبان بالفتح بمعنی آئین بر معنی اوّلش گذشت فارسیان میم تخصیص در آخرش زیاده کردند چنانکه دم وتم وتخم واشال آن وبزم راکه بمعنی آئین خاص است وضع کردند برای محفل ودر استعمال مخصوص شد برای محفل شادی ونشاط وهیچ تخصیص باشراب ندارد وهمین است خیال معاصرین عجم هم وجا داردکه از لغت عرب مفرّس کرده باشند که بزم در عربی بقول (انند بحوالهٔ منتهی الارب) بمعنی عزیمت برکاری. است واستعمال این با مصادر فرس در ملحقات می آید انحصار بها رچیزی نیست وفارسیان بترکیب اضافی وتوصیفی استعمال این بسیار می کنند چنانکه (۱) بزم تازه (۲) بزم تخیّل (۳) بزم تعرّض (۴) بزم حسن (۵) بزم خیال (۶) بزم زندگی (۷) بزم شب (۸) بزم عشرت (۹) بزم غم (۱۰) بزم قناعت (۱۱) بزم گیتی (۱۲) بزم نشاط (۱۳) بزم وصل (۱۴) بزم هوس (صائب ۱ـه) می کشد هر لحظه بزم تازه بر روی ما ؎ داغ دارد جام جم را کاسهٔ زانوی ما ؎ (ظهوری ۲ـه) چو در بزم تخیّل شمع اقبالش شود روشن ؎ طپد پروانه سان خورشید برجای شبستانم ؎ (وله ۳ـه) گر عتّاب برخوان مدار النقل افشاندی که در بزم تعرّض زهر از بادام می روید ؎ (وله ۴ـه) نی قدرت تغافل ونی زهرهٔ نگاه ؎ در بزم حسن خدمت اظهار نازکست ؎ (وله ۵ـه) بزم خیال شان بصد آسایش بهشت ؎ اصل وصال فرع تخیّل گرفته اند (وله ۶ـه) نغمه در قانون بزم زندگی آخر شود ؎ بگسلد گر رشتهٔ آه وفغان عاشقان ؎ (وله ۷ـه) بود در بزم شب ظهوری نوش ؎ گوچه بر دم بر دلش آرامش ؎ (وله ۸ـه) دانه می پاشد فریب از نقل بزم عشرتی ؎ شوق زلعت انداز ما خوش کرده دام صحبتی ؎

(وله ۹ھ) چنگ بزم غم ظهوری عالمی را هوش برد ﴿ هر زبان بر تار آنم زخمهٔ افغان مزن (وله ۱۰ھ) گشتی مرید حرص زیاد تو گم نه گشت ﴿ بزم قناعتست کم من زیاده شد ﴿ (انوری ۱۱ھ) تا همی در بزم گیتی باشد از جنس نباتت ﴿ در دماغش از دل و جان جام و ساغر یافته (ظهوری ۱۲ھ) بزم نشاط از دیگران بهر غمی خوش کرده‌ام ﴿ احیای مردن می‌کنم عیسی دمی خوش کرده‌ام ﴿ (وله ۱۳ھ) برنتابد عشق بالادست تقدیم هوس ﴿ می بزم خود را بزم وصل ممنون می برم ﴿ (وله ۱۴ھ) در چیدن بزم هوس چندانکه دل ز دو دست و پا ﴿ بر سر نگردم این جفا گر فلک سامان بر کنم ﴿ (اردو) (۱) دیکھو بزم کے تیسرے معنے (۲) بزم ایک دیہہ ہے جو شہر بونات میں واقع ہے جو فارس کا ایک شہر ہے۔ مذکر۔

(الف) بزم آراستن مصدر اصطلاحی۔

(ب) بزم آرای صاحب آصفی ذکر الف کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن صحبت و مجلس باشد (ظهوری ع) بزم شرح ناتوانیها چه آرایم بس است ﴿ زیردست ناله فرمایم ببین احوال چیست ﴿ (حکیم نزاری ع) اسباب طرب جمع کن و بزم بیارای ﴿ اطباق سموات چه گسترده و چه طی ﴿ بهار ذکر (ب) کرده گوید که کنایه از صاحب مجلس **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) (الف) بزم آراستہ کرنا۔ مجلس منعقد کرنا۔ (ب) بزم آرا۔ وہ شخص جو محفل قائم کرے۔ محفل کا بانی۔ بانی محفل۔ مذکر۔

بزم افروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف بزم آراستن است که گذشت و این کنایه باشد که (روشن کردن بزم) آراستن آنست (ایثار دمانی ع) خیزد بزم طرب افروز که وقت سحر است ﴿ افق مشرقی از عارض گل تازه تر است ﴿ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

برزمان | اصطلاح۔ بقول ملحقات برہان بفتح اوّل وضم اوّل ہردو بمعنی (۱) مخمور و (۲) غمگین و (۳) آرزو را گویند و فرماید کہ بآنمعنی با باوزای فارسی ہم آمدہ۔ صاحب مؤیّد بر ہردو معنی اوّل الذکر قانع۔ صاحب ہفت بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ بکسر موحّدہ و بالضّم نیز دیدہ شد و بجای موحّدہ بای فارسی و بجای زای ہوز زای پارسی ہم بنظر آمدہ صاحب انند بر معنی اوّل قانع (حکیم ازرقی ــہ) کدام نزو مستی گذارہ خواہد کرد ہر کسی کہ او بہار چنین بود برزمان ہر **مؤلّف** عرض کند کہ الف و نون نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردہ اند چنانکہ توران و ایران و معنی لفظی این منسوب بہ بزم و کنایہ از مخمور کہ اکثر اہل بزم نشاط مخمور باشند و (۲) و (۳) ہم بمجاز کہ بعض از اہل بزم غمگین و آرزومند چنانکہ عاشق و از آرزومند مجرّد آرزو گرفتن مجاز مجاز و لیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت و جا دارد کہ این را مبدّل پژمان گیریم کہ بہ باوزای فارسی بہمین معنی می آید چنانکہ تپ و تب و ژند و زند و آن اسم جامد است مرکّب از پژم کہ بمعنی کوہ می آید والف و نون نسبت یعنی کسی کہ کوہ دارد یعنی بارغم و اختلاف اعراب تصرّف محاورہ بیش نیست کہ ناواقفین ماخذ کردہ اند بالجملہ نتیجہ تحقیق آنست کہ بمعنی اوّل بالفتح صحیح است و این اصل است نظر بہ ترکیب بزم و بمعنی دوم بالفتح و بالکسر ہم کہ این مبدّل پژمان است و آن مرکّب از پژم کہ بالفتح و بالکسر ہردو آمدہ (اردو) (۱) مخمور بقول آصفیہ۔ عربی۔ مست۔ متوالا۔ بدمست۔ نشہ میں چور۔ شراب پیا ہوا۔ مدہوش (مجروح ــہ) وہ مخمور آنکھیں ذرا دیکھنا ہو یہ مستی کہاں بادۂ ناب میں ہو (۲) غمگین۔ دیکھو بدرختہ۔ (۳) آرزو۔ دیکھو آرزو۔

برزم انداختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلّف**

عرض کند کہ قائم کردن محفل و طرح بزم انداختن
و این کنایہ باشد کہ انداختن بمعنی پہن بمعنی ترتیب
دادن گذشت (تنہا شیرازی ع) شب کہ از یاد
لبش بزم شراب انداختم || اہل عالم را در آتش چون
کباب انداختم || مرادف (بزم آراستن) (اردو)
دیکھو بزم آراستن۔

بزماورد اصطلاح۔ بقول سروری بفتح با و
واو و سکون زای معجمہ و دال مہملہ گذشت و ترہ و خاگینہ
باشد کہ در نان تنک دہن پیچیدہ کہ بسرعت آن را
نوالہ گویند و باز آن را بکارد پارہ کنند و بخورند صاحب
برہان فرماید کہ بجای حرف ثانی رای بی نقطہ ہم
بنظر آمدہ صاحبان بحر و ناصری وانند ہم ذکر
این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مخفف
وقلب اضافت (آوردۂ بزم) است ہای ہوز
حذف شد کہ آورد مخفف آوردہ باشد چنانکہ
گیاہ و گیا و ممدودہ بہ مقصورہ بدل شد در ترکیب
قلب اضافت چنانکہ آزما و بیازما۔ پس معنی
لفظی این آوردۂ بزم و تحفۂ بزم و کنایہ از غذای
مرکب کہ بالا مذکور شد کہ میخواران با شراب
خورند ہمچون کباب و آنرا گزک نامند و بنجہ
با رای مہملہ باشد بدل این چنانکہ بزغ و برغ
(اردو) وہ سموسا جس میں گوشت اور ترکاری
اور خاگینہ بھر کر تلتے ہیں اور شراب کے ساتھ بطور
گزک کھاتے ہیں۔ مذکر۔

بزمایون بقول سروری بہ زای معجمہ و میم و یای حطی بر وزن افلاطون نام گاو یکہ فریدون
بشیر او پروردہ شد **مؤلف** عرض کند کہ با صراحت ماخذ این بر (برمایون۔ بہ رای مہملہ)
کردہ ایم و این بدل آنست و بس چنانکہ برغ و بزغ (شمس فخری ع) تو رستمی و فریدون
و بارگیر ترا || ز احترام بخوانند رخش و بزمایون || صاحبان برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این
کردہ اند (اردو) دیکھو برمایون۔

برزم برافروختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مزید علیه و مرادف (برزم افروختن) که گذشت وکلمۂ بر زائد (ملا جامی ؎) بزم کرامت ز رخش برفروخت بگو هر که رخش دید بران چشم دوخت ۔ مخفی مباد که فروختن مخفف افروختن است و بس (اردو) دیکھو برزم افروختن ۔

برزمچ بقول هفت بالفتح و فتح میم و سکون زای هوز و جیم فارسی بمعنی لمس ۔ لامسه **مؤلف** عرض کند که دیگر همه محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود معتبر دانیم و اسم جامد فارسی قدیم خوانیم (اردو) دیکھو بپسوذان ۔

برزم چیدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که مرادف برزم آراستن است و موافق قیاس که مصدر (چیدن) بمعنی آراستن می آید (مخلص کاشی ؎) بخلوت خوش بود با محرمان برزم طرب چیدن ۔ غزلهای مناسب خواندن و با یار فهمیدن ۔ (اردو) دیکھو برزم آراستن ۔

برزم داشتن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که قائم کردن و موجود داشتن برزم است (بیخود سمنانی ؎) بزعم تو به ام برزم خوشی آن رشک مه دارد ۔ خدا از آفت طاقت دل ما را نگهدارد ۔ (اردو) مجلس رکھنا ۔

برزمرده شاخ زرین دارد مقوله ۔ بهار گوید که جائیکه چیزی از دست رفته باشد و اعادۂ آن امکان ندارد و هر قدر که او را ستایش کنند بر تقدیر غیر وقوع چون حاضر نیست پیش می رود و گنجایش دارد ۔ صاحبان خزینه و امثال فارسی بر (برمرده و شاخ زرین) قناعت کرده اند و این را مثل قرار داده اند **مؤلف** عرض کند که

معنی لفظی این همین قدر که بزی که مرده است اورا
شاخ زرین بود محقق اول الذکر که لفظ (دارد)
را در آخر این زیاده کرده ذوق زبان ندارد و
معاصرین عجم مثل پیش کرده هر دو محققین آخر الذکر
را پسند کنند مقصود آنست که بزی که مرده والا آن
پیش نظر نیست نسبت آن آسان است که گوئیم
که شاخش زرین بود زیرا که عدم وجودش موقع
ادعای لغو هم می دهد پس فارسیان این مثل را بجای
زنند که ذکر چیزی که از دست رفته است بنا بہ
کنند مثلاً کسی گوید که " پدرم مرحوم اسپ از
افلاک می جهاند یا مسافت دوده مرده را در یک
روز طی می کرد " سامعین می دانند که قائل فضولی
می کند و در ہچو محل این مثل را می زنند (اردو)
دکن میں کہتے ہیں " میں بچپن میں انگلیوں پر
چلتا تھا " یہ ایک سفید جھوٹ اور خلاف قیاس بات ہے
لیکن بچپن گزر چکا ہے جس کے متعلق ایک ایسا واقعہ
بیان کیا جاتا ہے جب کوئی شخص بعد از وقت کسی
فوقیت کرتا ہو تو اسوقت اس کہاوت کا استعمال کرتے ہیں

(الف) **بزمره** (الف) بقول صاحب رشیدی بزبان اصفهان بالضم (۱) سوسمار باشد.

(ب) **بزمژه** (ب) چنانکه او دو زبان دارد و چون شیر از بزمی مزد بیک زبان می مکد و بزبان دیگر آواز می کند مانند آواز کسی که شیر دوشد و بحوالهٔ نسخهٔ سروری گوید که (۲) چلپاسه و بحوالهٔ فرهنگ (۳) آفتاب پرست و فرماید که اوزای اول را فارسی گفته و همه خلاف تحقیق (انتهی) صاحب سروری ذکر (ب) کرده گوید که سام ابرص است و کشتن او بغایت ثواب و بعد از کشتن غسل سنت چه کشنده از گناه پاک میشود (شیخ سودان سـ) ازرق بدیو چهره برمژه رنگ ٭ از بدی مشت وزنجیری ونگ ٭ و فرماید که در فرهنگ زای اول نیز فارسی آورده صاحب محیط بر (بزمچه) فرماید که ورل است و بر ورل گوید که این را بفارسی و ترکی بزمچه و بیونانی قودوسن و بهندی گوهی نامند

وآن حیوانیست برخلقت سوسمار غلیظ سر ـ سریع الحرکة وپوست آن خاکستری وخشن وابلق بخطوط زرد وبقول شیخ الرئیس بزرگ از اشکال وزغ وسام ابرص ـ ودراز دم ـ کوچک سر ـ وغیر سوسمار. وہم او برسوسمار فرماید که اسم فارسی وبیونانی (انو فوملانس) وبعربی ضب وبهندی گوه وگویند شاید که گوه غیر آن باشد وآن حیوانی است کوچک تر از گربه وبقول بعض سوسمار حیوان مائی است وبعربی ورل وبهندی گوه بالجمله مزاج آن گرم وخشک درسوم ودرحدت وکیفیت میان ورل وحردون وگوشت آن مقوی باه واستعمال آن گرم مزاجان را جائز نیست (الخ)، وبرچلپاسه گوید که اسم فارسی است ونیز بفارسی کربس وبشیرازی ماترنگ وباصفهانی مال مالی وبهندی چهپکلی نامند ودربنگاله تکتکی وباصطلاح اطبا ـ صحرائی آنرا سام ابرص وبلدی را وزغه نامند وآن حیوانی است معروف وسمیت آن بحد سمیت چلپاسه نیست وبقول گیلانی فرماید که وزغ اسم عربی سام ابرص وآن حیوانی است شبیه به ورل وعقرب را لدغ می کند بالجمله هردو نوع آن گرم وخشک درسوم ـ رافع ثآلیل ونمله ومسماریه ـ مسکن درد ومنافع وارد (الخ) صاحب برهان ذکر (بژمژه) بهردو زای فارسی کرده گوید که (آفتاب پرست) است ازجنس چلپاسه **مؤلف** عرض کند که ظاهراً این مبدل بزمچه می نماید که زای هوّز به جیم فارسی وبرعکس آن بدل شود چنانکه پزشک وپچشک وحقیقت بزمچه بالا گذشت وحیف است که صاحب محیط برسوسمار وچلپاسه هردو ذکر (بزمزه) نکرده است ولیکن (بژمژه) به هردو زای فارسی لغتی خاص می آید برای (آفتاب پرست ـ که بجایش گذشت) پس قیاس غالب همین است که الف وب هردو را مبدل بژمژه دانیم که زای فارسی به زای هوّز بدل میشود چنانکه ژند وزند نتیجهٔ این

ہمہ تحقیق ہمین قدر است کہ ما این را (آفتاب پرست) دانیم و بلحاظ اختلاف صاحبان تحقیق حقیقت سوسمار و چلپاسہ را ہم ذکر کردہ ایم و آفتاب پرست در ممدودہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو سوسمار (۲) دیکھو چلپاسہ اور باشود (۳) دیکھو آفتاب پرست۔

بزم ساختن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند قائم کردن بزم و مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (طالب آملی ؎) دُردی کشان عشق چو سازند بزم خویش ٭ الماس در پیالۂ زہری فرو کنند ٭ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم سنگین اصطلاح۔ بقول وارستہ بزمی کہ مردم کثیر دران جمع باشند (داراب جویا ؎) زخش شد محفل آرا شمع را بر دار ازین محفل ٭ کہ باشد چون رگ یاقوت عیب بزم سنگینش ٭ بہار بذکر معنی بالا فرماید کہ بزم عالی کہ ہمہ چیز بمراد توان یافت و فرماید کہ این از اہل زبان بہ تحقیق پیوستہ صاحب بحر با وارستہ متفق **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محاورہ جز این نیست کہ فارسیان بزم گرانقدر را بزم سنگین گفتہ اند محققین بالا در تعریفش پی بہ نزاکت لفظ و معنی نبردہ اند (اردو) معزز مجلس قابل تعظیم مجلس۔ مجلس عالی بھی کہہ سکتے ہین یعنی

بزم کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) کہ گذشت (رفیع قزوینی ؎) بزمی نکرد یار کہ حاضر ٭ نگشت غیر ٭ ہرگز جدا نگشت ز دوزخ بہشت ما ٭ (اردو) دیکھو بزم آراستن۔

بزم کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است کہ بجایش گذشت (صائب ؎) می کشد ہر لحظہ بزم تازہ بر روی ما ٭ داغ دارد جام جم را

کاسہ زانوی ما ہ (اردو) دیکھو (بزم آراستن)

بزم گاہ | اصطلاح ۔ بقول برہان وناصری بروزن رزمگاہ (۱) مجلس شراب وجشن وعیش و مہمانی باشد و (۲) نام کتابی ہم در مقامات صوفیہ بہار نسبت معنی اول گوید کہ جائیکہ بزم واقع شود از عالم منزلگاہ ومجلس گاہ ۔ **مؤلف** عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین است کہ بہار ذکرش کردہ لیکن فارسیان بمعنی مطلق بزم استعمالش کنند (ابوطالب کلیم ؎) تو شمع مہر فروغی ببزم گاہ وجود ہ فلک ہمیشہ چو فانوس پاسبان تو باد ہ (خواجہ نظامی ؎) چو شاہان نشستند در بزم شاہ ہ شد آراستہ حلقۂ بزم گاہ ہ (انوری ؎) جام ساقی بزمگاہ ترا ہ آسمان کردہ این از نگار ہ (ولہ ؎) بنارگاہ تو حاجب ہزار چون خاقان ہ بہ بزمگاہ تو چاکر ہزار چون قیصر ہ (ولہ ؎) مطرب بزمگاہ او ناہید ہ حاجب بارگاہ او بہرام ہ (ظہوری ؎) اگرچہ بستہ در بزمگاہ خاص بہ دیم ہ تماشا قدمی شدہ در بار عام کار ندارم ہ (اردو) (۱) دیکھو بزم (۲) ایک کتاب کا نام جو سلوک میں ہے ۔ مونث

بزم گذاشتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند بحال خودش گذاشتن بزم باشد (ثنائی مشہدی ؎) محتسب میکدہ را بادف وطنبور گذار ہ بزم ما را بہ ہمین شیوہ و دستور گذار ہ (اردو) بزم کو اسکی حالت پر چھوڑنا ۔

(الف) **بزم نشستن** | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب

(ب) **بزم نشین** | آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ الف چیزی نیست بدون حروف جار و بہ بزم نشستن بمعنی حقیقی اوست ۔ محقق بالا بہ سند (ب) کہ اسم فاعل ترکیبی است الف را قائم و غور نکردہ (ب) بمعنی صاحب بزم است (ظہوری ؎) طلب شگفتہ جبین انتظار گوشہ نشین ہ نشاط بزم نشین غصہ دشت پیما بود ہ (ولہ ؎) گفتگو

بزم نشینان دارند؛ گرچہ کردیم بدرمان چہ نزاع؛ (اردو) الف - مجلس میں بیٹھنا (ب) بزم نشین بقاعدۂ فارسی شریک بزم کو کہہ سکتے ہیں ۔

بزم نہادن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مرادف (بزم آراستن) است و قائم گردش (ظہوری ۵) چون بزم دیت نہند فردا؛ خونم زدرِ ہدر درآید؛ **(اردو)** دیکھو بزم آراستن ۔

بزمونہ | بقول جہانگیری و برہان وناصری وجامع وسراج بااوّل مفتوح نام روز دوم است از ماہہای ملکی **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان درین روز بزم طرب می آرایند ازینجاست کہ لفظی از برای آن وضع کردند کہ بمعنی لائق بزم است از قبیل ماہانہ و جرمانہ و بیعانہ پس اصل این بزمانہ بود بہ ترکیب لفظ بزم با کلمہ انہ الف بدل شدہ بہ واو چنانکہ تاغ و توغ پس بزمونہ اسم جامد قرار یافت برای روز دوم ماہ ملکی **(اردو)** ہر ماہ ملکی یعنی فارسی مہینے کی دوسری تاریخ کو فارسیوں نے بزمونہ کہا ہے جس میں بزم نشاط آراستہ ہوتی ہے ۔ مؤنث ۔

بزمہ | بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع وسراج وبہار بہ زای معجمہ بروزن بردہ گوشۂ بزمگاہ (خواجوی کرمانی ۵) ارم نقشی از بزمۂ بزم او؛ قیامت نمودی از رزم او؛ **مؤلف** عرض کند کہ ہای نسبت بر لفظ بزم زیادہ کردند دیگر ہیچ **(اردو)** گوشۂ بزم ۔ بزم کا گوشہ ۔ مذکر ۔

بزمین بوس درآمدن | مصدر اصطلاحی آمادہ زمین بوسی شدن وزمین بوسی کردن (ظہوری ۵) وقت است کہ فرق بزمین بوس درآید؛ لب از سخن غیر بافسوس درآید؛ **(اردو)** زمین بوس ہونا - زمین کو بوسہ دینا - یہ ایک طریقہ ہے مخاطب کی تعظیم کا جو بادشاہان عجم

کے رو برو زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

(۲۲۶۱) **برزمین خط کشیدن** مصدر اصطلاحی شرمندہ شدن۔ وخط بر زمین کشیدن۔ عادت است کہ انسان در حالت شرمندگی نظر بر زمین کند و خط ہا بروی کشد (صائب ؎) از شرم گنہ بسکہ کشیدم بزمین خط ٭ مسطر زدہ شد دامن صحرای قیامت ٭ (اردو) شرمندہ ہونا۔ حالت شرمندگی میں زمین پر لکیریں کھینچنا جیسا کہ اکثر شرمندے سر نیچے کرتے ہیں اور زمین پر خطوط کھینچتے ہیں۔

(۲۲۶۲) **برزمین نقش بستن** مصدر اصطلاحی۔ نقش بر زمین شدن ویارای استادن ومشی نداشتن سنگینی پا ہای (ظہوری ؎) بند د بزمین نقش چہ قاصد چہ کبوتر ٭ از شرح غم نامہ وطومار گران است ٭ (اردو) فرش زمین ہونا۔ دکن میں مستعمل ہے یعنی زمین پر پڑ جانا کسی بوجھ یا بار یا اور کسی وجہ سے۔

برزمین نواختن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وبہار وبحر بر زمین زدن حریف (میر نجات ؎) جان من چون بدل دشمن بد آئین کن ٭ بنوازش بزمین یا علمی رنگین کن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ معنی لفظی این سرفراز کردن بر زمین وکنایہ از انداختن بر زمین (اردو) زمین پر دے مارنا۔ زمین پر گرانا (زمین دکھانا) بقول آصفیہ گرادینا دے مارنا۔

برزن بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ موحدہ وزای ہوز (۱) چوبیکہ بآن زمین شیار کردہ ہموار کنند صاحب رشیدی صراحت کند کہ بفتحتین است صاحب برہان فرماید کہ برون چمن مالہ برزگران وآن چوبی یا تختہ باشد کہ زمین شیار کردہ را بدان ہموار کنند و (۲) بکسر اول برزن صاحبان جامع وناصری وسراج ہم ذکر معنی اول کردہ اند **مؤلف**

عرض کند کہ مرکّب است از کلمہ برز کہ بمعنی اوّلش گذشت و نون نسبت چنانکہ جوش و جوشن و معنی لفظی این منسوب بہ آئین و روش (حکیم سنائی ؒ) اشتقاقش ز چیست دانی زن ؎ یعنی آن قحبہ را بہ تیر برزن ؎ (اردو) (۱) کاشتکاروں کا وہ آلۂ چوبیں جس سے ہل چلانے کے بعد زمین کی ناہمواری کو درست کیا جاتا ہے جو ایک لانبی لکڑی میں چوڑا تختہ لگا ہوا ہوتا ہے اور اسی تختۂ عریض سے زمین ہموار ہوتی ہے۔ مذکّر (۲) مارہ۔ مارنا کا امر حاضر۔

برزن بہادر | اصطلاح۔ بقول صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم بود بمعنی مرد چالاک و بی باک۔ پُر دلی را گویند کہ بیم جان و اندیشہ از چیزی نکند صاحب بول چال فرماید کہ بمعنی بسیار بہادر است **مؤلّف** عرض کند کہ بتحقیق مخفّف (برزدن بہادر) کہ دال مہملہ حذف شد بہ کثرت استعمال (اردو) بڑا بہادر۔ نڈر۔ مذکّر۔

(۳۳۶۳) **برزنجیر کشیدن** | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قید و محبوس کردن است (ظہوری ؒ) خلق را مژدۂ آسایش خواب آور دم ؎ ضعف از آہ برزنجیر کشد افغان را ؎ (اردو) زنجیر ڈالنا بیڑیاں پہنانا۔ قید کرنا۔

برزندار | اصطلاح۔ بقول برہان و ناصری دانند و ہفت بفتح و کسر ثانی و سکون ثالث و دال ابجد بالف کشیدہ و بہ رای قرشت زدہ بلغت زند و پازند پنجرہ و مجّری باشد کہ در پیش آستان در سازند صاحب جہانگیری در ملحقات فرماید کہ این را (دار زین) نیز گویند **مؤلّف** عرض کند کہ معنی لفظی این آئین دارندہ۔ اسم فاعل ترکیبی کہ کلمہ برز بمعنی اوّلش و نون در آخرش زائد است چنانکہ پاداش و پاداشن و دار امر حاضر داشتن و معنی لفظی این آئین دارندہ و جادار کہ برزن بمعنی اوست کہ گذشت یعنی تختہ و معنی لفظی این چیزی کہ تمتۂ برزن دارد و کتابہ

از قطار چوب ہای متعددہ بنجرہ مانندی کہ مردمان آنرا حرکت دادہ داخل خانہ شوند و بہائم از این معذور مانند۔ حیف است کہ (دارزین) بجایش مذکور نہ شد تا ماہیئت این متحقق می شد کہ چہ چیز است واز تحریر مقصود محققین بالا جز این نباشد کہ پیش آستان یا در خانہ ہای قدیم عوض پنجرہ قطار سنگ ہای کلان ہم بنظر آمد کہ انسان از فاصلہ یکدیگرش داخل در تواند رفت و بہائم از این نتوانند گذشت باقی حال ہمین قسم چیزی است کہ مانع بہائم از دخول خانہ می باشد و زدار زین ہم اسم فاعل ترکیبی است کہ معنی لفظی آن زینت دہندہ خانہ است (اردو) وہ لکڑی کا چوکھٹا جو دروازہ مکان کے روبرو بنایا جاتا ہے جس کے گھما کر انسان داخل ہوتا ہے اور چارپائے داخل نہیں ہوسکتے یا پتھر یا لکڑی کی کڑیاں جو دروازہ مکان کے اس قدر فاصلہ سے گاڑھی جاتی ہیں کہ ان میں سے انسان تو گزر سکتا ہے لیکن چارپائے نہیں گزر سکتے

بزندان سرکشیدن مصدر اصطلاحی۔ خیال وارادہ زندان کردن مخفی مباد کہ خصوصیت زندان نباشد (بجای سرکشیدن) مصدر عام این است (ظہوری ؎) ریاض ارم آرزو کردہ ۞ ظہوری سری کش بزندان ما ۞ (اردو) قید کا خیال کرنا۔ قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔

بزندان کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر محبوس کردن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (ظہوری ؎) بطرف شد سیر باغ و بوستان ۞ باغ دبستان را بزندان کردہ ایم ۞ تا دگیر خیال او نیاید (اردو) قید کرنا قید خانہ میں بھیجدینا۔ محبوس کرنا۔

بزنطیہ بقول ملحقات برہان نام شہر روم است کہ آنرا قسطنطنیہ می گویند **مؤلف** عرض کند کہ ہمہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و محققین لغات ترک و عرب ہم۔ ہیچ متحقق نہ شد

کہ لغت کدام زبان است (اردو) قسطنطنیہ۔ مذکر۔ پای تخت دولت عثمانیہ۔

برنگ بقول صاحب برہان بر وزن پلنگ بمعنی غلق در خانہ وکلید کہ بعربی مفتاح خوانند خان آرزو در سراج گوید کہ این بہ رای مہلہ است صاحب ناصری فرماید کہ بہ میم اول مدنگ ہم بہ ہمین معنی می آید۔ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بر (برنگ بہ رای مہلہ دوم) عرض کردہ ایم (اردو) دیکھو برنگ۔

برنگاہ اصطلاح۔ بقول وارستہ بکسر اول (۱) جائیکہ خوف رہزنان داشتہ باشند (سعید اشرف ؎) لب شکوہ را کی دہد راہ حرف ٭ ہجوم سخن در برنگاہ حرف ٭ و فرماید کہ (۲) مقعد (تشقیع اثر در ہجو ؎) ہر کرا شوق صحبتت پیچید ٭ بوصالت چو احتلام رسید ٭ نیست دشوار از من راہی ٭ کس ندیدہ چنین برنگاہی ٭ خان آرزو در چراغ بر ذکر معنی اول قانع صاحب بحر ذکر ہر دو معنی کردہ و بہار ہم۔ صاحب فدائی کہ از معاصرین علمای عجم است فرماید کہ جای وہنگام درست است برای زدن **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیانش خلاف قیاس دپردہ بر حقیقت می انداز دمعنی لفظی این جای زدن وکنایہ از ہر دو معنی بالا کہ مذکور شد (اردو) (۱) وہ جگہ جہاں چوروں کا خوف ہو۔ مؤنث (۲) مقعد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث مبرز۔ کون۔ گانڑ۔

بروش بقول انند و ناصری بضم اول وبفتح واو وسکون شین معجمہ (۱) پشم موی و (۲) پشم۔ برز اگویند **مؤلف** عرض کند کہ بر بمعنی اوست و وش بقول برہان بالفتح بمعنی انتخاب کردہ شدہ می آید پس معنی لفظی این انتخاب کردہ شدہ از بر وکنایہ از پشم برو

بجا از مطلق پشم موی (اردو) (۱) پشم ۔ دیکھو برشم (۲) بکرے کے پشم ۔ مذکّر ۔

برز وشم | اصطلاح ۔ بقول سروری بضمّ با وسکون زای معجمہ وشین معجمہ وفتح واو پشم بزنا شند (کذا فی شرح النسا جی) وبحوالہ فرہنگ فرماید کہ (برشم) بحذف واو پشم نرمیکہ درتحت موی بزی باشد صاحب برہان ہم ذکر این کرد وصاحب جامع گوید پشم نرم بز را گویند خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این دلالت دارد کہ (برشم) مخفف این است واین مبدّل (برزپشم) و فرماید کہ ولیکن اکثر بای تازی بہ واو بدل شود نہ بای فارسی **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ ندیدہ باشد (چاروا) را کہ مبدّل (چارپا) است و وام مبدّل پام ۔ حق ہمین است کہ این مبدّل (برزپشم) است وبس (اردو) بکرے کے بال ۔ مذکّر ۔

برز وشہ | بقول برہان وجامع بضمّ اوّل وفتح ثانی ورابع وسکون ثالث رستنی باشد کہ بعربی (لسان الحمل) گویند وتخم آنرا بارتنگ خوانند صاحب محیط ذکر این نکرد وبر (لسان الحمل) گوید کہ اسم (بارتنگ) است وبر بارتنگ ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ ما ذکر (بارتنگ) بجایش کردہ ایم ووجہ تسمیۂ این جز این نباشد کہ اصل این (برزشہ) بود ومعنی لفظی این چیزی کہ منسوب بہ کراہت بز است کہ کراہت بزان از من مسلّم بود چون بز وہن بر واندازد وسرازو بکشد وآوازی کند بکراہیت ہمچون عطسہ و (شہ) بالضّم کلمہ ایست کہ در محلّ کراہت و نفرت گویند وواو در میان دو کلمہ زائد است چنانکہ (تن سند) و (تنو سند) یکی از معاصرین عجم گوید کہ معنی لفظی این منسوب بہ پشم بز است کہ ہای نسبت در آخر (برز وش) مرکّب کردہ اند و (برز وش) بمعنی پشم بز گذشت وبارتنگ را بدین اسم بر سبیل کنایہ موسوم کردند کہ نگ

وکرختی او همچون پشم است. برخلاف ابریشم چون دست بُر وگذارند محسوس شود واز دو رسم پشم بُز را ماند والله اعلم (اردو) دیکھو بارتنگ۔

بزوَن | بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار. بزکوهی را گویند **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان ازین ساکت جا دارد که معاصرین عجم از لفظ بز بزیادت کلمهٔ وَن بران مرکب کرده باشند که بمعنی صاف و بی غش آمده پس معنی لفظی این بُز بی غش وکنایه از بُز کوهی که بز اصلی است وحکما دران از علم الحیوانات تصرّفی نه کرده اند چنانکه گویند در بُز اهلی وشهری تصرّف هاراه یافته است که بجفت کردن بُز کوهی با آهو کارها کرده اند و گویند بزی که در هندی (کوئین چیلی) نام دارد اکدش است با بز و آهو وبعض اقسام بُز را خصّی کنند که ازان بعض احوالش مخصوص ومتغیّر می شود از بز کوهی (اردو) جنگلی بکرا۔ مذکر۔

بزونه | بقول برهان وهفت واتند. بروزن نمونه بلغت زند وپازند بمعنی زانو باشد که بعربی رکبه خوانند صاحب جهانگیری در ملحقات ذکر این کرده **مؤلّف** عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم دانیم عجبی نیست که فارسیان از همین اسم جامد بحذف وتبدیل بعض حروف زانو وضع کرده باشند که بجای خودش می آید (اردو) گھٹنا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ رُکبہ۔ زانو۔ پنڈلی اور ران کے بیچ کا جوڑ۔ زانو۔

بزه | بقول سروری بضمّ با وفتح زای معجمه (۱) زمین پشته دار وبقول برهان زمین پشته پشته وبقول جامع زمین پشته **مؤلّف** عرض کند که های نسبت بر لفظ بز زیاده کرده اند یعنی منسوب به بُز وکنایه از زمین پشته دار که هر یک پشتهٔ آن بُز را ماند یا اینکه بُزان را اکثر شائق زمین پشته داری باشند چنانکه

متحقق است ولهذا این را بدین اسم موسوم کردند ـ اسم جامد است ولیس و جا دارد که این را بقول اسم جامد (پژه) گیریم که بهمین معنی به با و زای فارسی می آید هر دو بدل شدند بعربی چنانکه تپ و تب وژند وزند ـ (اردو) وه زمین جس پر ٹیلے ہوں ـ مذکر ـ

(۲) بزه ـ بقول سروری بضم با و فتح زا میوه خوشبو و بحوالهٔ نسخهٔ میرزا و تحفة السعادت گوید که میوهٔ گرد خوشبو و خربزه از همین است بمعنی میوهٔ کلان و بزرگ چه چیزهای کلان را خر گویند چنانکه خربط و خرسنگ صاحب رشیدی بحوالهٔ سروری ذکر این معنی کرده و بقول برهان و جامع نوعی از میوهٔ خوشبو صاحب مؤید برمیوهٔ خوشبو قانع خان آرزو در سراج برنقل قول بعض محققین بالا قانع مؤلف عرض کند که اصل این (پزه) به بای فارسی است بمعنی پخته که بجایش می آید و آن اسم مصدر (پزیدن) است پس چیزی پخته شده کنایه از میوهٔ خوشبو باشد و بعض برانند که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی میوه والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) خوشبو میوه ـ

(۳) بزه ـ بقول سروری و رشیدی و برهان و جامع و جهانگیری و سراج بفتحتین گناه و بقول خدای گناه و هر کاری که سزاوار کیفر باشد صاحب سفرنگ بشرح (بست و پنجمی فقرهٔ دساتیر آسمانی بعفرزآباد و خشوران و خشور) ذکر این کرده گوید که (بزه گر) بمعنی گناهگار از همین است

(شاعر ـ) ای خون دوستانت بگردن مکن بزه ٭ کس بر نداشت است پرستی دو خربزه ٭

(مسعود سعد ـ) پسرش را خدای مزد دهاد ٭ پیش از آن کان پلید را بزه داد ٭

(حکیم سنائی ـ) یک گره را خانها پر غیبت و وزر و بزه ٭ یک گره را کنجها پر طاعت و اعمال اند ٭

فردوسی ؎ اگرچہ دلم بود زان با مزہ ؛ الٰہی کاشتم تخم وزر و بزہ ؛ **مؤلف** عرض کند
کہ اسم جامد فارسی زبان دانیم و جا دارد کہ فارسیان قدیم از لغت عرب (وزر) این را مفرس
کردہ باشند کہ واو بدل شد بہ و قدہ چنانکہ ورتخن و برتخن و رای مہملہ بہ ہای ہوز چنانکہ ہو بر
و ہوبہ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **(اردو)** گناہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔
وہ کام جس کے کرنے سے آدمی کیفر کردار کا مستحق ہو۔

(۴) بزہ۔ بقول سروری بفتحتین بمعنی شخص مرحوم و مسکین۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی شخص
مرحوم مسکین و فرماید کہ بدین معنی بہ تشدید زا نیز استعمال کنند امّا این معنی در کلام قدما بنظر نرسیدہ
از مستحدثات است خان آرزو در سراج نقل این بر داشتہ۔ صاحبان برہان و جامع گویند
کہ مردم نامراد و مسکین صاحب جہانگیری فرماید کہ شخص مسکین مرحوم **مؤلف** عرض کند کہ
اسم جامد فارسی قدیم دانیم **(اردو)** مرحوم بقول آصفیہ۔ عربی۔ مجازاً بمعنی مرا ہوا۔ فوت
شدہ۔ نامراد۔ بقول او بے مراد۔ ناکام۔ محروم۔ بے نصیب۔

(۵) بزہ۔ بفتحتین بقول سروری و برہان و جامع بمعنی جور و حیف۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ تحقیق بمعنی گناہ است و (بزہ کار) گنہ گار را گویند و اگر بمعنی ستم می بود بمعنی ستمگار مستعمل می شد
مگر آنکہ بمجاز بر ستم کہ سر گناہان است اطلاق آن آمدہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ شک
نیست کہ مجاز معنی سوم است و باعتبار قول سروری و جامع کہ از اہل زبان است اینمعنی را
تسلیم کنیم **(اردو)** جور بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ظلم۔ ستم۔ جفا۔

برہان | بقول ہفت بالفتح بمعنی آرزو **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین اہل زبان

وزباندانان فارسی ذکر این نکرده معاصرین عجم هم بر زبان دارند بدون سند استعمال این را تسلیم نکنیم (اردو) دیکھو آرزو۔

برزه داون (۲۲۲۵) مصدر اصطلاحی۔ بمعنی مرکب گناه کردن است سند این از مسعود سعد بر معنی سوم برزه گذشت (اردو) گناه گار کرنا۔ مرتکب گناه کرنا۔ گناه کرانا۔

برزهش بقول سروری بضمّ با و سکون زای معجمه و کسرها (به حواله تحفه) بمعنی مقابله صاحبان برہان وجامع وسراج وہفت وانند ہم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که بمعنی حاصل بالمصدر است که بزیادت شین معجمه بر لفظ (برزه) که بمعنی پنجمش گذشت بمعنی ستمگری است وکنایه باشد از مقابله که مقابله ہم غیر از ستمگری نباشد ولیکن نظر برین ماخذ بالفتح خوانیم یا ضمّهٔ اوّل تصرّف محاوره دانیم وجادارد که از لفظ برز بالضم این را اسم جامد دانیم که بزیادت شین معجمه بمعنی مقابله وضع شد واز ینکه برزان را می جنگانند برزهش را بمعنی مقابله استعمال کردند اندرین صورت ضمّهٔ اوّل ہم درست باشد وہای ہوّز زائد (اردو) مقابله بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ آمنا سامنا۔ مٹھ بھیڑ۔

برزه کار اصطلاح۔ بقول برہان وہجرو سروری ورشیدی وسراج (۱) بمعنی گناہگار **مؤلف** عرض کند که برزه بر معنی سومش بمعنی گناه گذشت واین مرکب است از ہمان و لفظ گار که افاده معنی فاعلیت کند چنانکه آموزگار و سازگار۔ صاحب رشیدی صراحت مزید می کند که (۲) لقب یزدجرد پدر بہرام گور است ولہذا عرب (یزدجرد الاثیم) می گفتندش۔ صاحب برہان بکاف عربی آورده گوید که بکاف فارسی ہم آمده وصاحب سروری ہم صراحت کاف

نکرد باقی حال اگر بزہ را با (کار۔ بکاف عربی)
مرکب دانیم اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ
کار او گناہ است و گناہ کنندہ و اگر باد گار بکاف
فارسی مرکب کنیم ہمان کہ بالا مذکور شد یعنی گناہ
دارندہ و صاحب گناہ (حکیم نزاری ؎)
از دل چہ لاف می زنم آخر کدام دل ؛ آخر
چہ آید از بزہ کار رہو اہرست ؛ (اردو) (۱)
گنہ گار۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ پاپی۔ عاصی
اثیم۔ فاسق۔ بدکار۔ (۲) بزہ کار۔ یزدجرد
کا لقب تھا جو بہرام گور کا باپ تھا۔ مذکر۔

بزہ گر | اصطلاح۔ بقول سفرنگ بفتح
کاف فارسی وسکون رای مہملہ گناہ گار۔
مؤلف عرض کند کہ از قبیل بزرگر است
کہ گذشت بزہ بمعنی گناہ بجایش مذکور و گر
بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ ہمچون
کوزہ گر و کاسہ گر و امثال آن (اردو) گنہ گار

بزہ مند | اصطلاح۔ بقول انند
بحوالہ فرہنگ فرنگ مرادف (بزہ کار)
مؤلف عرض کند کہ از قبیل برومند
کہ مند بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند
است چنانکہ حاجتمند و بزہ بمعنی گناہ بجایش
مذکور شد (اردو) دیکھو بزہ کار۔

بزیا بہای بز | مثل۔ صاحب خزینہ
ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت
مؤلف عرض کند کہ غلطی کاتبش در غلط
انداختہ است در حقیقت این بای موحدہ سوم
است عوض تحتانی سوم یعنی (بز با بہای بز)
حیف است کہ ما این را بجای خودش قائم
نکردیم و تصحیح این در ینجا بی محل است ولیکن
بغیر آن علاجی نیست فارسیان چون در بہای
چیزی بحث اعتدالش کنند و قیمت بیان کنند
بایع را گران دانند و اتما این مثل بازمند مقصود
شان ہمین قدر می باشد کہ چیز زیر بیع را باید کہ
بہای مناسب حالش باشد نہ زائد از آن چنانچہ

گویند " بزبا بہای بز است چرا قیمت این را گران می گوئی " (اردو) دکن میں کہتے ہیں " گھوڑے کی قیمت گھوڑے کے ساتھ اور چھیلے کی قیمت چھیلے کے ساتھ " مقصد یہ ہے کہ چھیلے کے لئے گھوڑے کی قیمت کیون چاہتے ہو یعنی اس قدر بھاری قیمت کیون بیان کرتے ہو۔

بزیچہ بقول سروری بجیم فارسی بوزن بریدہ (۱) بزغالہ باشد (مسعود سعد ۵) ازین بزیچۂ بستہ دہن چرا ترسی ؎ کہ ہرگزش نہ چراخور بود نہ آبشخور ؎ صاحبان برہان وجامع وناصری وجہانگیری بذکر معنی اوّل گویند کہ (۲) بمعنی برج جدی ہم و بقول جہانگیری (۳) بااوّل مضموم وثانی مکسور ویای مجہول اردہ کنجد۔ صاحب برہان بذکر معنی اوّل ودوم فرماید کہ (۴) سہ پایہ قصّاب وسلّاخ رانیز گفتہ اند صاحب رشیدی ذکر معنی اوّل ودوم وچہارم کردہ (عمید لویکی ۵ک) مخالفان ترا چون بزیچۂ سلّاخ ؎ سہ پایہ از علمت باد وچار سو مسلخ ؎ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی چہارم بیان کردہ برہان گوید کہ غلط است و فرماید کہ غالباً این معنی از شعر عمید لویکی استنباط کردہ واین از قلّت تدبّر است وگوید کہ کلمہ بزیچہ دلالت دارد کہ در تصغیر تحتانی وجیم فارسی نیز آید پس لفظ باغیچہ کہ در عرف عوام بزیادت یا استعمال نمایند نیز وجہ صحّت پیدا می کند واین تحقیق منافاتی با تحقیق سابق دارد کہ در لفظ آتشیزہ نوشتہ آمد صاحب محیط بر (اردہ) گوید کہ در فارسی رہشی وصاحب برہان بر رہشی فرماید کہ اردہ کنجد است وبہ تحقیق ما کہ گذشت بمعنی آرد کردہ شدہ مخفی مباد کہ اصل این بمعنی اوّل (بزبچہ) بہ موحدۂ سوم گذشت وموحدہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ بالبوس وبالیوس ومعنی دوم مجاز آن کہ برج جدی را ہم اہل ہیئت بہ شکل بز بچہ می نویسند وما خدا این

بمعنی سوم ہیچ متحقق نمی شود و این معنی را غیر از صاحب جہانگیری دیگرکسی ذکر نکرد و بدون سند استمال تسلیم نہ کنیم کہ ہمہ محققین ازین ساکت و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و تحقیق کامل این بر (برنیشہ) می آید و نسبت معنی چہارم عرض می شود کہ خیال خان آرزو درست می نماید کہ صاحب برہان این معنی را از مجرد کلام عبید لویکی پیدا کردہ است و او بدین معنی استمال نکردہ بلکہ (برنیچہ سلاخ) بمعنی بچۂ بز است کہ بدست سلاخ و قصاب باشد اگر (برنیچہ سلاخ) را بمعنی سہ پایہ گیریم ذکر سہ پایہ در مصرع ثانی معنی شعر را برہم می کند۔ شاعر۔ مخالفان را (برہو بچہ) قرار دادہ کہ بدست قصاب باشد و سہ پایۂ علم را برای سلخ او تجویز کردہ فقط (اردو) (۱) و (۲) دیکھو بزبچہ۔ (۳) تل کا آٹا سفوف۔ مذکر۔ (۴) دیکھو بزآویز۔

(الف) **بزیدن** (الف) بقول بحر بروزن و معنی (۱) وزیدن و (۲) بمعنی جستن فرمائی

(ب) **بزیدہ** کہ کامل التصریف است و مضارع این بزد و صاحبان موید و برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند (نیر معزی ؎) بادچو برزلف او بزید جہان را ٭ داد بہ پیروزی و سعادت بشری ٭ **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارۂ این بر معنی دوم بز ہم کردہ ایم کہ بجایش گذشت و این مبدل وزیدن است کہ می آید و او بدل شد بہ موحدہ چنانکہ آو و آب و صراحت ماخذ و اسم مصدرش ہمدرانجا کنیم و (ب) بقول سروری مرادف وزیدہ یعنی باد و نسیم جستہ (اثیر الدین اخسیکتی ؎) ای نقش مہر بر ہمہ دلہا نشستۂ ٭ وی باد لطف بر ہمہ تنہا بزیدۂ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ از مشتقات الف است و بس (اردو) (الف) (۱) چلنا۔ حرکت کرنا جیسے ہوا چلنا (۲) کودنا (ب) چلا ہوا۔ حرکت کیا ہوا۔ کودا ہوا

(الف) **بزیر آمدن** | (ب) **بزیر آوردن** مصادر اصطلاحی ۔ الف لازم و ب متعدی است بمعنی مغلوب شدن و مغلوب کردن و زیر کردن و ذلیل کردن و بذلت رسانیدن ... را معاصرین عجم بر زبان دارند چنانکہ گویند کہ او بزیر نیامد بلکہ دشمن خود را بزیر آورد (فقط) ... مغلوب کرد (اردو) الف مغلوب ہونا (ب) نیچا دکھانا ۔ دیکھو بچاہ آوردن ۔

بزیر خاک بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار وانند مدفون و خاکپوش کردن (محمد قلی سلیم ؎) ز رکشی با خود بزیر خاک برد قارون نبرد* این سخن را گل بگوش اہل دنیا می کشد* **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دفن کرنا مٹی کے نیچے چھپانا ۔

بزیر خاک سپردن مصادر اصطلاحی ۔
بزیر خاک کردن بقول بہار وانند مرادف (بزیر خاک بردن) (ملا نسبتی تھانیسری ؎) جدا ز ما دل ما را بزیر خاک کنید* بایں ستم زدہ دریک مزار نتوان کرد* **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بزیر خاک بردن ۔

بزیر زنخ دست ستون کردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از غمگین بودن است (حکیم فردوسی ؎) مرا خوشتر آید بزندان درون* بزیر زنخ دست کردن ستون* صاحبان رشیدی و ملحقات برہان و بحر ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ عادت است کہ چون کسی غمگین شود بحالت غم دست خود را زیر زنخدان قائم کند از ہمین عادت این اصطلاح قائم شد (اردو) غمگین ہونا ۔

(الف) **بزیر زمین آوردن** مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار زمین بستن مرکب را (ع) بزیر زمین در آوردند بادی* **مؤلف** عرض کند کہ صراحت نکرد کہ سند بالا مال کدام است عجیبی ندارد و لیکن

ہر چہ از این سند پیدا است۔

(ب) **برزیر زین در آوردن با کسی** بمعنی سوار شدن بر مرکب و مجرد (بزیر زین آوردن مرکب) کنایہ باشد از زین بستن۔ تسامح بہار است کہ غور بر سند استعمال نکرد و مصدر (الف) کہ قائم کرد ناقص است و معنیش حاصل نمی شود تا آنکہ لفظ مرکب در آخرش اضافہ نہ کنند۔ نقالہ (اردو) (الف) زین کسنا (ب) کسی کو ساتھ سوار ہونا۔

برزیر سرداشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرمایدکہ بمعنی منظور داشتن چیزی و در خیال آن بودن است۔ (سالک قزوینی ؎) روشن بود کہ شمع چہ دارد بزیر سر۔ پروانہ را کہ رخصت پرواز میدہد۔ صاحب بحر ذکر امن بزیادت لفظ (چیزی) در آخرش کردہ مؤلف عرض کند کہ خصوصیت (چیزی) داشتن و (کسی) را با امن قائم نکردن چرا تسیم خان آرزو بہتر است از این تخصیص و معنی صحیح در خیال داشتن چیزی راست (اردو) کسی بات کا خیال رکھنا۔

بزیر قلم داشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند کنایہ از مطیع و منقاد داشتن و مسخر و محکوم کردن مرادف (بزیر نگین داشتن) (میر معزی ؎) ز قدر و مرتبہ دارد جہان بزیر قلم۔ چنانکہ داشت سلیمان جہان بزیر نگین۔ مؤلف عرض کند کہ معنی صحیح این در اختیار و قدرت داشتن چیزی است (اردو) اختیار میں رکھنا۔ امیر نے (اختیار میں ہونا) کا ذکر فرمایا ہے جو اسی کا لازم ہے (حکم میں رکھنا) بمعنی (مقدور)

(الف) **بزیر نگین آوردن** مصدر اصطلاحی
(ب) **بزیر نگین داشتن**

(الف) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مطیع و مسخر کردن و (ب) بقول بہار و انند مرادف (بزیر قلم داشتن) مؤلف عرض کند

کرسند (ب) بر (بزیر قلم داشتن) گذشت و ما خیال خود ہمدر اینجا ظاہر کردہ ایم اگرچہ سند الف پیش نہ شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان دارند و متفق قلم داشتن ۔

قیاس (اردو) الف ۔ قبضہ میں لانا قابض ہونا ۔ فتح کرنا (ب) دیکھو بزیر قلم داشتن ۔

بزویست | بقول ناصری واانند بروزن گریست نامی است پارسی و نام منجّمی بودہ پسر پیروز نام برستانی بعد از مہارت درین علم بمامون خلیفہ رسیدہ منجّم مخصوص گردیدہ مامون نام او را از پارسی بعربی ترجمہ کردہ چون زیستن بمعنی حیات است او را یحیٰی خواند چون فیروز بمعنی مظفّر و منصور است او بہ یحیٰی بن منصور موسوم کرد **مؤلّف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ (بزویست) متحقّق نہ شد (اردو) بزویست ایک مشہور منجّم کا نام ہے ۔

بزیشہ | بقول سروری بہ زای و شین معجمتین بوزن بریدہ آرد کنجد باشد و فرماید کہ در اکثر نسخ چنین آمدہ و در تحفہ مسطور است کہ کنجد آرد کردہ و گویند کنجارہ و بحوالۂ فرہنگ فرماید کہ (آرد کنجد) صاحب جہانگیری بر (آردۂ کنجد) قانع و رشیدی ہمزبانش صاحبان برہان و مع باتّفاق جہانگیری گویند کہ ثفل کنجد را نیز گویند کہ روغن او را کشیدہ باشند صاحب ناصری باتّفاق برہان فرماید کہ ثفل کنجد روغن کشیدہ را (اردہ) ہم گویند کہ ازان حلوا سازند ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ بخاطر میرسد کہ این لفظ در اصل بزیچہ باشد کہ جیم فارسی بشین بدل شد و تصغیر درین لفظ برای نسبت باشد چنانکہ کاف تصغیر برای نسبت آید و چون آرد کنجد غذای بز است چنین گفتہ اند **مؤلّف** عرض کند کہ محقق باتمام وفتان کاف تصغیر را برای نسبت از کجا پیدا کرد کاف برای تصغیر ہم می آید و برای نسبت ہم ولیکن کاف تصغیر افادہ

معنی نسبت نمی کند و اینقدر متحقق که (برزیچہ) بہ جیم فارسی عوض شین معجمہ بہمین معنی گذشتہ است وما ہمدر انجا اشارۂ این کردہ ایم و این قدر متحقق کہ این مبدل آن نیست بلکہ آن مبدل این است کہ شین معجمہ بجیم فارسی بدل می شود چنانکہ پاشیدن و پاچیدن ۔ حالا بحث می شود نسبت (برزیشہ) کہ این مرکب است از برز بمعنی تیس و یشہ ماخوذ از یشت کہ در زند و پازند نسکی را گویند کہ از کتاب زند و مصدر یشتن بمعنی زمزمہ کردن و چیزی خواندن در وقت طعام از ہمین اسم مصدر است فارسیان بحذف فوقانی (چنانکہ راست و راس) یشت را یش کردند و بزیادت ہای نسبت یشہ شد و برزیشہ بمعنی حقیقی نسکی است منسوب بہ بز کہ ہنگام راتب خوردن می خواند و کنایہ از آوازی کہ او در وقت راتب خوردن یا بتقاضای آن می کند پس فارسیان برسبیل کنایہ این را برای آرد گندم نام نہادند کہ بزان بر وقت بہ بینہ بطلب این آواز می کنند معاصرین عجم گویند کہ ما درین روزہا ہم برزیشہ آواز بز را گوئیم کہ بتقاضای راتب می کند پس ازین ہم تائید خیال ما می شود و برزیشہ ہمان است کہ آنرا بہ ہندی کھل و کھلی و بفارسی کنجار نام است (اردو) کھلی ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی اسم مؤنث ۔ کھل ۔ کسب ۔ کنجار ۔ جیسے ''جب نہیں کھلی کی ڈلی چیلا پھرے گلی گلی''

برزین بقول جہانگیری و رشیدی کہ با برزان ذکر این کردہ (۱) مرادف آن صاحب برہان می فرماید کہ بمعنی وزندہ باشد کہ از وزیدن است و (۲) نام آتشکدہ ہم در روستائی نیشاپور و فرماید کہ بدینمعنی با رای قرشت ہم آمدہ و صاحب ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ (سنائی) زین غلامان ماہگی بگزین کہ رود زی نسا چو باد برزین صاحب رشیدی برین سند گوید کہ

در ہان تامل است چرا کہ (باد برین) بہ زای
مہملہ ہم آمدہ کہ بمعنی باد صبا است خان آرزو
در سراج بذکر معنی اول نسبت معنی دوم
گوید کہ این تصحیف برزین است بہ رای مہملہ
و فرماید کہ برزین نیز بمعنی آتشکدہ صحیح نیست
بلکہ صحیح برزین است و برزین نام بانی
آتشکدہ حقیقۃً نہ نام آتشکدہ چنانکہ طوسی صراحت
کردہ پس صاحب این نسخہ را غلط در غلط
واقع شدہ (انتہی) **مؤلف** عرض کند
(بہ زیدن) بجایش گذشت و برزان اسم حاصلش
و برزین آمالۂ آن کہ الف بدل شدہ بہ تحتانی
چنانکہ حساب و حسیب و نسبت معنی دوم بہ یا
قدر کافی است کہ این مبدل برزین است
کہ رای مہملہ بہ معجمہ بدل می شود چنانکہ برغ
و برزغ و آنچہ خان آرزو این را تصحیف
نام می نہند غلطی اوست بلکہ مبدل است
و آنچہ او نسبت غیر صحت این لفظ امر کند
ما او را بمقابلۂ صاحب جامع و ناصری کہ از
اہل زبانند نسبت زبان شان معتبر ندانیم
اگر برزین نام بانی آتشکدہ باشد چہ عیب
است کہ فارسیان آتشکدہ را بہ برزین موسوم
کنند خیال نمی کند کہ ہرگاہ (بہ زین) نام بانی
آتشکدہ مسلم است چہ عیب است کہ آتشکدہ
را ہم بدین اسم خوانیم چنانکہ برمعنی دوش
گذشت و برزین را مخفف آن دانیم (اردو)
دیکھو برزین ۔

(۲۶۳۳) **بہ زینہار آمدن** مصدر اصطلاحی
پناہ گرفتن (انوری ؎) تا حشر
منکشف نشود آفتاب اگر بہ آید بزیر
سایۂ عدلت بزینہار ؎ **مؤلف** عرض کند
کہ بخیال ما خصوصیت زینہار نباشد (بہ پناہ آمدن)
ہم استعمال می توانیم کرد (اردو) پناہ لینا
بقول آصفیہ ۔ سرن لینا۔ کسی کے پاس دشمنوں سے
بچنے کے لئے جا کے رہنا۔ امن میں جانا۔

بزیون | بقول مؤید (۱) ہمان برمایون کہ گذشت وبقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بقسم اول وثالث (۲) نوعی از ابریشم نفیس **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اول مخفف (بزمایون بہ زای ہوز) کہ مبدّلش (برمایون بہ رای مہملہ) گذشت وبمعنی دوم مبدّل بریون کہ بہ رای مہملہ بمعنی مشش مذکور شد کہ رای مہملہ بہ زای معجمہ بدل می شود چنانکہ برتغ و بزتغ ولیکن برای ہر دو معنی طالب سند استعمال می باشیم کہ محققین اہل زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت صاحب سوار السبیل ذکر این در معربات کردہ گوید کہ (۳) لغت فارسی است بمعنی پشمی کہ رنگ بزدار دیا نمدی کہ از پشم بز ساختہ باشند چہ یون بفارسی بمعنی رنگ و غاشیہ ونمد زین آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ موافق قیاس می نماید ولیکن ہمہ محققین فارسی زبان ازین معنی ساکت (اردو) (۱) دیکھو بزمایون (۲) دیکھو (بریون) کے تیسرے معنے (۳) پشم یا وہ نمدہ جو بکری کے بالوں سے بنایا جاتا ہے۔ مذکر۔

بای موحدہ بازای فارسی

باژ | بقول سروری ہمان باج کہ گذشت بسہ معنی کہ بر معنی اول ودوم وسوم گذشت (فردوسی ۵۵) بہ بیچارگی باژ وساو گران ٭ پذیرفت باید ترا ابکیران ٭ (خاقانی ۵۹۵) زان امین رصدان مقیم راہند ٭ کز قافلہ باژ عمر خواہند ٭ (حکیم فردوسی ۵۵) نشستند با باژ ہر سہ بر اسپ ٭ دوان تا سوی خان آذرگشسپ ٭ وبحوالۂ فرہنگ گوید کہ (۴) نام قریۂ از قری طوس وگویند مولد حکیم فردوسی **مؤلّف** عرض کند کہ حقیقت ماخذ این بر معنی اول باج نوشتہ ایم وذکر معنی چہارم این ہم بر معنی ششم کش (اردو) دیکھو باج کے پہلے اور دوسرے

اور تیسرے اور چھٹے معنے۔

برژه بقول سروری و رشیدی و ناصری بضم با۔ (۱) برف ریزه ها که از هوا ریزد در معین غلط است صاحب برهان بفتح اول وسکون ثانی آورده گوید که برف ودمه وسرما ریزه هم صاحب جامع هم بفتح آورده صاحب مؤید فرماید که (۲) بالفتح دک بلند وقیل به ژ با بای فارسی هم **مؤلف** عرض کند که آنچه به بای فارسی می آید بالفتح بمعنی زمین پست وبلند است وکوه وکتل وبالضم برف ریزها و دک به دال مهمله وکاف عربی بمعنی کوه وزمین سخت می آید خیال ما این است که این اسم جامد فارسی قدیم است وآنچه به بای فارسی می آید مبدل این یا این مبدل آن چنانکه تب وتپ واسپ واسب۔ اختلاف محققین در اعراب معنی اول تصرف محاورهٔ زبان است وغلبه بر ضم اول واضح باد که بمعنی دوم عجمی نیست که مبدل بر باشد که بمعنی لسمتش گذشت چنانکه برکم وبژکم مفرس از بر عربی که صراحتش همدر انجا کرده ایم وآنچه در معنی دک وار بژ به بای وزای فارسی) وزبر به بای عربی) اختلاف است کم اتفاقی صاحب مؤید در تعریف وذکر معنی دوم غیر از مؤید دیگر کسی از محققین نکرد بدون سند استعمال تسلیمش نه کنیم (اردو) (۱) برف کے ٹکڑے۔ برف مؤنث (۲) دیکھو بر کے بیسویں معنے۔ اور دیکھو دک۔

برژه برژه بقول سروری بضم هردو با همان (نیچ نیچ) بمعنی دوش (حکیم سنائی ؎) نشود لیک بحرف قرآن به کو نشو و برنه برژ برژی فربه او وبحوالهٔ فرهنگ گوید که با بای فارسی۔ به هر دو معنی (نیچ نیچ) **مؤلف** عرض کند که حقیقت ماخذ این همدر انجا بیان کرده ایم و جز این نیست که این مبدل آنست۔ چنانکه آزید وآژید (اردو) دیکھو نیچ نیچ کے دوسرے معنے۔

بژکم بقول برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اوّل و کاف و سکون ثانی و میم بمعنی باز داشتن و منع **مؤلف** عرض کند که این مبدّل برکم بمعنی سوم اوست که به رای مہملہ عوض زای عجمی گذشت و ما ہم در انجا اشارہ این کردہ ایم (**اردو**) دیکھو برکم کے تیسرے معنے ۔

بژکول بقول سروری بذیل بشکول بمعنی قوی ہیکل و رنج کش و جلد و حریص درکار و فرماید که تبدیل است صاحبان برہان و جامع و ناصری و سراج ہم بذکر این گویند که بکسر اوّل ہم آمدہ **مؤلف** عرض کند که بُژ بمعنی حقیقی اوست که بر معنی پنجمش گذشت و گول بکاف فارسی بمعنی ابلہ و نادان و مکر و فریب وغیرہ می آید پس معنی لفظی این بُژ ابلہ و نادان و کنایہ از کسی که بالا مذکور شد کاف فارسی بدل شد به عربی چنانکه گنند و کنند آنچه بکسر می آید تصرّف زبان و محاورۂ مقامی که بنا واقفیت از ماخذ باشد و دیگر ہیچ ۔ و آنچه به شین معجمہ عوض زای فارسی می آید ہم مبدّل که زای فارسی به شین معجمہ تبدیل می یابد چنانکه باژگونہ و باشگونہ (**اردو**) قوی ہیکل ۔ رنج کش جلد باز حریص شخص ۔

بژوم بقول سروری بحوالہ جہانگیری به زای فارسی بوزن چشم ۔ شبنم را گویند صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ گوید که بخار بامداد است که روی زمین را بپوشد و فرماید که صحیح نژم است بکسر نون و زای تازی نیز گویند که به ہمین معنی پشنگ ہم می آید صاحب جہانگیری ہمزبانش صاحبان برہان و جامع ہم ذکر این کردہ اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید که این محض خبط و خطاست چه بژم به بای و زای فارسی بمعنی شبنم زدہ است که چیزہا را سفید می نماید و پشم به شین مبدّل آن و نژم به نون بخاریست که صباح روی زمین می پوشد

چنانکه توسی و برهان تصحیح کرده اند پس رشیدی دو لفظ را یک پنداشته و از تخطیهٔ جهانگیری در خطای فاحش افتاده **مؤلف** عرض کند که بژ بمعنی برف ریزه بجایش گذشت فارسیان بزیادت میم تخصیص در آخرش چنانکه یکم و دوم مخصوصش کردند برای شبنم و آنچه بدینمعنی بشک می آید اصل آن بژک است و آن هم تصغیر بژ باشد به کاف آخر صراحت کاملش همدر انجا کنیم (اردو) شبنم ۔ دیکھو اپشک ۔

بژمان | بقول سروری بزای فارسی بروزن قربان (۱) غبطه باشد بعربی و آن صفتی است در آدمی که چون چیزی نزد کسی ببیند آرزو کند که مثل آن چیز او را باشد بی آنکه آنکس از و محروم شود و این محمود است برخلاف حسد که برعکس این است یعنی خواهد آنکس از و محروم باشد و او را باشد و این مذموم است و بحواله ادات گوید که بهای فارسی آمده (استاد بهرامی ـه) برکشیش زلف تست شب را غیرت ؤ بر تابش روی تست مه را بژمان ؤ صاحب برهان گوید که بروزن افغان (۲) غمگین و غمخور و افسرده و فرماید که بضم اول هم آمده صاحب ناصری باتفاق برهان گوید که ظن مؤلف است که تبدیل پشیمان باشد شین به زای پارسی بدل شد چه بژمان و پژمند و بژمرده و پژمریده هر چهار لغت بالکسر و قیل بالفتح بمعنی افسرده و بی رونق و بی قدر آمده (سیف ع) پژمان تراز چراغ بروزم زمان زمان گوید که بضم هم گفته اند صاحب جامع بر غمناک و افسرده قانع خان آرزو در سراج بذکر قول برهان می فرماید که صحیح بدینمعنی به بای فارسی است **مؤلف** عرض کند که (بزمان به زای هوّز) هم گذشت و حقیقت ماخذ این همدر انجا ذکر کرده ایم و (پژمان) را که به بای و زای

فارسی می آید اصل قرار داده ایم و دریجا همین قدر کافی دانیم که این مبدّل آنست به تبدیل
بای فارسی بعربی چنانکه تپ و تب و بحث کامل ماخذ همدرانجا کنیم۔ نسبت معنی این عرض
می شود که از اسناد پیش شده معنی پژمرده و پژمردگی هردو پیدا می شود و خیال غالب آنست
که معنی پژمرده حقیقی است و معنی پژمردگی مجاز آن و معنی بیان کردهٔ سروری از اسناد پیدا
نیست و محققین اہل زبان یعنی ناصری و جامع ہم با سروری اتفاق ندارند و ما بر غلبهٔ قول
هردو در معنی غبطه تامل کنیم انچه صاحب ناصری این را از پشیمان خیال می کند ما بر عکس آن
می گوئیم که پشیمان از پژمان تعلّق دارد چنانکه پشم مبدّل پژم است و ما حقیقت حال را
بر پژمان عرض کنیم که چیست و دریجا همین قدر اشاره کافی است که این اسم حال است
و با (پژمردن) که می آید تعلّق دارد (اردو) (۱) رشک بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر
کسی کی نعمت یا دولت کے زوال کے بغیر رشک کرنا دیکھو (ارشک) (۲) دیکھو پژمان۔

بژمژه بقول جهانگیری و برهان و جامع با اوّل مضموم بثانی زده و میم مفتوح و زای
عجمی جانوریست شبیه بچلپاسه لیکن از چلپاسه بزرگتر و توجه به نیّر اعظم دارد و آنرا آفتاب
پرست نیز گویند و بتازی حربا۔ صاحب ناصری فرماید که همان بزمزه **مولف** عرض
کند که سندی که برای این از شیخ سودان پیش شده همان است که بر (بزمژه) مذکور که به زای
هوز دوم و زای فارسی چهارم گذشت و ای بر محققینے که یک سند را بدو لغت به تبدیل حروف
پیش می کنند و ما صراحت کامل همدرانجا و نیز بر (آفتاب پرست) و همدرانجا اشارهٔ این
کرده ایم که این اصل است و آن مبدّل این جز این نیست که این اسم جامد فارسی قدیم

است وبس (اردو) دیکھو آفتاب پرست۔

بژن | بقول سروری بحوالۂ تحفہ بہ زای فارسی بوزن رسن گل سیاہ تہ حوض باشد کہ آنرا لای نیز گویند صاحب جہانگیری فرماید کہ این را لژن ولجن ہم خوانند صاحب رشیدی گوید کہ ظاہرا صحیح لژن است بلام صاحب ناصری گوید کہ این مبدل لژن است ۔ صاحبان برہان وجامع ہم ذکر این کردہ اند۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی می فرماید کہ صحیح لژن است بلام وکسر زای فارسی ولجن ولشن مبدل آن **مؤلف** عرض کند کہ بی چارہ از حقیقت واقف نیست نمی داند کہ اصل ہمہ لشن است بہ لام وشین معجمہ ونون کہ اسم جامد فارسی زبان است بمعنی چیزی نرم ولغزیدہ وبی خشونت وبی نقش وسادہ وہموار (کذا فی البرہان) پس جزاین نباشد کہ فارسیان بقاعدۂ تبدیل شین معجمہ را بہ زای فارسی بدل کردہ (چنانکہ باشگونہ وباژگونہ) اسم جامد قرار دادند برای گل سیاہ تہ حوض ولای کہ آن ہم نرم ولغزیدہ می باشد ولام بموحدہ بدل شدہ بژن شد وہمین است سند این تبدیل وزای فارسی بہ جیم تبدیل یافتہ لجن شد چنانکہ کژنگ وکجک (اردو) مؤنث تہ حوض کی جمی ہوئی کالی مٹی

بژند | بقول برہان بروزن سمند (۱) گیاہی است خوشبو وفرماید کہ بقول بعض (۲) ہمان برغست کہ خودروست شبیہ باسفناج کہ در غلہ زارہا کنارہای جوی آب می روید ودر آشہا کنند صاحب ناصری بذکر معنی بالا گوید کہ (۳) بعضی بمعنی چوب بقم دانستہ اندکہ آنرا بپزند وسرخ رنگ کنند وفرماید کہ بہ زای عجمی اصح از عربی است (فردوسی طوسی ع) نہ کرپاس باشد بسان پرند نہ ہمرنگ گلنار باشد بژند وہم او گوید کہ (۴) بمعنی حنظل نیز گفتہ اند (فخری ع) بوی خلقت

بہر کجا کہ گذشت بمعنی نیشکر آورد بجای برژند بمعنی صاحب جامع بر معنی اوّل و دوم قانع۔ صاحب مؤیّد بر ذکر معنی اوّل قناعت کردہ می فرماید کہ بہ زای ہوّز ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل و دوم فرماید کہ بعضی بہ بای فارسی گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہ زای ہوّز بمعنی نگذشت و محققین از ان ساکت و بہ بای فارسی می آید و بر غست بجایش گذشت و صاحب محیط بذیل آن اشارۂ این کردہ پس بدین معنی اسم جامد فارسی قدیم دانیم و ہم او ذکر بتم کردہ کہ معرّب بجم است و ما حقیقتش بر دارنیسہ بیان کردہ ایم و بر بقم ہیچ اشارہ برژند نکرد و نسبت معنی سوم بیان کردۂ ناصری عرض می شود کہ فارسیان این را بجم و بہ کاف فارسی ہم گفتہ اند کہ می آید۔ صاحب محیط بر قنابری می فرماید کہ برغست است کہ فارسیان آنرا برژند ہم گویند وہم او ذکر (برژند) نکرد و بر حنظل گوید کہ بفارسی کبست و کبستو ہندوانۂ تلخ و خربزۂ تلخ و بہندی اندراین نامند و ما ذکر این بر (انجیر بغدادی) کردہ ایم و از بیکہ نسبت آن خیال بعض است کہ ورای حنظل است صراحت مزید کنیم کہ حنظل بقول محیط گرم و در سوم و بقولی در چہارم و خشک در دوم و فرماید کہ کندی غلط کردہ کہ سرد دانستہ و ثمرش کہ در سایہ خشک کنند و ہمان قوّت مسہل بلغم و سودا است و منافع بسیار دارد (الخ) بالجملہ معنی اوّل را اگر غیر از دوم دانیم ترکش بر بیان تفوّق داشت کہ ہیچ صراحت آن نکردہ اند کہ چہ چیز است و نظر بر معنی دوم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم و برژند بہ زای عربی مبدّل آن چنانکہ بآز و باز و نسبت دیگر معانی ہم این را اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) ایک خوشبو گھانس جس کی کامل کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔ مؤنّث (۲) دیکھو برغست (۳) دیکھو ابن یتبر (۴) دیکھو انجیر بغدادی۔

بژندی | بقول سروری به زای فارسی و نون بمعنی تنگی معیشت و بیچارگی بود و فرماید که مرکبش متحقق نه شد صاحب برهان گوید که بروزن لوندی بمعنی نامرادی و دردمندی و بیچارگی و تنگی معیشت صاحب ناصری بذکر قول برهان می فرماید که (نژندی) را که به نون اول است (بژندی) دانسته. صاحب جامع که از اهل زبان است متفق با برهان. خان آرزو در سراج گوید که تصحیف نژندی است که بنون به همین معنی می آید صاحبان اننِد و موارد هم اتفاق دارند با برهان **مؤلف** عرض کند که شک نیست که نژند به نون بکسر اوّل و فتح ثانی بمعنی اندوهگین و غمناک و فرومانده و افسرده و سرزرد و افگنده وغیره می آید و بزیادت تحتانی مصدری در آخر نژندی را بمعنی مصدری توان گرفت ولیکن نمی توان قیاس کرد که این تصحیف است. بلحاظ قول جامع که از اهل زبانست زیرا که موحّده به نون و بالعکس آن بدل می شود... دریک پس توان گفت که این اصل است و آن مبدّل این و جادارد که... هم خیال کنیم ولیکن قیاس صورت اوّل را می پسندد که ژند در فارسی زبان... و خرقهٔ کهنه می آید اگر موحّدهٔ اوّل را بمعنی معیّت گیریم و یای آخر را مصدری... صورت معنی لفظی این بر سبیل مجاز موافق قیاس است و صورت ثانی هم نادرست نباشد ولیکن... را تصحیف گفتن خان آرزو را می زیبد (**اردو**) معیشت کی تنگی۔ نامرادی۔ مؤنث۔

بژنگ | بقول برهان و جامع و هفت و انند بروزن فرنگ بمعنی کلید صاحب ناصری گوید که تصحیف است و اصل (رمنگ) باشد **مؤلف** عرض کند که به زای هوّز و رای مهمله هم به همین معنی گذشت و ما صراحت ماخذ بر (زبرنگ) کرده ایم که به رای مهمله مذکور شد...

اصل ہمہ دانیم کہ اسم جامد فارسی قدیم است (ا ر د و) دیکھو برنگ ۔

بژوال | بقول برہان و ناصری و جامع بروزن احوال صدای را گویند که بر گردد مانند صدای کوه و گنبد و امثال آن خان آرزو در سراج گوید که این تصحیف است صحیح پروال بپای فارسی و کاف تازی در آخر است و تعجب می کند بر صاحب برہان که (پروال) را ہم بہمین معنی آورده و گوید که این نیست مگر از کمال بی پروائی ۔ بی تنقیحی **مؤلف** عرض کند که اصح (بژواک) به با و زای فارسی و کاف در آخر عوض لام بہمین معنی می آید و صاحب برہان ہم ذکرش کرده و لیکن خان آرزو نمی داند که لغات شنده مرادف یکدیگر است حالا عرض می شود نسبت ماخذ ہر دو که بژ بالفتح بمعنی کوه می آید و وال لغت عرب است که بقول منتخب بمعنی پناه است و بقول ... شتافتن بسوی مکان و واک در فارسی زبان نام پرنده ایست کبود رنگ و معربش ... بر قیاس اہل تحقیق متقاضی آنست که اہل زبان لغت را وضع کردند بترکیب لفظ بژ و لفظ وال و معنی لفظی این کوه پناه و چیزی که بشتابد از کوه بسوی مکان و کنایه از آواز که در گنبد و دره کوه باز گردد از سقف آن بسوی صدا کننده و واک مبدل وال که لام بدل شد به کاف چنانکه الماک و الکاک پس متحقق شد که (بژوال) به بای فارسی و لام اصل است و بژواک مبدلش و بژوال ہم مبدل اصل به تبدیل بای فارسی بموحده چنانکه اسپ و اسب حالا عرض می شود که محققین اوّل الذکر که دران دو از اہل زبانند چه خطا کردند که لغت زبان خود را بیان کردند که موافق قیاس و ماخذ ہم می باشد و صاحب برہان چه خطا کرد که در تحقیق خود ہم آنها درست خیال کرد و بس حقیقت جویان تصفیه این کنند که بی پروائی یا بی تنقیحی

نیان آ. زوسے ہندنژاد است یا برہان (اردو) گونج ۔ بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث
آواز کا دیر تک ہوا یا گنبد وغیرہ میں چکراتا رہنا ۔ تصادم آواز ۔ آواز کا ٹکرانا ۔ آواز گنبد و
کوہ وغیرہ جو تصادم باد سے سرزد ہوتی ہے ۔ صدا ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث ۔ گنبد کی
آواز ۔ وہ آواز جو کنوئیں یا پہاڑ سے ٹکرا کے نکلے ۔

بژوج | بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بالفتح با وضم زای فارسی بمعنی ابتدا کردن و بقول
برہان و جامع و سراج و ہفت بمعنی پیدا کردن و بہم رسانیدن صاحب ناصری بذکر قول برہان
گوید کہ ہمانا پژو است و مصدر آن پژوہش یعنی پیدا کردن و جویا شدن و پژوہندہ یعنی
جویندہ و طالب دانش را دانش پژوہ و ہمچنین حکمت پژوہ و خرد پژوہ و پژہ بکسر مخفف پژوہ
و برابن قیاس می آید صیغہا (انتہی) صاحب انند این را بہ جیم فارسی نوشتہ در تعریفش نقل
قول صاحب ناصری کند کہ بالا گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق زباندان یعنی صاحب
ناصری تسامح می کند و از تحقیق قواعد زبان خود کار نمی گیرد پژوہش مصدری نیست اصلا
بلکہ حاصل بالمصدر است از مصدر پژوہیدن و ذکر پژوہندہ و امثلہ اسم فاعل ہای ترکیبی
درینجا ہیچ ضرورت ندارد ۔ اکنون درینجا تحقیق لفظ بژوج مقصود ماست کہ مبدل پژوج
بہ بای فارسی باشد چنانکہ اسپ و اسب و (پژوج) را صاحبان تحقیق ترک کردہ اند و پژوج
مبدل پژوہ است کہ ہای ہوز بدل شدہ بہ جیم عربی چنانکہ ماہ و ماج و ناگاہ و ناگاج و پژوہ
اسم جامد فارسی زبان است بکسر اوّل وضمّ ثانی بمعنی تفحّص و تجسّس (کذا فی البرہان) و
ہمین است اسم مصدر (پژوہیدن) کہ بجایش می آید پس متحقّق شد کہ لغت زیر تعریف مبدل

پژوہ است و معنیٔ مرادفش بتامہ و معانی بیان کردہ محققین بالا نتیجہ بی غوری و تسامح و ناواقفی از حقیقت ماخذ دیگر ہیچ معاصرین عجم تحقیق ما را پسند کنند اختلاف اعراب تصرّف محاورہ باشد کہ ماخذ این تقاضای کسر اوّل کند (ارد و) تجسس بقول آصفیہ کھوج تحقیقات جستجو۔ مذکر۔

بژوک بقول مؤید بحوالۂ دستور بالضم بازای فارسی نار پستان و بحوالۂ لسان الشعرا گوید کہ بدین معنی بژول بالام در باب بای فارسی بازای فارسی می آید۔ صاحب ہفت نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش می شد عرض می کردیم کہ مبدّل پژول است چنانکہ اسپ و اسب و اماک و اکاک و بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (ارد و) دیکھو بژول۔

بژول بقول جہانگیری با اوّل مضموم استخوان شتالنگ و آنرا بجوز نیز خوانند صاحبان رشیدی و برہان و جامع و سراج این را مرادف بجول گویند کہ گذشت صاحب ناصری بجول بجیم فارسی را ہم مرادف این داند۔ خان آرزو در سراج باتفاق جہانگیری گوید کہ عوام آنرا قاب گویند و بجول بجیم مبدّل این و نیز باید کہ این لغت را بہ تبدیل بای تازی و فارسی ہم قائل باید شد اگرچہ ہیچ یکی از ارباب فرہنگہا نہ نوشتہ و بحوالۂ مؤید گوید کہ بمعنی پستان زنان و گلولہ کہ طفلان بدان بازی کنند و بمعنی فندق نیز آوردہ و قوسی ہم بحوالۂ بعض نسخ بمعنی فندق وصفت پستان گفتہ چنانکہ بژول پستان گویند و غالباً مراد از فندق پستان است و اغلب کہ بمعنی بہ بای پارسی باشد و بمعنی کعب بہای تازی واللہ اعلم (انتہی) **مؤلف** عرض کند

که بجول بجایش گذشت و بجل بدون واو هم و باصراحت ماخذ هم درانجا کرده ایم واین بندل
بژول است که به بای فارسی اوّل می آید و معانی متعدده دارد ولیکن فارسیان درین
لغت مبتدله صرف یک معنی مذکور المصدر را گرفته اند وانچه بعض محقّقین بژول را بمعنی
نارپستان ـ مرادف این گرفته اند چنانکه اشاره آن هم درانجا کرده ایم نسبت آن عرض شود
که این معنی با دیگر معانی بیان کرده خان آرزو در اصل لغت (پژول) می آید ولیکن محقّقین بالا درینجا
ترکش کرده اند وانچه صاحب مؤیّد ذکر این بمعانی متعدده کرده چنانکه خان آرزو گوید بای
فارسی است نه عربی بالجمله این را بمعنی استخوان شتالنگ و مرادف بجول دانیم و بس
(اردو) دیکھو بجل ـ

بژولش بقول رشیدی مرادف بشولش بالکسر بمعنی ژولش وشولش مرادف ژولیدن و
ژولیدگی وفرماید که موحّده اصل کلمه نیست لیکن چون بسیار مستعمل شده گویا از اصل کلمه
شده بنابرین درینجا مذکور ـ خان آرزو در سراج نقلش کرد وغلطی رشیدی را دور کرد که این را
مرادف بژولیدن نه نوشت زیراکه بژولیدن مصدر است واین حاصل بالمصدر آن
و درست است که مرادف ژولیدگی است ولیکن بای زائد را که در استعمال تسلیم کرده ما این را
بدین وجه تسلیم نکنیم که محقّقین زبان فارسی این را ترک کرده اند بلکه محقّقین مصادر فرس
هم مصدر (بژولیدن) را نه نوشته اند وبر (ژولیدن) قناعت کرده اندکه اصل است
البته (بشولیدن) که می آید ما بوثیقهٔ آن بشولش را موافق قیاس دانیم با بای زائده (اردو)
دیکھو ژولیدگی جو حاصل بالمصدر ہے ـ مصدر ژولیدن کا ـ

بژهان | بقول رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با و سکون ژا ۔ غبطه باشد یعنی خوبیٔ در دیگر بیند برای خود خواهد بی آنکه از و زائل شود بخلاف حسد (بهرامی ؎) برپیچش زلف تست شب را غیرت ؛ بر تابش روی تست مه را بژهان ؛ صاحب جامع فرماید که این به بای فارسی هم می آید صاحب موید فرماید که بمعنی آ ۔زوست **مؤلف** عرض کند که صاحب سروری همین لغت را به میم عوض های هوز آورده که بجایش مذکور شد و همین سند بهرامی را درانجا ذکر کرده در مصرع دومش بجای بژهان ۔ بژمان نقل کرده حیف است ازین تحقیق لغات خیال ما همین قدرست که در سروری تصرف کاتب راه یافت و او بژهان را بژمان نوشت و در نقل سند هم تصرف کرد و وجود لغت بژمان به میم آنرا در غلط انداخت بای حال درینجا همین قدر کافی است که این مبدل بژهان است که به بای فارسی به همین معنی می آید چنانکه اسب و اسپ و این مرادف رشک است که بجای خودش می آید و فرق رشک و حسد همین است که بالا ذکر شد و انچه بعض محققین این را آرزو گفته اند تسامح شان است معلوم می شود که از بعض محققین زبان عرب ایشان در تسامح افتاده اند که بر معنی غبطه رشک را گذاشته بر آرزو قناعت کرده اند و ما بر (ارشک) صراحت کافی کرده ایم که بجایش گذشت (**اردو**) دیکھو ارشک ۔

بژشیر | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر زای فارسی بمعنی (۱) بازو و جناح و (۲) پر و (۳) پشم و (۴) صوف **مؤلف** عرض کند که همه محققین زبان فارسی و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال این بدست آید اسم جامد فارسی قدیم و معنی دوم را حقیقی دانیم و دیگر همه معانی مجاز آن (**اردو**) (۱) پکھ ۔ مذکر ۔ دیکھو برشہی کے دوسرے معنے (۲) پتر

مذکر۔ دیکھو۔ بال کے دوسرے معنے (۳) پشم۔ مذکر۔ دیکھو پرشم (۴) صوف۔ مذکر۔ دیکھو پتات۔

بای موحّدہ باسین مہملہ

بُس بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج بضمّ با (۱) سیخی کہ کباب بران کشند و بلسک نیز گویند و بعربی سفّود خوانند **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبانست وبس (اردو) سیخ۔ مؤنث۔ دیکھو باب زن۔

(۲) بس۔ بقول رشیدی و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی کافی (حکیم سنائی ے) اوّل و آخر قرآن زچہ با آمد و سین ﴿ یعنی اندر رہ دین رہبر تو قرآن بس ﴿ صاحب ناصری گوید بسندہ و بسندہ بہمین معنی کافی است و صاحب برہان ہم بذیل این ذکر بسندہ کردہ۔ بہار گوید کہ در اصل بمعنی کفایت است و بمجاز کافی **مؤلّف** عرض کند کہ بسندہ کہ بمعنی پسند و سزاوار و کافی و تمام می آید مرکب است ازہمین و صراحت کالش بجایش کنیم۔ صاحب منتخب گوید کہ در عربی زبان ہم بہ تشدید سین بہمین معنی آمدہ پس آن مفرس باشد و دیگر صاحبان لغت ہم ذکر تعریب این کردہ اند مخفی مبادکہ ہمین کلمہ در ترکی زبان بقول صاحب کنز بمعنی لاشک آمدہ مخفی مبادکہ بعض محققین کہ بس را بمعنی حسب نوشتہ اند مقصود شان ازہمین معنی است کہ حسب ہم در عربی زبان بمعنی کافی آمدہ۔ وبگر ہیچ (اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ کافی۔ مکتفی۔

(۳) بس۔ بقول رشیدی و برہان و ناصری و جامع و فدائی و سراج بالفتح بمعنی بسیار (عسجدی ے) بس کس کہ ز زردشت بگردید و کنون باز ﴿ ناچار کند روی سوی قبلۂ زردشت ﴿ بہار گوید کہ اینمعنی بمجاز است **مؤلّف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما بمعنی کثرت است و بسی و بسا

وبسیار وضع شماازہمین چنانکہ می آید واز کنز اللغات می کشاید کہ بمعنی بمبالغہ لغت ترکی است
پس جز این نباشد کہ فارسیان استعمالش کردند ولغات مرکبہ بترکیب خود وضع کردند (اردو) بس
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بہت۔ بکثرت۔
(۴) بس۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالضم مخفف بوس ہم کہ عرب قبلہ می گویند
مؤلف عرض کند کہ نظر برا عتبار قول صاحبان ناصری وجامع کہ از اہل زبانند بدون
سند استعمال ہم این را تسلیم کنیم موافق قیاس ہم کہ واو حذف شد (اردو) بوسہ۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ مذکر۔ چومنی۔
(۵) بس۔ بالفتح بقول برہان وناصری وجامع ترجمۂ فقط مؤلف عرض کند کہ صاحب
سوار السبیل این را بدینمعنی معرب گفتہ۔ پس اسم جامد فارسی زبان ومجاز معنی دوم است
(اردو) بس۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ فقط۔ صرف۔
(۶) بس۔ بقول برہان وجامع بالفتح امر بہ قطع کردن یعنی قطع کن صاحب ناصری گوید
کہ این بمعنی خاموش است یعنی امر۔ خاموش شو (۵) چون باد ل تو نیست وفا در یک
پوست ہو در پیش تو یکرنگ بود دشمن ودوست ہو رو روکہ شکایت تو ناگفتہ بہ است ہو بس
کہ حکایت تو نشنفتہ نکوست ہو خان آرزو در سراج بحوالۂ توسی گوید کہ بمعنی منع ونہی از قول یا
فعل وفرماید کہ این اقرب بتحقیق است مؤلف عرض کند کہ قولش دور از تحقیق کہ منع و
نہی اصلا نیست بلکہ این مخفف (بس کن) است یعنی کافی است ما را وزیادہ مگو۔ متعلق
باشد بہ معنی دوم کہ گذشت حیف است کہ محققین اوّل الذکر این را امر قرار دادہ اند ونمی دانند

ن یا وسیدن مصدری نیست و (بس کردن) البتہ می آید ولیکن امر حاضرش (بس کن)
دہانا این مخفف آنست (اردو) بس - بقول آصفیہ - ٹھیر - دم لو - چپ - خاموش
عرض کرتا ہے کہ (بس کرو) کا مخفف -
بس - بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی دوبارہ مؤلف
ند کہ مقام دم زدن نیست کہ معاصرین ہرچہ می خواہند استعمال می کنند و محققین ہرچہ
بہ حوالۂ قلم می کنند و معاصرین ماکہ عجم زا بودہ اند سکوت کنند بر قول صاحب روزنامہ
ایندکہ در حلّ معنی سفرنامہ تسامحی راہ یافتہ باشد بخیال مؤلف جز این نیست کہ جہان
شم است کہ گذشت طرز تعریف صاحب روزنامہ حقیقت جویان را بغلط می اندازد مقصودش
نباشد کہ معاصرین عجم (بس) را بمعنی بس کن استعمال کنند چنانکہ صراحتش بر معنی ششم
ایم یعنی دوبارہ این کار را مکن محقق کم سواد مقصود لغت را نفہمید و بتعریف آن بر
(دوبارہ) قناعت کرد - معاصرین عجم خیال ما را قبول می کنند و می فرمایندکہ الحق ہمین
و بس (اردو) دوبارہ - بقول آصفیہ - دوسرے مرتبہ - دوسری دفعہ - باردیگر - مکرر - پھر
بس - خان آرزو در سراج گوید کہ چون کلمۂ از بران داخل شود معنی شرط بہم رساند در صورت
دیگر کہ حکم جزا دارد بعد ازان می باید و آن باکاف بیانیہ بود و گاہی نبود و گاہی چنانست
بہم رساند و شرط و جزا نبود چنانکہ ؎ از بس دیوانگی سر بصحرا زدم ؎ زلہ بردارش بہاست
ہمین عبارت کردہ مؤلف عرض کند کہ صراحت کامل (از بس) و (از بسکہ) بجایش
ت نمی دانیم کہ محقق نازک خیال چرا این را بر کلمۂ بس قائم کردہ است اگر بیان مرکبات

را در مفردات جاذیم موضوع لغت بر بادی رود (اردو) دیکھو ازبس ۔ ازبسکہ ۔

بس آمدن باکسی مصدر اصطلاحی بقول بہار (۱) حریف شدن در زور و قوت ۔ ی صاحب بحر بہ ہم دانش و صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ (۲) عہدہ برا شدن (امیر خسروؒ) ز دست جور نمی خواہمت کہ ببینم روی ؎ ولیک با دل خود کام بس نمی آیم ؎ (صائبؒ) آرزو خار و خسی نیست کہ آخر گردد ؎ ورنہ با شعلہ خوی تو کہ بس می آید ؎ **مؤلف** عرض کند کہ من وجہ معنی اول متعلق بمعنی سوم بس بر سبیل مجاز است و معنی دوم متعلق بمعنی دوش و معنی حقیقی این (۳) (اکتفا کردن و باز آمدن) (اردو) (۱) زور و قوت مین کسی کے ساتھ مقابل ہونا (۲) عہدہ برا ہونا دیکھو (برآمدن از عہدہ) (۳) اکتفا کرنا ۔ دیکھو اکتفا کردن

بس آمدن برکسی مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار مرادف (بس آمدن باکسی) بمعنی اول و (امیر خسروؒ) خراب گشتم و بر خویش بس نمی آیم ؎ کہ اسپ با دو تو سے ہم نفس نمی آیم ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از سند بالا معنی سوم مصدر گذشتہ پیداست کہ حقیقی است یعنی اکتفا کردن و باز آمدن ۔ مقصود شاعر ہمین قدر است کہ اگرچہ خراب گشتم ولیکن اکتفا بر خرابی خود نمی کنم ۔ جا دارد کہ ولیکن بر خود غالب نمی آیم ۔ گیرہم مگر بخیال ما اول بہتر از آخر است ۔ فتامل (اردو) دیکھو (بس آمدن باکسی) کے پہلے اور تیسرے معنے ۔

بلسا بقول سروری و برہان و ناصری و جامع (۱) ای بس و (۲) نام شہریست از فارس کہ آنرا فسا ہم گویند صاحب فغانی کہ از علمای معاصرین عجم بود می فرماید کہ چہ بسیار و بسیار بسیار ۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی بسیاری و فرماید کہ غالباً ماخوذ است از بس **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق ہمین است کہ مرکب شد با بس بمعنی سوش و تحتانی با ا دو نسبی کہ می آید در فارسی

زبان ترجمه آن (بہت سے) در اردو و مرادف (بسیاری) اندرینصورت بسا مبدل بسی که تحتانی بدل شد به الف چنانکه تازیانه و تازآنه - صاحب ناصری این را از قبیل خوشا گوید اندرینصورت الف مبالغه باشد که ذکرش به (زائدت مبالغه) گذشت اندرینصورت قول فدائی تائید خیالش می کند چنانکه (ع مثل) ای بسا آرزو که خاک شده۔ **مؤلف** عرض کند که ما هم ازین اختلاف نداریم باقی حال این همه اعتبارات است و بس ماخذ اول باشد یا دوم ولیکن مرکب است از لفظ بس و نسبت معنی دوم عرض می شود که جا داردکه از کثرت آبادی بدین نام موسوم شده باشد یا دیگر معانی لفظ بس را در وجه تسمیه این دخلی باشد والله اعلم (اردو) (۱) بہت سے۔ بہت زیادہ (۲) فارس کے ایک شہر کا نام بسا ہے۔ مذکر۔

بسا آسیا کو غر دیوان بود مثل۔ صاحب **چو بیند مزدور دیوان بود** محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که این مرادف (بس) - قامت خوش که زیر چادر باشد. (چون بازکنی مادر مادر باشد) که می آید - مقصود آنست که اعتبار بر صورت ظاهری نباید کرد و از حقیقت حال واقف شدن ضروراست فارسیان این مثل را در محلے استعمال کنند که مقصود از نصیحت بالا باشد یعنی بر آواز بلند آسیا نباید که خوف کنند زیراکه چون حقیقت را دریابند ظاهر می شود که آله ایست و بس که خود ما در دیوانش قائم کرده ایم و همچنین بر قامتی که زیر چادر خوش می نماید اعتبار نباید کرد ممکن است که داخل چادر جده ناسده خورد تو باشد حاصل اینست که بر ظاهر صورت اعتماد نکنیم و از حقیقت هر کار واقف شده کار کنیم بعض شارحین سکندرنامه در معنی این شعر کارها کرده اند و ما هرچه فهمیده ایم حواله قلم کرده ایم (اردو)

دکن میں کہتے ہیں'' اوپر چادر اندر مادر'' ظاہر
پہ نجاسے اندر کوپاسے ''

بسابس | اصطلاح - بقول شمس لغت فارسی است بالفتح بمعنی (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی صاحب انند این رالغت عرب گوید بفتح اول وکسر ثانی بمعنی (۳) زمین بی آب وگیاہ واین جمع بسبس صاحب منتخب فرماید کہ بسبس بالفتح ہر دو با در عربی بیابان خشک را گویند وبسابس جمع آن وذکر معنی اول ہم کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بس بمعنی فقط بجایش گذشت - اگر سند استعمال پیش شود قیاس توان کرد کہ فارسیان الف عطف درمیان (بس بس) آوردہ بسابس کردہ باشند از قبیل پیاپی معنی حقیقی این فقط وفقط - صرف وصرف بمبالغہ ایست وبس ومعنی اول ودوم موافق قیاس ماست بر سبیل کنایہ واز ینکہ عربان بسبس را معرب کردہ بمعنی فقط استعمالش کردہ اند عجبی نیست کہ تکرار این راکنایہ از بیابان خشک گرفتہ باشند کہ متعلق بمعنی سوم است وبسابس بقاعدۂ شان جمع آن واللہ اعلم بحقیقتہ

اقوال (اردو) (۱) بیہودہ باتیں - مؤنث (۲) خالی جگہ - مؤنث (۳) وہ زمین جس میں گھاس بھی نہ ہو اور پانی بھی - مؤنث -

(الف) **بساحل بردن** | استعمال -
(ب) **بساحل رسیدن** | الف بمعنی رساندن بساحل و (ب) لازمش ولیکن فارسیان ہر دو را کنایتہ بمعنی بمقصد رساندن ورسیدن ہم گیرند ومعاصرین عجم برزبان دارند وموافق قیاس است (صائب ۔)
عشق اول ناتوانا نرا بمنزل می برد٭ خاروخس را زودتر دریا بساحل می برد٭ (ولہ ۔)
زچاہ موجہ بساحل نمی رسد صائب٭ بسکر وکجی بسر منزل رضا نرسد٭ (ولہ ۔) زبحر اگرچہ

بساحل رسیدہ ام صائب ؎ ہماں ملاحظہ از موجۂ خطر دارم ؎ (اردو) الف کنارے	پر پہنچانا۔ ساحل پر لیجانا (ب) کنارے پر پہنچنا۔ ساحل پر پہنچنا۔

بسار بقول خان آرزو در سراج بکسر و در آخر رای مہملہ بمعنی دست سودن کہ بتازیش لمس گویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم برزبان ندارند و مصدر (بساردن) کہ می آید بمعنی شیار کردن زمین است وصورت لغت مصدری رانمی ماند پس چطور بمعنی دست سودن را تسلیم کنیم و می پرسیم از محقق ہندنژاد کہ اگر مقصود تو از لمس بود کہ حاصل بالمصدر است چرا بر لمس قناعت نکردی و چرا (دست سودن) را در معنی این نوشتی۔ باقی حال ما این را تسلیم نہ کنیم و غلط دانیم در فارسی زبان وانچہ در عربی بقول انند بالکسر جمع (بسر بمعنی نو تازہ از ہر چیزی و آب تازہ یا آب باران تازہ باریدہ) است از موضوع ما خارج۔ مخفی مباد کہ بشارہ بشین معجمہ بمعنی لمس می آید و خان آرزو ہم ذکرش کردہ و حوالۂ این ہم در انجامی دہد اگر سند استعمال این پیش شود این را مبدّل آن توان گرفت بمعنی لمس چنانکہ کشتی وکستی (اردو) لمس۔ مذکر۔ دیکھو بسپودان۔

(الف) **بساردن** الف۔ بقول انند (ب) **بساردہ** بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و بالکسر بمعنی شیار کردن زمین و (ب) بقول بش بالفتح زمینی کہ بجہت کاشتن چیزی آب دادہ باشند صاحبان سروری و برہان و ناصری و جامع و سراج	ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ اگرچہ محققین مصادر فارسی زبان غیر از انند و فرہنگ فرنگ ذکر الف نکردہ اند ولیکن وجود (ب) کہ اسم مفعول آنست تصدیق (الف) می کند و الف مرکّب باشد از بسار و علامت مصدر (دن)

وموحدہ در بسار زائد وسار بقول برہان بمعنی جا و
محل عموماً وجای افشردن انگور خصوصاً گویند پس
از معنی خاص فارسیان جای افشردن ہر قسم غلہ و
محل ومقام زراعت را بر سبیل مجاز ارادہ کردند
وازان مصدری وضع کردند کہ بمعنی حقیقی درست کردن جای
افشردن غلہ وتیار کردن است (اردو) (الف) کاشت
کی زمین کا درست کرنا (ب) وہ زمین جو بغرض کاشت
درست کی گئی ہے۔ مؤنث۔

بسارہ بقول سروری - بحوالۂ تحفہ بہ سین ورای مہملتین بوزن کنارہ (۱) صفہ باشد صاحب
جہانگیری صراحت کند کہ بای اوّل مکسور است بمعنی (۲) بام صفہ وبقول بعض صفہ وصاحب
رشیدی متفق با او وبقول برہان وناصری بالفتح وبالکسر ایوان وصفہ صاحب جامع بر صفہ
وایوان قانع - خان آرزو ہم در سراج ذکر این ہر دو معنی بالا کردہ **مؤلف** عرض کند کہ
ایوان وبام بجای خودش گذشت وصفّہ بقول منتخب لغت عرب است بالضم وتشدید فا بمعنی
ایوان خانہ وفرق ایوان وبام از تعریفاتش ظاہر است کہ گذشت باقی حال این را ہر دو
معنی بالا اسم جامد فارسی زبان دانیم وعجبی نیست کہ فارسیان لغت عرب بسر را کہ تعریفش ذیل
بسار گذشت بزیادت الف وہای نسبت در آخر مفرّس کردہ باشند برای این دو معانی
واللہ اعلم معاصرین عجم این را بر زبان ندارند وبام وایوان را استعمال کنند (اردو) (۱)
دیکھو ایوان (۲) دیکھو بام۔

بساز آمدن مصدر اصطلاحی - بساز دارای (۳۴۶۸)
آمدن است یعنی بخوبی وخوش اسلوبی وخوش
وضعی وباساز وسامان آمدن (صائب ؎) در
بغل شیشہ ودر دست قدح در بر چنگ وچشم
بد دور کہ بسیار بساز آمدۂ (اردو) ساز وسامان
کے ساتھ آنا - خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ آنا۔

بسازماندن مصدر اصطلاحی۔ بہ سازو سامان وبحالت درست ماندن است (ظہوری ؎) اگر زعکدۂ ما نبرد این شیون ؛ چنین بساز نماند طرب سرای کسی ؛ (اردو) اچھی حالت میں رہنا۔ ساز وسامان کے ساتھ رہنا۔

بساط بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) نطعی کہ جوہری جواہر را بران ریختہ در نظر مشتری عرض دہد یا برشتہ کشد (ظہوری ؎) زمین نشاء خرو طرح نشاط افگند است ؛ جا نزاثر ش در انبساط افگند است ؛ گر دید دل از ادویہ اش کیسہ نفع ؛ سینہ زجواہر ش بساط افگند است ؛ بہار بسبت معنی اوّل گوید کہ فرش وگستردنی چون بساط قمار و بساط شطرنج و متاع خانہ و اثاث البیت ورخت وقماش وسرمایہ و دستگاہ و (تہ بساط) از مایہ اندکی باقی ماندہ (نظامی ؎) فراخ افگند بارگہ بر بساط ؛ باندازہ خندد چو یابد نشاط ؛ و فرماید کہ (۳) از بساط آن سفرہ چرمین ہم ارادہ میتوان کرد کہ در وقت طعام کشیدن می گسترند و ذکر معنی دوم ہم کند و فرماید کہ بہر تقدیر با لفظ آراستن و افشاندن و افگندن و انداختن و برچیدن و برہم پیچیدن و بہم پیچیدن و بر یک دیگر زدن و چیدن و درنوردیدن و ریختن و طی شدن و طی کردن وکشادن وکشیدن وگستردن مستعمل **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است و بقول منتخب بالفتح زمین فراخ وہموار و بالکسر گستردنی وحصیر و قالین و بستر۔ فارسیان استعمال این بقاعدۂ خود بترکیب لغات فارسی می کنند کہ در ملحقات می آید و انحصار مصادر بالا و تخصیص با معانی بالا ضرورت ندارد (صائب ؎) نہ زر و سیم نہ لعل و نہ گہر خواند ماند ؛ در بساط تو ہمین گرد سفر خواہد ماند ؛ (اردو) بساط۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ بستر۔ فرش۔ بچھونا۔

(الف) **بساط آرا** استعمال - (الف) بقول

(ب) **بساط آراستن** بحر صاحب صدرت

(ج) **بساط آرای** صاحب آصفی ذکر

(ب) کردہ از معنی ساکت و (ج) را مرادف

(الف) گوید و بہار بر ذکر (ج) قانع (نظامی

ﮯ) بساطی چہ باید بر آراستن ٭ کزو ناگزیر است

برخاستن ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (ب) کنایہ

باشد از نشستن بر فرش مسند و (الف) اسم فاعل

ترکیبی است یعنی کسی کہ بر فرش مسند نشیند و

(ج) بزیادت تحتانی در آخر - ہمان چنانکہ

پا و پایی - مخفی مباد کہ سند نظامی برای (بساط

بر آراستن) است کہ نمی آید - عیبی ندارد کہ

کلمۂ بر دران زائد است (اردو) الف -

مسند نشین (ب) مسند پر بیٹھنا (ج) مسند نشینی -

(۳۲۴۲) **بساط آسیا** استعمال - مرکب اضافی باضافت

تشبیہی فارسیان آسیا را بہ بساط تشبیہ دادہ اند

کہ بساط آسیا آسیا باشد دیگر ہیچ (صائب ﮯ)

یک دل آسودہ نتوان یافت در زیر فلک ٭ دور

بساط آسیا یکدانہ نشکستہ نیست (اردو) بساط

آسیا بترکیب فارسی آسیا کو کہہ سکتے ہیں - مذکر -

(۳۲۴۳) **بساط آفرینش** استعمال - مرکب اضافی

باضافت تشبیہی - فارسیان آفرینش را بہ بساط

تشبیہ دادہ اند کہ بساط آفرینش - آفرینش باشد

دیگر ہیچ (صائب ﮯ) گوہر شہوار عبرت گرنمی

آید بدست ٭ از بساط آفرینش من چہ بر میدوختم

(اردو) بساط آفرینش بترکیب فارسی -

آفرینش کو کہہ سکتے ہیں - مذکر -

(۳۲۴۴) **بساط آینہ فام** استعمال - مرکب توصیفی

فارسیان آینہ فام را بہ صفت بساط آوردہ اند

و بساط استعارہ از لوح و امثن کنایہ باشد از آسمان

(انوری ﮯ) بی قلم بر بساط آینہ فام ٭ صورت

آفتاب بنگارد ٭ (اردو) دنیا مؤنث -

بساط افشاندن مصدر اصطلاحی -

صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت -

مؤلف عرض کند که کنایه باشد از گستردن
بساط وا زسند او (بساط فشاندن) پیدا است
عجبی ندارد که فشاندن مخفف افشاندن است
(طالب آملی ع) فشاندی بر دلم پیرایهٔ حسن ٭
بساط حسن بر خرمن فشاندی ٭ (اردو) فرش
کرنا۔ بقول آصفیہ۔ بستر بچھانا۔ بچھونا کرنا۔

(۱) بساط افگن | اصطلاح۔ (۱) بقول
(۲) بساط افگندن | بہار و بحر فرّاش را گویند
(میر خسرو ع) فرش کشاوند بساط افگنان ٭
پیش ستاوند ساطین زنان ٭ صاحب آصفی
ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض
کند کہ فرش کردن باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی
است (ظہوری ع) بہ گلزارش افگندہ عشرت
بساط ٭ نگنجید در پوست گل از نشاط ٭ (اردو)
(۱) فرّاش۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ فرش
بچھانے والا۔ جھاڑو۔ بہار و دینے والا۔ وہ شخص
جس کے سپرد فرش و فروش کی خدمت ہو (۲)
فرش بچھانا۔

بساط انداختن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ سامان فروخت را در بازار۔ بقرینہ
نہادن بر فرش (ثنائی مشہدی ع) طبع جادو
فنم بساط سخن ٭ باز بر طرز دیگر اندازد ٭ (ظہوری
ع) تا ہوس ہر سو نیند از دبساط خیرگی ٭ عشق
دکاندار بازار حیا را گرم کرد ٭ (اردو) بازار میں
سر راہ دوکان لگا کر بیٹھنا۔ صاحب آصفیہ نے
بساطی پر لکھا ہے۔ بازار میں سر راہ دوکان لگا کر
بیٹھنے والا۔ خردہ فروش۔ لیکن فارسی میں (دوکان
لگانا) کے معنے عام ہیں۔

بساط بارگاه | اصطلاح۔ خیمہ بارگاہ شاہ (۳۸۴)
است و این استعارہ باشد کہ فارسیان بساط را
بمعنی خیمہ بر سبیل مجاز استعمال کردند (انوری ع)
بر بساط بارگاہست جای میخ است آفتاب ٭
چرخ گفتش خویشتن را چند بر جائی بری ٭

(اردو) شاہی خیمہ۔ مذکر۔

بساط بحر اصطلاح۔ مرکب اضافی است (۱) فارسیان بحر را بہ بساط تشبیہ دادند و بساط بحر بحر باشد و (۲) کنایہ از (قبضۂ بحر) کہ بساط را استعارۃً بمعنی قبضہ و حیطۂ اقتدار و وسعت استعمال کردہ اند (صائب ؎) نیست صائب در بساط بحر با این دستگاہ ٭ آنقدر گوہر کہ دارد دیدۂ ما در صدف ٭ (اردو) (۱) سمندر کو بہ ترکیب فارسی بساط بحر کہہ سکتے ہین۔ مذکر۔ (۲) سمندر کا قبضہ مذکر۔ سمندر کا حیطۂ اقتدار مذکر۔ سمندر کی وسعت۔ مؤنث۔ (۳۳۸۴)

بساط بر آراستن مصدر اصطلاحی۔ مزید علیہ ہمان (بساط آراستن) است کہ گذشت بزیادت کلمۂ بر بر مصدر آراستن وسند این ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بساط آراستن۔ (۳۳۸۵)

بساط برچیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت ؎ موالف عرض کند کہ برداشتن و طی کردن بساط باشد ہمان است کہ بر (بر چیدن بساط) گذشت۔ (دانش مشہدی ؎) بذوق آشتی از دوستان رنجیدنی دارد ٭ بساط دوست داری چیدن و برچیدنی دارد ٭ اسناد ما واضح تر از این سند است (ظہوری ؎) گو ملال دائمی از سینۂ ام برچین بساط ٭ بہر دلہا انبساط جاودان آوردہ ام ٭ (ولہ ؎) کنجی بنشین بساط ما برچین ٭ ہر چیز جز او ز دل بدر چین ٭ (اردو) بساط لپیٹنا۔ دیکھو (برچیدن بساط)

(۳۳۸۶) **بساط برہم پیچیدن** مصدر اصطلاحی مرادف (بساط برچیدن) است سند این بر (بساط پیچیدن) می آید (اردو) دیکھو بساط پیچیدن۔

(۳۳۸۷) **بساط برہم چیدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بساط برچیدن) است کہ گذشت (ظہوری ؎) تا بساط آرزوی وصل برہم چیدہ ام ٭ آن سر و سامان ندارد بی سر و سامانِ تو ٭

(اردو) دیکھو (بساط برچیدن)

(۳۴۴۸) **بساط بریکدگر زدن** | مصدر اصطلاحی - تعریف این یا سندش بر (بساط زدن) می آید (اردو) دیکھو بساط زدن۔

بساط بپیچیدن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی نوردیدن بساط و مرادف (بساط برچیدن) است (صائب ـه) مکن با خاکساران سرکشی در روزگار خط ٭ که می پیچد بساط حسن را برهم غبار خط ٭ مخفی مباد که سند صائب برای (بساط برهم پیچیدن) است که گذشت محقق هند نژاد از نزاکت کار گرفت ولیکن این مصدر خلاف قیاس نیست معاصرین عجم هم زبان دارند (اردو) دیکھو (بساط برهم پیچیدن و برچیدن)۔

(۳۴۴۹) (۱) **بساط جهان** | استعمال - هر دو مرکب اضافی

(۳۴۵۰) (۲) **بساط چمن** | است که از بساط جهان - جهان مراد است و از بساط چمن - چمن - این هر دو در تشبیهات بساط داخل (صائب ـه) صائب چو در بساط جهان برگ عیش نیست ٭ در داغ غوطه زن که گلستان کند ترا ٭ (وله ـه) تقصیر ساده لوحی آئینهٔ دل است ٭ نقشی گر از بساط جهان دلپذیر نیست ٭ (وله ـه) حسن برشتهٔ که نگه را کند کباب ٭ امروز در بساط چمن غیر لاله نیست ٭ (اردو) (۱) بساط جهان (۲) بساط چمن - فارسی ترکیب کے ساتھ جهان اور چمن کو کہہ سکتے ہیں۔

بساط چیدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر عرض تجمّل دادن و فرماید که بساط برچیدن برعکس آن است (صائب ـه) چون غنچه این بساط که بر خویش چیده ٭ تا میکشی نفس همه را باد برده است ٭ (نظیری نیشاپوری ـه) حریف بین چه براحت بساط می چیند ٭ ز زیر پای افلاک غافل افتاده است ٭ (ظهوری ـه) گریهٔ خونین بساطی چیده در بازار شوق ٭ می چکد یاقوت تر

از پنجۂ مژگان ما؛ **مؤلّف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دوکان لگانا۔ دوکان سجانا۔

(الف) **بساط خاک** | اصطلاح۔ بقول بحر (ملحقات برہان) و مؤیّد و ہفت و انند زمین باشد صاحب شمس ....

(ب) **بساط خاکی** | را بہ ہمین معنی آوردہ (صائب ؎) من آن لعل گران قدرم بساط خاک را صائب ؛ کہ بوسد دست خود ہر کس مرا از خاک برگیرد ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ (الف) مرکّب اضافی است بہ اضافت تشبیہی و (ب) مرکّب توصیفی است و کنایہ از زمین کہ فرش خاک ہمان است (اردو) بساط خاک بترکیب فارسی زمین کو کہہ سکتے ہیں۔ زمین دیکھو ارتا۔

بساط خانہ | اصطلاح۔ بقول (خان آرزو در چراغ) و بقول بحر و انند بمعنی متاع خانہ (رضی دانش ؎) بساط خانہ چند ان در رہ سیلاب اندازم ؛ باحسان می کنم از خود خجل غارتگر خود را ؛ **مؤلّف** عرض کند کہ مرکّب اضافی است بمعنی فرش خانہ و بر سبیل مجاز بمعنی متاع خانہ مستعمل شد دیگر ہیچ (اردو) متاع خانہ۔ گھر کا اسباب۔ مذکّر۔

بساط خوبی | استعمال۔ مرکّب۔ اضافی باضافت تشبیہی بمعنی خوبی کہ فارسیان خوبی را بہ بساط تشبیہ دادہ اند (انوری ؎) ماہ را بر بساط خوبی تو ؛ عقل بر ہیچ گوشہ بنشاند ؛ (اردو) بساط خوبی۔ فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں

بساط داشتن | استعمال۔ بمعنی حقیقی است یعنی بساط در قبضۂ خود داشتن۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ابوالبرکات بیہقی ؎) نی مِلک نہ مال دارم و نی فرش و نی بساط ؛ نی زر نہ زور دارم و نی رحل و نی عطن ؛ (اردو) بساط رکھنا (حقیقی معنوں میں) فرش رکھنا۔

بساط در نوردیدن | استعمال۔ صاحب آصفی

بساط درنوشتن ذکر این کرده ازمعنی ساکت
مؤلف عرض کند که در هر دو کلمهٔ (در) زائد است
و بمعنی حقیقی نوردیدن فرش و بساط مستعمل (طالب
آملی ؎) بساط عیش یاران در نوردید٭ طرب در
خانهٔ ما بدشگون است٭ (نظامی ؎) بر شکستند
هنوز این رباط٭ در نوشتند هنوز این بساط٭
(اردو) فرش اٹھا دینا۔
بساط دست بریکدگر زدن مصدر اصطلاحی (۳۳۹۱)
تعریف این با سندش بر (بساط زدن) می آید
(اردو) دیکھو بساط زدن۔
بساط روزگار استعمال۔ مرکب اضافی (۳۳۹۲)
باضافت تشبیهی۔ که روزگار باشد۔ فارسیان روزگار
را به بساط تشبیه داده اند (صائب ؎) زور
بازوی حوادث در بساط روزگار٭ آنقدر باشد
که صرف پیچ و تاب من شود٭ (اردو) بساط
روزگار فارسی ترکیب کے ساتھ کہہ سکتے ہیں مگر
بساط ریختن مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بساط چیدن باشد که گذشت صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت و سند (دانش
مشهدی) که او برای این مصدر مرکب پیش کرده
همان است که بر (بساط خانه) بالا گذشت **مؤلف**
عرض کند که درین سند (بساط خانه) بمعنی مال و
اسباب خانه باشد و ریختن بمعنی افگندن مقصود
ازین صراحت آنست که از سند بالا معنی (دکان
چیدن) پیدا نیست (اردو) دیکھو بساط چیدن
بساط زدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که از سند پیش کرده اش (۱) (بساط
بریکدگر زدن) پیدا است که بجایش گذشت
و آن مرادف (بساط برچیدن) و نوردیدن
بساط است (زلالی خوانساری ؎) بساط
دست را بریکدگر زد٭ جگر را بر دم تیغ قدر زد٭
و از همین سند (۲) (بساط دست بریکدگر زدن)
هم پیدا می شود که بجایش ذکر کرده ایم و این

کنایہ باشد از (باز ماندن از تدبیر و دست بر دست
نہادہ خاموش ماندن) (اردو) (۱) دیکھو بساط
برچیدن (۲) ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا۔ بقول آصفیہ
خالی اور بیکار رہنا (حالی ؎) کماتے تھے دولت
جو دن رات بیٹھے ٭ وہ ہیں اب دھرے ہاتھ پر
ہاتھ بیٹھے ٭

(۱) **بساط زلف** استعمال۔ ہرچہار (۲۳۹۴)
(۲) **بساط زمانہ** مرکب اضافی ست (۲۳۹۵)
(۳) **بساط زمین** کہ فارسیان باضافت (۲۳۹۶)
(۴) **بساط زندگانی** تشبیہی استعمال این (۲۳۹۷)
کردہ اند واز (۱) زلف مراد است واز (۲)
زمانہ واز (۳) زمین واز (۴) زندگانی۔ ہرچہار
را بہ بساط تشبیہ دادند (صائب ؎) خط عیان
شد تا بساط زلف او برچیدہ شد ٭ فتنہا بیدار
گردد چون علم خوابیدہ شد ٭ (انوری ؎)
بنگام کام بساط زمانہ را سپر ٭ کہ پای ہمت تو
چون فلک فلک سیر است ٭ (ولہ ؎)
روشنم شد کہ در بساط زمین ٭ نیک عہدی نیافرید
خدای ٭ (صائب ؎) ہرکہ در مد نظر نازک
میانی نیستش ٭ در بساط زندگانی نیم جانی نیستش ٭
(اردو) فارسی ترکیب ہے (۱) زلف کو (بساط
زلف) (۲) زمانے کو (بساط زمانہ) (۳) زمین
کو (بساط زمین) (۴) زندگانی کو (بساط زندگانی)
کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔

بساط ساختن از رخسار مصدر
اصطلاحی۔ بقول بحر و ملحقات برہان (۱) کنایہ
از سر بسجدہ گذاشتن و (۲) بمراقبہ رفتن۔ صاحب
ہفت ذکر (بساط سازی از رخسار) و صاحب
مؤید (بساط سازی بسر از رخسار) بمعنی امر
حاضرش کردہ اند و در نسخ قلمی مؤید لفظ (سر)
از بین خارج است **مؤلف** عرض کند کہ
غلطی کاتب مطبع نولکشور باشد و خلاف قیاس
ہم۔ مخفی مباد کہ در سجدہ رخسار متصل می شود
با فرش زمین گویا رخسار را فرش زمین قرار دادند

بنشین در مُراقبه چون میلان سر بسوی قلب می شود یا فرش رخسار است ازہمین عادت این مصدر اصطلاحی قائم شد بهر دو معنی بالا۔ اردو (۱) سجده کرنا (۲) مراقبه کرنا۔

بساط سپردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که سپردن بمعنی حواله کردن آمده پس معنی مجازی این گستردن بساط باشد (حسن نیشاپوری ؎) مقام غوانی گرفته نوائح تو بساط عنادل سپرده عناکب ۂ (اردو) فرش بچھانا۔

بساط سجده گستردن | مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از سجده کردن وسند این از طالب آملی بر (بساط گستردن) می آید موافق قیاس است (اردو) سجده کرنا۔

بساط سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است یعنی سوختن فرش و آتش زدن در بساط (صائب ؎) سوخت بساط استقیم ریخت بنای طاقتم ۂ چند پر از نفس دہم آه شکسته پای را ۂ (اردو) فرش جلا دینا۔

بساط شطرنج | اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی عرصهٔ شطرنج **مؤلف** عرض کند که مرکب اضافی است مراد از بساطی که برای بازی شطرنج درست کنند که دران شصت و چار خانه باشد یعنی از ہر جانب ہشت اغم از نیکه از کاغذ سازند یا پارچه یا چوب وامثال آن۔ مهره های شطرنج را برہمین بساط قائم می کنند و می بازند (انوری ؎) پیش شطرنجی تدبیر چو بر نطع امور ۂ از پی نظم جهان کرد بساط شطرنج ۂ (اردو) بساط۔ بقول آصفیه مذکر شطرنج کا کپڑا۔ وه چیز جس پر شطرنج کے مہرے رکھے جاتے ہیں۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بساط شطرنج) بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں۔

(۱) **بساط عالم** | استعمال - ہر سہ مرکب
(۲) **بساط عشق** | اضافی است باضافت
(۳) **بساط عیش** | تشبیہی کہ فارسیان عالم
وعشق وعیش را تشبیہ دادہ اند بابساط (ضا
ط) سپہر چشمی در بساط عالم ایجا و نیست ؎ رشتہ
را گوہر - گہر را رشتہ انجامی خورد ؎ (ظہوری ط)
از ہر دو تاخت کینہ نکردند گنج سوز ؎ تا بر بساط
عشق قماری نکردہ اند (ولہ ط) بساط خوردہ
عیش از بزرگان ؎ دماغ چیدن و برچیدہ نم
نیست ؎ (اردو) فارسی ترکیب سے عالم
کو (بساط عالم) اور عشق کو (بساط عشق)
اور عیش کو (بساط عیش) کہہ سکتے ہیں - مذکر -

بساط فلک | اصطلاح - بقول ضمیمہ
برہان و بحر و ہفت و مؤید کنایہ از کرۂ زمین
است **مؤلف** عرض کند کہ مرکب اضافی
است و موافق قیاس مخفی مباد کہ آنچہ
زمین را (بساط زمین) گویند باضافت تشبیہی
است کہ بساط زمین - زمین باشد و (بساط فلک)
کنایہ از زمین و دریجا اضافت تشبیہی نیست بلکہ
فلک را کہ در اطراف زمین است مکانی قرار
دادہ زمین را بساط و فرش او قرار دادہ اند
و این کنایہ باشد (اردو) زمین - مؤنث -

بساط کردن | استعمال - بمعنی حقیقی فرش
کردن است (صائب ط) بر آستان تو نقش
مراد فرش شود ؎ بساط خود اگر از بوریا توانی
کرد ؎ (اردو) فرش کرنا -

(۱) **بساط کشادن** | مصادر اصطلاحی
(۲) **بساط کشیدن** | ہر دو بمعنی فرش
کردن است موافق قیاس - صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت (طالب آملی ط)
لبم چون بساط شکایت کشاید ؎ توان در در دفت
انادای کلامم ؎ (خسرو ط) در رہ بساط
لعل ز خون جگر کشم ؎ کان نازنین چو سرو خراماں
رسیدنی است ؎ (ظہوری ط) بساط خویش

است یعنی ته کردن بساط. معاصرین عجم این را بر زبان دارند و صاحب جامع اللغات هم ذکرامن کرده (اردو) بساط لپیٹنا. فرش اٹھانا۔

بساک بقول سروری و جہانگیری و ناصری و جامع بسین مہملہ بروزن ہلاک تاجیکہ از ریاحین کنند و در روز عشرت و دامادی بر سر نہند (شمس فخری ؎) ہمچو خاک جناب شاہجہان از خاک پایت مراست تاج بساک ٭ (اوستاد ابوالفرج ؎) ہمہ امیدش آنکہ خدمت او ٭ بسرش برنہد ز بخت بساک ٭ صاحب برہان فرماید کہ بابای فارسی ہم می آید صاحب تحقیق الاصطلاحات فرماید کہ در ہندی آنرا مور گویند و در ہند والا رائج است۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا گوید کہ این رسم در ہندوستان بکتخدائی مخصوص کہ روز دامادی از برگ خرما تاج مانندی ساختہ بر سر گذارند و گاہی از کاغذ وغیرہ نیز سازند و فرماید کہ این در ملک شرق رویۂ ہند مرسوم **مؤلف** عرض کند کہ بساکہا بقول ساطع در زبان سنسکرت بکسر منزل شانزدہم را گویند از منازل قمر پس عجبی نیست کہ فارسیان از ہمین لغت سنسکرت بحذف دو حرف آخرہ این اسم جامد را بمعنی خاص وضع کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) وہ تاج جو ہندوستان میں ہنود دولہا دلہن کے لئے کاغذ وغیرہ سے بناتے ہیں جس کو سہرے اور پھولوں سے آراستہ کرتے ہیں۔ فارس میں جشن کے دن ایسے تاجوں کا استعمال ہوتا تھا صاحب ساطع نے مور پہ فرمایا ہے۔ ہندی میں سہرے کو کہتے ہیں۔ صاحب آصفیہ نے (مَوْر) پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مکٹ۔ تاج۔ افسر۔ وغیرہ۔

بسالت کردن استعمال۔ بقول صاحب مؤید بمعنی سودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی

زبان ذکر این نکرد و جہت است کہ سند استعمال پیش نہ شد **مؤلف** عرض کند کہ بسالۃ در عربی زبان بقول منتخب بالفتح بمعنی دلیری کردن است نمی دانیم کہ صاحب مؤیدالفضلا برای تائید فضلا این معنی خلاف قیاس را از کجا پیدا کرد مشتاق سند می باشیم کہ سودن بقول بحر در فارسی زبان بمعنی مساس کردن و سائیدن و ریزہ کردن و کہنہ ساختن و شدن و بدست و پای مالیدن و آس کردن و صلایہ نمودن عطر و گیاہ می آید پس ازین مصدر مرکبہ معنی سودن اصلا پیدا نمی شود خیال ما قرین بقیاس است کہ (بسالہ کردن) کہ بہمین معنی می آید کاتب مؤید آنرا بہ تحریف (بسالت کردن) نوشت و در صحت (بسالہ) ہم گفتگو ہست کہ ہمانجا بحثش کنیم (اردو) دیکھو بسالہ کردن۔

بسالہ کردن مصدر اصطلاحی بقول ملحقات برہان و بحر بمعنی سودن و صلایہ کردن **مؤلف** عرض کند کہ (بسالۃ) در عربی زبان بہ تای مدورہ بمعنی دلیری کردن آمدہ کذا فی المنتخب و بہ ہای ہوز در آخرش لغتی نیست و در فارسی زبان ہم نیامدہ و بسالہ بدون موحدہ بقول برہان در فارسی لشکری را گویند کہ در پس۔ سر قلب نگاہ دارد و سال در فارسی بقولہ حرکت یک دورہ آفتاب از نقطۂ اول برج حمل تا نقطۂ آخر برج حوت۔ پس خیال ما جزین نیست کہ فارسیان از لفظ سال بزیادت موحدہ زائد در اولش و ہای ہوز ہنجم در آخرش و ترکیب آن با مصدر کردن مصدری وضع کردند بمعنی سودن مخفی مبادکہ معنی لفظی این حرکت کردن و سعدن مجاز آن باشد واللہ اعلم (اردو) دیکھو سودن۔

بساماں بردن مصدر اصطلاحی۔

بردن کسی با ساز و سامان (انوری ؎) از سر زلف تو سامان رہائی نبود ٭ ہیچ دل را کہ ہمی سمت بہ سامان ببرد ٭ (اردو) ساز و سامان کے ساتھ لے جانا۔

بسامان پرسیدن مصدر اصطلاحی بقول بہار و انند بطرز دلخواہ پرسیدن (خواجہ شیراز ؎) بسامانم نمی پرسی نمیدانم چہ سر داری ٭ بدرمانم نمی کوشی نمیدانی مگر دردم ٭ و بحوالۂ سراج المحققین (کہ مقصودش از صاحب سراج است) می فرماید کہ غالباً (زرسانم) بہ زای تازی باشد چراکہ صلہ پرسیدن ہمی می آید و این ترجمہ متن باشد **مؤلف** عرض کند کہ آفرین بر سراج المحققین خوب صراحتی کردہ است تا حقیقت جویان زای ہوّز را زای فارسی دانستہ در غلط نیفتند و ترجمۂ متن ہم منور بود تا زای ہوّز را فارسی دانان ترجمۂ علی ندانند و ای برو برما کہ از بیان بلے کا کار گرفت و گرفتیم۔ مخفی مباد کہ دریںجا چیزی لائق بیان نیست جزین کہ موحدہ بمعنی آز باشد و معنی این دریافت احوال کردن است و بس (اردو) حالت دریافت کرنا۔ دریافت حال کرنا۔

بسامان شدن مصدر اصطلاحی سامان و سامان کردن است (انوری ؎) روزدو از عشق پشیمان شوم ٭ توبہ کنم باز بسامان شوم ٭ (اردو) ساز و سامان کرنا۔

بسان بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح بمعنی مانند و مشابہ و فرماید کہ این یکی از حروف تشبیہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ حیف است از ترک محققین کہ ہمچو کلمہ معروف را ترک کردہ اند بخیال ما مزید علیہ سان است کہ بہ ہمین معنی بجایش می آید و موحدۂ اوّل زائد فرق استعمال در سان و بسان ہمین قدر است کہ سان در آخر کلمہ می آید چنانکہ (از ین سان)

و بستان در اوّل کلمه مضاف واقع میشود چنانکه (بسان: و) (عرفی ۵) گر از باد خلافت
آتش قهرش علم گیرد ز بر اندام فلک هر مو بسان خیزران بینی ز (اردو) مثل. مانند.

بساتج | بقول جهانگیری با اوّل مفتوح و بقول برهان به نون بر وزن ایارج لیاره است که بر هیأت هزار پای باشد و بر پوست آن گرها بود و رنگش بر و ناس ماند و چون او را بشکنند درونش زرد بود. صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر این فرماید که اصح بسبایج است و بسفایج معرّب آن اصل اسم او (بس پایه) یعنی بسیار پایه و گوید که این خطای برهان است که بسانج بر وزن ایارج. نوشته صاحب محیط ذکر این نکرد و بر بسفایج فرماید که معرّب (بست پایه) فارسی است و گویند که اسم سریانی است و گویند یونانی و بحوالهٔ صاحب صیدنه گوید که بسفایج اسم رومی است و بلغت بربری (بشنان) و بیونانی (بولوخودیون) بمعنی بسیار پای و (بولوذیون) و (فولودین) و (قولوفوذیون) و (قمی) و بسریانی (قولوقندون) و (فولوس) و بلغت مصری (اشبتون) و بعربی (اضراس الکلب) و (کثیر الارجل) و (ثاقب الحجر) و (نشمیز) نیز گویند و در مصر معروف به (اشتران) و بهندی (کهنگالی) و آن بیخی است یا چوبی ذی شعب مثل حیوانی که بفارسی چلپاسه مشهور است بالجمله گرم در دوم و خشک بسوم مقوّی قلب و مفرّح بالعرض بجهت استفراغ مواد سوداوی از قلب و دماغ و جمله بدن و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلّف** عرض کند که بسفایج به تحتانی عوض نون در برهان بجایش می آید و لیکن در انجا اشاره این نشد صاحب ساطع بر کهنگلی گوید که ترجمهٔ هندی

بسفائج است و آن داروی است انچہ صاحب ناصری بسانج را تحریف برہان خیال می کند ما آنرا درست نمی دانیم از ینکہ صاحب جہانگیری ہم ذکرش کردہ و صاحب جامع کہ از اہل زبان و معتبر تر از صاحب ناصری است امین را آوردہ و انچہ صاحب ناصری اصل (بسپایج) (بس پایہ) قرار داد عیبی نیست کہ ہای ہوز بجیم بدل شود چنانکہ ماہ و ماج پس چہ عیب است کہ بسانج را مخفف و مبدل (بسپائج) گیریم کہ موحدہ حذف شد و تحتانی بدل شد بہ نون چنانکہ آویج و آونج و چہ خطا شد کہ صاحب برہان ذکر نمی کرد کہ صاحبان جہانگیری و جامع ہم ذکرش کردہ اند۔ اسم جامد فارسی زبان است و بس۔ مخفی مباد کہ بسپایج بجای خورش می آید و (بہت مایہ) ہم ولیکن قیاس ما اول الذکر را پسند میکند و صراحت ماخذ ہر یکی بجایش کنیم (اردو) کہنگالی۔ کہنگلی ۔مؤنث ۔ ایک دوا کا نام ہے جس کا مشہور نام معلوم نہ ہو سکا سوا اس کے کہ صاحب محیط نے ہندی نام کہنگالی لکھا ہے اور صاحب ساطع نے کہنگلی۔

بسانی بقول سفرنگ در ہفدہمی فقرہ نامۂ شت ساسان نخست۔ بکسر بای ابجد و سین مہملہ با الف و نون با تحتانی معروف بمعنی متکثرہ و بسیار **مؤلف** عرض کند کہ بس بمعنی بسیار بجایش گذشت و الف و نون زائد تان در آخر اوست پس بسان مزید علیہ بس و تحتانی آخرہ را مجہول دانیم کہ یای وحدت است چنانکہ بسیار و بسیاری۔ فاضلان ہر یک یا را معروف خوانند از ینجاست کہ محقق مذکور صراحت تحتانی معروف کردہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بس۔

بسانیج بقول شمس ہمان گیاہی کہ ذکرش بر بسانج گذشت **مؤلف** عرض کند کہ محقق بی تحقیق حلیۂ لفظ را بیان نکرد عجبی نیست کہ کاتبش تحتانی بر لغت بسانج زیادہ کردہ باشد کہ گذشت یا بسانج را کہ بہ تحتانی عوض نون می آید بزیادت نون نوشت کہ تحریف کتابت در قلم اوست دیگر کسی از اہل تحقیق ذکر این نکردہ و حقیقت این بالمعنی بر بسانج گذشت (اردو) دیکھو بسانج۔

بسانیدن بقول شمس بفتح ہاب کردن **مؤلف** عرض کند کہ این مصدر یست قائم کردۂ صاحب شمس بدون حوالہ و سند کہ محققین مصادر فرس ازین ساکت و معنی بیان کردۂ او غیر صحیح و لغو کہ ہاب کردن چیزی نیست و ہاب ہم در السنۂ فارسی و عربی یافتہ نمی شود جز این کہ صاحب انند بر ہاب گوید کہ زجری است اسپ را اگر بر بنای قیاس این را قائم کنیم بمعنی مشابہ کردن با چیزی درست می شود چرا کہ بسان بمعنی مثل و مانند بجای خودش مذکور شد و تحتانی معروف با علامت مصدر دن موافق قاعدۂ فارسی است ولیکن بدون سند استعمال این را تسلیم نہ کنیم (اردو) ناقابل ترجمہ۔

بساوند بقول سروری بہ سین مہلہ و واو بر وزن دماوند (۱) بمعنی قافیۂ شعر باشد (لبیبی ۵) ہمہ باد و ہمہ خام و ہمہ سست ؎ معانی بازگونہ با بساوند ؎ صاحب برہان ذکر معنی بالا گوید کہ (۲) ہر دو چیز کہ با یکدیگر مناسبتی داشتہ باشد صاحب ناصری بر معنی اوّل قناعت کردہ گوید کہ چون در دنبال شعر است پساوند بہ بای فارسی گفتن بہتر است صاحبان جامع و مؤید باتفاق برہان ذکر ہر دو معنی کردہ اند و صاحب

قدائی کہ از علمای معاصر عجم بود بر معنی اوّل قانع وگوید کہ با بای فارسی ہم آمدہ۔ خان آرزو
و سراج بذکر قول بہان می فرماید کہ، شیدی بہ بای فارسی تحقیق کردہ و معنی ترکیبی این نسبت بتأخر دارد
چہ (اوند) کلمۂ نسبت است وگوید کہ بہ بای فارسی مناسب است وبمعنی بس کن وکافی
نیز درست میشود الا آنکہ بمعنی اوّل درست تر است لیکن تغلیط ثانی بی جاست (انتہی)
مؤلف عرض کند کہ (پساوند) کہ بہ بای فارسی می آید اصل است و این مبدل
آن بہ تبدیل بای فارسی بعربی چنانکہ اسپ و اسب و معنی حقیقی (پساوند) پس آئندہ
یعنی چیزی کہ پس ردیف می آید وکنایہ از قافیہ و معنی دوم مجاز آن کہ چنانکہ قافیہ با
ردیف تعلق و مناسبت دارد ہر دو چیز با یکدیگر مناسبت دارندہ را ہم فارسیان بدین
اسم خوانند۔ مخفی مباد کہ آوند کلمۂ نسبت نیست چنانکہ خان آرزو نوشتہ بلکہ مبدّل و
مخفّف (آیندہ) کہ اسم فاعل مصدر آمدن است و (آیند) مخفّف آن و (آوند)
مبدّلش کہ تحتانی بہ واو بدل شود چنانکہ انگیل وانگول۔ الف ممدودہ در ترکیب بہ
مقصورہ بدل شدہ وآنچہ صاحب ناصری ز (دنبال شعر) را ذکر کردہ نسبت آن عرض
میشود کہ قافیہ دنبال ردیف می آید نہ دنبال شعر و آنچہ خان آرزو معنی (بس کن و
کافی) را ذکر کند آن تعلق بمعنی ششم لفظ (بس) است کہ ہیچ تعلق با این ندارد فتأمّل۔
اردو (۱) قافیہ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ لغوی معنے پیچھے چلنے والا
ردیف سے پہلے کا لفظ (۲) وہ دو چیزیں جن میں باہم مناسبت ہو۔ مؤنث۔

بسایہ گریختن	استعمال۔ خود را در سایہ	آوردن و از تمازت آفتاب محفوظ شدن۔

(صائب ۵) در آفتاب قیامت چکار خواہی
کرد ٭ اگر بسایه گریزی ز آفتاب این جا ٭

(اردو) سائے میں بھاگنا ۔ جانا ۔
دھوپ سے بچنا ۔

بسابس اصطلاح ۔ بقول مؤید در زبان فارسی بالفتح (۱) سخن ہای باطل و (۲) جاہای خالی را گویند ٭ این لغت را غیر از نسخهٔ مطبوعه در دیگر نسخ قلمی نیافتیم خیال ما همین است که همان بسباس است که می آید ۔ تصرف مطبع موحدهٔ سوم را زیاده کرده است دیگر ہیچ و لیکن عجب آنست که هم او بسباس را هم بمعنی ہرزه و ہمینی قائم کرده و بسابس هم به همین معنی گذشته است جا دارد که تصرف دران خیال کنیم (اردو) دیکھو بسباس ۔

(الف) **بسباس** الف ۔ بقول برہان
(ب) **بسباسا** بروزن کرباس (۱) ہرزه
(ج) **بسباسه** و ہمینی را گویند و فرماید که
(۲) در عربی (بزباز) را گویند (حکیم مختاری
۵) بسر من که چون بخوانی شعر ٭ این بدل
بر نویسی از قرطاس ٭ ای گران جان قلتبان
بس بس ٭ زین فضولی و حکمت بسباس ٭ صاحبان
جہانگیری و جامع بذکر این می فرمایند که در عربی
بزباز را گویند صاحبان ناصری و رشیدی و
سروری و مؤید ہم ذکر معنی بالا کرده اند خان آرزو

در سراج بذکر معنی بالا گوید که دوای خوشبو و لغت عربیست ۔ معرب بزباز و (ب) بقول برہان بسین دوم بالف کشیده بسریانی نوعی از حرمل عربی است و آن دوائی باشد که برگ آن مانند برگ بید بود لیکن کوچک تر از آن و گل آن مانند یاسمن سفید و خوشبو صاحب ناصری گوید که بپارسی صندل دانه و بعربی حرمل نام دارد و ۱ اصل این لغت سریانی است و (ج) بقول صاحب سوار السبیل نوعی از حرمل و بفارسی ساز یانه و بقول غیاث

معرّب بزّباز و بهندی جاوتری باشد **مؤلف** عرض کند که (بسابس) بمعنی اوّل بجایش گذشت وصراحت ماخذش هم همدر انجا کرده ایم واین قلب بعض است وبس که الف سوم بسابس موخر شد وموحدهٔ چهارمش مقدّم وصاحب محیط بمعنی دوم (الف) گوید که اسم مغربی بادیان است وهم فنجنگشت را نامند - ما عرض می کنیم که بادیان بجایش مذکور شد و بر (اقومارثون) صراحت کامل گذشت وهمدر انجا اشارهٔ بسابس هم کرده ایم که رازیانه هم نام وارد باکی حال این لغت مغربی است نه فرس و ذکر فنجنگشت بر اثلق وارتد گذشت که ورای بادیان است حالا عرض می شود نسبت (ب) که بقول صاحب محیط لغت عربیست که بشامی وبرنجیه وبیونانی ماقن ولائن والماقن والائن. وبردمی عوسیا وفرسیا وبفارسی بزّباز وچارکون و بهندی جاوتری گویند وما اشارهٔ این بمعنی اوّل (بزّباز) وصراحت کافی بانگدان کرده ایم ومتحقق است که این هم لغت فارسی نیست ونسبت (ج) عرض می شود که همان (ب) باشد که الف آخر بدل شده بهای هوّز چنانکه یاسا ویاسه وذکر رازیانه بر اقومارثون گذشت که مرادف معنی دوم انگدان است ودیگر هیچ واینقدر متحقق که این هم لغت فارسی نیست (اردو) (الف) (۱) دیکھو بسابس کے پہلے معنے (۲) دیکھو اقومارثون - بادیان اور اثلق اور ارتد (ب) اور (ج) دیکھو انگدان کے دوسرے معنے

بساتج این همان است که ذکر این معه صراحت ماخذ بر بساتج مذکور شد (اردو) دیکھو بساتج

بسجد بقول مؤید یعنی قصد واراده کند وکارسازی واستعدا نماید **مؤلف** عرض کند که موضوع صاحب مؤید الفضلا باکتابت مطبع نولکشور جمع شده متقاضی آنست که محققین در دریافت حقیقت جگر کاوی کنند وشک نیست که فضلا این را در یابند حقیقت

جویان کم سواد در بحر مغالطه غوطه ها خورند ها نا این نسخهٔ الیست مؤید الفضلا۔ قیاس می خواهد
که صاحب مؤید بسنجد را به نون سوم قائم کرده و کاتب مطبع نون سوم را بموحده بدل کرده بسنجد
به نون سوم هم در نسخ قلمی مؤید یافته نمی شود پس عجبی نیست که این لغت از اضافهٔ مطبع
باشد و ضرورت نداشت که آنرا قائم کنند و بشکل اسم جامدی بیان کنند زیراکه اصل این
سنجد است و موحدهٔ اوّل زائد و سنجد مضارع مصدر سنجیدن که بجایش می آید۔ آری
این بهترین تائید فضلاست که از مضارع خبردار شوند و این بدترین کار محققین است
که مشتقات مصادر را بصورت اسم جامد ذکر کنند (اردو) دیکھو سنجیدن یہ اس کے تمام
معنوں کے ساتھ مضارع ہے۔

بسبل | بقول شمس در فارسی زبان بقیۂ شراب شب است **مؤلف** عرض کند که غیر
ازین محقق بی تحقیق دیگری ذکر این لغت نکرده و این بدین معنی لغتی در فارسی و عربی و ترکی
یافته نمی شود و سند استعمال پیش نه شد معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو)
رات کی بچی ہوی شراب مؤنث۔

بس بودن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی کافی بودن است و سند
پیش شده است برای (بس باشیدن)
ز ذوقی اردستانی ع) من چراغم کشتنم را
حاجت زنجیر نیست؛ می توان افشاند دامانی که
بس باشد مرا؛ (اردو) بس ہونا۔ کافی ہونا۔

بسبیل استمرار | بقول صاحب روزنامه
بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاجار
بمعنی علی الدوام **مؤلف** عرض کند که

موافق قیاس و مرکب فارسی زبان است از لغات عربی (اردو) علی الدوام دیکھو بردوام۔

بساتج | بقول سروری بالفتح مرادف بساپایہ کہ می آید و بساتج کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بساپایہ کہ ہای ہوز ش بہ جیم عربی بدل شد چنانکہ ماہ و ماج (اردو) دیکھو بساپایہ۔

بساپایہ | بقول برہان و ناصری و جامع و سراج و رشیدی بابای فارسی بروزن ہمسایہ ہمان کہ معرب آن بسفائج است **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت این بربساتج بیان کردہ ایم معنی لفظی این چیزی کہ پای بسیار دارد و کنایہ از گیاہی و این اصل است و بسائج و بساتج و بساپایج و بسفائج ہمہ مبدل این (اردو) دیکھو بسائج۔

بسپوز | بقول سروری بسین مہملہ و بای فارسی بروزن ہنوز امر باشد بغرو بردن و بسپوزیدن (سوزنی ح) ولی راگاہ نہ برگاہ نشان تو عدو را چاہ کن در چاہ بسپوز **مؤلف** عرض کند کہ سپوزیدن مرادف سپوختن مصدریست کہ بجایش در ردیف سین مہملہ می آید وجز این نیست کہ بسپوزیدن۔ مزید علیہ آنست بزیادت بای موحدۂ زائد در اولش و ہمچنین بسپوز مزید علیہ سپوز کہ امر حاضر سپوزیدن است۔ صراحت ماخذش ہم در انجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی است کہ ترک این بر بیان تفوق داشت (اردو) دیکھو سپوزیدن یہ اس کا امر حاضر ہے بای زائد کے ساتھ۔

بست | بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع با اول مضموم (۱) گلزار و (۲) جای را گویند کہ میوۂ خوشبو در انجا بسیار باشد مرادف بسد و بستان۔ خان آرزو در سراج بذکر معنی اول و دوم فرماید کہ معلوم می شود کہ معنی بو را ہم کلمہ بوستان دخلی است یعنی جائیکہ در ان

بوی گلها و میوه ها باشد پس این عام تر بود از گلستان و مرادف باغ بود که شامل گل و میوه
است و نسبت بستد بدال فرماید که مبدل آنست و دلالت دارد که الف و نون بستان از اصل
کلمه نیست درین صورت بست و بستان از عالم شاد و شادان خواهد بود که الف و نون
مزید ‌ٔ‌ بعض پس لفظ بوستان علیحده است مرکب از بو و ستان از عالم گلستان و سنبلستان
لفظ بستان علیحده و معرب همین است که بساتین جمع آن است و فرماید که هذا
نهایة التحقیق بجد لا مزید علیه مؤلف عرض کند که محقق با نام و نشان
پی بحقیقت نبرده و بر معنی (بجد لا مزید علیه) غور نکرده ـ ضرورت نداشت که از نیقدر
مبالغه کار گیرد حالا عرض می شود از تحقیق مزید که اصل این بوستان است که از کلمهٔ بو و ستان
مرکب شد بو بمعنی اوست که شمیم باشد و ستان بقول برهان جای انبوهی و بسیاری چیزها
چنانکه شبستان و گلستان و بوستان و بوستان کنایه ایست از باغ و بستان مخفف
آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و الف و نون این اصلا از عالم شادان نیست
که در شادان و آبادان الف و نون زائد تان است و در ستان الف و نون اصلی است
اگر این هر دو را زائد تان گیریم بعد از آنکه آنرا دور کنیم مجرد سین مهمله چیزی نیست و تعریفی
که در معنی ستان بالا گذشت شامل است بر مجموعهٔ لفظ ستان بالجمله چون متحقق شد که
بستان مخفف بوستان است پس بست را مخفف بستان گیریم که الف و نون آخر از بستان
حذف شده بست باقی ماند و معنی دوم حقیقی است یعنی جایی که دران خوشبو بکثرت است
و کنایه از باغ پس میوه را ازین معنی حقیقی هیچ تعلق نیست محققین بالا بنا و اقفیت ماخذ ذکر

میوه ہم کردہ اند۔ مخفی مباد کہ مجرد بو در اصطلاح فرس بمعنی خوشبو مستعمل است بر سبیل مجاز
وہمین است استعمال معاصرین عجم وچون بالفظ خوش آید استعمالش کنند لفظ بو در انجا تعمیم
دارد۔ باقی حال ہمین است حقیقت این لفظ باعتبار ماخذ موافق قیاس ومحاورہ واستعمال ہیں حقیقت
ہویان بہ تحقیق خان آرزو ودعوای آخرینش کہ در عربی زبان می کند غور کنندہ اگر بر عکس این
ماخذ رویم وتحقق می شد کہ بُست بالضم اسم جامد فارسی زبان بمعنی باغ است اندر انصورت
می گفتیم کہ بستان بزیادت الف ونون زائدتان مزید علیہ آنست وبزیادت واو بوستان
مزید علیہ مزید علیہ ولیکن معاصرین عجم می فرمایند کہ بست بمعنی باغ اسم جامد فارسی زبان
نیست جز آن کہ شعرا از بستان مخففش استعمال کردہ اند وہمین پسند قیاس است وتبسدیہ ہمین
معنی کہ بہ دال مہملہ می آید مبتدل این کہ فوقانی بدال بدل شود چنانکہ زرتشت وزردشت
وانچہ بستان در عربی مستعمل شد معرب بستان فارسی است (اردو) (۱) باغ۔ مذکر۔ دیکھو
باغ (۲) وہ جگہ جہان خوشبو کثرت سے ہو۔ مؤنث۔

(۳) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بضم اول وسکون ثانی وفوقانی نام ولایتست
مشہور صاحب ناصری صراحت مزید کند کہ این ولایت در خراسان واقع وازانجاست
ابوالفتح بستی وزیر سلطان محمود (انوری ؎) مدہ ار بخنۂ شد وگر نی نے ہا نہ تو در بصرہ نہ
من در بست ہا **مؤلف** عرض کند کہ جا دارد کہ نظر بہ شادابی این مقام آنرا بہ بست موسوم
کردہ باشند واللہ اعلم (اردو) بُست۔ خراسان میں ایک ولایت کا نام ہے۔ مؤنث۔
(۴) بُست۔ بقول برہان وناصری وجامع بالضم نام قلعہ ایست مشہور صاحب ناصری

صراحت مزید کنند کہ در خراسان است (فرہنگ - ع) بدو بخشید مال وخطۂ بست ؕ خان آرزو در سراج گوید کہ این قلعہ در نواح قندہار واقع و فرماید کہ درین قلعہ ہم میوہ ہای خوشبو وگلہای خوب باشد **مؤلّف** عرض کند کہ جادارد کہ ہمین باشد وجہ تسمیۂ این مگر قیاس ما تقاضای آن می کند کہ این را بالفتح دانیم ومتعلق قرار دہیم بامعنی ششم کہ می آید۔ استعمال این بالضم تصرف محاورہ بیش نیست **(اردو)** ایک قلعہ کا نام بُست ہے جو خراسان میں واقع ہی۔ مذکّر۔

(۵) بست۔ بقول ناصری بالکسر نام دیہی است بگردستان سنہ ار ولان **مؤلّف** عرض کند کہ جادارد کہ وجہ تسمیۂ این ہم ہمان باشد کہ: کرش یعنی سوم کردہ ایم اندرینصورت کسر اوّل تصرف محاورہ باشد۔ **(اردو)** بست۔ فارسی زبان میں ایک دیہہ کا نام ہے جو گردستان میں واقع ہے۔ مذکّر۔

(۶) بست۔ بقول برہان وناصری بفتح اوّل ماضی بستن خان آرزو در سراج بذکر اینمعنی گوید کہ مصدر آن نیز چنانکہ بند وبست **مؤلّف** عرض کند کہ حاشا کہ مصدر باشد بلکہ اسم مصدر است ومصدر بستن وضع شد از ہمین اسم کہ علامت مصدر تن در آخرش زیادہ کردہ اند ومعنی حقیقی ہمان سد است کہ می آید وانچہ بر معنی ہفتم این صراحت مزید می شود بر سبیل مجاز است وبس **(اردو)** سد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکّر۔ اوٹ۔ پردہ۔ دیوار۔ روک۔ دو چیزوں میں حائل اور مانع چیز۔

(۷) بست۔ بالفتح بقول برہان بمعنی سد وبقول سروری سد نمودن وفرماید کہ درین زمان اصطلاح شدہ کہ مردی کہ از بیم باصطبل بادشاہ گریزد یا در مرقد امام زادہ پناہ بردہ

شنیده تا بحقیقت امراو برسند» گویند بست نشسته» صاحب جامع فرماید که سدّ پیش نهر و آنچه
دیدکه بر در مزار حضرات بفاصلهٔ یک کرده کما بیش از جهت منع در آمدن دواب چوب بسته
لنند هر گنهگاری یا دادخواهی که درون بست درآید کسی مزاحم حال نتواند شد و خزنه مزارات
حضرات مقدّسات بحمایت دادخواه فراهم آمده داد او را از بیداد گر ستانند و هم او گوید
که بجای چوب بست زنجیر هم کنند (شفیع اثر ؎) ز بست عشق اگر عاقلی میا بیرون که حصن
عافیتی نیست بهتر از زنجیر؛ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کرده. خان آرزو
در سراج گوید که این معنی متعلّق بمعنی ششم است (محسن تاثیر ؎) دزدیدی ای نسیم چه از
کوی او غبار؛ خود را به بست دیده ما میتوان فگند؛ **مؤلّف** عرض کند که قول خان آرزو
درست است معنی حقیقی این همان است که بر نشان ششم بست گذشت فارسیان بر سبیل مجاز
استعمال این بمعنی بالا کرده اند که همه متعلّق به بستن باشد یعنی آن حلقهٔ محدود را که در اصطبل شاهی
یا مزار بزرگان کنند بست نام نهادند و آنچه صاحب سروری این را بمعنی سد نمودن نوشته
تسامح اوست که این اسم مصدر است نه مصدر و نه حاصل بالمصدر (اردو) درگاہ یا
یا طویلهٔ شاہی کے حصار محدود اور زمین محصور کو فارسیوں نے بست کہا ہے (چار دیواری) مؤنث
(۸) بست ـ بالفتح بقول برہان و ناصری و جامع بمعنی قسمت آبی که برزیگران در میان خود
کرده باشند صاحب ناصری صراحت مزید کند که گویند منشار آن بستن و کشادن آب
بوده خان آرزو در سراج ذکر این معنی کرده گوید که ظاهراً بست بمعنی حصّه رسدانه همین معنی ماخوذ
است **مؤلّف** عرض کند که (آب بستن در چیزی) بمعنی آب دادن و سیراب کردنش بجالیش

گذشت واز ہمین اصطلاح فارسیان مجرد بست را بمعنی قسمت آبی استعمال کردند و آنچہ (بر بست) بجایش گذشت از مصدر (بربستن) است کہ مزید علیہ (بستن) باشد و بربست را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) پانی کی تقسیم۔ مؤنث جو کاشتکار بقدر ضرورت و بقدر گنجایش باہم کر لیتے ہیں۔

(۹) بست۔ بالفتح بقول برہان و جامع بمعنی کوہ صاحب بحر بذیل مصدر بستن ذکر این کردہ خان آرزو در سراج ہم **مؤلف** عرض کند کہ کوہ ہم مثل سدیست پس این مجاز معنی ششم است و بس (اردو) کوہ۔ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ پہاڑ۔ جبل اجبل۔ پربت۔ گر۔ وہ سنگلاخ قلعہ جو سطح زمین سے بلند ہو (ظفر ۵) تمام بادہ کشی خاک میں ملی ساقی پ پس اپنے حق میں یہ اک کوہ ہے گراں ٹوٹا ہ۔

(۱۰) بست۔ بقول جامع و برہان بمعنی گرہ و عقدہ۔ خان آرزو در چراغ گوید کہ آنچہ صاحب برہان بدینمعنی نوشتہ تصحیف کوہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ صاحب برہان ایمعنی را و رامعنی کوہ نوشتہ پس نہ تسامح است نہ تصحیف و صاحب جامع کہ از اہل زبانست تصدیق این معنی می کند پس قول محقق تصحیف گو درست نباشد و گرہ و عقدہ را بست گفتن بر سبیل مجاز درست است حاصل اینست کہ این مخفف بستہ باشد و بس (اردو) گرہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ گانٹھ۔ بندھن۔ عقدہ (ذوق ۵) ہے بسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق ن دیکھا جو نیشکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ ہ۔

(۱۱) بست۔ بقول جامع بفتح سین بشتد مرجان و بیخ مرجان **مؤلف** عرض کند کہ

نظر باعتبار محقق اہل زبان مجاز معنی وہم دانیم کہ از گرہ۔ مرجان وبیخ مرجان را استعارہ کردہ اند۔ صاحب محیط بر بسد بدال مہملہ آخر (کہ مبدل بست است) گوید کہ بقول صاحب جامع بحوالۂ ارسطاطالیس بسد ومرجان مجرد اندا است غیر آنکہ بسد بیخ متخلل سوراخدار است ومرجان منبسط میشود چنانکہ شاخہای درخت منبسط می گردد ومثل شاخہا متفرع می شود وبر مرجان فرماید کہ لغت عرب است وبفارسی نیز مشہور بداں وکامہ وخرد تک نیز گویند و بہندی مونگھ۔ پروالا۔ پروآل نیز نامند۔ وآن حسبی است حجری شبیہ بساق وشاخ درخت وسرخ وسفید وسیاہ می باشد ودر بحر یمن در زیر آب از زمین می روید وتا بقدر یک ذراع وزیادہ نیز۔ بہتر آن سرخ ورنگین وبعد آن سپید وسیاہ آن زبون ومزاج آن سرد وخشک در دوم وگویند سرد در اول وآشامیدن نیم درم آن قابض ومجفف وحابس سیالانات ومقوی اجفان وتعلیق آن بر معدہ جہت امراض آن بالخاصہ نافع (الخ)

(اردو) مرجان۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ مونگا۔ حجر البحر۔ ایک قسم کا سوراخدار بحری درخت جسے سمندر کے کیڑے بناتے ہیں یہ اکثر سرخ یا سفید رنگ کا ہوتا ہے اور بحر روم۔ ساحل سسلی جنوبی اٹلی میں پایا جاتا ہے یہ درخت نبات اور سنگ میں شامل ہے فارسی میں اسکو خُردعک کہتے ہیں۔ آپ ہی نے مونگا پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ مرجان خُردعک۔ حجر البحر۔

(۱۲) بست۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بفتح طنابیکہ در اصطبل پادشاہ ایران بندند ورسم آنجاست کہ ہر واجب التعزیریکہ تا سر بست برسد در امان باشد وہر دادخواہی کہ

در انجا برسد واو خود بیاید (تاثیر ۵) گریزگاه دل خسته زلف چون شست است ۶ سـ
رسیده علاجش نشستن بست است ۶ (میرنجات ۵) بسته است بمردم سرره چشـ
سیاهش ۶ خون کرده در بست نشست است نگاهش ۶. وارسته فرماید که بست را بمعنی ا
اصطبل سلاطین ایران گفتن بقول ثقات آنجا غلط است بلکه آن سرکند است مولف
عرض کند که از هر دو اسناد بالا ظاهر است که مقصود ازین همان معنی هفتم است و بس نمی
که خان آرزو معنی طناب را از کجا پیدا کرد شاید در اصطبل شاهی اسپے را در طناب بـ
دیده و بست را بمعنی طناب دانست (اردو) دیکھو بست کے ساتوین معنے۔

(۱۳) بست۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی منجمد ضد کشاده مولف عرض
که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و بدون سند استعمال اینمعنی را تسلیم نه کنم
معاصرین عجم بر زبان ندارند اگرچه موافق قیاس است یعنی مجاز معنی و هم (اردو) مـ
بقول آصفیہ۔ عربی۔ سردی سے جما ہوا۔ بستہ۔

(۱۴) بست۔ بقول بحر (بذیل مصدر بستن) بمعنی حریر منقش مولف عرض کند
حیف است که سند استعمال این پیش نه شد۔ دیگر محققین و معاصرین عجم ازین ساکت
خلاف قیاس هم جز این که حریر نقش بسته را بست گفته اند بدون سند استعمال از تسلیم ا
قاصریم (اردو) وہ حریر جس پر نقش ونگار ہو۔ مذکر۔

(۱۵) بست۔ بقول غیاث بالضم وقتی را گویند که منحوس است بمقدار دوازده ساعـ
که بعد از سه شبانه روز بسبیل دوری آید مبدا آن از هنگام ابتدای اجتماع شمس و قـ

وهندی آنرا بعدترا نامند **مؤلف** عرض کند که بدون سند استعمال اینمعنی راتسلیم نه کنیم که معاصرین عجم ومحققین فارسی زبان ازین ساکت. طالب سندمی باشیم (اردو) بعدرا بقول ساطع سنسکرت میں نامبارک وقت کوکہتے ہیں۔ نامبارک وقت مذکر۔ بُری ساعت۔ نحوست

(۱۶) بست. بالکسر بقول غیاث مخفف بیست که ترجمه عشرین است **مؤلف** عرض کند که بعض فارسیان بیست رابه زیادت تحتانی دوم اصل دانند واین رابحذف تحتانی مخفف آن وبعض برانند که این اصل است وبیست مزید علیه این بزیادت تحتانی برای اظهار کسره بخیال ما بیست به تحتانی دوم اصل است ماخوذ از بیس که بقول ساطع در سنسکرت ترجمه عشرین عربی است فارسیان فوقانی زائده درآخرش زیاده کرده بیست کردند چنانکه پاداش وفرامش را پاداشت وفرامشت پس مفرس باشد واین مخفف آن بحذف تحتانی. ازینجاست که تمام محققین بست را ترک کرده اند وبیست را باتحتانی دوم ذکر کرده واین دلیل اصلیت ست (اردو) بیس بقول آصفیه. هندی بست کا ترجمه آپ ہی نے اس پہ فرمایا ہے ممتاز۔ ایک درجہ بڑھا ہوا (معلوم ایسا ہوتا ہے کہ چونکہ بیس کا رتبہ عشرات میں دس سے ایک درجہ بڑھا ہوا ہے اسکو بیس کہا گیا۔ مؤلف)

بستان پیرا اصطلاح. بقول شمس باغبان **مؤلف** عرض کند که مخفف (بستان پیرا) باشد بضم اوّل وفتح بای فارسی. اسم فاعل ترکیبی از (بستان پیراستن) که باغبان به قطع برگ وشاخ بیکار پیرایش بستان کند. نون بستان حذف شد چنانکه ایشان وایشا ولین وای اگرچه صاحبان تحقیق ازین ساکت ولیکن ما از زبان متحاورین عجم شنیده ایم (اردو) باغبان. دیکھو باغبان

بستاخ | بقول سروری بروزن و معنی استاخ که گذشت و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بیستاخ بزیادت
تحتانی هم می آید صاحب جهانگیری فرماید که مرادف گستاخ و استاخ (امیر خسرو ؎) بزرگی
کردن ارچه ناروا نیست ؛ لیکنه کبر است این که فرّ پادشاهی است ؛ اگر نبود بچشم خاصگان نازش
ز بستاخی که دارد عام را باز ؛ (کلامی اصفهانی ؎) بعهد عدل تو بستاخ ننگرد بلبل ؛ بسوی
عارض گلبرگ و طرّهٔ شمشاد ؛ صاحب رشیدی فرماید که بالکسر است صاحب برهان این را
بروزن گستاخ گوید و مرادفش. صاحبان ناصری و جامع و هفت هم ذکر این کرده اند. خان
آرزو در سراج به نقل قول برهان می فرماید که بروزن گستاخ غلط است که اهل فرهنگها بکسر
آورده اند و فرماید که بیستاخی بزیادت تحتانی (که می آید) دلالت صریح دارد که بکسر اوّل است
چنانکه نشتر و نیشتر و افتاد و وفتاد **مؤلف** عرض کند که ما بر استاخ عرض کرده ایم
که اصل است و گستاخ مبدّل آن و حالا عرض می شود که این مبدّل گستاخ است که کاف
فارسی به موحده بدل می شود چنانکه گلغونه و بلغونه صاحب جامع القواعد هم ذکر این تبدیل
کرده و ازین سلسلهٔ تبدیل متحقق است که این هر سه لغت بالضم باشد و کسر اوّل تصرف
محاوره و استعمال فارسیان و آنچه خان آرزو بالکسر را صحیح داند و بالضم را حکم غلط می دهد
و بر صاحب برهان اعتراض می فرماید و بر دعوای خود بیستاخ به تحتانی را دلیل گیرد ـ
مقتضای عادت اوست هرگاه تسلیم کردیم که فارسیان (لغت بالضم) را در محاورهٔ خود بالکسر
هم خوانده اند پس چه عیب است که باظهار کسره تحتانی زیاده کردند و این دلیل آن نیست که
بستاخ را بالضم نگیریم و اگر بستاخ را بالکسر بنفسه اسم جامد دانیم امر دیگر است ولیکن وجود

گستاخ و استاخ بالضم و وجود قاعدۂ تبدیل کاف فارسی بہ موحدہ تقاضای آن می کند کہ
این را مبدّل گستاخ دانیم چنانکہ گستاخ مبدّل استاخ است۔ فتأمّل (اردو) دیکھو
استاخ کے دوسرے معنے اور گستاخ۔

بستار | بقول سروری و رشیدی و برہان و جامع و سراج و ہفت دانند با اوّل مکسور
و بثانی زدہ (۱) سُست۔ و (۲) نا استوار را گویند (حکیم ناصر خسرو ؎) عروۃ الوثقیٰ حقیقت
مہر فرزندان اوست، پز شنیدہ است آنکس کہ اندر عہد او بستار نیست پز صاحب ناصری گوید کہ
اصل این بی استوار بود مؤلف عرض کند کہ خیال ناصری درست است کہ از (بی استوار)
تحتانی والف اوّل و واو حذف شدہ۔ بستار باقی ماند و لفظ سُست کہ در تعریف این داخل
شد اگر آنرا قائم داریم و سند استعمال بدست آید مجاز معنی دوم دانیم باقی حال معنی اوّل
و دوم را بر اعتبار سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند قائم کردہ ایم (اردو) (۱) سُست
بقول آصفیہ کمزور۔ کم طاقت۔ عاجز (۲) نا استوار۔ غیر مضبوط۔ کہہ سکتے ہیں۔

بستاک | بقول شمس بالفتح نام تاجی کہ از گلہا بافند و اہل ہند سہرہ خوانند مؤلف
عرض کند کہ این ہمان (بساک) می نماید کہ ذکرش بالا گذشت محقق بی تحقیق یا کاتبش در
کتابت دو نقطہ زائد کردہ تصحیف کرد۔ دیگر ہیچ۔ محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ اند
و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکھو بساک۔

بستام | بقول جہانگیری و برہان و جامع و ہفت و مویّد و شمس و موارد با اوّل مکسور
بثانی زدہ (۱) بستد باشد کہ آنرا تباری مرجان خوانند (امیر خسرو ؎) جہان کہ نزد خردمند

ذو ضم ک... است (۵) به نیم خنده نیز زد از ان لب بستام (۶) صاحب رشیدی گوید که خطای صاحب
...ست که این را بمعنی مرجان نوشت و در شعر خسرو بستام است بمعنی تبسم کننده نه
... ناصری تائید خیال رشیدی می کند و نمی فرماید که مرزا مهدی خان استرابادی منشی
...ستانه در تالیف خود که دره نادره نام دارد غلط می نویسد که (۲) اسپ سواری شاه را بستام
بستام آراسته بیاورند (۲) و فرماید که این خطا از اشتباه صاحب جهانگیری بدو دست داده
است. خان آرزو در سراج بذکر معنی بالا و اختلاف رشیدی هیچ تصفیه نکرد و گوید که (۳)
نام شهری از ولایت قومس که اول خراسان است و فرماید که قومسی این را بطای مطبقه
نام خال ابا پرویز و نام شهر مذکور گوید ولیکن بتای منقوطه صحیح است چراکه طا در فارسی اصل
نیست و ظاهرا بسطام به طای مهمله معرّب آنست نیز فرماید که دور نیست که بانی این شهر خال
پرویز باشد که بنامش مشهور شد **مؤلف** عرض کند که صاحب جامع که محقق اهل زبانست
با جهانگیری و برهان و غیرهم متفق لیس وجهی نباشد که این را بمعنی اول صحیح ندانیم پیتّا بدین
وجه که بست بدین معنی هم گذشت و قیاس ما این است که فارسیان بستان را که بمعنی باغ می آید
به تبدیل نون با میم (چنانکه کجین و کجیم) بمعنی جای گرفته باشند که دران مرجان بکثرت باشد
و بمجاز مرجان را هم گفته باشند و جا دارد که بر بستا که مخفف بستان است میم تخصیص آورند
چنانکه نوزده و نوزدهم و استعمال این در تالیف مرزا مهدیخان استرابادی تائید قول
جامع کند. صاحب ناصری که باتباع رشیدی سند خان استرآبادی را خطای او قرار می دهد
بی جاست اگر تسلیم کنیم که در کلام میر خسرو بستام است اندرینصورت هم تکذیب بستام نمی شود

بلکہ سند مذکور برای بستام نباشد پس اعتراض رشیدی مبنی برین است کہ او تصحیح نقل کلام میر خسرو کردہ بر جہانگیری اعتراض می کند اگر جہانگیری سند غیر متعلق را بوجہ غلطی کتابت نقل کردہ باشد لازم نمی آید کہ تحقیق لغت را غیر معتبر دانیم خصوصاً بحالتے کہ خان آرزو ابادی و صاحب جامع تائیدش می کنند کہ اہل زبانند (اردو) (۱) مرجان دیکھو بست کے گیارھویں معنے (۲) بستام - ولایت خوس کے ایک شہر کا نام - اور خال پرویز کا نام -

بستان بقول جہانگیری و جامع و ناصری و برہان مرادف معنی اوّل و دوم بست بمعنی (۱) گلزار و (۲) جای کہ میوہ ہای خوشبو در انجا باشد (منوچہری و امغانی ـــہ) بوستان بانا - حال و خبر بستان چیست ؛ اندرین بستان چندین طرب بستان چیست ؛ صاحب سوار السبیل این را معرب بوستان گوید - بہار گوید کہ این فارسی معرب است و می فرماید کہ بالفظ خوردن کنایہ از رستنی و نباتات باغ خوردن **مؤلف** عرض کند کہ (بوستان خوردن) در ملحقات بوستان بجایش می آید و ما ازماخذ این برا اولین معنی بہشت بحث کافی کردہ ایم (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور دوسرے معنے -

بستان آرای اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی باغبان **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست کہ اسم فاعل ترکیبی است و کنایہ باشد کسی کہ بستان را بیاراید و بپیراید ہمان باغبان است (اردو) باغبان - دیکھو بستان پیرا -

بستان ابروز اصطلاح - ہردو ہمان
بستان اپروز (بستان افروز) کہ می آید و این ہردو مبدّل آن است کہ فا بہ موحدہ و بای فارسی بدل شود چنانکہ فروزیدن و بروزیدن و فام و پام (اردو) دیکھو بستان افروز -

بستان افروختن (۱) مصدر اصطلاحی - صاحب

(۲) بستان افروز | اصطلاح صاحب آصفی مذکر (۱)
از معنی ساکت و.ب (۲) فرماید که گل تاج خروس
است صاحب سروری بحواله نسخهٔ میرزا نسبت
معنی دوم گوید که گلی باشد که سرخ مردش نیز
گویند و بوی ندارد و بعضے گویند که سرخ مرد نوعی
از بستان افروز است (سیف اسفرنگی ۵)
گر بخواهی بدم سرد صبا در گیرد ۶ در شبستان
چمن شعلهٔ بستان افروز ۶ و بحوالهٔ نسخهٔ حلیمی
می فرماید که (بستان ابروز) نیز بنظر رسیده که
بجای فا - موحده باشد و گفته اند که آنرا (گل
یوسف) نیز گویند صاحبان جهانگیری و رشیدی
و برهان و ناصری و جامع و سراج و بحر هم ذکر
این کرده اند صاحب برهان اینقدر صراحت
مزید کند که بعضے اسپرغم را که ضیمران باشد
گفته اند و بجای فا - بای فارسی هم آمده
صاحب محیط بر (بستان افروز) فرماید که اسم
فارسی است و معربی (جتی بستانی) و (زینتا(۱
ورد ج الامیر) و (حماحم) و بفارسی (تاج خروس)
و (گل حلوا) و (گل یوسف) و بهندی (کلغا)
و (مهورا) خوشبو نیست و بهترین آن که درستی
خشک شود - جمیع اجزای آن سرد و خشک
در اول و گویند در دوم - قابض و رادع
و برای معده و کبد حار ملتهب نیکو و مسکن حرارت
و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف عرض**
کند که اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از
گلی که تعریفش بالا گذشت و آنچه صاحب آصفی
بر بنیاد (۲) مصدر (۱) را قائم کرده است
ضرورت نداشت (سعدی ۵) خطمی و خیری
و نیلوفر و بستان افروز ۶ نقشهای که در د
خیره بماند ابصار (**اردو**) کلغا - بقول
آصفیه هندی - اسم مذکر - ایک سرخ رنگ کے
پھول کا نام جس میں خوشبو مطلق نہیں ہوتی -
تاج خروس - بستان افروز -

بستان بان | اصطلاح - بقول بحر

باغبان مؤلّف عرض کند که بترکیب باغبان وموافق قیاس است وصراحت ماخذ این همه را اینجا کرده ایم ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم که از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو باغبان

(۳۴۱۰) (۱) **بستان بخت** | استعمال - (۱) مرکّب اضافی

(۳۴۱۱) (۲) **بستان بیان** | است باضافت تشبیهی

که فارسیان بخت را به بستان تشبیه داده اند پس مراد از بخت است وبس (ظهوری ؎) دمداز شوره زار طالع من خار گلهائے ٭ که رنگ در بستان بخت دیگران باشد ٭ و (۲) هم مرکّب اضافی باضافت تشبیهی ومراد از بیان (وله ؎) رود بر لفظ را غبار بلای عاشقی در پای گل تعریف حسنت چون زبستان بیان روید ٭ (اردو) (۱) بستان بخت - قسمت کیلئے (۲) بستان بیان - بیان کے لئے - بترکیب فارسی کہہ سکتے ہیں - مذکر -

بستان پیرا | اصطلاح - بقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وجامع وبحر باغبان - بهار و کرم (بستان پیرای) بزیادت تحتانی کرده که مزید علیه همین است (انوری ؎) برده رضوان بهشت از پی پیوندگری ٭ از تو هر فضله که انداخته بستان پیرای ٭ صاحب ناصری درست گوید که باغبان پیرایش دهنده باغ است که گیاه ها وشاخ های خشک را زده از باغ بیرون می ریزد خان آرزو در سراج فرماید که مجاز است وبحوالهٔ رشیدی گوید که حقیقتے که از رشیدی معلوم می شود خطاست **مؤلّف** عرض کند که حقیقت طلبان مشتاق علم خطای رشیدی باشند وما تسکین شان می کنیم که آنچه رشیدی بمعنی باغبان لفظ مجاز را مثل خان آرزو نوشت همین خطای اوست - ما می گوئیم که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پیرایندهٔ بستان وکنایه از باغبان که کار او پیراستن باغ است واین کنایه قریب بمعنی حقیقی است - پس با صول خان آرزو خطای اوست که صراحت حقیقت

ہیچو مانکرد وای برین طرز تحقیق او (اردو)
دیکھو باغبان۔

بستان پیراستن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت وسندی کہ پیش کرد
ہمان است کہ (بستان پیرا) گذشت **مؤلف**
عرض کند کہ بمعنی حقیقی صاف و پاک کردن
بستان از خس وخاشاک وشاخہای خشک
درختان است وبس (اردو) باغ میں کاٹ
چھانٹ کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (کاٹ چھانٹ
کرنا) پر فرمایا ہے قطع و برید کرنا۔

بستان خوردن | مصدر اصطلاحی۔
صاحب آصفی ذکر این کردہ و از سندش (انوستان
خوردن) پیدا است کہ بجایش می آید وآن
بقولش کنایہ باشد از خوردن نباتات و
رستنی ہای باغ چنانکہ (سعدی ؔ) نہ در
کوہ سبزہ نہ در باغ شخ ٭ ملخ بوستان خوردو
مردم ملخ ٭ **مؤلف** عرض کند کہ خوردن
دریں جا بمعنی چریدن است وبس (اردو)
باغ چر جانا۔

بستان زادہ | اصطلاح۔ بقول وارستہ
وبہار مرادف گلستان زادہ وبقول بحر گل و
سبزہ ومحققین اول الذکر ہم بر (گلستان زادہ)
بامعنی بحر اتفاق دارند این کنایہ موافق معنی
حقیقی است یعنی گل وسبزہ کہ پیدا می شود
در باغ گویا زادۂ بستان است ولیکن ہر نبات
و درخت را ہم دریں تعریف داخل توان
کرد وخیال نازک می خواہد کہ این را مخصوص
داریم باثمر درختان ثمر دار وگل درختان
بی ثمر کہ تولد این در علم نباتات از نر و مادہ
درختان ثابت است (میر الہی ہمدانی ؔ) در
باغ خوش است آسمان گون زتبق ٭ کز بوی
دہد وباغ را ہم رونق ٭ این طفل کبود پوش
بستان زادہ ٭ از صفحۂ دشت بادبش واد سبق ٭
مخفی مباد کہ ازین سند ہم گل ثابت است

ودر اسناد (گلستان زاده) هم مقصود از سبزه
بنظر نیاید پس بقیاس عام اگر سبزه را داخل معنی
کنیم لازم می آید که درختان را هم و اگر بقیاس
نازک گل را گیریم باید که میوه را هم (اردو) پهول
سبزه ۔ میوه ۔ مذکر ۔

بستان سرا | اصطلاح ۔ خان آرزو در
سراج می فرماید که باغی که در صحن خانه سازند
و آن قلب سرابستان است زلّه بردارش
(بهار) همزبانش وصاحب بحر هم ذکر این کرد
(صائب ع) هست تا دامن کشان سروی
درین بستان سرا ؛ از گریبان دست ما کوتاه
کردن مشکل است ؛ (وله ع) تا مگر داغی بدست
آرم درین بستان سرا ؛ همچو برگ لاله سرتاپا
جگر گردیده ایم ؛ **مؤلف** عرض کند موافق
قیاس است (اردو) خانه باغ ۔ مذکر ۔ دیکهو باغ

بستان شیرین | اصطلاح ۔ بقول سروری
وبرهان وجامع وسراج وبحر نام نوائیست که
مطربان نوازند ۔ بهار گوید که این را باغ شیرین
نیز خوانند **مؤلف** عرض کند که نظر بر اعتبار
صاحبان سروری وجامع که از اهل زبانند
این را کنایه دانیم و مرکّب توصیفی است و
(باغ) شیرین بجای خودش گذشت وحقیقت
آن با صراحت ماخذش هم درانجا مذکور (اردو)
دیکهو باغ شیرین ۔ جس کا اردو نام معلوم نه هو سکا

(۱۱۱۲)

بستان غم | استعمال ۔ غم باشد که فارسیان
غم را به بستان تشبیه داده اند (ظهوری ع)
در اقلیم عشق است باد و بهاری ؛ که از بید
بستان غم بر گرفتند ؛ (اردو) غم ۔ مذکر ۔
فارسیون نے غم کو (بستان غم) کها هے اور
بستاں کے ساته تشبیه دی هے ۔

بستان کردن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند که بمعنی درست کردن وساختن بستان
است (باقر کاشی ع) اگر هنگام باغ وراغ

نبود ؎ میان خانہ بستان می توان کردن (اردو)
باغ بنانا۔ باغ تیار کرنا۔ باغ لگانا۔
(الف) **بستان گرد** | اصطلاح۔ صاحب
(ب) **بستان گردیدن** | بحر ذکر (الف) کرد
گوید کہ (۱) بمعنی نظارگی و تماشای باغ است
صاحب آصفی بذکر معنی اول فرماید کہ معنی ترکیبی
این (۲) گردندہ در بوستان وہم او (ب)
را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ سیر باغ کردن وگشت کردن در باغ
ولیکن (الف) را بمعنی اولش بدون سند
استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است
وبمعنی دومش اسم فاعل ترکیبی است بموافق
قیاس (ملغرای مشہدی ۵۷) ایاغی باین
بوستان گردہ ؎ گل سرخ بستان می زرد
دہ کو منتفی مبادکہ درین سند پیش کردہ آصفی
استعمال (بوستان گرد) است عیبی ندارد کہ
بستان مخفف بوستان باشد (اردو) (الف) (۱)
باغ کا تماشا۔ مذکر۔ باغ کی سیر۔ مؤنث۔
(۲) باغ کی سیر کرنے والا (ب) باغ میں
سیر کرنا پھرنا۔

بستانی | استعمال بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالضم وکسر نون (۱) منسوب
بہ بستان و (۲) بمعنی باغبان و (۳)
بقول رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین
شاہ قاچار بمعنی بقول مؤلف عرض
کند کہ معنی اول حقیقی است بزیادت
یای نسبت بر لفظ بستان ومعنی دوم
کنایہ باشد کسی کہ بہ باغ منسوب
است باغبان باشد معنی سوم اہم
از ہمین قبیل است (ظہوری ۱۵) بستانیان
گلخن کو سی بجتیم ؎ خاشاک خشک را گل
تر نام کردہ ایم ؎ (اردو) (۱) وہ چیز
یا شخص جو باغ سے منسوب ہو۔ مؤنث
مذکر۔ (۲) مالی۔ مذکر۔ دیکھو باغبان

(۳) ترکاری - بقول آصفیه - مؤنّث	بھاجی - ترہ - ساگ پات - بقلہ -

بستاوند بقول جهانگیری ورشیدی وجامع بااوّل مضموم وثانی زده زمینی راگویند که پشته پشته باشد صاحب برهان گوید که بفتح واو زمین ناهموار رانیز گفته اند صاحب ناصری نیز فرماید که اصل این (پشته وند) بود یعنی پشته مانند شین معجمه به مهمله بدل شده فرماید که بضمّ اوّل بهتر از فتح است - خان آرزو درسراج گوید که این ظاهرا مرکّب است از بست که بمعنی کوه گذشت و آوند کلمهٔ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلّف** عرض کند که ضمّ اوّل که در استعمال و محاورهٔ فارسی است تقاضای آن می کند که ماخذ بیان کردهٔ ناصری را بهتر از خان آرزو دانیم - پشته را بستا کردند که بای فارسی بدل شد به عربی چنانکه اسپ واسب وشین معجمه به مهمله چنانکه کشتی و کستی وهای هوّز به الف چنانکه خاره وخارا ومرکّب کردند با وند ووند بقول برهان بمعنی صاحب وتتیکه در آخر کلمه درآورند چنانکه (دولت وند) معنی لفظی این پشته دارنده وکنایه از زمین ناهموار و پشته پشته (اردو) ناهموار زمین جس میں ٹیلے ہوں - مؤنّث

بستاه بقول سروری بوزن درگاه بمعنی سازسفر مطلقاً **مؤلّف** عرض کند که سکوت دیگر محققین تعجب خیز است ومعاصرین عجم بر زبان ندارند جز این نیست که فارسی قدیم باشد واسم جامد واگر از قیاس کار گیریم وضع شد از بسته که ساز وسامانی که برای سفر می بندند والفی زیاده کردند پیش از های هوّز برای سهولت استعمال وتخصیص معنی چنانکه مهار و مهاره گیم هیچ دارد (اردو) سفر کا سازوسامان - مذکّر -

بست پایه | اصطلاح - این همانست که ذکر این بر (بسائج) بحواله صاحب محیط کرده ایم که بر بسفائج نوشته است و او ذکر این - بطور مستقل هم بجایش کرده حواله بسفائج می کند این جان (بس پایه) است که بجایش گذشت که عربی آن (کثیرالارجل) است از لفظ بست هم کثرت مراد است از دو دیکھو بسائج و بس پایه -

بستج | بقول برهان بضم اول و سکون ثانی و فتح فوقانی و جیم ساکن معرب بستک است که می آید و آن صمغی که کندر گویندش و بقول بعض گوید که صمغ درخت پسته است صاحب ناصری گوید که معنی آخرالذکر درست معلوم می شود زیرا که بستج معرب پسته باشد اما بکسر اول و صاحب سواء السبیل گوید که (۲) بالکسر معرب پسته فارسی است که میوه درخت برغند است و هم صاحب برهان بر کندر گوید که بضم اول و ثالث صمغی است که آنرا مصطکی نامند صاحب محیط بر بستج گوید که معرب پسته فارسی و گویند اسم عربی کندر است بر کندر فرماید که بضم کاف و سکون نون و ضم دال مهمله اسم فارسی بستج عربی است و لبان نامندش که بیونانی طیسردن و سیغروس و بسریانی لبانون و برومی سیغروس. و بهندی کندر و گوند و سالیکا و در انگلیسی بجمن خوانند صمغ درختی است خاردار. گرم و خشک در اول و دوم و بقول شیخ خشک در اول با قوت مجففه و قابضه و منقیه و جالیه اندک و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که حقیقت لبان بر معنی پنجم با آن نوشته ایم و هم او بر پسته فرماید که اسم فارسی و معرب آن فستق و بسریانی بستقی و بیونانی بستاقیا و بفرنگی بسپا و بهندی معروف به پسته و آن ثمر درختی است که بفارسی بستر نامند. بقول

شیخ الرئیس گرم در آخر دوم و وران قبض وتحلیل وجلا وتنقیه وتفتیح است وبوجه خوشبو مقوی (اردو) (۱) دیکھو بان کے پانچویں معنے (۲) پستہ بقول آصفیہ فارسی مذکر ایک میوے کا نام ہے جس کا پوست بادامی اور مغز رنگ میں سبز ہوتا ہے۔ فستق۔

بستر | بقول سروری آنچه گسترانند بجهت خوابیدن وبعربی فراش گویند (حکیم فرخی ے) مست گشت وز بهر خفتن ساخت ٭ خویشتن را کنار من بستر ٭ صاحب ملحقات برهان هم ذکر این کرده وبقول فدائی که از علمای معاصر عجم است جای درخت خواب۔ بهار گوید که گاہے مضاف میشود بطرف خواب وبالفظ آرام وآسایش وآسودگی وراحت وبا مصادر افگندن وانداختن مستعمل صاحب سخندان فرماید که (بسترت) در سنسکرت بمعنی گسترده شده وهم او گوید که بستر را بزبان سنسکرت بستار نام است صاحب ساطع بر بستار می فرماید که بمعنی گستردن وبسط است وبر بستر فرماید که بزبان سنسکرت پارچه را گویند که فرش وبساط باشد وبستر اهم مؤلف عرض کند که فارسیان لغت سنسکرت را تفریبا استعمال کرده اند واستعمال این بالغات فرس در ملحقات می آید (اردو) بستر بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بچھونا۔ فرش۔

بستر آسودگی | استعمال۔ مرکب اضافی بستر راحت است وبستری را گویند که بران راحت نصیب شود مقابل بستر غم (ظهوری ے) پهلو دل ریش شد بر بستر آسودگی ٭ خار صحرای مشقت غیرت سنجاب بادی (وله ے) ظهوری آنزمان بر بستر آسودگی غلطی ٭ که دل از شوق مژگان هر زمان بر نیشتر غلطد ٭ (صائب ے) شمع را بالین بر بال وپر پروا[نه]

است ۶ بستر آسودگی خاکستر پروانہ است (اردو)
فارسی ترکیب سے بستر راحت۔ بستر آسودگی کہہ سکتے
ہیں۔ مذکر۔ یعنے وہ بستر جس پر آرام اور راحت ملے

بستر آہنگ اصطلاح۔ بقول جہانگیری
(۱) لحاف باشد صاحب رشیدی فرماید کہ (۲)
چادری کہ بالای بستر کشند و گسترند (لبیبی ۵)
خوشا حال لحاف و بستر آہنگ ۶ کہ می گیرند شب
در بر تنگ ۶ و فرماید کہ بعضی معنی چادر شب
گفتہ اند کہ برای گرد نشستن بر بستر و لحاف
گسترند۔ صاحب برہان گوید کہ لحاف و نہالی
بقول بعض چادر شبی۔ صاحب ناصری گوید کہ
بمعنی دوم اصل است چہ آہنگ بمعنی کشیدن
است صاحب جامع بر معنی اول قانع۔ صاحب
بحر ہمزبان برہان۔ خان آرزو در سراج گوید
کہ مطلق رخت خواب است کہ بگسترانند و بقول
بعض چادری کہ محافظت بستر کند۔ ذلہ بردارش
بہار و کرامت بذیل بستر کردہ گوید کہ مثلہ و نیز ذکر
معنی دوم کند **مؤلف** عرض کند کہ لحاف
در عربی زبان جامہ کہ از پنبہ و قز آگندہ باشد
از ہمین است کہ صاحب برہان در معنی این نہالی
را آوردہ آنچہ صاحب ناصری اشارۂ ماخذ کرد
است مقصودش ہمین قدر باشد کہ قلب اضافت
آہنگ بستر باشد یعنی بستر کش و بستر پوش کہ حفاظت
بستر کند پس معنی دوم حقیقی است و سند لبیبی تائید
معنی اول کند و ذکر لحاف کہ در کلام اوست تکرار
باشد و بس حاصل اینست کہ معنی دوم اصل است
و معنی اول مجاز آن (اردو) (۱) لحاف
اسم مذکر۔ دیکھو بالاپوش کے پہلے معنے (۲) پلنگ پوش
بقول آصفیہ اسم مذکر۔ بالاپوش۔ وہ بڑا کپڑا جو
پلنگ پر بستر کی حفاظت کے واسطے ڈالتے ہیں
یہ کپڑا اکثر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

بستر افتادن مصدر اصطلاحی۔ گسترده
شدن بستر باشد (ظہوری ۵) خوش آنکہ پیش
درت بسترم چنان افتد ۶ کہ بالشی پہ سر آستانہ

بگذارم ۔ (اردو) بچھونا ہونا ۔

بستر افسانہ | استعمال ۔ مرکب اضافی است باضافت تشبیہی کہ فارسیان افسانہ را بہ بستر تشبیہ دادہ اند (ظہوری ؎) گاہی کہ داد نرگس شوخت سری بخواب ۔ از ناز و عشوہ بستر افسانہ پر شد است ۔ (اردو) افسانہ کو فارسیوں نے بستر افسانہ کہا ہے ۔ مذکر ۔

بستر افگندن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ گستردن بستر باشد و بس (دانش مشہدی ؎) درمیان خلق نتوان بستر راحت فگند ۔ سر نہم بر دامن صحرا چو خواب آید مرا ۔ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (بستر فگندن) پیداست عیبی ندارد کہ فگندن اصل است و افگندن مزید علیہ آن ۔ (اردو) بستر بچھانا ۔ دکن میں بچھونا کرنا ۔

بستر انداختن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ مرادف بستر افگندن است کہ گذشت (فطرت مشہدی ؎) بہر وادی کہ شوقم بستر آسایش اندازد ۔ رہ خوابیدہ پہلو می زند بر خواب مخملہا ۔ (ظہوری ؎) بستر بیماری انداختیم ۔ آتشی در استخوان تب زدیم ۔ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۳۲۱۴) **بستر اندازان کردن** | مصدر اصطلاحی بمعنی بستر انداختن است و بستر اندازی کردن و بظاہر الف و نون (اندازان) زائد می نماید (ظہوری ؎) ناتوانان سنگ کویت بہر بالین چیدہ اند ۔ خارمی چینند شاید بستر اندازان کنند ۔ (اردو) دیکھو بستر انداختن و افگندن ۔

(۳۲۱۵) **بستر برچیدن** | مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی گستردن بستر باشد (ظہوری ؎) برنچیدم بستر آہ ای دریغ ۔ درد بیدردی بدرمان برنخورد ۔ (اردو) دیکھو بستر افگندن ۔

(۳۲۱۶) (۱) **بستر بیتابی** | استعمال (۱) مرکب اضافی

(۳۲۱۷) (۲) **بستر بیماری** | است کہ فارسیان باضافت

تشبیهی بیتابی را به بستر تشبیه داده اند و (۲) کرب و ضانی بمعنی خورش (ظہوری ۵) گسترانم بهر طاقت بستر بیتابیے کو بالش بیماری زیر سر صحبت نهیم شند (۲) بر (بستر انداختن) از ظہوری گذشت (اردو) (۱) فارسیوں نے بیتابی کو بستر کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ بستر بیتابی۔ بیتابی کو کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) بیماری کا بستر۔ مذکر۔

بستر پرست | اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی کسی که دائما بر بستر خود افتاده باشد و کنایه از سست و اوشنگن (ظہوری ۵) ز بیماری چه راحت پهلو بستر پرستان را که مبادا از زخم مرهم سینهٔ خنجر پرستان را (اردو) بستر پرست بہ ترکیب فارسی اُس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو سست اور کاہل ہو اور رات دن اپنی سستی سے بچھونے پر پڑا رہے۔ کاہل۔ دیکھو اوشنگن۔

بستر خواستن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرد از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی طلب و خواہش بستر کردن معاصرین عجم بر زبان دارند (خان آرزو ۵) بهر صورت که در کوی بتان افتادم افتادم نخواهم بستر و بالین برنگ خون خوابیده کو (اردو) بستر چاہنا

(الف) **بسترد** | (الف) بقول شمس دور کرد و حک کردن و محو صاحب موید در
(ب) **بستردن** | نسخهٔ مطبوعه بحوالهٔ قنیه گوید که بالضم دور کرد و محو ساخت و بحوالهٔ شرح مخزن گوید که بمعنی ستردن و حک و محو کردن و نزدیک ستردن بمعنی حلق کردن موی۔ و در نسخ قلمی دور کردن (کذا فی القنیه) و بحوالهٔ شرح مخزن بمعنی حل کردن و محو ساختن است و فرماید که اما مشهور بمعنی حلق کرده است۔ صاحب هفت گوید که دور کردن و حک کرد و محو ساخت و حلق کرد **مؤلف** عرض کند که کم التفاتی و بی تحقیقی صاحب شمس که بر الف معنی مصدری و اسم جامد بیان کرد و موید الفضلا از برای تائید فضلا۔ چه وه از حقیقت خبر داشت

وہمچون صاحب شمس توجہ خود بسوی معنی مصدری گماشت ماحقیقت این بذیل (ب) بیان بیان کنیم و (ب) بقول جہانگیری با اوّل مکسور بمعنی ستردن یعنی (۱) پاک کردن و (۲) محو ساختن صاحب رشیدی گوید کہ استعمال بہ با بسیار است صاحبان برہان وجامع و سراج ذکر این کردہ اند وصاحب ناصری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۳) تراشیدن صاحب بحر این را کامل التصریف گوید و مضارع این بسترد بہ فتح رای مہملہ وہم او برستردن بدون بای زائد بذکر معنی اوّل وسوم قانع وفرماید کہ بیشتر معنی سوم در ازالہ مویہا مستعمل وگوید کہ بضم اوّل نیز آمدہ صاحب موارد فرماید کہ مرادف استردن مؤلّف عرض کند (استردن) کہ در مقصورہ گذشت اصل است وحقیقت ماخذش ہمدرانجا مذکور وستردن کہ می آید مخفف آن بحذف الف اوّل وبستردن مزید علیہ آن بہ زیادت موحّدہ وصراحت ہمہ معانی بر (استردن) گذشت والف بہ سکون رای مہملہ ماضی مطلق وبہ فتح رای مہملہ مضارع (اردو) الف ۔ ماضی مطلق اور مضارع ہے (ب) کا اور (ب) دیکھو استردن ۔

بستر ساختن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلّف عرض کند کہ قرار دادن وکردن بستر است (ازرتمی ہروی ۵) ز آب روشن سازیم بستر د بالین را ز خاک تیرہ براریم لولوی شہوار را (اردو) بچھونا بنانا ۔

بستر سمندر | اصطلاح ۔ بقول رشیدی و برہان وجامع و بحر و سراج و جہانگیری و مؤید الفضلا کنایہ از آتش مؤلّف عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ آتش آرام گاہ سمندر است (اردو) دیکھو آتش ۔

بستر شب خواب | استعمال ۔ بقول انند بحوالہ غوامض سخن ۔ بستری کہ شب بر د خواب

کنند (شانی تکلو ع) تا بر سرِ خاکستر گلخن نه
نشینم ؎ خورشید من از بستر شب خواب نخیزد ؎
مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است
و (شب خواب) قلب اضافت خواب شب
(اردو) وہ بستر جس پر رات میں سوئیں۔ مذکر۔

بستر شدن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی قرار یافتن بستر است (امامی ہروی ع)
بگلشن را نافهٔ مشک ختن بستر شود ؎ سنبلش را
زد فهٔ برگ سمن بالین کند ؎ (اردو) بستر ہونا
بچھونا قرار پانا۔

بستر شناختن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است یعنی تمیز بستر کردن و دانستن بستر را
(صائب ع) ہیچ عضوی بی بصیرت نیست
در ملک جنون ؎ ورنه چون پہلو شناسد بستر بیگانه
را ؎ (اردو) بستر پہچاننا۔

بستر عدل | استعمال۔ مرکب اضافی است
بمعنی عدل۔ فارسیان باضافت تشبیهی عدل را
به بستر تشبیه داده‌اند (انوری ع) پہلوی ملک بستر
عدل انگہی نبود ؎ کاقبال کرد بالش عالیت آشکارا
(اردو) فارسیوں نے عدل کو (بستر عدل) کہا ہے۔
عدل بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ برابری۔ نصفت۔
مساوات۔ انصاف معدلت۔ دادگستری۔

بسترغ | بقول مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) بفتح یکم و ضم سوم بحوالهٔ لسان الشعرا و ادات بر
وزن اخشر و فرماید که بضم بانیز و بقول بعض بفتح۔ رستنی است که آنرا اسپرک گویند و قیل گیاہے
است که رنگ سبز بدان رزند و آن رنگ را اسپرکی خوانند و بحوالهٔ دستور گوید که (۲) پارهٔ
از خوشهٔ انگور و خرما و در نسخهٔ قلمی ہمین معنی بر بشرغ مرقوم که به موحده و به شین معجمه دوم و رای مہمله
و غین معجمه می آید و در دیگر نسخ قلمی خلاف حروف این است بالجمله اسپرک که بجای خودش گذشت

بران اشارۂ این نیست وانچه از اسپرک حوالۂ (ارحیقنه) بدست می آید در انجا هم هیچ اشارۂ این حاصل نمی شود۔ صاحب محیط (بسترع) را بموحّده به سین مهمله و فوقانی و راو عین مهملتین در آخر نوشته گوید که همان اسپرک و بذیل همین گوید که به شین معجمه عوض مهمله هم باشد که آنرا در عربی اکلیل الملک گویند و اشارۂ (اکلیل الملک) بر (ارحیقنه) کرده که گذشت و همدر انجا (استرع) را بالف اوّل لغت سریانی گفته مؤلّف عرض کند که (بشترغ) به موحّده و شین معجمه و فوقانی و رای مهمله و غین معجمه به همین هر دو معنی بیان کردۂ مویّد می آید پس معلوم می شود که این لغت فارسی زبان نیست بلکه سریانی است و اصل این همان بسترع و بشترع به سین مهمله و معجمه و عین مهمله در آخر هر دوست که صاحب محیط ذکرش کرده و تعریف این بر اسپرک و ارحیقنه گذشت اختلاف بعض حروف در تعریف محقّقین بالا نتیجه تصرّف اہل مطابع و کاتبین باشد دیگر هیچ۔ ما قول محیط را که محقّق مفردات طب است معتبر دانیم (اردو) (۱) دیکھو اسپرک اور ارحیقنه (۲) انگور اور کھجور کے خوشے کا ایک حصہ۔ مذکّر۔

بستر کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که مرادف بستر ساختن است که گذشت (قاسمی گونابادی ے) کشتان ریش ایشان بو ؎ تا بناف بگوہی کرده بستر از ان گه لحاف ہا (اردو) دیکھو بستر ساختن۔

بستر گستردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که بمعنی حقیقی است (جمالی اصفهانی ے) از هران جانب که رو آری ز بس نقش بدیع ؎ جبرئیل آنجا بگسترده ست گوئی بستری ؎ (ظهوری ے) که بستر گستر د بهر اسیری ؎ که جز بازوی خود بالین

نمبر ۱ ونمبر ۲ (اردو) بستر لگانا یا جمانا۔ بقول آصفیہ کسی جگہ رات بسر کرنے کے واسطے بچھونا کرنا۔ خصوصاً شب میں

بسترم بقول ضمیمۂ برہان بضم اوّل و ثالث (۱) جوشش و ومیدگی اعضاً باشد و بکسر اوّل (۲) بمعنی بتراشم و پاک سازم و فرماید کہ بمعنی اوّل با شین منقوطہ ہم می آید۔ صاحب موٴید نسبت معنی اوّل صراحت مزید کند کہ دمیدگی اندام را آماس گویند۔ صاحب ہفت گوید کہ ترجمۂ معنی اوّل در عربی شرا است کہ دمیدگی و جوشش اعضا است با خارش **مؤلف** عرض کند کہ آنچہ بشین معجمہ بمعنی اوّل می آید مبدل این باشد چنانکہ کستی و کشتی و ماخذ این جز من نمی نماید کہ بیماری این مرض صاحب فراش می شود پس فارسیان بزیادت (میم تخصیص ہمچون دہم و دوازدہم) این را بمعنی (مخصوص بستر) برای این مرض وضع کردند و بمعنی دوم مضارع متکلم مصدر (بستردن) کہ گذشت (اردو) (۱) دیکھو ازوب (۲) دیکھو مصدر بستردن یہ اسکا مضارع متکلم ہے

بستر نشین اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) از قبیل مسند نشین **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و معنی لفظی این کسی کہ نشست او بر بستر است و (۲) کنایہ از بیمار کہ دائما بر بستر می باشد معاصرین عجم تصدیق این معنی می کنند و فرق در بستر نشین و صاحب فراش این است کہ آن بمعنی مجرد بیمار است و این بمعنی بیماری کہ نشستن نتواند و دائما بر بستر افتادہ و در دراز کشیدہ باشد بوجہ ناتوانی (اردو) (۱) بستر یا بچھونے پر بیٹھا ہوا۔ (۲) بیمار۔ مذکر۔

بستر و بالین نہادن استعمال۔ بستر کردن و بالین بر بستر نہادن است (ظہوری ؎)

در خود لیلی و مجنون بستر و بالین نہد ٭ تودہ ہای گل ازین رو تودہ ہای خار داشت ٭ (اردو) بچھونا کرنا۔ اس میں بستر بچھانا اور اسپر تکیے رکھنا دونوں داخل ہیں۔

بستری بودن | اصطلاح۔ بقول بہنا بحوالہٗ سفرنامہٗ ناصرالدین شاہ قاچار کنایہ از صاحب فراش و بیمار بودن است **مؤلّف** عرض کند کہ یای نسبت را بر لفظ بستر زیادہ کردہ اند و بس (اردو) صاحب فراش ہونا۔ بیمار رہنا۔ دکن میں (فریش ہونا) کہتے ہیں جیسے "وہ دو مہینے سے فریش ہے" یعنی بچھونے پر پڑا ہے اور بیمار رہے۔

بست شکستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بہار و بحر از حد تجاوز کردن (خان خالص ۵)

بردہ از دل کہ خیال بت ہست مرا کہ شکست است
غدانم دگر این بست مرا

مؤلّف عرض کند کہ بست بمعنی حد بر نشان ہفتمش گذشت و این مرکب از ہمانست (اردو) حد سے تجاوز کرنا (حد سے بڑھنا دیکھو از جا بر آمدن)

بستک | بقول رشیدی بالفتح مرتبان کوچک سفالین و چینی۔ فرماید کہ (۱) مرادف بستو است کہ می آید صاحب برہان می فرماید کہ (۲) بروزن اُردک صمغ درخت پستہ و بقول بعض (۳) کندر است و بقول بعض صمغی است کندر رنام کہ بعربی لبان خوانندش۔ صاحب ناصری ذکر معنی دوم گوید کہ (۴) نام ولایتی از پارس قریب بہ بحرِ عمّان و لار و خاک کرمان کہ ماہی خاص وارد دراینجا کلاّ اہل سنّت اند و ذکر (بستو و بستک) را ہم کردہ تصدیق معنی اوّل کند و فرماید کہ بستوغ معرّب آنست وہم او فرماید کہ (۵) چربی را نیز گویند کہ بدان ماست برہم زنند تا کرہ و دوغ از یکدیگر جدا شود و آن را آئین ہم نامند۔ صاحب جامع بر معنی دوم و سوم قانع **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مرکب است از بست بمعنی ہفتمش و کاف تصغیر بمعنی چیزے کوچک کہ محدود است و کنایہ از مرتبان و بمعنی دوم و سوم اسم جامد است مرکب از ہمان بست کہ بمعنی سیزدہمش گذشت و کاف تصغیر بمعنی چیز کیچکے کہ بستر شدہ است و منجمد و اشارہ این بر تسیح کردہ ایم کہ معرب

ہمین است نسبت معنی چہارم خیال ما این است کہ ہمان بست باشد کہ بمعنی سومش مذکور شد و ادات کاف تعظیم یا زائدہ چنانکہ مامک وزلوک و وجہ تسمیہ آن ہم ہمدرانجا گذشت یا ولایتی دیگر باشد کہ تعریفش زا ماز بیان بالا معلوم نشد۔ حالا عرض می شود نسبت معنی پنجم کہ این مرکب است از بست کہ بمعنی دہمش گذشت و کاف تصغیر یا تخصیص بمعنی گرہی کوچک یا مخصوص و کنایہ از آنکہ کہ سرش گرہ مدور دارد کہ بدان ماست را برہم زدہ مسکہ جدا کنند (اردو) (۱) چھوٹا مرتبان۔ مذکر۔ (۲) درخت پستہ کا گوند۔ مذکر (۳) گُندر۔ دیکھو بان (۴) ایک ولایت کا نام بستک ہے جو پارس میں بحر عمّان کے قریب واقع ہے۔ مؤنث (۵) متھنی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ بلونی۔ رئی۔ وہ لکڑی جس سے دہی بلوتے ہیں۔

بستگان | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار با کاف فارسی بمعنی وابستہ **مؤلف** عرض کند کہ مزید علیہ بستہ باشد کہ اسم مفعول بستن است بمعنی بستہ شدہ و کنایہ از وابستہ و متعلّق چون خواستند کہ با الف و نون زائد تان مرکب کنند بقاعدۂ فارسی ہای ہوز آخرہ را بہ کاف فارسی بدل کردند۔ جا دارد کہ الف و نون را برای جمع گیریم چنانکہ بچگان اند درینصورت معنی این (۲) وابستگان باشد یعنی متعلقان چنانکہ ”ما ہم از وابستگان یاریم“ خیال ما این است و معاصرین عجم با ما اتّفاق دارند کہ صاحب رہنما در تعریف این جمع را واحد نوشت (اردو) (۱) وابستہ بقول آصفیہ متعلّق۔ دیکھو بازمان (۲) وابستگان (۱) کی جمع۔ بقاعدۂ فارسی۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے ”ہم وابستگان در دولت سے ہیں“

بست گہوارۂ فنا | اصطلاح۔ بقول شمس اسیر و گرفتار محبّت دنیا **مؤلف** عرض کند کہ

اگر بست را مخفف بستہ و مراد از بندی و گرفتار گیریم۔ مرکّب اضافی و کنایہ از معنی بالا موافق قیاس می شود ولیکن استعمال این از نظر ما نگذشت و دیگر محققین اصطلاحات ہم ساکت۔ بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم ہم بر زبان نمارند (اردو) محبت دنیا میں گرفتار۔ دنیا دار۔

بستگی | اصطلاح۔ بقول فدائی کہ از علمای معاصرین عجم بود بمعنی (۱) قید و نسبت است۔ **مؤلف** عرض کند کہ حاصل بالمصدر بستن بمعنی بجا نہ است و معنی حقیقی این بندش و مجازاً بمعنی تعلق چنانکہ (دل بستگی) (صائب ﮯ) بستگی کفر است در آئین و اصل گشتگان ڈ از کمر زنّار در بتخانہ می باید کشود ڈ (۲) بمعنی بندش و مسدودی چنانکہ بستگی گوش (ولہ ﮯ) تا دخل نباشد نتوان خبرۂ نمودن ڈ از بستگی گوش زبان لال بر آید ڈ (اردو) (۱) باندھنے کا حاصل بالمصدر بندش۔ اور بستگی بھی کہہ سکتے ہیں جیسے دلبستگی۔ لیکن مجرد بستگی اردو میں مستعمل نہیں ہے اسکی جگہ تعلق کا استعمال ہے (۲) بندھنا کا حاصل بالمصدر۔

(۳۴۴۳) **بستگی داشتن** | مصدر اصطلاحی۔ بند بودن (صائب ﮯ) قفل روزی در جوانی بستگی ہرگز نداشت ڈ ریخت تا دندان کلید رزق را دندانہ ریخت ڈ (اردو) بند ہونا۔

بستم | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالکسر (۱) ترجمہ عشرین است **مؤلف** عرض کند میم تخصیص بر بست زیادہ کردہ اند کہ بر معنی شانزدہم گذشت و ترجمہ این در سنسکرت بِشْتَم است چنانکہ صاحب سخندان آوردہ و این اتحاد قاعدہ باشد مخفی مباد کہ انچہ صاحب انند ترجمہ این محض عشرین نوشتہ درست نباشد چرا کہ در عربی زبان از برای دہم عاشر می آید چنانکہ (ھذا الیوم العاشر) و از برای دیگر عشرات بایدکہ عشرات را مضاف الیہ قرار دہیم کہ (یوم العشرین) بمعنی روز بستم (اردو) بیسوان۔ یعنی بیس سے

نسبت رکھنے والا۔

(۲) بسم۔ بقول مؤید بمعنی لذت **مؤلف عرض** کند که این را بجز نسخهٔ مطبوعه مطبع نولکشور در دیگر نسخ قلمی نیافتیم و این دست تصرّف مؤلفین مطبع باشد که همین قسم کارها در فرهنگ ها کرده اند معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت۔ بدون سند استعمال اعتبار را نشاید

(اردو) لذّت۔ مؤنث۔

بستن | بقول بحر بالفتح (۱) نقیض کشودن وکشادن و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بندد۔ نیز فرماید که اسم فاعل این نیامده وگوید که تبدیل سین بنون و از دیاد دال ابجد در صیغه های غیر سالم این مصدر سماعیست۔ صاحب موارد هم ذکر این معنی می کند و فرماید که حاصل بالمصدر این بست و بند و امر این هم بند۔ لازم و متعدی هردو آمده **مؤلف عرض** کند که مقصودش جز این نیست که بمعنی بندیدن وبسته شدن هردو باشد۔ به تحقیق ما اسم مصدر این همان بست است که بر معنی ششمش گذشت فارسیان آنرا با علامت مصدر تن مرکب کرده مصدری وضع کرده اند از دو فوقانی یکی را حذف کردند و بمعنی (چیزی را با رسن و امثال آن بستن است) مخفی مباد که بندیدن هم به همین معنی می آید و محققینے که ملحقات (بندیدن) را با مصدر بستن متعلق کرده قواعد تبدیل حروف را بکار برده اند سکندری خورده اند حاصل این است بندد که بقول بحر مضارع بستن است و به تحقیق ما مضارع بندیدن باشد که می آید وصاحب موارد که بند را حاصل بالمصدر بستن قرار می دهد ما آنرا حاصل بالمصدر بندیدن خیال می کنیم و عرض میشود که بستن سالم التصریف است نه کامل التصریف چنانکه صاحب بحر خیال می کند و آنکه او را در غلط انداخت همان مضارع و انچه صاحب موارد بند را امر حاضر

بستن خیال می کند تسامح اوست کہ آن امر حاضر
بندیدن است نہ بستن وحقیقت ہمان است
کہ بستن را بوجہ سالم التصریف یعنی امر حاضر زیادہ
وبند وبہ بند امر حاضر بندیدن است کہ در محاورہ
مستعمل است بہار ہم ذکر این معنی کردہ (اردو)
باندھنا۔ بقول آصفیہ کھولنے کے خلاف۔ بندش
کرنا۔ کسنا۔ جکڑنا۔ گرہ لگانا۔ گانٹھ دینا۔

(۲) بستن۔ بقول بحر بمعنی منجمد شدن وگرد و
فراہم آمدن چنانکہ (بستن شکر در چیزی) صنان
موارد وبہار ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف**
عرض کند کہ اسم مصدر این را با معنی سیزدہم
لفظ بست تعلق است کہ بمعنی منجمد آمدہ وسند
این بر (مصدر مرکب) مذکورہ بالا می آید **اردو**
منجمد ہونا۔ دیکھو بر بستن کے پانچویں معنے۔

(۳) بستن۔ بقول بحر نشو ونما نکردن و
نیفزودن از انچہ ہست حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد ودیگر محققین فارسی زبان
ومعاصرین عجم از ین معنی ساکت **مؤلف**
عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن بدون
سند استعمال تسلیم نہ کنیم اگر سند استعمال بدست
آید مجاز معنی اول دانیم کہ چون چیزی بستہ شود
نشو ونمای آن بند شود (**اردو**) ٹھٹرنا۔ بقول
آصفیہ درخت یا پودے یا انسان وغیرہ کا بڑھنے
سے رہجانا۔ قوت نامیہ کا زوال ہوجانا۔

(۴) بستن۔ بقول بحر صورت خیال ونقش
را بستن **مؤلف** عرض کند کہ ما این را متعلق
بمعنی دہم دانیم کہ بستن در (بستن نگار) بمعنی
کردن نگار است وبستن بمعنی کردن بر نشان
دہش می آید۔ پس ہیچ ضرورت ندارد کہ از
مجرد بستن۔ معنی خیال ونقش را بستن پیدا
کنیم معاصرین عجم ومحققین زبان فرس از ین معنی ساکت
اند معلوم می شود کہ صاحب بحر از مصدر مرکب
(بستن خیال) کہ می آید تسامح کردہ است **اردو**
نقش کرنا۔ خیال کرنا۔

(۵) بستن ۔ بقول بحر بمعنی پیوند کردن و پیوند گرفتن چون (بستن آئینہ) و (بستن خضاب) بہار ہم ذکر این معنی کردہ صاحب موارد ہمین معنی را پیوستن نوشتہ و اسند آن (بستن سخن بہ کنہ) و (بستن مصرع بیکدیگر) را آوردہ ۔ بخیال ما (بستن آئینہ) تعلق بہ معنی ۳ جلد ہم است کہ مراد از قائم کردن آئینہ باشد و (بستن سخن بہ چیزی) متعلق بہ معنی ابست و دوم کہ موزون کردن و گفتن باشد و (بستن مصرع بہ یکدیگر) بمعنی متعلق کردنش بہ یکدیگر ۔ تعلق دارد با معنی شانزدہم کہ علاقہ دادن چیزی بچیزے است و برای اینمعنی البتہ (بستن خضاب و حنا) سند است ولیکن طرز بیان محققین خوب نیست بہتر آنست کہ عوض پیوند کردن و پیوند گرفتن (مالیدن و چسپاندن) قائم کنیم (اردو) لگانا ۔ ملنا ۔

(۶) بستن ۔ بقول بحر بمعنی پیدا شدن و کردن چون (بستن شگوفہ) و (بستن آبلہ) و آنچہ صاحب موارد (بستن میغ) را سند این معنی آوردن کہ می آید و آنچہ صاحب موارد و بہار معنی (بر آوردن و آوردن) را بتوثیقہ (آبلہ بستن) جدا قائم کردہ ضرورت آن ندانیم کہ تعریف بحر حاوی بر ہمہ معانی است (اردو) پیدا ہونا ۔ پیدا کرنا ۔

(۷) بستن ۔ بقول بحر و بہار بمعنی بنا کردن چون (بستن حصار) صاحب موارد این را باستناد بالا ۔ ساختن و ساز کردن نوشتہ مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ از غور کار نگرفت ما با صاحب بحر اتفاق داریم کہ (بستن حصار) بمعنی بنا کردن حصار است یا قائم کردنش کہ بر معنی ۱۵ ہم می آید (اردو) بنا ڈالنا ۔ بقول آصفیہ ۔ بنیاد رکھنا ۔ تعمیر کرنا ۔ عمارت بنانا بھی کہہ سکتے ہیں ۔ لکن میں بمعنی تعمیر مستعمل ہے جیسے " مکان باندھنا "

(۸) بستن ۔ بقول بحر بمعنی بند کردن و بند شدن چون (بستن رخنہ) صاحب موارد بر متعدی قانع مؤلف عرض کند کہ (بستن در) و

(بستن دکان) بجای خودش می آید کہ متعلق بہ ہمین
است - مجاز معنی اول باشد (اردو) بند کرنا، بند ہونا
(۹) بستن - بقول بحر و موارد و بہار بمعنی پوشیدن
چون (بستن پیرایہ) و (بستن زنار) صاحب
موارد صراحت مزید کند کہ بمعنی متعدی ہم آمدہ
وسند این بر (بستن پیرایہ و زیور و کلاہ) می
آید مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است
(اردو) پہننا - پہنانا -
(۱۰) بستن - بقول بحر و موارد بمعنی کردن چون
(بستن ورم) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی
اول است (اردو) کرنا -
(۱۱) بستن - بقول بحر و موارد و بہار بمعنی بار
کردن چون (بستن بارگاہ) و (بستن خم) مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) لادنا
بقول آصفیہ کسی جانور پر بوجھ رکھنا - بہار رکھنا
دکن میں بار کرنا بھی مستعمل ہے -
(۱۲) بستن - بقول بحر بمعنی لازم کردن چون

(باز بستن) مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و (باز بستن)
ہم نمی آید و سند استعمال پیش نہ شد و معاصرین
عجم ہم برزبان ندارند پس طالب سندی باشیم
(اردو) لازم کرنا -
(۱۳) بستن - بقول بحر و موارد و بہار بمعنی آراستن
و ترتیب دادن چون (بستن تحفہ) مؤلف عرض
کند کہ درینجا اسم مصدر این بست بمعنی اول
اوست کہ بمعنی باغ گذشت و آراستگی را منوجہ
متعلق بدان توانیم کرد (اردو) دیکھو آراستن -
(ترتیب دینا کرنا) بقول آصفیہ سلسلہ وار رکھنا
سجانا - ٹھکانے سے چننا -
(۱۴) بستن - بقول بحر بمعنی ریختن چون (بستن
آب) صاحب موارد (بستن آب) را بمعنی دادن
آب آوردہ مؤلف عرض کند کہ ہر دو صحیح
است و مجاز معنی اول بستن و بہار (بستن) ریختن
(بستن توپ) را آوردہ و ما این را بامعنی بست دیگم

متعلق کنیم بای حاصل درینجا ہمین قدر کافی است
کہ بستن بمعنی ریختن و دادن برای آب می آید۔
(اردو) دینا جیسے پانی دینا دکن میں انہیں
معنوں میں پانی باندہنا مستعمل ہے جیسے " اس کھیت میں
تو آج پانی نہیں باندھا گیا " یعنی پانی نہیں دیا گیا

(۱۵) بستن ۔ بقول بحر و موارد و بہار بمعنی
رسانیدن چون (بستن آب در جوی) مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است وبس (اردو)
پہنچانا جیسے " کھیت میں پانی پہنچانا "

(۱۶) بستن ۔ بقول موارد ۔ علاقہ دادن چیزی
را بچیزی چنانکہ (بستن وسمہ و خضاب و حنا) و
(بستن دل) مؤلف عرض کند کہ تعلق با
چیزی پیدا کردن و متعلق کردن چیزی بچیزی و سند
(بستن دل) موافق آنست ۔ امّا سند اوّل الذکر
با این تعلق ندارد بلکہ ما آنرا متعلق دانیم با
معنی پنجم کہ وسمہ و خضاب و حنا را برریش
و سر و دست و پا پیوست می کنند ۔ مجاز معنی

اوّل باشد (اردو) ایک چیز کو دوسری کے
ساتھ متعلق کرنا ۔ دکن میں (باندھنا) انہیں معنوں
میں مستعمل ہے جیسے " دل باندھنا " بمعنی دل
لگانا ۔ تعلق خاطر پیدا کرنا ۔

(۱۷) بستن ۔ بقول موارد و بہار ۔ بمعنی مطیع
کردن و رام کردن چنانکہ (بستن مار) مؤلف
عرض کند کہ مجاز معنی اوّل است (اردو)
مطیع کرنا ۔ دیکھو ادب کردن ۔

(۱۸) بستن ۔ بقول موارد بمعنی ساختن و
ساز کردن مؤلف عرض کند کہ ہمہ اسنادش
کہ در ملحقات می آید متقاضی آنست کہ بمعنی عائد
و قائم کردن یا وضع کردن یا قرار دادن یا
قرار گرفتن و قائم شدن گیریم نہ ساز کردن و
ساختن و نہادن را ہم داخل ہمین معنی
دانیم چنانکہ (بستن تقصیر) و برای معنی بیان
کردہ اش سندی نیافتیم (اردو) کرنا ۔ ساز باز کرنا
بقول آصفیہ ۔ سازش کرنا ۔ میل جول کرنا ۔

(١٩) بستن۔ بقول موار بمعنی داشتن چنانکہ (بستن روزہ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) رکھنا۔

(٢٠) بستن۔ بقول موار بمعنی پاشیدن چون (بستن نمک) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) چھڑکنا۔

(٢١) بستن۔ بقول موار بمعنی ریختن بر قالب چنانکہ (بستن توپ) مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است (اردو) ڈھالنا۔ دیکھو با قالب ریختن۔

(٢٢) بستن۔ بقول موار بمعنی گفتن وموزون کردن چنانکہ (بستن شعر ومصرع) مؤلف عرض کند کہ نقل سخن کردن ہم داخل ہمین است چنانکہ (بستن خبر از زبان کسی) وگفتہ شدن ہم کہ مجہول گفتن است چنانکہ (بستن حرف) (اردو) کہنا۔ موزون کرنا۔ نقل کرنا۔ کہا جانا۔

(٢٣) بستن۔ بقول موار بمعنی پنہان کردن چنانکہ (بستن رو) (اردو) چھپانا۔

(٢٤) بستن۔ بقول موار بمعنی باز داشتن چنانکہ (آب بستن از چیزی) وکسے مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از دریغ کردن نباشد (اردو) باندھنا۔ بقول آصفیہ پانی باندھنا۔ یعنی پانی روکنا۔ بند لگانا۔

(٢٥) بستن۔ بقول موار بمعنی ازالہ کردن ودور کردن چنانکہ (بستن تپ) (اردو) زائل کرنا۔ دور کرنا۔ دفع کرنا۔

(٢٦) بستن۔ بقول موار بمعنی سرودن چنانکہ (بستن ترانہ) (اردو) گانا۔

(٢٧) بستن۔ بقول موار بمعنی افگندن وانداختن چنانکہ (بستن زنجیر) و(بستن شورش) مؤلف عرض کند این را متعلق بہ معنی ہجدہم ہم توان کرد کہ قائم کردن ہم انداختن ونہادن است (اردو) دیکھو افگندن وانداختن اور بستن کے اٹھارویں معنے۔

(۲۸) بستن۔ بقول موارد بمعنی شورانیدن چنانکہ (بستن خواب) مؤلف عرض کند کہ بمعنی مانع شدن و حائل شدن است (اردو) روکنا۔

(۲۹) بستن۔ بقول موارد بمعنی کشیدن چنانکہ (بستن بدار) (اردو) کھینچنا۔

(۳۰) بستن۔ بقول موارد بمعنی جمع کردن چنانکہ (بستن ذخیرہ) (اردو) جمع کرنا۔

(۳۱) بستن۔ بقول موارد بمعنی روان کردن مؤلف عرض کند کہ مقصودش غیر از جاری کردن نباشد چنانکہ (بستن سیاست) (اردو) جاری کرنا۔

(۳۲) بستن۔ بقول موارد۔ خوردن چیزی بر چیزی چنانکہ (بستن سیلی) مؤلف عرض کند مقصودش غیر از واقع شدن و عائد شدن نیست (اردو) کھانا۔ جیسے مار کھانا۔

(۳۳) بستن۔ بقول موارد بمعنی خواباندن یا نشاندن چنانکہ (بستن فرزند در مہد) (اردو) سلانا۔ لٹانا۔ بٹھانا۔

بستن آب مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی دادن آب و سیراب کردنش مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی چہارم دہمش (ظہوری ؎) نمیدانم چہ آبست این کہ برگشت جگر بستم ز گرزان جز خوشہای دانہ اخگر برنمی خیزد (دولہ ؎) در چمن از طراوت حسنش ز آب بر روی ارغوان بستم ز (قدسی ؎) آن نہالی کہ نبود آب گہر لایق او ز بست دہقان اجل آب بپا از تبرش ز (ظہوری ؎) کسی گشتہ از نخل جان بہرہ یاب ز کہ از جوی مہرت ببرو بستہ آب ز مؤلف عرض کند کہ (آب بچیزی بستن) در مصدر وہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بچیزے بستن۔

بستن آب از چیزی و بر کسی مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد و بہار (بذیل بستن)

بمعنی باز داشتن آب از چیزی و برکسی مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و چہارم بستن است
(محتشم کاشی ؎) گر از خمار دہم جان عجب مدار
ایدل ؛ کہ ساقی از لب من آب زندگانی بست ؛
(فغانی ؎) بعمر دادہ راضی باش و ملک جاودان
کم خواہ ؛ کہ آب زندگانی بر سکندر زمن گنہ بستند
(شفیع ؎) آب بر روی امام خویش بستند آن
سپاہ ؛ پس بآب تیغ شستند از جنبش گرد راہ ؛
مخفی مباد کہ (آب از چیزی بستن) و (آب بر چیزے
بستن) در مدودہ بجایش گذشت (اردو) دیکھو
(آب از چیزی بستن) ۔

بستن آب در جوی | مصدر اصطلاحی ۔
بقول موارد و بحر (بذیل بستن) رساندن آب در
جوی باشد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی
پانزدہم بستن است و خصوصیت جوی نباشد
بعوض آن حوض یا نہر و امثال آن ہم استعمال
توان کرد (صائب ؎) اگر نہ روی تو آئینہ را
دہد پرواز ؛ دگر کہ آب درین جوئبار می بندد ؛
مخفی مباد کہ بخیال ما سند بالا متعلق بہ (بندیدن
آب در جوی) باشد ۔ واضح باد کہ (آب بستن در
جوی) بجایش گذشت (اردو) دیکھو آب بجو بستن

بستن آبلہ | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد
(بذیل بستن) برآوردن آبلہ باشد **مؤلف**
عرض کند کہ پیدا کردن آبلہ و متعلق بمعنی ششم
بستن است (محمد میرک نظمی ؎) دی وعدۂ
وصلش چو زبان گلہ بست ؛ جانم ز صبوری کمر
حوصلہ بست ؛ چندان رہ انتظار را پیمودم ؛
کز اشک پیاپے مژہ ام آبلہ بست ؛ (اردو)
آبلہ پیدا کرنا ۔ اردو محاورے میں اس کے لازم
کا استعمال ہے یعنی (چھالا پڑنا) بقول آصفیہ
آبلہ کا نمودار ہونا ۔

بستن آدمیت را برکسی | مصدر اصطلاحی ۔
بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی قرار دادن آدمیت
برکسی **مؤلف** عرض کند کہ آموختن آدمیت بہ کسے

باشد و این مجاز است و بمعنی حقیقی چسپاندن آئینہ
بکسی و این متعلق است بہ معنی پنجم بستن (شفیع اثرؔ ؎)
برنگی عارض انداز قابلیت مردم و نبا کہ نتوان
چون حنا بستن بر ایشان آئینہ را (اردو)
بستن کو آئینہ سکنا۔

بستن آئین | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی زینت دادن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی آئین قائم کردن است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن و کنایہ باشد بمعنی بیان
کردہ موارد (عثمان بخاری ؎) ماہ فروردین
و بپای بہشت آوردہ است کہ تا بہ بندد ہمہ
اطراف جہان را آئین کہ مخفی مباد کہ آئین بستن
بہمین معنی در مدوودہ گذشت (اردو) دیکھو
آئین بستن۔

بستن آئینہ | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذکر
این (بذیل بستن) بمعنی بخشش کردہ مؤلف
عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ہجدہم (بہ ر
چاچی ؎) ماہ سر بنجوق کمانش ز رخ خویش کہ
آئینہ ز ربست برین طاق مقرنس کہ مخفی مباد
کہ آئینہ بستن بجایش گذشت و این شامل است
بہر دو معنیش (اردو) دیکھو آئینہ بستن۔

بستن اثر | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی دادن اثر مؤلف عرض
کند کہ اثر قائم کردن است و متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن۔ مخفی مباد کہ (اثر بستن) بجایش گذشت
و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو اثر بستن

بستن اساس | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی قائم کردن اساس و
تعمیر کردن مؤلف گوید کہ متعلق بہ معنی ہجدہم
بستن است (نظامی ؎) زمینی کہ دارد بر
بوم سست کہ اساسی برو بست نتوان درست کہ
مخفی مباد کہ (اساس بستن) بجایش گذشت
(اردو) دیکھو اساس بستن۔

بستن اشعار | مصدر اصطلاحی۔ بقول

موارد (بذیل بستن) بمعنی گفتن اشعار و موزون کردنش **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (تاثیر ۵) قسمت بنظم روزی ما را حواله کرده ام سند رمق به بستن اشعار بسته ام صاحب بحر و وارسته ہر دو این را (بستن شعر) قائم کرده اند (اردو) اشعار موزون کرنا شعر کہنا

بستن افسانه | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ترتیب دادن افسانه باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی سیزدہم بستن مخفی مباد که (افسانه بستن) بجایش در مقصوره گذشت و سند این ہم ہمدر انجا مذکور (اردو) دیکھو افسانه بستن -

بستن اندازه | مصدر اصطلاحی - صاحب موارد بذیلش بستن گوید که بمعنی آراستن و ترتیب دادن اندازه باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن - **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی دہمش یا یازدہمش یعنی اندازه کردن یا قیاس قائم کردن مخفی مباد که (اندازه بستن) در مقصوره بجایش گذشت و سند این از فغانی بر معنی دوم اندازه مذکور (اردو) دیکھو اندازه بستن -

بستن بار | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بر آوردن بار **مؤلف** عرض کند که پیدا کردن بار متعلق به معنی ششم بستن است و مرادف (بستن ثمر) سند این از صائب بر (بستن غنچه) می آید - مخفی مباد که اگرچه (بار بستن) بجایش گذشت ولیکن در آن بمعنی تہیه سفر است متعلق به معنی اول بار و آ متعلق بمعنی دہم بار است (اردو) ثمره پیدا کر بار وار ہونا - بار ور ہونا - دکن میں ثمره دار ہونا (بار لانا) کہتے ہیں -

بستن بارگاه | مصدر اصطلاحی - بقول موارد (بذیل بستن) بار کردنش **مؤلف** گ که بارگاه بمعنی چارمش بمعنی عماری گذشت بستن عماری بر پیل یا قائم کردنش بر روی

متعلق بمعنی اوّل یا ہیجدہمش ہمان (بارگاہ برپیل بستن) است کہ بجایش گذشت وسند این ہم ہمانجا مذکور (اردو) دیکھو (بارگاہ برپیل بستن) عماری باندھنا۔

بستن بخود و برخود | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن بخود (جریاء) سرشک دیدۂ گریان نہ شد نسیہ انم کہ بستہ است بخود این قدر چرا گوہر کہ (سالک یزدی ۵) من در مین دریا دلی بر خود نہ بستم چون حباب کہ گر شکستی می خورم در بند تاوان نیستم کہ مؤلف عرض کند کہ علاقہ دادن و متعلق کردن چیزی بخود باشد متعلق بمعنی شانزدہم بستن چنانکہ (بستن دل) کہ می آید۔ مخفی مباد کہ (بخود بستن) بجایش گذشت بہ اختلاف نازک در معنی کہ نتیجہ تقدیم و تاخیر الفاظ است در محاورہ۔ وہمچنان (برخود بستن) ہم (اردو) اپنی جانب متوجہ کرنا اپنے سے متعلق کرنا۔ کسی چیز کا تعلق اپنے ساتھ پیدا کرنا۔

بستن بدار | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی کشیدن بردار مؤلف عرض کند کہ بمعنی بست و نہم بستن است (لسانی ۹ع) ز خطا شحنۂ ملک ستم بستہ بدار کہ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز کہ (اردو) کھینچنا۔

بستن برقع | مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (ذیل بستن) گوید کہ بمعنی برقع افگندن و انداختن است مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و ہفتم و جا دارد کہ بامعنی ہیجدہم متعلق کنیم (سید حسین خالص ۵) برقع برخ ز دیدن ما از خدا بند کہ بر روی باغبان در این باغ را بند کہ مخفی مباد کہ این سند (بندید برقع) باشد۔ واضح باد کہ (برقع بستن) بجایش گذشت (اردو) دیکھو برقع بستن۔

بستن برکار کسی را | مصدر اصطلاحی۔

بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی متقرر کردن کسی را
برکاری مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی
ہجدہم بستن (صائب ے) موم گردد سنگ خارا
کفش چون کوہکن بر روی گرم کارفرما ہر گرا برکار
بست بر مخفی مباد که (برکار بستن کسے را) بجای
خودش گذشت (اردو) دیکھو برکار بستن کسی را

بستن پارسائی بر خود | مصدر اصطلاحی
بقول بحر خود را بہ تکلف پارسا وانمودن مؤلف
عرض کند که متعلق بمعنی ہجدہم بستن است که
خود را پارسا قرار دادن وظاہر کردن باشد
حیف است که سند استعمال پیش نه شد (اردو)
اپنے آپ کو پارسا ظاہر کرنا۔

بستن پیرایه | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن پیرایه
مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی نہم بستن
است (سعدی ے) حریف مجلس ما خود ہمیشه
دل می برد که علی الخصوص که پیرایه بر وبستند
(اردو) لباس اور زیور پہنانا۔ آراسته کرنا۔

بستن تار و پود | مصدر اصطلاحی۔ قائم
کردن تار و پود است متعلق بمعنی ہجدہم بستن
صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن
وساز کردن تار و پود نوشته بر سند خود غور کن
(صائب ے) تار و پود مخمل از خواب پریشان
بسته اند بر دست و بالین کین شکر خواب پر…
بسته اند بر مؤلف عرض کند که در مصرع
دوم۔ بستن بمعنی اول است (اردو) تار و…
قرار دینا۔ تانا بانا قرار دینا۔

بستن تازگی | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی تازگی دادن مؤلف
عرض کند که قائم کردن تازگی است متعلق
بمعنی ہجدہم بستن (ظہوری ے) بر و تاز…
آنچنان بسته آب بر که لغو بر در سایه اش…
آفتاب بر (اردو) تازگی قائم کرنا۔ تاز…

بستن تپ | مصدر اصطلاحی۔ بقول

(بذیل بستن) بمعنی ازالہ تپ است مؤلف عرض
کند کہ متعلق باشد بمعنی بست و پنجم بستن (صائب
ع) چہ می لرزی زبیم مرگ بر خود بادہ پیش آور
کہ این تپ لرزہ را یک ساغر سرشار می بندد (ق
(مقیما ع) نمی آید ز کس این کار جز بادام چشم
او ، تب آز دل بیمار را از یک نظر بستن ، مخفی
مباد کہ سند اول برای (بندیدن تپ) است
نہ بستن (اردو) بخار کو دفع کرنا ۔ زائل کرنا ۔
روکنا ۔

بستن تحفہ مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد
(بذیل بستن) بمعنی آراستن و ترتیب دادن
تحفہ باشد متعلق بمعنی سیزدہم بستن مؤلف
عرض کند کہ قرار دادن تحفہ متعلق بہ معنی ہیجدہم
بستن (والہ ہروی ع) تحفہ ز جان بستہ ام
نثار ہری را ، ز دم روح القدس بہار ہری
را ، (اردو) تحفہ قرار دینا ۔

بستن ترانہ مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی سرودن ترانہ مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ششم بستن
است (محمد حسن خان حسن ع) زگل بسینۂ
بلبل ہزار خار شکست ، ہاکنون ترانہ بوصف
بہار می بندد ، ہم او گوید کہ درین شعر بستن
را بمعنی سیزدہمش توان گرفت مؤلف
عرض کند کہ تعلق بمعنی بست و ششم بہتر از سیزدہم
است ۔ مخفی مباد کہ سند بالا برای (بندیدن
ترانہ) باشد نہ بستن (اردو) گیت گانا ۔

بستن تقصیر مصدر اصطلاحی ۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی نہادن تقصیر
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہیجدہم
بستن (علی خراسانی ع) طبع تو جاہل اگر
باشد گناہ بادہ چیست ، بر گلوی شیشہ نتوان
بست تقصیر ترا ، (اردو) قصور قرار دینا
الزام رکھنا ۔

بستن تمنا مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد

(ندیل بستن) بمعنی تمنا کردن مؤلف عرض
کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن (فغانی ؎) ہر دل
کہ زدار الثمر حسن و فا جست ز سودای خطا کرد
وتمنای تبہ بست ز (اردو) تمنا کرنا۔

بستن توپ مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ندیل بستن ریختن توپ بر قالب مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و یکم بستن است
(محمد طاہر نصیرآبادی در احوال محمد بیگ فرصت
نثر) او تصرفات مرغوب در بستن توپ کردہ
(اردو) توپ ڈھالنا۔

بستن تہمت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۲۲۴۴)
تہمت کردن است متعلق بہ معنی دہم بستن
وسند این از تاثیر بر (بستن سخن) می آید (اردو)
تہمت جوڑنا۔ دھرنا۔ دینا۔ لگانا۔ دیکھو انداختن تہمت (اتہام
دینا۔ رکھنا۔ لگانا) بقول آصفیہ تہمت لگانا۔ بہتان لینا۔

بستن ثمر مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ندیل بستن) بمعنی برآوردن ثمر است مؤلف
عرض کند کہ پیدا کردن ثمر متعلق بہ معنی ششم بستن
(صائب ؎) سنگ می بارد از افلاک ندانم دیگر ز
نخل امید کہ امروز ثمری بندد ز مخفی مباد کہ این
سند (بند بدین ثمر) باشد نہ بستن (اردو) بار آور
ہونا۔ دیکھو بستن بار۔

بستن جاروب مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد ندیل (دبستن) گوید کہ بمعنی جاروب کشیدن
است و او بستن را بمعنی کشیدن قائم
کردہ (ظہوری ؎) در کنج غم ظہوری جاروب
آہ بستم ز از سینہ پاک رفتم فکر خیال مردم ز مؤلف
عرض کند کہ حقیقۃً این متعلق بمعنی اول است
یعنی درست کردن جاروب از شاخ ہای باریک
و درسن باشد ولیکن متعلق بہ معنی دہم ہم توان
کرد کہ جاروب کردن بمعنی جاروب کشیدن
محاورہ زبان است و ضرورت ندارد کہ بوثیقۂ این
بستن را بمعنی کشیدن قائم کنیم (اردو) جھاڑو دینا
دیکھو (برداشتن جاروب)۔

بستن جاگه مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) آراستن جاگه متعلق به معنی سیزدهم بستن **مؤلف** عرض کند که با معنی هجدهم هم متعلق میتوان کرد (فغانی ؎) به تخت جم نی گنجید ذات قهرمان الحق ٭ بعزت خانهٔ عرش مجیدش جاگه بستند ٭ (اردو) جاے قائم کرنا۔ جاے آراسته کرنا۔

بستن جمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی مقرر کردن جمع **مؤلف** عرض کند که متعلق معنی هجدهم است که قرار دادن و مقرر کردن هر دو یکی است (تاثیر ؎) کسی که از دل عاشق قراری طلبد ٭ ز مال جمع بملک خراب می بندد ٭ مخفی مباد که این سند (بندیدن جمع) است نه بستن (اردو) جمع مقرر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن چاک در چیزی مصدر اصطلاحی صاحب موارد (ذیل بستن) ذکر این کرده گوید که بمعنی چاک انداختن در چیزی **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی بست و هفتم وجا دارد که متعلق بمعنی هجدهم کنیم (ظهوری ؎) اجل ا توان چاک در جیب بست ٭ اگر دامن دل ... بست ٭ (اردو) شگاف ڈالنا۔

بستن حجله مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی آراستن حجله باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی سیزدهم بستن است (عالی ؎) عقد بکر فکر را با عالی امشب بسته اند ٭ حجله باید از صفای خانهٔ دامم بست ٭ (اردو) حجله آراسته کرنا۔

بستن حرف مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی ساخته گفتن **مؤلف** عرض کند که نقل حکایت کردن است متعلق به معنی بست و دوم بستن و بمعنی ساخته گفتن از لفظ تازه پیدا میشود و متعلق بمعنی بیست و دوم بستن که مجهول گفتن است (قدسی ؎) از زبان من

غرضگو گر نہ حرف تازہ دبست ٭ یا را اوراق تغافل
راچہ شیرازہ بست ٭ (اردو) کسی کی زبان سے
نقل حکایت کرنا یعنی یہ کہنا کہ فلان شخص
نے یہ کہا ہے۔

بستن حصار مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن وساز کردن
حصار است متعلق بمعنی ہجدہم بستن مؤلف
عرض کند کہ ما ہمہ را انجا اختلاف خود ظاہر کردہ
ایم وقطع نظر ازان می گوئیم کہ بستن بمعنی بنا کردن
بر نشان ہفتمش گذشت وبخیال ما این متعلق
بانست (صائب ؎) عکس رخ تو آینہ را
چون نگار بست ٭ برگرد شہر حسن ز آہن حصار
بست ٭ (اردو) حصار قائم کرنا یا تعمیر کرنا۔

بستن حکایت مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد ترتیب دادن حکایت مؤلف عرض
کند کہ متعلق بمعنی سیزدہم بستن است (حافظ
شیرازی ؎) جملہ وصف عشق من بود است
وحسن روی تو ٭ آن حکایت ہا کہ از فرہاد
شیرین بستہ اند ٭ (اردو) حکایت مرتب
کرنا۔ قصہ وحکایت کا ترتیب دینا۔

بستن حنا مصدر اصطلاحی۔ بقول موا
رد (بذیل بستن) بمعنی علاقہ دادن حنا بدست و
مؤلف عرض کند کہ حنا بر دست وپا مالید
وچسپاندنش تا دست وپا رنگ گیرد متعلق بمع
ہنجم بستن است (اشرف ؎) از دلم بسکہ گِر
تو خون می آید ٭ پنجہ شانہ حنا بستہ برون می
(صائب ؎) بہ بیداری نمی آید ز شوخی بر
پایش ٭ گر مشاطہ در خواب آن پری رو را حنا
٭ مخفی مباد کہ سند صائب متعلق بہ ابستن حنا
است کہ می آید ومصدر بستن را ازان ہیچ تعلق
نیست (اردو) مہندی لگانا۔

بستن خار چین مصدر اصطلاحی۔ بقول
چین
موارد (بذیل بستن) بمعنی ساختن وساز کردن
است مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش متعلق

بمعنی بجد ہم بستن (ملا نیر ٥) نیاید تا کف
گلچین بر و دست ؎ ز مژگان باغبانش تا رچین
بست ؎ (اردو) خار بست قائم کرنا۔ کانٹوں کی
باڑھ قائم کرنا۔ لگانا۔

(الف) بستن خبر | مصدر اصطلاحی۔
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن
مؤلف عرض کند کہ نقل خبر کردن من وجہ
متعلق بمعنی بست و دوم بستن است (ظہوری
٥) مژدۂ وصل ضرور است تو ہم باور کن ؎
از زبان تو ظہوری کہ خبری خواہم بست ؎ گفتنی ہا کہ

(ب) بستن خبر از زبان دیگری | نقل کردن
خبری کہ از زبان دیگری شنیدہ شد و سند ہمان
ہم ہمان کہ گذشت پس مجرد (الف) را ہمین
تکمیر ہم (اردو) (الف) نقل کرنا۔ کہنا (ب)
کسی خبر کو کسی کی زبان سے نقل کرنا۔

بستن خضاب | مصدر اصطلاحی۔ مراد
(بستن وسمہ) کہ می آید و متعلق بمعنی پنجم بستن
(دوالہ ہروی ٥) بہ کہکشان کہ کہن چرخ راست
ریش سفید ؎ ز کون خصم چو رمح توکس خضاب
نہ بست ؎ **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بستن
حنا) کہ گذشت (اردو) خضاب لگانا۔ کرنا۔

بستن خم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد
(ذیل بستن) بار کردن خم باشد **مؤلف** عرض
کند کہ متعلق است بمعنی یازدہم بستن (فردوسی
٥) بفرمود تا بر درش گاودم ؎ زدند و بہ
بستند بر پیل خم ؎ (اردو) خم لادنا۔

بستن خواب | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی شوراندن خواب
مؤلف عرض کند کہ بمعنی حائل و مانع شدن
است متعلق بہ معنی بست و ہشتم بستن (حیاتی
گیلانی ٥) ز بسکہ بیتو نشینم دو چشم حیرت باز
؎ گمان برم کہ مگر خواب بستہ اند مرا ؎ (اردو)
نیند کا مانع ہونا۔ نیند آنے نہ دینا۔

بستن خود را | مصدر اصطلاحی۔ بہار این را

بذیل معنی پنجم بستن آوردہ یعنی پیوند کردن۔ مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم اوست یعنی قائم کردن خود را (محسن تاثیر ؎) بعشق خوش تماشان سوزن دوزند ورا مانم ؎ کہ گر صدرہ کنندم دور خود را باز می بندم ؎ (اردو) اپنے کو قائم کرنا۔

بستن خوشہ دانہ را مصدر اصطلاحی بقول صاحب موارد (بذیل بستن) بمعنی برآوردن خوشہ دانہ را مؤلف عرض کند کہ پیدا کردن خوشہ دانہ را متعلق بہ معنی ششم بستن (قائم مشہدی ؎) خوشہ من دانہ گر بندد دل پروانہ است ؎ برق را در خرمن من رنگ رو کاہی شود ؎ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بمصدر (بندیدن) است نہ بستن (اردو) خوشہ کا دانہ کو پیدا کرنا۔

بستن خون مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی بستہ شدن خون مؤلف عرض کند کہ بمعنی بند شدن خون است متعلق بمعنی ہشتم بستن (کلیم ؎) جز خاک کوی دوست کہ نتوان ازان گذشت ؎ از چاک سینہ بستن خونم دواند اشت ؎ (اردو) خون کو روکنا۔

بستن خویش را مصدر اصطلاحی۔ بہار این را بذیل معنی ششم بستن آوردہ کہ برآوردن است مؤلف عرض کند کہ بخیال ما متعلق بہ معنی شانزدہم اوست کہ متعلق کردن باشد (انصاری ہمدانی ؎) چو دریا خشک لب باشد ز بخت شور اگر صدرہ ؎ چو کشکول گدائی خویش را بپا خدا بندم ؎ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن خویش را) است نہ بستن (اردو) اپنے کو متعلق کرنا۔

بستن خیال مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی خیال کردن مؤلف گوید کہ مقصود ہمین قدر است کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (صائب ؎) خیال بوسہ آن گردن بلند مبند ؎ لبے کہ میرسد اینجا لب گریبانست ؎ مخفی مباد کہ ما این سند را متعلق بہ (بندیدن خیال) دانیم

باقی خالی از معنی سند (خیال بستن بچیزی) پیدا می شود که متعلق با معنی شانزدهم است یعنی خیال را متعلق کردن است بچیزی۔ انچه صاحب بحر معنی (خیال بستن) بر نشان چهارم بستن قائم کرده است معنی نیست که از همین سند تسامح کرده حقیقت اینست که مجرد (بستن خیال) را بمعنی (خیالی کردن) گرفتن غلط نباشد ولیکن ترکیب الفاظ شعر در سند بالا تقاضای آن نمی کند که این را متعلق به معنی شانزدهم کنیم که (خیال بوسه بگردن بلند بستن) مراد از خیال بوسهٔ گردن بلند کردن است پس معنی بیان کردهٔ موارد حاصل آن است (اردو) خیال کرنا۔ خیال کو کسی چیز سے متعلق کرنا۔

بستن داغ | مصدر اصطلاحی بقول موارد نهادن داغ **مؤلف** عرض کند که قائم کردن داغ و داغدار کردن متعلق به معنی هجدهم بستن است (مفید طلبی ۵) بدل صد داغم از هر تار کاکل می توان بستن ؕ بابن تار محبت دسته گل میتوان بستن ؕ مخفی مباد۔ جا دارد که در هر دو مصرع بستن را بنظر معنی لفظی با معنی اولش متعلق کنیم که وجود لفظ تار تقاضای آن می کند فتامل (اردو) داغ قائم کرنا۔

بستن دانه خوشه را | مصدر اصطلاحی بقول صاحب موارد بر آوردن دانه خوشه را (صائب ۵) زبان شکوه بود حاصل برومندی تو ز خوشه بستن هر دانه می توان دریافت ؕ (وله ۵) فیض ما دیوانگان کم نیست از ابر بهار ؕ خوشه بندد دانه زنجیر در زندان ما ؕ **مؤلف** عرض کند که پیدا یا قائم کردن دانهٔ خوشه را باشد متعلق به معانی ششم یا هجدهم بستن (اردو) دانے کا خوشہ پیدا کرنا۔

[بستن] در | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد ندیل بستن بمعنی مسدود و بند کردن در باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی هشتم بستن است (صائب ؎) بجز چشمش که چشم از دیدن من از حیا بندد دیگر کدام آشنا دیدی که در بر آشنا بندد ﴿ مخفی مباد که این سند (بندیدن در) باشد نه بستن (اردو) دروازہ بند کرنا۔

بستن دروغ | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ندیل بستن) دروغ نهادن بر کسی **مؤلف** عرض کند که کنایه باشد از قائم کردن الزام دروغ نه بسته کسی و تهمیم کردن آنرا متعلق به معنی اهدهم بستن۔ (شیخ اوحدی ؎) دل چون بدید موی میان تو در کمر ﴿ گفتا دروغ بین که برین راست بسته اند ﴿ (اردو) جھوٹ قرار دینا۔

بستن دستهٔ گل | مصدر اصطلاحی۔ (۱۴۴۲)

دستهٔ گل درست کردن و این متعلق است بامعنی اول که حقیقی است وسند این از مفید بلخی بر (بستن داغ) گذشت (اردو) گلدسته باندھنا۔ بنانا۔

بستن دکان | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ندیل بستن) بمعنی بند و مسدود کردن دکان باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی هشتم بستن است از قبیل (بستن در) (تاثیر ؎) کمر بناز تو آن پر مجاب می بندد ﴿ دکان جلوه گری آفتاب می بندد ﴿ مخفی مباد که این سند (بندیدن دکان) است نه بستن۔ (اردو) دوکان بند کرنا۔

بستن دل | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (تعلق دل باکسی و چیزی پیدا کردن) **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی شانزدهم بستن است (سعدی ؎) نباید بستن اندر چیز و کس دل ﴿ که دل برداشتن کاریست

مشکل (فردوسی ے) دل رزم جویش به بست اندر آن ٭ که لشکر کشد سوی مازندران ٭ (صائب ے) منعم از دل بستگی آزار دنیا می کشد ٭ تا گهر دارد صدف تلخی ز دریا می کشد ٭ (وله ے) جمعے که دل بطرۂ طرار بسته اند ٭ اوّل کمر بہ کشتن زنار بسته اند (اردو) لفظی معنی۔ دل باندھنا دکن میں مستعمل ہے اور محاورۂ اردو میں دل لگانا۔ بقول آصفیہ تعلق خاطر پیدا کرنا۔ دل بستن کا ترجمہ۔ دل جمانا۔ دل مشغول کرنا۔

بستن دم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی بند کردن دم باشد۔ **مؤلف** عرض کند که متعلق است بمعنی ہشتم بستن یعنی حبس دم کردن (واله ہروی ے) دیده را مژگان زبانست ونگه عرض نیاز ٭ نیستم از گفتگو خاموش اگر دم بسته ام ٭ (حکیم شفائی ے) دم بسته اند گرچه کنم شان نوازشی ٭ کو بی زخمه ام سرود نخیزد ز تار شان ٭ (اردو) دم بند کرنا۔ دیکھو بر انداختن دم (حبس دم کرنا) سانس روکنا۔

بستن دیوار | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن وقائم کردن دیوار باشد متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم بستن۔ صاحب موارد (ذیل بستن) این را بمعنی ساختن وساز کردن دیوار آورده (ناصر خسرو ے) ریزم ز عشقت آبرو تا خاک را ہست گل شوخ ٭ در پیش چشم دلبران دیوار بندم عاقبت ٭ **مؤلف** گوید که ناصر خسرو برای (بندیدن دیوار) است نه بستن (اردو) دیوار اٹھانا دیکھو (برداشتن دیوار)

بستن ذخیره | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی جمع کردن ذخیره باشد **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی سی ام بستن (سنجری کاشی ے) تا سال دگر ذخیره بندم ٭ ہر سال ز ارمغان تنه ٭

بادارد که این را متعلق بمعنی دہم کنیم که ذخیرہ
کردن ہم محاورۂ زبان است ـ مخفی مباد که
سند بالا متعلق بہ (بندیدن ذخیرہ) باشد نہ
بستن (اردو) ذخیرہ جمع کرنا ـ

بستن راہ | مصدر اصطلاحی ـ بقول
محاورہ (بذیل بستن) بمعنی بند و سد و
کردن راہ باشد مؤلف عرض کند که
متعلق بہ معنی ہشتم بستن (حافظ شیرازی ؎)
فریاد که از شش جہتم راہ بہ بستند ؎ آن خال
وخط و زلف و رخ و عارض و قامت ؎
(اردو) راستہ بند کرنا ـ

بستن رو | مصدر اصطلاحی ـ بقول محاورہ
(بذیل بستن) بمعنی پنہان کردن روی باشد
مؤلف عرض کند که متعلق بہ معنی بست و
سوم بستن است (حافظ شیرازی ؎) شیدا
ازان شدم که نگارم چو ماہ نو ؎ ابرو نمود و
جلوہ گری کرد و رو بہ بست ؎ (اردو) منہ چھپانا ـ

بستن روزہ | مصدر اصطلاحی ـ بقول
محاورہ بذیل بستن بمعنی روزہ داشتن است
مؤلف عرض کند که متعلق بمعنی نوزدہم
بستن (میر خسرو ؎) من بیقرار ماندہ و تو
برقرار خویش ؎ درویش روزہ بستہ و حلوا
ہنوز خام ؎ (اردو) روزہ رکھنا ـ

بستن زبان | مصدر اصطلاحی ـ بند
کردن زبانست متعلق بہ معنی ہشتم بستن و
سند این از (محمد میرک نظمی) بر دلبستن آبلہ
گذشت (ظہوری ؎) زعرض حال بکارم
چہ عقدہا افتاد ؎ بہ برکشادن آن بستہ
زبان ندر است ؎ (اردو) زبان بند کرنا

بستن زنار | مصدر اصطلاحی ـ بقول
محاورہ (بذیل بستن) بمعنی پوشیدن زنار
در گلو یا کمر (ظہوری ؎) ظہوری دگر راہ
زلف کیست ؎ که زنار می بندد ایمان ما ؎
گوید که این سند (بندیدن زنار) است

و متعلق بہ معنی نہم بستن (اردو) زنّار پہنانا دکن میں زنّار باندھنا مستعمل ہے۔

بستن زنجیر | مصدر اصطلاحی۔ بقول مواد (ذیل بستن) بمعنی انداختن زنجیر **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی بست و ہفتم بستن است (ابو رجا چی ؎) پر وین زیپہ پنہان شد درس لعل شکر بارش ئو زنجیر کہ بست از شب گرد مہ رخسارش ئو بخیال ما این متعلق بمعنی اوّل ہم توان کرد (اردو) زنجیر ڈالنا۔

بستن زیور | مصدر اصطلاحی۔ بقول مواد (ذیل بستن) پوشاندن زیور **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی نہم بستن است (غزنوی ؎) کشا و صورت دولت بشکر شاہ دہان ئو چہ بست زیور اقبال بر عروس جہان ئو (اردو) زیور پہنانا۔

بستن سخن | مصدر اصطلاحی۔ بقول مواد (ذیل بستن) بمعنی ساختہ گفتن **مؤلف** عرض کند کہ نقل سخن کردن و سخن را بہ دیگری متعلق کردن متعلق بمعنی شانزدہم و بست و دوم بستن است (تاثیر ؎) بیجا سخن از زبان جانان بستن ئو باشد تہمت بستر پنہان بستن ئو با آن دو لب ار سخن نگوید چہ عجب ئو ما بین دو عید عقد نتوان بستن ئو (اردو) نقل سخن کرنا۔

بستن سخن بچیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول مواد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن سخن بچیزی **مؤلف** عرض کند کہ این متعلق است بہ معنی بست و دوم بمعنی گفتن و موزون کردن سخن (فیضی ؎) [illegible] بکنہ او بست ئو بر کنگر شعلہ تار مو بست [illegible] شعر کہنا۔ شعر لکھنا۔ مضمون باندھنا۔ [illegible] کرنا (شعر باندھنا) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سد | مصدر اصطلاحی۔ بنا کردن و قائم ساختن سد باشد متعلق بمعنی ہفتم یا ہجدہم

بستن صاحب موارد ذیل بستن این را بمعنی ساختن وساز کردن سد نوشته **مؤلف** عرض کند که ما با او اتفاق نداریم (صائب ؎) خاکیانی که بهاری تن کوشیده نادر ره آب بقا سد سکندر بستند ہ (وله ؎) بهر خاموشی سد کردم رخنۂ دل ما ہ که این سد هر که می بندد سکندر می تواند شد ہ بخیال ما سند دوم برای (بندید ص) باشد نه بستن (امیر خسرو ؎) رفت و باورنگ سکندر نشست ہ از صف پیلان سد یاجوج بست ہ (اردو) سد قائم کرنا - بند باندھنا صاحب آصفیه نے (باندھنا) کے ذیل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

بستن سر بر دار | مصدر اصطلاحی - قائم کردنش بر دار است متعلق به معنی ہجدہم بستن سند این بر (بستن گل بر سر دستار) می آید (اردو) دار پہ لٹکانا - دار پر چڑھانا -

بستن سیاست | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی روان کردن سیاست یعنی جاری کردنش **مؤلف** عرض کند که متعلق به معنی سی و یکم بستن است و جا دارد که متعلق کنیم به معنی ہجدہم (ابو الفرج رونی ؎) فلک سیاست او بسته بر شهور و سنین ہ زمانه طاعت او بسته بر قلوب و رقاب ہ (اردو) سیاست جاری کرنا - سیاست قائم کرنا -

بستن سیلی | مصدر اصطلاحی - بقول موارد خوردن سیلی بر رخ **مؤلف** عرض کند که واقع شدن و عائد شدن سیلی متعلق به معنی سی و دوم بستن (ظهوری ؎) سیلی باد بر رخ او بست ہ که چراغ از چراغ چشمش جست ہ (اردو) طمانچہ - تھپڑ - لگنا - صاحب آصفیه نے اس کے متعدی کا ذکر کیا ہے -

بست نشستن | مصدر اصطلاحی - صاحب فدائی که از علمای معاصر عجم بود می فرماید که گناه گاری در پرستش گاه یا در خانه بزرگی

بہ پناہ می رود وہمانجا می ماند تاکسی را ہراو دستی نرسد وکارش درست شود **مؤلف** عرض کندکہ حقیقت این را بہ معنی ہفتم **بست** عرض کردہ ایم۔ پس معنی لفظی این ور پناہ آمدن است و بس **(اردو)** پناہ میں آنا۔

بستن شعر | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وبحر از عالم (معنی بستن) **مؤلف** عرض کند کہ این ہمانست کہ بر (بستن اشعار) مذکور شد **(اردو)** دیکھو بستن اشعار۔

بستن شکر در چیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر منجمد شدن شکر است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم بستن وجا دارد کہ بمعنی پیدا شدن شکر گیریم متعلق بہ معنی ششم (صائب ؎) زاندم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد ؎ در نیشکر زرعشۂ غیرت شکر نہ بست ؎ **(اردو)** شکر جمنا۔ شکر پیدا ہونا۔

بستن شگوفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن شگوفہ بہار این را بمعنی ایجا دکردن گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن شگوفہ باشد متعلق بمعنی ششم بستن (فیضی ؎) فیض تو بر دباد شگیر ؎ بست از گل خون شگوفہ شیر ؎ **(اردو)** شگوفہ پیدا کرنا۔

بستن شورش | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی شورش انگندن **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بمعنی بست و ہفتم بستن است وجا دارد کہ بامعنی ہجدہم متعلق کنیم (ظہوری ؎) در بہار حسن دور خطی از سر گرفت ؎ شوق بر انجام عالم شورش آغاز بست ؎ **(اردو)** شورش قائم کرنا۔ پیدا کرنا۔

(۳۲۱) **بستن شیرازہ** | مصدر اصطلاحی۔ درست کردن شیرازہ وجمع کردن اوراق متعلق بہ معنی اول است وسند این از قدسی بر (بستن

حرف) گذشت (اردو) شیرازه باندھنا۔

بستن طاعت مصدر اصطلاحی۔ بمعنی قائم کردن طاعت متعلق بمعنی دوازدہم بستن ... (بستن سیاست) گذشت (اردو) طاعت لازم کرنا۔

بستن طاق مصدر اصطلاحی۔ بنا ی طاق کردن یا قائم کردن طاق متعلق بمعنی ہفتم یا ہیجدہم ... است صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی ساختن وسازکردن قیاسا نوشته ... تائید ما می کند (صائب ے) طاق ابروی ترا تا بست معمار قضا٭ روی من از قبلۂ اسلام برگردیده ماند٭ (اردو) طاق بنانا۔ تعمیر کرنا۔ قائم کرنا۔

بستن طراز مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بستن نگار) است که می آید متعلق به معنی دہم بستن آنچه صاحب موارد نذیل بستن این را بمعنی طرازِ ساختن وسازکردن آورده قابل نظر است (جامی ے) یکی گفتا ہما نا سحر سازی٭ زسحرش بسته بر دامان طرازی٭ (نظامی ے) طراز آفرین بستم قلم را٭ زدم بر نام شاہنشه رقم را٭ (اردو) نقش قائم کرنا۔ نقش کرنا۔

بستن طلسم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد نذیل بستن بمعنی ساختن وسازکردن طلسم است مؤلف عرض کند که قائم کردن ووضع کردن آن است (سلیم ے) ہیچکس معمر کر شهرت بمنون نشکست٭ این طلسمی است که بر نام سلیمان بستند٭ (اردو) طلسم قائم کرنا۔ (طلسم باندھنا) دکن میں کہتے ہیں۔

بستن طمع مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (نذیل بستن) بمعنی طمع کردن مؤلف عرض کند که متعلق به معنی دہم بستن است (شاہی ے) ما دل بچین زلف دل آرام بسته ایم٭ در بادۂ لبش طمع خام بسته ایم٭ (اردو) طمع کرنا۔

بستن عقد مصدر اصطلاحی۔ بمعنی لفظی

عقد کردن متعلق بہ معنی دوم بستن وکنایہ از متصل کردن ووصل کردن دو چیز باشد سند این از تاثیر (بستن سخن) گذشت (اردو) عقد باندھنا۔

بستن علم | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نصب کردن علم **مؤلف** عرض کند کہ قائم کردن علم است متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (میر خسرو ؎) وزیر چتر سیاہ آید آفتاب برون ٭ علم بکنگر نیلی حصار بر بندد ٭ مخفی مباد کہ سند بالا متعلق بہ (بندیدن علم) است نہ بستن (اردو) علم قائم کرنا۔ کھڑا کرنا۔

بستن غنچہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی برآوردن غنچہ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا کردن غنچہ متعلق بہ معنی ششم بستن (صائب ؎) بہ تکلیف بہاران شاخ گلم غنچہ می بندد ٭ اگر در دست من می بود اول بار می بستم ٭ (حافظ شیراز ؎) جان فدای دہنت باد کہ در باغ وجود ٭ چمن آرای جہان خوشتر از این غنچہ نہ بست ٭ مخفی مباد کہ سند اول برای (بندیدن غنچہ) باشد نہ بستن۔ (اردو) غنچہ پیدا کرنا۔

بستن فال | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار دادن فال است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق است بمعنی ہجدہم بستن (نظامی ؎) ملک سانشان کرد بہ نام خویش ٭ برو بست فال سرانجام خویش ٭ (اردو) فال قرار دینا۔

بستن فرزند در مہد | مصدر اصطلاحی بقول موارد (ذیل بستن) وبقول وارستہ بمعنی خوابانیدن یا نشاندن فرزند در مہد **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی سی وسوم بستن است (تاثیر ؎) از و در مہد این گردون اخضر ٭ نہ بستہ عشق فرزندی خلف تر ٭ صاحب بحر برجمہ (بستن فرزند) معنی بالا را ذکر کردہ ما می گوئیم کہ الفاظ (در مہد) را داخل مصدر

اصطلاحی کردن لازم است ومجرد (بستن
فرزند) چیزی نیست۔ فتامل (اردو) فرزند کو
گھوارے میں بٹھانا یا سلانا۔

بستن فرہنگ مصدر اصطلاحی بقول
موارد نذیل بستن بمعنی فرہنگ ساختن است
مؤلف عرض کند کہ قائم ووضع کردن وقرار
دادن فرہنگ است متعلق بمعنی ہجدہم
بستن (علی خراسانی ؎) از کتاب عشق
و رسم فقرۂ دیوانگی است مؤمن نمی دانم
کدامین عاقل این فرہنگ بست ؎ عرض
می شود کہ مقصود علی درین شعر از وضع
فرہنگ است کہ بسبیل مجاز از معنی ہجدہم
حاصل می شود (اردو) فرہنگ وضع کرنا۔

بستن فریاد مصدر اصطلاحی بقول
موارد (نذیل بستن) بمعنی فریاد کردن مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است
(ظہوری ؎) رازداری ہای دل چون صبر
من بیہودہ باد ؎ اقتضای شوق صد فریاد بر ہم
نازبست ؎ (اردو) فریاد کرنا۔

بستن قرار مصدر اصطلاحی۔ بقول
صاحب موارد نذیل بستن بمعنی پیمان کردن **مؤلف**
عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (خواجہ
شیراز ؎) قراری بستہ ام با میفروشان کہ
روز غم بجز ساغر نگیرم ؎ (ولہ ؎) خدارا
چون دل ریشم قراری بست با زلفت ؎ بفرما
لعل نوشین را کہ جان را با قرار آرد ؎ (اردو)
اقرار کرنا۔

بستن قلم مصدر اصطلاحی۔ صاحب
موارد (نذیل بستن) بمعنی ساختن وساز کردن
قلم آوردہ **مؤلف** عرض کند کہ قرار دادن و
وضع کردن قلم باشد (ظہوری ؎) کمر چون
در فن صورت گری بست ؎ قلم از طرہ حور و پر
بست (اردو) قلم بنانا۔ قلم قرار دینا۔

بستن قیمت مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد

(ذیل بستن) مقرر کردن قیمت است مؤلف
عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہجدہم بستن باشد
(ظہوری ے) ہمین مویش قیمتی بر بوی بست ؔ
نرخ خطا۔ وقدرِ مشک چین شکست ؔ (اردو)
قیمت قائم کرنا۔

بستن کلاہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) بمعنی پوشاندن کلاہ
مؤلف عرض کند کہ متعلق است بمعنی نہم
بستن (غنی ے) تا دید سر برہنگی طفل اشک
ما ؔ دریا بدست موج کلاہ حباب بست ؔ
(اردو) ٹوپی پہنانا۔

بستن کمر | مصدر اصطلاحی۔ بمعنی (۱) (۱۲۴۳)
پرتلہ بر کمر بستن و (۲) آمادہ شدن بکاری معنی
اول این متعلق است بامعنی اول بستن و معنی دوم
کنایہ باشد۔ سند این بر (بستن قلم) از ظہوری
گذشت وسند دیگر از (محمد میرک نظمی) بر (بستن
آبلہ) وسندی از صائب بر (بستن دل) ہم
(اردو) (۱) کمر باندھنا۔ بقول آصفیہ کمر سے
دوپٹہ یا پٹکا کسنا۔ پیٹی باندھنا (۲) مستعد
ہونا۔ آمادہ ہونا۔ دیکھو بر بستن میان۔

بستن گل بر سر و دستار | مصدر اصطلاحی
بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی استوار کردن
گل بر سر و دستار مؤلف عرض کند کہ قائم کردنش
بر سر و دستار باشد متعلق بہ معنی ہجدہم بستن (صائب
ے) ز شور عشق اگر گل بر سر و دستار می بستم ؔ
سر شوریدۂ منصور را بر دار می بستم ؔ (اردو)
پھول پگڑی میں لگانا۔ قائم کرنا۔

بستن گمان | مصدر اصطلاحی۔ بقول
موارد (ذیل بستن) گمان کردن مؤلف
عرض کند کہ متعلق بمعنی دہم بستن است (امیر
خسرو ے) گمان بر اعتمادش بستہ بیاسا ؔ
کبوتر نازک وشاہین ستمگار ؔ (اردو) گمان
کرنا۔ شبہ کرنا۔

(۱۲۴۴) **بستن لب** | مصدر اصطلاحی۔ بند کردن

لب وکنایہ از خاموش شدن متعلق بہ معنی ہشتم بستن (صائب ے) آہ کز نازک مزاجی پیش این بیداد گر ۔ می بستن لب مشکل و فریاد کردن مشکل است ۔ (اردو) زبان بند کرنا دیکھو (از زبان افتادن) صاحب آصفیہ نے (لب بند ہونا) بمعنی خاموش ہونا لکھا ہے جو اسی کا لازم ہے ۔

بستن مار | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی رام کردن مار است **مؤلف** عرض کند کہ متعلق بہ معنی ہفدہم بستن است (مخلص کاشی ے) زبان خصم نتوان کرد کوتہ جز بخاموشی ۔ بافسونی دگر این مار را کی می توان بستن ۔ (اردو) مطیع کرنا دیکھو (رام کردن) صاحب آصفیہ نے (باندھنا) پر لکھا ہے ۔ اثر روکنا جیسے "جادو کے زور سے دہار وغیرہ کو بیکار کرنا" پس (سانپ کو باندھنا ۔ مطیع کرنا ۔ اسکا ترجمہ ہے ۔

بستن مصرع بیکدیگر | مصدر اصطلاحی ۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیوستن یک دو مصرعہ بیکدیگر ۔ **مؤلف** عرض کند کہ چنین باشد بلکہ متعلق کردن مصرع بہ یکدیگر ۔ متعلق بہ معنی شانزدہم بستن است (حزین ع) نہ ہر کہ یک دو سہ مصرع بہ یکدگر بندد ۔ مخفی مباد کہ این سند (بند بدن مصرع بیکدیگر) است نہ بستن ۔ (اردو) ایک مصرع کو دوسرے سے متعلق کرنا ۔

بستن مغز در استخوان | مصدر اصطلاحی بقول موارد و بہار (ذیل بستن) بمعنی گرد فراہم آیدش ۔ **مؤلف** عرض کند کہ پیدا شدن مغز در استخوان ۔ متعلق بمعنی ششم بستن (صائب ے) شود در زق ہا گر استخوان من ز بیتابی ۔ عجب دارم دگر در استخوان مغز ہا بندد ۔ (خواجہ شیراز ے) بی طلعت تو جان نگراید بکالبد ۔ بی نعمت تو مغز نہ بندد در استخوان

مخفی مباد کہ ما ہر دو سند بالا متعلق بہ (بندیدن مغز در استخوان) دانیم نہ بستن (اردو) ہڈیوں میں مغز پیدا ہونا۔

بستن می | مصدر اصطلاحی۔ بہار ذیل معنی پانزدہم بستن این را آوردہ کہ رسانیدن است مؤلف عرض کند کہ بمعنی ریختن می باشد متعلق بمعنی چہاردہمش (علی خراسانیؔ) می بہ پیمانۂ ما از خم دیگر بندید ۔ بادۂ گر ہمہ از خون کبوتر بندید ۔ مخفی مباد کہ این سند (بندیدن می) باشد۔ بستن (اردو) شراب ڈالنا۔ (ساغر یا قدح میں)۔

بستن میغ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی پیدا شدن ابر است مؤلف عرض کند کہ متعلق است بہ معنی ششم بستن (نظامیؔ) ز تاب نفس بر ہوا بستہ میغ ۔ جہان سوخت از آتش برق تیغ ۔ (اردو) ابر آنا۔

بستن نسق | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی جاری کردن نسق متعلق بہ معنی سی و یکم بستن مؤلف عرض کند کہ بمعنی قائم کردن نسق گیریم کہ متعلق است بمعنی احد ہم (ظفراؔ) کہ بر رنگ گلنار بندد نسق ۔ کہ گردید مجموعہ دار شفق ۔ (اردو) انتظام قائم کرنا۔

بستن نطفہ | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی قرار گرفتن آن مؤلف عرض کند کہ قائم شدن حمل است متعلق بمعنی احد ہم بستن (والہ ہرویؔ) بغیر خطبۂ تر و بیخ عقد بندگست ۔ درون بطن صدف نطفۂ سحاب بہ بست ۔ (اردو) نطفہ قرار پانا۔ حمل قائم ہونا۔

بستن نقص | مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (ذیل بستن) بمعنی نقصان نہادن مؤلف عرض کند کہ متعلق است بہ معنی

حیدہم بستن (مجا ہجگرے) ہزار نقص کہ برسر و لیست اانی بست ؛ ہزار طعنہ کہ برباد رود در خوبی کہ بوئی (اردو) نقصان عائد کرنا۔

بستن نکاح مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی نکاح کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است۔ (سلیم ے) دختر تاک حلال آمدہ در خانۂ ما ؛ ایں نکاحیست کہ در عالم بالا بستند ؛ (اردو) نکاح باندھنا۔

بستن نگار مصدر اصطلاحی۔ صاحب موارد (بذیل بستن) ذکر این بمعنی ساز کردن و ساختن نقش نوشتہ مؤلف عرض کند کہ بستن بمعنی کردن بر نشان دہمش گذشت پس ہیچ ضرورت ندارد کہ ایں را بدان متعلق بکنیم سند این از صائب بر (بستن حصار) گذشت (اردو) نقش کرنا۔

بستن نمک مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی پاشیدن نمک مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی بستم بستن (ظہوری ے) درد کن بخت برخراش دلم ؛ نمک لولیان کابل بست ؛ (اردو) نمک چھڑکنا۔

بستن ورم مصدر اصطلاحی۔ بقول موارد (بذیل بستن) بمعنی ورم کردن مؤلف عرض کند کہ متعلق بہ معنی دہم بستن است (زلالی ے) گر دید درین بحر گہر چشم حسودان ؛ مانند حبابی کہ بنظارہ ورم بست ؛ (اردو) ورم کرنا۔ متورم ہونا۔ پھولنا۔

(۱۲۴۳۴) **بستن وسمه** مصدر اصطلاحی۔ سالیدن و چسپاندن وسمه بریش یا موی سر تا رنگ گیرد متعلق بمعنی پنجم بستن مرادف (بستن خضاب) (سنجر کاشی ے) در پس پردہ زہرہ را دیدم ؛ چون سر زلف خویش بی آرام ؛ وسمه نابست برابرو ؛ سرمه نا رشستہ او بادام ؛ (صائب ے) می توان صد رنگ گل را در نگاہی وسمه

بست ؎ بسکه رنگ چهرهٔ آن ماه سیما نازک بست ؎
(اردو) خضاب لگانا۔

بستن وطن | مصدر اصطلاحی بمعنی قرار دادن وطن است متعلق به معنی چهارم بستن صاحب موارد و بذیل بستن این را بمعنی وطن ساختن وساز کردن آورده قابل نظر است (سلمان ۵) ز گوشهای سرید تو بخت بسته وطن ؎ بخانهای کمانت ظفر گرفته وثاق ؎
(اردو) وطن قرار دینا۔

بستنی | بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار (۱) بمعنی چیزی که آن را ... برف منجمد کرده باشد صاحب روزنامه (۲) برمجرد برف قانع و صاحب بول چال فرماید که (۳) معاصرین عجم بقول را گویند صاحب سخندان بامعنی بیان کرده رهنما متفق مؤلف عرض میکند که بست به معنی منجمد بجایش گذشت پس یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به منجمد و کنایه از معنی اوّل و دوم و این بالفتح باشد و بمعنی سوم به همین ترکیب متعلق باشد بالفظ بُست بالضم که بمعنی باغ است و منسوب به باغ کنایه باشد از بقول اندر بیت بایدکه بالضم خوانیم (اردو) (۱) برف کی قلفی وقلفی مؤنث (۲) برف مؤنث (۳) ترکاری۔ مؤنث۔

بستو | بقول سروری (۱) خمچه کوچک که روغن و دوشاب وغیرها دران کنند و بستوقه معرّبش (نظامی ۵) چو گردون بادلم تا کی کنی حرب ؎ به بستوی تهی می کن سرم چرب ؎ (۲) چوبی باشد که بدان ماست را بشورانند تا مسکه از دوغ جدا شود صاحب جهانگیری بهر دو معنی همزبانش صاحب رشیدی این را بمعنی اوّل مرادف بستک گوید و ذکر معنی دوم هم صاحب برهان بذکر هر دو معنی گوید که معرّب بمعنی اوّل بستوق باشد صاحبان

جامع و ناصری بذکر ہر دو معنی می فرمایند کہ
بمعنی دوم مرادف آئین - خان آرزو در
سراج - بذکر ہر دو معنی بحوالۂ قوسی گوید کہ
(۳) چمچہ کہ روغن ۰ ۰ و شاب بدان کشند
و فرماید کہ آنچہ رشیدی سند نظامی را متعلق بہ
معنی اول کردہ محل تامل است چراکہ درین
صورت (زبستوی تہی) می باید نہ (بہ بستوی
تہی) **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اول
مبدل بستک دانیم کہ کاف بدل شد بہ واو
چنانکہ پوپک و پوپو وجا دارد کہ برکلمۂ بست
کہ بمعنی ہفتمش گذشت واو نسبت زیادہ کردہ
اند چنانکہ ہند و ہندو وپس معنی لفظی این
منسوب بہ محیط یا نظر بمعنی سیزدہم بست منسوب
بہ منجمد و کنایہ از مرتبانیکہ دران روغن یا دوشاب
منعقد و جمع است یا ظرفی است کہ
روغن یا روشاب دران منجمد مرادف آئین
کہ در ممدودہ گذشت و بمعنی دوم ہم بہمان

قاعدۂ تبدیل کہ ذکرش بالا گذشت مبدل
بستاک دانیم کہ بمعنی پنجمش گذشت و ماخذش
ہمہ را انجا مذکور - نسبت معنی سوم عرض می شود
کہ ماخذش ہم ہمان باشد کہ برای معنی دوم
مذکور شد صاحب انند معرب معنی اول را بغو
بغین معجمہ گفتہ - ماسند نظامی را متعلق بہ معنی
اول کنیم کہ صفت تہی برای بستو تقاضای
آن می کند خان آرزو سکندری خوردہ کہ بر
صاحب رشیدی اعتراض کردہ اگر در سند نظامی
تحریف کنیم و موحدہ معیت (بستوی) را بہ زای
ہوز بدل کردہ (زبستوی) خوانیم اندرین صورت
سند نظامی بمعنی سوم متعلق خواہد شد پس ہیچ
ضرورت تحریف و اشکال نیست **(اردو)** (۱)
دیکھو بستک کے پہلے معنے (۲) دیکھو بستاک کے
پانچویں معنے اور آئین (۳) چمچہ بقول آصفیہ
فارسی - اسم مذکر - شوربہ یا شربت یا اور کوئی
رقیق چیز پینے کا ظرف -

بست وبند | اصطلاح - بقول جهانگیری ورشیدی وبرهان وبهار وبحر (۱) کنایه از استحکام وضبط وربط است (ظهوری ؎) درنگارِ تغافل تغافلش بست است ؛ ولی زیاده ازین بست وبندی خواهد ؛ صاحب ناصری فرماید که (۲) بمعنی بستن جلوِ آب وسیل (مظفر کرمانی ؎) سیل از کهسار آمد باشتاب ؛ بست وبند پشته وپل شد خراب ؛ خان آرزو در سراج بصراحت معنی اوّل گوید که استحکام وضبط وبند وبست - قلب آن مؤلف عرض کند که تکرار حاصل بالمصدر بستن وبندیدن است وبس ؛ معنی اوّل درست ومعنی دوم انسب که سندش هم متعلق بمعنی اوّل است - کم التفاتی صاحب ناصری این را قائم کرد فتأمل (اردو) بند وبست بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - نظم ونسق - انتظام - انضباط - اهتمام - ضابطه -

بست وکشاد | اصطلاح - بقول بهار وبحر ترجمه حلّ وعقد صاحب فدائی که از علمای محققین عجم بوده می نویسد که بمعنی نظم وانتظام کارهای لشکری وکشوری است از انچه بسته به شهریار بست هم او فرماید که کشاد وبست هم همانست - (صائب ؎) نیست در بست وکشاد خویش ؛ مارا اختیار ؛ ز بهلهٔ دست قضا سرپنجهٔ تدبیرهاست ؛ مؤلف عرض کند که صاحبان بهار وبحر خوش تعریفی کرده اند (اردو) حلّ وعقد بقاعدهٔ فارسی کہہ سکتے ہیں (نظم ونسق) بقول آصفیه - اسم مذکر - ترتیب وانتظام - بندوبست -

بستوه | بقول جهانگیری وجامع مرادف بسته باوّل مکسور (۱) بمعنی ستوه وسته صاحب رشیدی هم این را بمعنی ستوه گوید صاحب برهان گوید که بمعنی ستوه وطول وتنگ - صاحب ناصری فرماید که این را بحذف واو بسته وسته نیز گفته اند - خان آرزو در سراج فرماید که اصل این

ستوه است بقیاس بستردن مؤلف عرض کند که قیاس بستردن مثال زیادت موحده باشد وبس۔ (استوه) بهمین معنی در مقصوره گذشت وما همدرانجا حقیقت ماخذ این بیان کرده ایم اگر آنرا اصل دانیم ستوه مخفف آن بحذف الف وبستوه مزید علیه ستوه بزیادت موحده زائد واگر بقول خان آرزو ستوه را که اسم جامد باشد اصل دانیم استوه بزیادت الف وصلی وبستوه هم مزید علیه آن باشد (اردو) عاجز۔ بتنگ۔ ملول۔

بست ویک پیکر نور در ایوان شمال صاحب انند بحوالهٔ غیاث گوید که اهل هیئت از کواکب مرصوده همگی چهل وهشت صور بر فلک قرار داده اند۔ ازانجمله دوازده صور بر نفس منطقة البروج واقع اند که دوازده بروج مشهور عبارت ازآنست وازان جمله بست ویک صور بجانب شمال از منطقة البروج اند۔ یکی ازان (دب اصغر) بصورت خرس ایستاده وکواکب آن هفت ودوم (دب اکبر) وآن نیز بصورت خرس کلان است وکواکب آن بست وهفت وسوم تنین بصورت اژدهای بزرگ با شکنهای بسیار وکواکبش سی وهفت وچهارم کیفاوس که بشکل مثلثی بزرگ وکواکبش یازده وپنجم عوا بصورت مرد ایستاده ودستهای کشیده وبدست راست عصا گرفته واین را (حارس السما) نیز نامند وکواکبش بست ودو وششم فکّه وآنرا کاسهٔ درویشان نیز گویند چراکه در استدارت آن رخنه افتاده است گویا که کاسهٔ لب شکسته است وستارهٔ آن هشت وهفتم (جاثی علی رکبتیه) بصورت مردی بر زانو در آمده ای بر زانو نشسته ستارهٔ آن بست وهشت وهشتم شلیاق وآن بصورت سلحفاة است یعنی باخه وکواکبش ده وازانجمله کوکبی است از قدر اول۔ آنرا (نسر واقع) گویند ونهم دجاجه وآن بصورت ماکیان

است وکواکبش هفده و دوم (ذات الکرسی) بصورت زنی است برکرسی نشسته پاها فروگذاشته وکواکبش سیزده وپنجم از کواکب آن (کف الخضیب) است از قدر ثالث و یازدهم (حامل راس الغول) بر مثال مردی است بر پای چپ خود استاده و پای راست برداشته و دست راست بر سر نهاده و بدست چپ سر دیو خونچکان بموی سر گرفته وکواکبش بیست وشش و دوازدهم (ممسک العنان) بصورت مردی ایستاده بیکدست تازیانه و بدست دیگر عنانی وکواکبش چهارده ازانجمله عیّوق از قدر اوّل و سیزدهم عقاب آنرا (نسر طائر) نیز گویند وکواکبش نه و چهاردهم دلفین بصورت حیوان بحری است که بمشک پر باد کرده مشابهت دارد وکواکبش ده و پانزدهم سهم بصورت تیر وکواکبش پنج و شانزدهم حوّا بصورت مرد مار افساست (یعنی جادوگر) وکواکبش بیست و چهار و هفدهم حیّه بصورت

مار که بدست حوّا مارافساست وکواکبش هجده و هجدهم قطعة الفرس وکواکبش چهار و بحواله نفائس الفنون) گوید که بجای (قطعة الفرس) فرس تام که بصورت اسپ خوش شکل است وکواکبش سی و نوزدهم (فرس اکبر) بصورت اسپی که اورا سر و دو دست باشد وکفل و دو پای نبود و کواکبش بست و بستم (مرأة مسلسله) بصورت زنی استاده دستها کشیده و زنجیری بر دو پای او نهاده و بحواله بعض گوید که زنجیری بر دست او وکواکبش بیست و بست و یکم مثلث و آن شکلی است که در وی طول باشد وکواکبش چهار و می فرماید که پانزده صور که بجانب جنوب از منطقة البروج واقع شده اوّل آن قنطس و آن بر شکل حیوان بحری است که اورا دو دست بود و بال و دُم چون مرغ وکواکبش بست و دو و دوم جبّار بر شکل مرد قائم بر کرسی و در دست عصا گرفته و کمر بسته شمشیری حائل کرده و این را

جوزا نیز گویند و کواکبش سی و هشت و سوم نهر بشکل جوی باریک با گردش های بسیار و کواکبش سی و چهار. و چهارم ارنب بصورت خرگوش و کواکبش دوازده و پنجم کلب اکبر بصورت سگ و کواکبش هجده و منجمله آن شعری یمانی از قدر اول و ششم کلب اصغر از کواکب او یکی شعری شامی و دیگر مرزم و هفتم سفینه بشکل کشتی و کواکبش چهل و پنج و منجمله آن سهیل است از قدر اول و هشتم شجاع بصورت مار بزرگ و دراز با شکنهای بسیار به برج اسد پیوسته و کواکبش بیست و نهم باطیه و آنرا کاس نیز گویند بشکلی است مستدیر و کواکبش هفت و دهم غراب بصورت زاغ و کواکبش هفت و یازدهم قنطورس بصورت حیوانی مرکب از اسپ و آدمی از سر تا پشت چون مقدم آدمی از کمر تا پا مثل اسپ و کواکبش سی و هفت دوازدهم سبع بصورت حیوانی درنده و کواکبش نوزده و سیزدهم مجمره بصورت منقل و کواکبش هفت و چهاردهم (اکلیل جنوبی) بشکل صنوبری و کواکبش سیزده و پانزدهم حوت جنوبی بشکل ماهی بزرگ و کواکبش یازده (اردو) اکیس ستارے جو شمال میں واقع ہیں۔ مذکر۔

بست و یکشاق | اصطلاح۔ بقول شمس بست و یک پیکر از جمله سی و شش پیکر دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد **مؤلف عرض** کند که (بست و یک وشاق) بجایش می آید و بقول انند و غیاث کنایه است از ههان (بست و یک صورت شمالی) که تعریفش بر (بست و یک پیکر نور در ایوان شمال) گذشت۔ مخفی مباد که (وشاق) بقول غیاث بضم بمعنی خدمتگار و غلام پیاده رو و فرماید که این ترکیب صاحب کنز که محقق ترکی است این را بمعنی حیوان نوشته صاحب انند گوید که بر وزن داب لغت عرب است بمعنی رونده و صاحب برهان هم ذکر (وشاق) بمعنی غلام مقبول و پسر ساده و

خدمتگار فقیران وکنیزک گردہ واشاق کہ درمقصورہ گذشت مبدل این باشد۔ اگر سند استعمال (بست ویکشاق) پیش شود توانیم قیاس کرد کہ شاق مخفف آن باشد و درینصورت این اصطلاح، امخفف (بست ویک وشاق) دانیم کہ می آید والا تصحیف کاتب شمس پیش بیست (اردو) دیکھو بست ویک پیکر بود درایوان شمال۔

بست ویک قران اصطلاح صاحبان اند و غیاث گویند کہ تر تیبش اینست کہ زحل را با شش کوکب کہ زیر او ست و مشتری را با پنج کوکب کہ زیر اوست و مریخ را با چہار کوکب کہ زیر اوست و شمس را با سہ کوکب کہ زیر اوست وزہرہ را بدو کوکب وعطارد را با قمر قران شود **مؤلف** عرض کند کہ مجموعہ این ہمہ قرانہا بست ویک است وفارسیان ہمین مجموعہ را (بست ویک قران) نام کردند (اردو) کہیں قران - یہ مجموعہ ہے اون کُل قرانوں کا جو زحل کو چھہ ستاروں کے ساتھ اور مشتری کو پانچ اور مریخ کو چار اور آفتاب کو تین اور زہرہ کو دو اور عطارد کو صرف قمر کے ساتھ واقع ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بست ویک وشاق اصطلاح - ہمان کہ تعریفش برابست ویک شاق) گذشت (اردو) دیکھو (بست ویک شاق)

بستہ بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج بروزن دستہ (۱) حریر منقش کہ در تختہای مشبک بندند ورنگ ونقشہا زنند چنانکہ (رنگ براور) کہ در استرآباد وگرگان سازند بہار ند کہ این از ملا قاسم مشہدی سندی آوردہ (س)

عشق مفلس از کجا جاہ وجلالش از کجا * ہر دو عالم از متاع حسن او یک بستہ است *

بلا سفید بلخی ع) برنگ غنچه زکوی تو رخت می بندم ؛ ز داغ بسته بر پشت بخت می بندم ؛ **مؤلف** عرض کند که مخفف (رنگ بسته) باشد و بس یا بمعنی حقیقی آویخته بکنایه از پرده که در تخته های مشبک آویزند دیگر هیچ (اردو) وه ریشمی پرده جس پر رنگ برنگ نقش و نگار ہوتا ہے اور مشبک دریچوں میں لٹکاتے ہیں ۔ مذکر۔

(۲) بسته ۔ بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع و سراج با اوّل مکسور و ثالث مضموم مرادف بستوه بمعنی ستوه که گذشته اسم آمده **مؤلف** عرض کند که بستوه مزید علیه ستوه است بزیادت موحده و بسته مخفف آن بحذف واو چنانکه هوشیار و هشیار و خاموش و خامش (اردو) دیکھو بستوه۔

(۳) بسته ۔ بقول رشیدی بمعنی معروف بهار گوید که مقابل کشاده چنانکه در بسته و کار بسته و امید بسته و نظر بسته (صائب ع) خانهٔ دل بصفا از نظر بسته بود ؛ (سعدی ع) امید بسته برآمد ولی چه فائده زانکه ؛ امید نیست که عمر گذشته باز آید ؛ (وله ع) ز کار بسته میندیش دل شکسته مدار ؛ که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکی است ؛ (انوری ع) می کنم تدبیر گوناگون ولی ؛ بستهٔ تقدیر نگشایم همی ؛ **مؤلف** عرض کند که مقصود رشیدی از معروف معنی حقیقی اسم مفعول بستن است که بر معنی اوّلش مذکور شد ۔ مخفی مباد که بر همه معانی مجازی بستن شامل باشد که بجایش گذشت (اردو) باندھا ہوا۔

(۴) بسته ۔ بقول رشیدی و برهان و ناصری و جامع و سراج بمعنی آهنگی است از موسیقی که آنرا (بسته نگار) نام است و آن مرکب است از حصار و حجاز و سه گاه **مؤلف** عرض کند که بستن بجای بمعنی سرودن بر معنی بست و ششمش گذشت و بهمین معنی اسم مفعولش بسته بمعنی طرز

شدہ وکنایہ از آہنگے است وبس (اردو) راگنی مؤنث۔

(۵) بستہ ۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج شخصے را گویند کہ آنرا بسحر بستہ باشند وداماد نتواند شد۔ بہار بصراحت مزید گوید کسی کہ بسحر برعروس قادر نشود وفرماید کہ ظاہرا فارسی ہندوستان است واللہ اعلم بحقیقۃ الحال مؤلف عرض کند کہ مخفف (سحربستہ) و نظر بر قول ناصری وجامع کہ از محققین اہل زبانند این را فارسی ہندوستان نتوان گفت (اردو) وہ شخص جو جادو کے اثر سے اپنی عورت پر قادر نہ ہوسکے ۔ مذکر۔

(۶) بستہ ۔ بقول برہان وجامع وسراج بضم اول وفتح فوقانی فندق را گویند وآن مغزے باشد کہ خورند۔ صاحب محیط ذکر بستہ نکردہ وبر فندق گوید کہ ہمان بندق است وصاحب منتخب ہم بر فندق بضم دال فرماید کہ میوۂ معروف کہ انرا بندق نیز گویند وصاحب محیط بر بندق می فرماید کہ بالضم معرب از فندق فارسی وبعربی طلبوز نامند وگویند بندق بکسر اول اسم فارسی جلوز است کہ بادام کشمیری وسہ گوشہ وبادام کوہی نیز وبیونانی فیتایفیا و (قرویہ وماثا) نامند وآن ثمر درختی است۔ گرم در آخر اول وخشک۔ در اوائل آن۔ ازالہ صفرا پیدا شود وقابض و مزید جوہر دماغ ومقوی آن ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ اشارہ فندق بر (بادام کوہی) گذشت واین متعلق بمعنی وہم بست است ہای نسبت بروز یادہ کردہ اند وبس (اردو) فندق بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ولایت کے ایک مشہور میوے کا نام جو نہایت سرخ اور جھاڑی کے بیر کے برابر ہوتا ہے۔ دیکھو (بادام کوہی)

(۷) بستہ ۔ بقول ناصری بمعنی ستودہ است وستہیدن مصدر آنست مؤلف عرض

کند که نظر بر اعتبار ناصری که از اهل زبانست تسلیم کنیم و به مجاز متعلق دانیم با معنی اول بست مو دوم بستن و اسم مفعول آنست و معنی ستایش بمجاز است و جا دارد که متعلق بمعنی سیوم و دوم کنیم انچه هم مجاز باشد و بستن بمعنی ستودن نیامده و جا دارد که (ستہ) را مخفف (ستائیده) گیرم و موحده اول ازائد و لیکن اول بهتر از آخر است (اردو) تعریف کیا ہوا۔

(۸) بسته - بقول ناصری بمعنی ستیزه کردن هم و فرماید که در منع از ستیزه بفتح میم و کسر تا و در است (مولوی معنوی ع) مستو صنما چند ین ـــــ وه بطرب با من زا مؤلف عرض کند که ستهیدن بمعنی ستیزه کردن می آید و اسم مصدر آن ستهه بمعنی ستیزه و این بزیادت موحده باشد و بس ۔ پس باید بالفتح خوانیم ۔ تسامح صاحب ناصری است که معنی مصدری بیان کرد مخفی مباد که استه در مقصوره به همین معنی بر نشان چارش گذشت و فروگذاشت ماست که در انجا بر حال بالمصدر اکتفا کرده ایم و اسم مصدر را ذکر نکرده ایم و ما از ماخذش هم ها. را انجا بحث کرده ایم (اردو) دیکھو استہ کے چوتھے معنے۔

(۹) بسته - بقول سوار السبیل بند آب نهر را گویند که آنرا کشاده آب بهر جا که خواهند می برند و جمع آن بستان است مؤلف عرض کند که معنی مفعولی این بسته شده و تعمیر کرده شده متعلق به معنی هفتم یا هجدهم بستن و کنایه از بند آب ۔ تسامح محقق بالاست که بستان جمع این نوشته ۔ جمع این بسته ها ست و خصوصیت با نهر هم نباشد (اردو) بند ۔ دیکھو برغ

بستۀ چیزی بودن | بمصدر اصطلاحی بقول بحر (۱) دل نهادن (۲) اعتماد کردن بر وے

مؤلف عرض کند که حیف است که سند استعمال پیش نکرد اگرچه بخلاف قیاس نیست بلحاظ معانی

بستن ولیکن بنظر سکوت معاصرین عجم و محققین
فارسی مشتاق سندی می باشیم (اردو) (۱) دل لگانا
(۲) اعتماد کرنا۔

بستہ رحم | اصطلاح بقول سروری و رشیدی
و برہان و جامع و سراج و بہار زن عقیم را گویند
(رکن الدین ہمدانی ے) ای در نظر جود تو بستہ
درم ٭ وز زادن شبہ تو جہان بستہ رحم ٭ صاحب
جہانگیری در ملحقات گوید کہ مرادف استرون۔
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید کہ زنی کہ از زادن
باز ماندہ باشد آنرا ہم بدین اسم موسوم کنند
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این زنی کہ رحم
او بستہ است و حاملہ نشود و تعمیم معنی اجازت آن
می دہد کہ معنی بیان کردہ صاحب بحر را ہم درین
داخل کنیم ولیکن محاورۂ زبان چیز دیگر است
صاحبان سروری و جامع کہ اہل زبانند ذکر این معنی
نکردہ اند و لہذا بر عقیم اکتفا کنیم (اردو) دیکھو
استرون۔

بستہ زبان | اصطلاح۔ بقول بہار و بحر
آنکہ بر سخن گفتن قادر نباشد (صائب ے)
زبان شکوۂ من چشم خون فشان من است ٭
چو طفل بستہ زبان گریہ ترجمان من است ٭
(اردو) وہ شخص جو بات نہ کر سکے جیسے
کمسن بچہ یا گونگا۔

بستہ گہوارہ فنا | اصطلاح۔ بقول بحر (و)
سوید اسیر محبت دنیا و گرفتار دنیا **مؤلف**
عرض کند کہ بستہ درین اصطلاح اسم مفعول
بستن است بمعنی مسی و موسوم آن و مرکب توصیفی
است و گہوارۂ فنا بترکیب اضافی کنایہ از دنیا
صاحبان انند و ہفت تعریف این در جمع کردہ
اند تسامح شان است (اردو) اسیر محبت دنیا
اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو دنیا دار ہو۔

(الف) **بستہ لب** | اصطلاح (الف) کسی کہ
(ب) **بستہ لبی** | خاموش و ساکت باشد
اسم فاعل ترکیبی است و (ب) بزیادت یای

مصدری خاموشی و سکوت (ظهوری ب)
فتاده در قفس از گفتگوی خود طوطی ؎ گشود کاش
سخنور رهایت بسته لبی است ؎ (اردو) (الف)
خاموش - ساکت - بسته لب بھی کہ سکتے ہیں
(ب) خاموشی - موٗنث - سکوت - مذکر -

بسته میان | اصطلاح - بقول بهار و
انند مستعد و آماده خدمت **مؤلف** عرض
کند که اسم مفعول ترکیبی است (میر معزی ۵)
ثنا و خدمت او واجب است ازینمعنی ؎ قضا
کشاده زبان است و بخت بسته میان ؎ چنانچه
بسته میانست بخت در خدمت ؎ همیشه هست
قضا بر ثنا کشاده زبان (اردو) کمر باندھا ہوا
مستعد - آماده - تیار -

بسته زنگار | اصطلاح - بقول رشیدی
و بحر و بهار آهنگی است در موسیقی که ذکرش
بوبسته گذشت - خان آرزو در چراغ هدایت
گوید که نوعی از سرود (طغرا ۵) ازین ره
حور بر صوتش نثار است ؎ که نقش چینیش بسته
نگار است ؎ **مؤلف** عرض کند که اسم مفعول
ترکیبی است و معنی لفظی این نقش بسته و کنایه
از آهنگی که سامعین از حیرانی نقش دیوار شوند
چنین است وجه تسمیه این (اردو) بسته نگار
فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اصطلاحی
نام اردو میں معلوم نہ ہوسکا -

بسته نیشکر | اصطلاح - بقول (خان
آرزو در چراغ هدایت) و بحر و بهار نیشکرهای
بسیار بهم بسته که آنرا بهندی بهاندی و بوجهی
گویند (کلیم ۵) قلم می شدی ترکش اندر کمر ؎
بیک ضرب چون بستهٔ نیشکر **مؤلف** عرض
کند که اگرچه بمعنی لفظی مرکب اضافی است
ولیکن در محاورهٔ فرس بسته را گویند که شرط
بازان نیشکر را به تعدادی مخصوص می بندند
و بران شمشیری زنند هر که بسته را دریک ضرب شمشیر
قطع کرد و بازی برد (اردو) پھاندی بقول آصفیه

ہندی - اسم مؤنث - گنّوں کا بنڈل - پونڈ ونّا بوجھا - پشتارۂ نیشکر - سو پچاس گنّوں کا بوجھ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ دکن میں (بولی) اسی بستۂ نیشکر کے لئے مستعمل ہے جس پر شرط باندھکر تلوار چلاتے ہیں

بستی | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم باغبان و منسوب بباغ **مؤلّف** عرض کند کہ بزیادت تحتانی نسبت بر لغت بست کہ بمعنی اوّلش گذشت موافق قیاس است ولیکن طالب سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت (اردو) دیکھو باغبان -

بستیاج | بقول برہان و ہفت بفتح اوّل و سکون ثانی و فوقانی بہ تحتانی رسیدہ و بای ابجد بالف کشیدہ و بجیم زدہ بلغت رومی خسک راگویند و بلغت اہل مغرب (محص الامیر) خوانند طبیعت وی سرد است باعتدال و ضماد کردن آن بر ورمہای گرم نافع صاحب محیط تبرک موحدہ ذکر بستیاج کردہ گوید کہ بفارسی درمنۂ ترکی و (خلال مکہ) و بعربی اسدی و خشیشۃ الفراخ و بزبان مصری آخلہ و خسکہ نامند و آن نباتی است خار دار گویند گیاہ آن گرم و خشک در اوّل دوم و باندک عطریت خلال کردن آن جہت تقویت دندان و طلای آن جہت تحلیل اورام نافع و منافع دارد و تخم آن گرم و خشک در آخر دوم جہت سرفہ و فواق و ریاح و سنگ و تفتیح سدہ جگر و ادرار بول نافع **مؤلّف** عرض کند کہ اگرچہ اسم فارسی این بالا مذکور شد ولیکن فارسیان ہمین لغت رومی را بر زبان دارند ازینجاست کہ صاحب برہان در لغات مستعملۂ فرس ذکر این کردہ مخفی مبادکہ بخیال ما این ہمان درخت پیلو باشد کہ مسواک آن از مکہ معظمہ می آرند صاحب محیط بر (پیلو) گوید کہ بہندی اسم پاک است و بسنسکرت

کرہپل - درخت صحرائی است و نزد ہندیان گرم و سبک و ملین و مشتہی طعام و دافع قی و مضمضہ آب جوشیدۂ آن دافع درد دندان و مقوی باہ حیف است کہ از اسمای السنہ غیر مطابقت خیال مانمی شود و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) ایک نبات کا نام ہے خوخاردار ہوتا ہے جس کو فارسیوں نے (خلال مکہ) کہا ہے ہمارے خیال میں وہی درخت ہے جسکو دکن میں پیلو کہتے ہیں اور حجاج بطور تحفہ مکۂ معظمہ سے جو مسکوا کین لاتے ہیں وہ اسی درخت کی ہوتی ہیں صاحب آصفیہ نے پیلو پر کہا ہے اسم مذکر وہ درخت جس کی جڑ اور شاخوں کی اکثر مسواک بناتے ہیں - صاحب محیط نے (درمنہ) کا ترجمہ اجوائن لکھا ہے -

بسجستہ بقول ناصری واند بفتح با و ضم جیم بمعنی (۱) محبوب و معشوق است و آنرا بس خواستہ نیز گفتہ اند و (۲) بمعنی مطلوب و تمنا نیز آمدہ و فرماید کہ این لغت از دساتیر نقل شد **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان قدیم این را مرکب کردہ باشند با لفظ بس بمعنی بسیار و جستہ کہ اسم مفعول جستن است یعنی چیزے کہ تلاش او بسیار کردہ شد کنایہ از معشوق و تمنا ہم - نظر با عتبار ناصری این را لغت مرکب نزند و اثر ند دانیم - معاصرین عجم بر زبان ندارند و سکوت دیگر محققین بے توجہی و سرو مہری شان است با فارسی قدیم دیگر ہیچ (اردو) (۱) محبوب - معشوق - مذکر - (۲) تمنا - دیکھو آرزو -

بسخن درشدن مصدر اصطلاحی متفق الرائے و متفق الکلام شدن (انوری ۵) بسخن درشدیم ہر سہ بہم کہ چون سہ یار موافق و مشتاق ہم (اردو) متفق الکلام - متفق الرائے ہونا -

بسخندن | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح و فتح خاے معجمہ و سکون نون بمعنی خمیر ساختن **مؤلف** عرض کند کہ محققین مصادر و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ این مصدر مرکب است از لفظ بس و خندہ۔ بس بمعنی بسیار و خندہ بمعنی شگفتگی کہ اسم مصدر (خندیدن) است کہ بجایش مذکور شود۔ فارسیان بحذف ہاے ہوز بزیادت علامت مصدر دن و حذف یک دال مہملہ مصدری ساختند کہ معنی لفظی این بسیار شگفتہ کردن و کنایہ از خمیر ساختن (اردو) خمیر کرنا۔

بس خواستہ | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع و بحر و ہفت کنایہ از مطلوب و معشوق **مؤلف** عرض کند کہ از قبیل (بس خستہ) کہ بالا گذشت یعنی چیزی کہ خواہش آن بسیار است مطلوب و معشوق است و بس (اردو) دیکھو بس جستہ۔

بسد | بقول سروری بحوالۂ عجائب البلدان بضم با و فتح سین مہملہ مشدد و بہ تخفیف سین (۱) مرجان و فرماید کہ آنرا کامہ نیز خوانند و منبط آن قعر دریاست۔ رسنی افگنند و برکشند چون باد برو وزد و آفتاب تابد سرخ گردد (انوری ؎) فرو گسست بعناب عنبرین سنبل ٭ فرو شکست بجوش آب بسدین شکر ٭ صاحب جہانگیری این را (۲) مرادف بست بمعنی اول و دومش نوشتہ و ذکر بستان ہم با او کردہ صاحب برہان بذکر معنی اول و دوم وگوید کہ بمعنی اول بکسر اول ہم آمدہ صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر اینش کردہ اند۔ صاحب سوار السبیل فرماید کہ بہ تشدید و ذال معجمہ آخر معرب بسّد فارسی است کہ مرجان باشد **مؤلف** عرض کند کہ اشارۂ این بہ معنی یازدہم بست کردہ ایم و آن مبدل این است و قول صاحب محیط را نسبت مزاج و خواص این ہمد ر اینجا

نقل کردہ ایم صاحب سروری این لغت فارسی را بہ ذیل نماتی آوردہ کہ آخرش ذال معجمہ است تسامح او بیش نباشد کہ محققین فارسی زبان بالاتفاق این را بہ دال مہملہ آخر آوردہ وانچہ صاحب سواء السبیل گوید درست کہ بہ تشدید سین وذال معجمہ معرب است ولیکن تسامح او می نماید کہ در فارسی بست بستد بہ فوقانی سوم گفتہ کہ لغتی بدین معنی در فارسی نیست غلطی کتابت او می نماید کہ بسد فارسی را بہ ذیل فوقانی بستد فارسی نوشت (اردو) دیکھو بست کے پہلے اور گیارھویں معنے -

بسدک | بقول سروری بحوالہ نسخہ میرزا وبقول رشیدی بفتح با وسین مہملہ وسکون دال مہملہ (۱) بمعنی بستہ جو وگندم درودہ باشد صاحب برہان بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بسکون ثانی بروزن زردک را . ومیست کہ آنرا (اکلیل الملک) خوانند صاحب ناصری بذکر معنی اول بروان اختلاف اعراب ذکر معنی دوم کردہ وصاحب جامع ہمزبان برہان - خان آرزو در سراج بذکر معنی اول قانع دفرماید کہ بسک مخفف این باشد **مؤلف** عرض کند کہ قیاس می خواہد کہ اصل این بستک بودہ بمعنی چیزی خورد کہ بستہ شدہ وکنایہ از دستۂ جو وگندم تائی قرشت بدل شدہ بہ دال مہملہ چنانکہ زرتشت وزردشت پس تصرف در اعراب تصرف محاورہ باشد ونسبت معنی دوم عرض می شود کہ حقیقت این بر (ار حیقنہ) گذشت وماخذ این جز این نباشد اصل این ہم بہ فوقانی عوض دال مہملہ بود ومعنی لفظی این بستان خرد وکنایہ از (اکلیل الملک) فوقانی بدل شدہ بہ دال مہملہ - دیگر ہیچ تصرف محاورہ باشد کہ ضمہ اول را بہ فتح بدل کردند (اردو) (۱) درخت جوا ور گندم کا پولا - دستہ - مذکر (۲) دیکھو ار حیقنہ

بسدین | بقول انند وغیاث منسوب بہ بسد کہ مرجان است مراد از سرخ **مؤلف**

عرض کند کہ یا و نون نسبت موافق قیاس و بمعنی سرخ ہم کنایہ ایست موافق قیاس ولیکن طالب سند استعمال می باشیم (اردو) سرخ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ لال۔ احمر۔

(۶۳۵۹) **بسر آمدن** | مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی حقیقی واقع شدن و آمدن بسر است چنانکہ (بسر آمدن سنگ) (صائب ؎) آمد کار من و رشتہ تسبیح یکی است ٭ کز سر رہگذرم سنگ بسر می آید ٭ و (۲) بمعنی پیش آمدن و این کنایہ باشد چنانکہ (بسر آمدن بخت) (انوری ؎) ای شاہ جہانی کہ ز عدل تو جہان را ٭ در وصف نیاید کہ چہ بختی بسر آمد ٭ وارستہ گوید کہ (۳) از جیز بر آمدن و جوش کردن **مؤلف** عرض کند کہ لبریز شدن ہم داخل ہمین معنی است صاحب بحر این را مخصوص کند بہ دیگ بخیال ما با جام و ساغر ہم میتوان (صائب ؎) چرخ رہ آورد شرر بار من از جا بر داشت ٭ دیگ کم حوصلگان زود بسر می آید ٭ و بقول بحر و بہار (۴) آخر شدن چنانکہ (بسر آمدن گیتی و روز) (انوری ؎) بر دل نفسی آمدہ گیتی بسر آرید ٭ گیرید کہ گیتی ہمہ یکسر بسر آمد ٭ (ولہ ؎) ہیچ روزی مرا بسر نامد ٭ تا دلم عشق او ز سر نگرفت ٭ (بسر آمدن کان) (ولہ ؎) آصف کہ ز بیم قلمش تیغ سکون یافت ٭ حاتم کہ ز دست کرمش کان بسر آمد ٭ و (بسر آمدن درد) (ولہ ؎) درد سر دل بسر نمی آید ٭ پا ز گل عشق بر نمی آید ٭ و بقول بحر و بہار (۵) بمعنی بر باد رفتن **مؤلف** عرض کند کہ این مجاز معنی چہارم است کہ از سند (بسر آمدن کان) من وجہ این معنی ہم پیدا می شود کہ آخر شدن کان بر باد شدن آنست (اردو) (۱) سر پر واقع ہونا (۲) پیش آنا (۳) اُبلنا۔ جوش کرنا۔ (۴) آخر ہونا۔ ختم ہونا (۵) برباد ہونا۔

(۶۳۶۰) **بسر آوردن** | مصدر اصطلاحی۔ متعدی بسر آمدن کا۔

است سندی از انوری برمعنی چهارمش گذشت (وله ۵) ای هجر تو گفته بریزم خونت بو وقت آمد خون بریز و عمرم بسر آید (اردو) بسرآمدن کے

تمام معنوں میں اس کا متعدی جیسے (۱) سر پر لانا (۲) واقع کرنا (۳) ابالنا۔ جوش دلانا (۴) ختم کرنا (۵) برباد کرنا۔

بسراق بقول وارسته بضم اول و رای مهمله یاقوت زردی که در هندش پکھراج گویند (یاقوت کاهی ۵) زرد گذشت آنکه از بن گوش پر کرده بسراق زار پیکو را هم او گوید که پیکو بیای عجمی و یای حطی مجهول ملکی است بجانب زیرباد۔ بهار گوید که این ظاهرا (هندی معرب) است و اصلش پکھراج یا پکھراگ۔ صاحب انند این را لغت عرب گوید ولیکن صاحب سواد السبیل که محقق معربات است ازین ساکت و صاحب منتخب هم نیاورده و صاحب محیط بر پکھراج گوید که یاقوت زرد است و پکھراگ را نوشت و بر یاقوت ذکر همه اقسامش باعتبار رنگ آن کرده و همانجا گفته که زرد آن را بعربی بسراق و بهندی پکھراج و بانگریزی و توپس گویند۔ بقول گیلانی خشک است و مائل بسردی اندک و بقول شیخ الرئیس معتدل۔ مفرح و مسکن۔ قاطع خون۔ نافع اورام و دافع صرع و ام الصبیان و منافع بیشمار دارد۔ صاحب ساطع بر پکھراج گوید که زبرجد باشد۔ و آن جوهریست سبز رنگ **مؤلف** عرض کند که سکندری خورده است که زرد را سبز نوشت و آنچه در ترجمه آن زبرجد را قائم کرده نسبت آن عرض می شود که زبرجد سبز و زرد هر دو می باشد ولیکن دیگر لغات زبان هندی پکھراج را زرد رنگ گفته اند نه سبز بالجمله بتحقیق ما (پسراگ) لغت فارسی است به بای فارسی و سین مهمله و رای مهمله و الف و کاف فارسی۔ جا دارد که این را معرب دانیم از پکھراج که کاف را حذف کردند و های هوز مبدل شد به سین مهمله چنانکه راه و راس و جیم

به کاف فارسی، چنانکه خشتیج و خشگنگ ولیس از آن عربان فارس به تبدیل بای فارسی بعربی و کاف

فارسی به قاف بسراق کردند و شعرای فرس استعمال همین کردند چنانکه سند با قرکاشی تصدیق آن آمیکند

ولیکن این تعریب از محققین معربات تصدیق نیافت و آنچه نفرس از فرهنگ ها ترک شد و به

آن جز این نیست که صاحبان تحقیق از تحقیق ماخذ سر و کاری نداشتند و عجب آنست که همه محققین

اهل زبان (بسراق) را هم گذاشته اند (اردو) بکھرات بقول آصفیہ۔ ہندی - اسم مذکر۔ زبرجد

کی ایک قسم جس کا رنگ عموماً زرد اور نہایت روشن ہوتا ہے۔

بسراک بقول سروری۔ مخفف بیراک که می آید بحذف یا بروزن امساک بمعنی شتربچه

یک و دو ساله (پور بهای جامی ۵) شافی ز بهر کون تو ترتیب کرده ام ز خرطوم پیل و گردن

بسراک دست ایک ز **مؤلف** عرض کند که صراحت ماخذ بر بیسراک می آید (اردو) اونٹ

کا بچہ ایک دو سال کی عمر کا۔ مذکر۔

بسراگ این همان است که ذکرش بر (بسراق) گذشت و صراحت ماخذ هم همدرانجا ذکر (۲۲۹)

(اردو) دیکھو (بسراق)۔

بسر باری اصطلاح۔ بقول مؤید بحواله

فنیه باری بر سر آن و فرماید که باری که بر سر بود صاحب

هفت گوید که باری که بر سر هوای علاوه بود **مؤلف**

عرض کند که سبحان الله چه خوش اصطلاحی برای

تائید فضلا قائم شده است تا فضلا این مرکب را

که بمعنی لفظی اوست اسم جامد نفهمند و صراحت

صاحب هفت شایان اوست (اردو) سر

پر بوجھ - مذکر۔

بسر بر اصطلاح۔ بقول مؤید ای بر

سر **مؤلف** عرض کند کلمه بر زائد است

چنانکہ (سے) بسر بر بند کافوری عمامہ ؎ بتن در پوش عنبر بوی جامہ ؎ چہ خوش تائیدی است برای فضلا تا کلمۂ سرپر بر را جز و اسم جامد دانند (اردو)

بسر بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول سروری در ملحقات (۱) کنایہ از گذراندن و باتمام رسانیدن و وفا کردن و (۲) سازگاری نمودن (سعدی ﷺ) در اقصای عالم بگشتم بسی ؎ بسر بردم ایّام با ہر کسی ؎ (مخلص کاشی ﷺ) زلف مشکین را کمند گردن عشّاق کن ؎ می بری تا کی بسر تنہا شب یکسو را ؎ (سنجر کاشی ﷺ) سنجر بسخت جانی یک ہفتہ بی تو زیست ؎ ما را گمان نبود کہ یک شب بسر برد ؎ (سعدی ﷺ) وان دگر بخت ہمچنان ہوسی ؎ وین عمارت بسر نبرد کسی ؎ صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر ہر دو معنی کردہ ۔ صاحبان رشیدی و ناصری و بہار ذکر این کنند ۔ بہار بمعنی دوم موافقت کردن می گوید ۔ عیبی نیست ہر دو یکیست صاحب برہان بذکر معنی اوّل و دوم گوید کہ (۳) غمخواری کردن ہم ۔ صاحبان جامع و بحر ذکر معنی سوم ہمراہ نمودہ اند ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی اوّل گوید کہ (۴) بسر برداشتہ بردن ہم (ظہوری ﷺ) عشق لیلیٰ برد مجنون را بسر ؎ داغ دل از لالہ بر صحرا گریست ؎ مؤلف عرض کند کہ معنی چہارم حقیقی است و شک نیست کہ کلام سعدی کہ بسند اوّلین گذشت سند معنی چہارم است و دیگر معانی بمجاز (اردو) بسر کرنا ۔ بقول آصفیہ (۱) گزارنا ۔ اوقات گزاری کرنا ۔ انجام کو پہونچانا ۔ پورا کرنا (۲) نباہنا ۔ دوسرے معنے کا ترجمہ (موافقت کرنا) بھی ہو سکتا ہے (۳) غمخواری کرنا ۔ بقول ہمدردی کرنا ۔ شریک رنج و راحت ہونا (دیکھو ہمدردی و یگانگی) رسیدن (۴) سر پر اٹھا لیجانا ۔

بسر برزدن مصدر اصطلاحی ۔ بمعنی بسر کردن و موافقت کردن (انوری ﷺ) از عشقت ای شیرین پسر گرچہ بسر بر میزنم ؎ نہ با دیگر می کنم نی رای دیگر می زنم (اردو) بسر کرنا

موافقت کرنا۔ گزارنا۔

بسر بر زدن بار | مصدر اصطلاحی تا
بسر نهادن است (انوری ۵) در هجرت
گرم اشکی می دهد ز عشق صد بارم بسر بر می زند
(اردو) بوجه سر پر رکھنا۔ زیر بار کرنا۔

(الف) **بسر پا آمدن** | مصدر اصطلاحی۔
بقول وارسته و بهار و بحر از مرض شفا یافتن۔
(مفید بلخی ۵) عمرها بود که ضعف از شکن زلف
تو داشت ؛ زین شکست آمده اکنون بسر پا زنجیر
مؤلف عرض کند که (بر سر پا آمدن) بجایش
گذشت و این بهمه معانیش مرادف آن است
و در ینجا همین قدر کافیست که از سند مفید بلخی....

(ب) **بسر پا آمدن زنجیر** | بمعنی وقت
آن رسیدن که زنجیر از پا بر آید و رستگاری نصیب
شود یعنی زنجیری که در پا افتاده بود بسر پا رسید
و قریب است که از پای بیرون شود پس معنی این
مصدر مرکب (آثار نجات پیدا شدن) است
دخنه ور است که برای این معنی زنجیر را داخل
اصطلاح کنیم و بدون آن بزدن نیست که مرادف
(بر سر پا آمدن) باشد و بس۔ پس محققین
بالا سکندری خورده اند که این را بمعنی (از مرض
شفا یافتن) نوشته اند و این معنی از سند بالا
اصلا حاصل نمی شود فتأمل۔ شاعر گوید که عاشق از
مدت دراز بوجه شکن زلف تو ضعف می داشت
و مبتلای قید شش بود و لیکن بوجه آنکه زلف تو
شکست داشت اکنون آثار نجات پیدا شد
(اردو) (الف) مرض سے شفا پانا اور رہائی
خیال کے لحاظ سے دیکھو (بر سر پا آمدن) (ب)
آثار نجات پیدا ہونا۔

بسر پا نشستن | مصدر اصطلاحی بقول
خان آرزو در چراغ مهیا بودن برای رفتن صاحب
بحر همزبانش (سلیم ۵) تیر هوائیم که زبس بی
تعلقی ؛ هر جا نشسته ام بسر پا نشسته ام ؛ مؤلف
عرض کند که مرادف معنی اول و سوم (بر سر پا نشستن)

ن وبس (اردو) دیکھو (... سرپانشستن)
پہلے اور تیسرے معنے۔

سرپردازیدن مصدر اصطلاحی (۱)
ی گرفتن سرد آویختن بسر سند این از فہوما
(... سرپانہادن) گذشت معاصرین عجم گویند
(۲) مرادف معنی دوم (بسرپیچیدان) ہم کہ
آید (اردو) (۱) سر سے لپٹ جانا (۱) دیکھو
(بسرپیچیدان) کے دوسرے معنے۔

بسرپیچیدان مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار و بحر (۱) پیچیدن دستار و مانند آن بمعنی
حقیقی و (۲) مسموع است کہ باصطلاح لوطیان
فعل بد کردن باشد (میر نجات ملہ) پر مکرر شدہ
دستار زری ؎ سادہ باشد بسرش می پیچم ؎ (میرزا
امان اللہ امانی ؎) غیر پندارد بسر دستار
زر پیچیدہ ام ؎ این نہ دستار است درد سر
بسر پیچیدہ ام ؎ **مؤلف** عرض کند کہ (بسر
پیچیدن دردسر) بمعنی درد سر پیدا شدن بسر است
و دردسر ماند مثہ سرگردان و (بسرپیچیدن دستار)
بمعنی نہادن و درست کردن دستار بسر پس معنی
اوّل خصوصیتے دارد و آن را پسند نکنیم۔ بخیال ما
معنی اوّل پیچیدن چیزی بسر و متعلق شدن چیزے
بسر باشد و معنی دوم بیان کردہ بہار۔ برای لواطت
مخصوص است کہ لوطیان عجم صراحتش می کنند کہ
فاعل در لواطت دست ہا را بر سر مفعول می
پیچد چنانکہ در جماع بازن دست ہای فاعل
در بغلش (اردو) (۱) سر پر لپٹنا۔ جیسے دستار
سر پر لپیٹنا۔ باندھنا۔ اور سر مارنا (دیکھو اگلندن
بر کسی) اور سر ہونا۔ (۲) اغلام کرنا۔

بسر تازیانہ بخشیدن مصدر اصطلاحی
بقول بہار و انند چیزی را سہل و فرومایہ دانستہ
باشارہ سر تازیانہ عطا فرمودن مرادف (بسر
تازیانہ دادن) (انوری ؎) خسرو بسر تازیانہ
بخشد ؎ چون ملک عراق ار ہزار باشد ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ ایست لطیف کہ تازیانہ در دست

شاہان می باشد و بی پروائی ایشان اشارہ کنند
برای دادن چیزی بکسی (اردو) اشارہ سے عطا کرنا
بسر تازیانہ بستانم مقولہ۔ بقول مؤید کی
بغیر تیغ بید رنگ بزخم تازیانہ فتح کنم صاحب ہفت
ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند (بسر تازیانہ
ستاندن) مصدریست اصطلاحی بمعنی گرفتن بآسانی
یعنی بدون استعمال شمشیر حاصل کردن چیزی نمی دانیم
کہ ہر دو محققین بالا چرا این را مقولہ قرار دادہ اند
و چرا ذکر مصدر ترک کردہ اند (اردو) آسانی
سے لینا۔ بغیر جنگ کے حاصل کرنا۔

بسر تازیانہ دادن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و انند مرادف (بسر تازیانہ بخشیدن)
کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس
است (نظامی ؎) آوریدی جہان بہ تیغ فراز
بسر تازیانہ دادی باز (اردو) دیکھو بسر تازیانہ بخشیدن

بسر تازیانہ ستاندن مصدر اصطلاحی
بقول بحر بی تیغ و شمشیر بسر سواری گرفتن (مرادف
بسر تازیانہ گرفتن) مؤلف عرض کند کہ ما صراحت
این ذیل (بسر تازیانہ بستانم) کردہ ایم کہ گذشت
(اردو) آسانی سے بغیر جنگ و جدل کے لینا۔

بسر تازیانہ گرفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و بہار و ملحقات برہان مرادف (بسر
تازیانہ ستاندن) مؤلف عرض کند کہ ہمانجا
صراحت کردہ ایم (اردو) دیکھو بسر تازیانہ ستاندن

(الف) **بسر چنگ آمدن** مصدر اصطلاحی
بقول بحر قریب بقبض و تصرف آمدن بہار گوید
کہ کنایہ از کمال قرب یا در قبض و تصرف خود آمدن
(خواجہ آصفی ؎) دست در زلف سیاہت
من بروز زدم تو آمدم سوی تو چون شب بسر
چنگ آمد و فریاد کہ میتوان گفت کہ.......

(ب) **بسر چنگ آمدن شب** کنایہ از
قریب بآخر رسیدن شب گیریم چنانکہ از سند بالا معلوم
می شود صاحب بحر ذکر (ب) بوثیقۂ سند خواجہ
آصفی بجای خودش کردہ ا معنی بیان کردہ بہار متفق

مؤلف عرض کند کہ از سند بالا تصدیق (ب) می شود و این کنایہ باشد و الف بمعنی حقیقی است ولیکن ضرورت ندارد کہ قرب قبض و تصرف گیریم بلکہ معنی بچنگ آمدن است مطلقاً کہ چنگ و سر چنگ ہر دو یکی است۔ مخفی مباد کہ آنچہ بہار لفظ خود را در معنی الف داخل کردہ سکندری خوردہ ہیچ ضرورت تخصیص بہ خود نیست فتامل (اردو) الف) قبضہ میں آنا (ب) رات کا قریب الختم ہونا۔

بسر چیزی نہادن

مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار بمعنی صرف چیزی کردن (محمد قلی سلیم ؎) از طبع خسیس خویش چون ناف ٭ کون را بسر شکم نہادی ٭ (ولہ ؎) از سر تا پا تن تو چول آیینہ صاف ٭ چون تیغ مژہ بر آمدی خوش ز غلاف ٭ رفتی بضیافت حریفان آخر ٭ کون را بسر شکم نہادی چون ناف ٭ **مؤلف** عرض کند کہ (چیزی را بسر چیزی نہادن) بمعنی حقیقی است یعنی چیزی را بالای چیزی نہادن و سلیم در ہر دو سند (کون بر سر شکم نہادن) آوردہ و معاصرین عجم گویند کہ این بمعنی آمادہ شدن مفعول است برای فعل کہ کونش بسر شکم فاعل می رسد و این مصدر عام را کہ بالا مذکور شد بحذف لفظ چیزی کہ در قول او ست مختص کردن و بسندی کار گرفتن کہ بدون اختصار است کار بہار باشد۔ حیف است کہ صاحبان بحر و انند نقاش کردہ اند معلوم می شود کہ نظر بر رکاکت معنای این اصل مقصود را گذاشتند و این از شان تحقیق دور است (اردو) کسی چیز کے لئے صرف کرنا۔ بمعنی حقیقی تحقیق کے لحاظ سے کسی چیز کو کسی چیز پر رکھنا۔

بسر چیزی یا کسی رسیدن

مصدر اصطلاحی حملہ کردن بر آن و تاخت آوردن بر و (انوری ؎) گفتم جانی بسر آمد مرا ٭ عشق تو آخر بسر آن رسید ٭ (اردو) سر پر آ چڑھنا۔ بقول آصفیہ۔ چھاتی پر آ موجود ہونا (عارف ؎) شامت نے کسکی منہ جو ترے ناصحا چڑھے ٭ جو شخص یوں بلا کی طرح سر پہ آ چڑھے ٭

بسر خامہ سخن گفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند سخن شائستہ گفتن و فرماید کہ از عالم بزبان قلم حرف زدن است (فرہنگی ۵) با عطارد بسر خامہ سخن باید گفت ﴿ ہر دبیری کہ بدیوان کند آہنگ تقریب مؤلف عرض کند کہ با تعریف صاحب انند اتفاق نداریم سندش تقاضای آن می کند کہ این کنایہ باشد از مراسلت و خط و کتابت کردن (اردو) شائستہ گفتگو کرنا اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے مراسلت کرنا خط و کتابت کرنا۔

(الف) **بسر خود** اصطلاح۔ بقول وارستہ و بہار مرادف بر سر خود و آن بجایش گذشت (شمسی بدخشی ۵) کاکلت چند بگردم تابان گردد ﴿ بسر خود مگذارش کہ پریشان گردد ﴿ مؤلف عرض کند کہ بای موحدہ بمعنی بر می آید و از ینجو بہ بیتوانیم کہ این را مرادف (بر سر خود) گیریم و خیال خود نسبت معنیش ہمہ را نجا بیان کردہ ایم ولیکن دریجا ہمین قدر کافی است کہ از سند بالا مصدر......

(ب) **بسر خود گذاشتن کسی را** بمعنی بحال خود گذاشتن کسی را پیدا میشود پس اگر مجرد (الف) را از ہمین سند گیریم (بسر خود) بمعنی بحال خود باشد و بس (اردو) الف۔ اپنے حال پر (ب) اپنے حال پر چھوڑنا۔

بسر خویش اصطلاح۔ بقول شمس بفتحتین و کسر سوم یعنی استقلال خود و در نسخہ مؤید مطبوعہ مطبع نولکشور ہم ہمین لفظ است و ہمین معنی و لیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید (بسر خویش) بہ تحتانی ششم نوشتہ و ہمین است موافق قیاس نظر بر معنی۔ مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این بالای سر خود است و برای معنی بیان کردہ مؤید طالب سند استعمال می باشیم۔ سند استعمال این از نظر ما نگذشت و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ازین ساکت بہار این را مرادف (بر سر خویش) نوشتہ کہ بجایش گذشت (اردو) اپنا استقلال۔ اور ہمارے معنوں کے

حفاظت اپنے سر پر (دیکھو بر سر خویش)

بسر در آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و انند پیش پا خوردن است (ظہوری ؎) از غاشیہ داری تو خورشید ہٗ از گرم روی بسر در آید ہٗ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سر کے بل گرنا۔

بسر دست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف (بسر چنگ آمدن) بہار گوید کہ کنایہ از کمال تقرب یا در قبض و تصرف خود آمدن **مؤلف** عرض کند کہ ہمین معنی بقول بہار بر (بسر چنگ آمدن) مذکور شد و ما با اختلاف کردہ ایم و درینجا ہم ہمان (فخر الدین علی ؎) کو بخت کہ بگیرہ سر من مست در آید ہٗ زلفش کشم و شب بسر دست در آید ہٗ (اردو) دیکھو بسر چنگ آمدن۔

بسر دستی | اصطلاح۔ بقول مؤید بمعنی بسر پنجگی و اندک سعی صاحب شمس گوید کہ بمعنی سرسری و اندک دستی۔ صاحب ہفت باتفاق مؤید گوید کہ بکسر رای مہملہ باشد **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش غیر از اضافت بسوی دستی نباشد و محققین فرس ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد ولیکن موافق قیاس است و ذوق زبان می خواہد کہ بدون اضافت خوانیم و می توانیم گفت کہ ”ما درین کار بسر دستی کامیاب شدیم“ ابای حال مشتاق سند استعمال می باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) تھوڑی سی کوشش سے۔ سرسری طور پر۔

بسر دویدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) دویدن بکمال سرعت و مبالغہ کردن در آن (بوستان سعدی شیرازی ؎) پیادہ بسر بر در بارگاہ ہٗ دویدند و بر تخت دیدند شاہ ہٗ و ہم او بقول بعض محققین فرماید کہ (۲) در محل تعظیم مستعمل صاحبان انند و بحر نقل نگارش **مؤلف** عرض کند کہ بہر دو معنی کنایہ باشد و بتحقیق ما معنی اول متحقق کہ بہ طوع و رغبت و مسرت و بامتثال حکم حاکم و معشوق دویدن است سند سعدی ہم برای ہمین

معنی است و استعمال این معنی نزد ما نظر ما نگذشت بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (۱) سرعت کے ساتھ دوڑنا (۲) رغبت اور خوشی کے ساتھ دوڑے جانا جیسے (سر سے چلنا) یعنی سر کو پاؤں بنا کر راستہ طے کرنا۔ دیکھو (از سر قدم ساختن) مگر اردو میں (سر سے دوڑنا) مستعمل نہیں ہے۔ مخاطب کی تعظیم یا امتثال حکم میں دوڑے جانا۔

(الف) **بسر رسانیدن** مصدر اصطلاحی بقول صاحب تحقیق الاصطلاحات بمعنی بسر آوردن (محمد مسیح فسائی ؎) بسر نتوان رساندن با حیات تن رہ دل را ؎ بچشم نقش پا در خواب نتوان دید منزل را ؎ **مؤلف** عرض کند کہ لازم این...

(ب) **بسر رسیدن** بقول بہار بمعنی (۱) آخر شدن و (۲) برباد رفتن (قاضی احمد ؎) خنجر بدست بر سرم آن سیمبر رسید ؎ گفتم کہ چیست گفت کہ عمرت بسر رسید ؎ صاحب بحر بر معنی (آخر شدن) قانع۔ بخیال ما معنی اول موافق قیاس و کنایہ است و معنی دوم ہیچ۔ کہ بدون سند استعمال تسلیمش نکنیم (اردو) (الف) آخر تک پہنچانا۔ ختم کرنا (ب) (۱) آخر ہونا۔ ختم ہونا۔ (۲) برباد ہونا۔

(الف) **بسر رشتہ رفتن** مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری در ملحقات کنایہ از آمدن بسر سخنی باشد کہ در اثنای گفتن سر رشتہ را از دست داده و گم کرده باشد (مولوی معنوی ؎) دلا دلا بسر رشتہ مثل بشنو ؎ کہ آسمان ز کجا یست و ریسمان ز کجا ؎ صاحب رشیدی نقل نگارش۔ صاحب برہان گوید کہ کنایہ از آمدن بسر سخنی بود کہ در اثنای گفتگو جملہ معترضہ بیان کنند تا فاصلہ واقع نشود و بقول صاحب بحر بر سر مطلب آمدن بعد ذکر جملہ معترضہ و بقول جامع کنایہ از آمدن بسر سخن و مطلب اول بعد از جملہ معترضہ۔ بہار ہم ذکر این کرده و سند بالا را بہ اختلاف خفیف بذیل (آسمان از کجا و ریسمان از کجا) نقل کرده و ما ہم بجای خودش نقل کرده ایم کہ لفظ شنو بعد لفظ ... بمعنی (دلا دلا بسر رشتہ شو مثل بشنو) ... سند مصدر ....

(ب) **بسر رشته شدن** | باضافت رای مهمله

اول بمعنی سلسلهٔ سخن را نگاه داشتن پیدا میشود
تا از جملهٔ معترضه سلسلهٔ بیان قطع نه شود دیگر
هیچ و مولوی معنوی استعمال همین مصدر کرده
است نمی دانیم که محققین بالا این را بسند (الف)
چطور آورده‌اند و اگر عوض (شو) (رو) باشد
همین سند البته (الف) را بکار می خورد با ین حال
حقیقت معنی این مصدر اصطلاحی (الف باشد)
یا ب) همین قدر است که ذکرش کرده ایم طرز
بیان محققین بالا و سیما صاحب جهانگیری کشف
حقیقت نمی کند۔ (اردو) (الف و ب) سلسلۂ
کلام کو باقی رکھنا اور کسی جملۂ معترضہ کی وجہ سے
سلسلہ قطع نہ ہونے دینا۔

بسر رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند

بمعنی (۱) بسر افتادن (نظیری ؎) دل نزار و
تن بر دبار خواهد عشق تو که از نسیم بجوش آید و بسر
نرود ؎ (ولہ ؎) ظرفی بهم رسان که مبادا بسر رود
منصور را کمند بلا در گلو کنند ؎ (ظهوری ؎) مشکل
اگر بدجله و جیحون بسر رود تو تشنه است قطرهٔ قلزم
و عمان چه بر کشم ؎ **مؤلف** عرض کند که بسر افتادن
بمعنی واقع شدن بر سر است اگر این را بمعنی اول
بیان کرده محقق بنگلوری گیریم مشتاق سند دیگر باشیم
که این معنی از سند نظیری پیدا نیست بلکه از کلامش
(۲) بمعنی لبریز شدن است و مراد از جامهٔ خود
بیرون شدن کسی و تحمل چیزی نه کردن و دیگر
هر دو اسناد هم بهمین معنی آمده فتأمل (اردو) (۱)
سر پر واقع ہونا (۲) اُبل پڑنا۔ بقول امیر کم ظرفی
سے کہہ اُٹھنا (امیر ؎) منصور کا یہ ظرف کہاں
تھا اُبل پڑا ؎ مشکل ہے شرب بادۂ مرد آزمائے عشق ؎

بسر رفتن صحبت | مصدر اصطلاحی بقول

بحر موافق شدن صحبت **مؤلف** عرض کند که
زبان معاصرین عجم نیست و محققین فارسی زبان
از ین معنی ساکت مشتاق سند استعمال می باشیم
بسر رفتن ای صحبت خلاف قیاس نباشد (اردو) صحبت منا۔

بقول آصفیہ۔ صحبت برا رہونا (ممنون ہ) و نجھے یارب کہ اس سے تمتیں کیونکر بنیں ہو وہ ہے اک مرز انش چاہئیں سواہم اختلاط و صحبت موافق ہونا بھی لے سکتے ہیں۔

بسرزدن مصدر اصطلاحی۔ بقول اندرن (۱) باخر رسانیدن چیزی را (۲) موافقت کردن باچیزی مگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ از نظر ما نگذشت (بسر برزدن) البتہ بمعنی دوم گذشت (اردو) (۱) دیکھو بسر رسانیدن۔ (۲) موافقت کرنا۔

بسرزدن گل مصدر اصطلاحی۔ قائم کردن گل بر دستار (ظہوری ہ) کسیکہ پای دلش رابہ سفت خارغمی ہو گلی بسرنزداند باغ زندگانی خویش ہو (اردو) سر پر پھول قائم کرنا۔ پگڑی میں پھول لگانا۔

بسرزلف اصطلاح۔ بقول بہار نبازو تبختر فرماید کہ در اقوال و افعال ہر دو مستعمل چون (بہ سرزلف می بجام کردن) مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این اشارۂ زلف است و باہر مصدر و لفظ کہ استعمال این می شود حرکت بناز پیدا می شود (اردو) اشارۂ زلف سے۔ زلف کے اشارے سے۔

مصادر اصطلاحی بانسبت (الف)

(الف) **بسرزلف حرف زدن**

(ب) **بسرزلف سخن کردن**

(ج) **بسرزلف سخن گفتن**

(د) **بسرزلف سخن می گوید**

گوید کہ باستغناء بی پروائی و کنایہ و بناز و تبختر حرف زدن است (الف صائب ہ) از قرب حسن گرنہ دماغش مشوش است ہو چون حرف می زند بسرزلف شانہ اش ہو (الف رفیع ہ) بسرزلف اگر حرف زنی مشکل نیست ہو مشکل اینست کہ باچین جبین می گوئی ہو ہم او نسبت (ب) فرماید کہ مرادف (الف) است (ب ملا مفید بلخی ہ) ناخن چو شانہ در جگر زلف می کنم ہو با نوخطان سخن بسرزلف می کنم ہو خان آرزو در چراغ ہدایت نسبت الف گوید کہ بمعنی ناز کردن

ہریک دارد۔ صاحب بحر ذکر (الف و ب و ج) کردہ متفق با بہار۔ صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر (د) کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ حال مصدر (ج) است و مثل شد بر زبان۔ فارسیان چون کسی را بینند کہ باشارہ و کنایہ و بہ ناز و ادا حرف می زند بحق او این مثل را می زنند (اردو) (الف و ب و ج) کنایہ اور اشارے اور ناز و ادا سے بات کرنا (د) اشاروں سے بات کرتا ہے اور ناز و ادا اور زلف کے اشارے سے مطلب ادا کرتا ہے۔

بسر زلف صحبت داشتن

مصدر اصطلاحی

بقول غیاث و بحر و اند پریشان و تیرہ و زبون گشتن و اظہار رنجش بمودن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نہ شد مشتاق سند می باشیم اگرچہ موافق قیاس است ولیکن محققین اہل زبان ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن این کنایہ را پسند می کنند (اردو) پریشان ہونا۔ اظہار رنج کرنا

بسر زلف گفتن

مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بسر زلف حرف زدن) است (ابراہیم شوستری ع) کردم چو سراغ دل گم گشتہ ز چشمش ؎ گفتا بسر زلف کہ در زیر سر اوست ؎ (اردو) دیکھو بسر زلف حرف زدن۔

بسر زلف می بجام کردن

مصدر اصطلاحی

بقول بحر بنازمی بجام کردن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت بذیل (بسر زلف حرف زدن) اشارہ این کردہ است و بہار بذیل (بسر زلف) (املای طغرا ع) چون بسر زلف کرد ساقی ما می بجام ؎ سرکش نا شد دیدہ بپیمانہ را ؎ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) ناز و ادا سے شراب پیالہ میں ڈالنا۔

(الف) بسر سنگ نشاندن

مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ متعدی (بسر سنگ نشستن)

بمعنی بی اعتبار و زبون ساختن است (تأثیر ـه)
گر چنین دست دهد تهمت من احسان را ؍ همچو سنگک
بسر سنگ نشانیم ثنان را ؍ بهار ... ذکر این ذکر ......

(ب) **بسر سنگ نشستن** | هم کرده گوید که کنایه از
خوار و بی اعتبار شدن است صاحب بحر هم ذکر این
کرده گوید که مرادف (بسر سنگ نشستن) است که
بجایش گذشت **مؤلف** عرض کند که حقیقت این
هر دو مصدر را همانجا ذکر کرده ایم (اردو) دیکھو
سر سنگ نشاندن و نشستن۔

بسر شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بهار
بمعنی بسر رسیدن (خواجه شیراز ـه) بپای شوق گر
این ره بسر شدی حافظ ؍ بدست هجر ندادی کسی عنان
فراق ؍ صاحب بحر گوید که (۱) آخر شدن و (۲) بر پا
رفتن است صاحب شمس ذکر ماضی مطلق این کرده
می فرماید که بمعنی آخر شد **مؤلف** عرض کند که ما
خیال خود را نسبت معنی دوم همدر انجا ظاهر کرده ایم
مصادر این هم بهر زبان وارند و تحقیق ما از مجرد (بسر
شدن) معنی بسر شدن زندگی هم پیدا
می شود چنانکه (انوری ـه) بی عشق
تو ام بسر نخواهد شد ؍ با خوی تو خوی در
نخواهد شد ؍ جز وصل تو ایمنی شود در
سر ؍ وین کار چنین بسر نخواهد شد ؍
(اردو) دیکھو بسر رسیدن اور ہماری سمجھ
کے لحاظ سے بسر ہونا۔

بسر شند | استعمال۔ بقول مؤید در لغت بحواله شرفنامه بسکون دوم سرشته کنند یعنی خمیر و
فرماید که قیاس بکسرات آید **مؤلف** عرض کند که موحده اول زائد است و مکسور و سین مهمله هم
مکسور و مزید علیه سرشند صیغه جمع مضارع از مصدر سرشتن که بجایش می آید و واحد این سرشد۔
بیچاره صاحب مؤید الفضلا از تعریف بلیغ مشتق را اسم جامد کرد و علما را خوش تائیدی داد (اردو) خمیر کرتے ہیں

بسر غلطیدن | مصدر اصطلاحی۔ سر بزمین | افگندن و در خاک غلطیدن (ظهوری ـه) نگه

چشم من رو بید ز تاریکی بسر غلطد ؏ از تلخی پوست
نماند در سخن کز کام من باشد ؏ (ولہ ؎) به نیم
جرعه فلک این چنین بسر غلطید ؏ خوش آن
حریف که خم خانها تمام کشید ؏ (ولہ ؎) خوشا
شهیدی که از زخم غمی برکید گر غلطد ؏ اگر ساز دیده و
ذوق پا محکم ز بسر غلطد ؏ (اردو) سر کے بل خاک
میں لوٹنا۔

بسر فکندن | مصدر اصطلاحی۔ افکندن بر زمین ذریعۂ سر (انوری ؎) عمری کمان صبر بزه کرده داشتم ؏ واخر به تیر غمزه فکندی بسر مرا ؏ (اردو) سر کے بل زمین پر گرانا۔

بسر کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہارؔ مرادف بسر بردن (زکی همدانی ؎) نه یار را ز غم خود خبر توانم کرد ؏ نه با جفای غم او بسر توانم کرد ؏ **مؤلف** عرض کند مرادف معنی اوّل بسر بردن است که بجایش گذشت مخفی مباد که اصل این بسر کردن زندگی بود بمعنی لفظی بآخر رسانیدن و بمجاز بمعنی گذاردن زمانهٔ زندگی مستعمل شد و بحذف زندگی مجرد (بسر کردن) هم به همان معنی اصطلاح قرار یافت (اردو) بسر کرنا۔ دیکھو بسر بردن کے پہلے معنے۔

بسر کسی آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہارؔ دو وارسته و بحر بخیال او وارسیدن (محمد کاظم قمی ؎) روم ز تن برون جان چو ز در تو خواهی آمد ؏ چه بمدعا برسیم چو بسر تو خواهی آمد ؏ **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی رسیدن به بالین است و بسر (اردو) بیمار پرسی کرنا۔ عیادت کو آنا۔

بسر کسی پیچیدن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف (بر سر کسی پیچیدن) که بجایش گذشت (میر نجات ؎) بهتر است از همه فن گرد سرت گردیدن ؏ دست برداشتن از پا بسرت پیچیدن ؏ **مؤلف** عرض کند که صراحت کامل بر (بر سر پیچیدن) گذشت (اردو) دیکھو بر سر کسی پیچیدن و بر سر پیچیدن

بسر کسی رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہارؔ

وارستہ و بحر مرادف (بسرکسی آمدن) **مؤلف** عرض کند کہ ما ہم در اینجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (لااوری ؎) بچہ نازرفتہ باشد ز جہان نیازمندی ؎ کہ بوقت جان سپردن بسرش رسید و باشی ؎ سند دیگر برای سرشدن) گذشت (اردو) دیکھو (بسرکسی آمدن)

(الف) **بسرکسی گردیدن** مصادر اصطلاحی
(ب) **بسرکسی گشتن** (الف) بقول

وارستہ و بہار مرادف گرد سر گردیدن - صاحب بحر گوید کہ طواف آن کردن و قربان آن شدن - (محسن تاثیر ؎) باآنکہ می کشم ستمی را ہزار بار ؎ گردم ہمان بسر صنمی را ہزار بار ؎ (ب) مرادفش (نظیری ؎) گرد سر تو گشتن و مردن گناہ من ؎ دیدن ہلاک و رحم نکردن گناہ کیست ؎ (اردو) صدقے ہونا - قربان ہونا - طواف کرنا -

بسرکشیدن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ و بحر واشند بیکدفعہ بلا جرعہ کشیدن (عالی ؎) جام واغی از جنون عالی بسر خواہم کشید ؎ در خمارم ساغر سرشاری باید مرا ؎ **مؤلف** عرض کند کہ تخصیص اینہا بپیالہ و جام و ساغر و امثال آن است - مخفی مبادا کہ چون خواہند کہ جام و ساغر را بیکدفعہ بلا جرعہ بکشند سر را بجانب پس میل دہند از ہمین عادت این محاورہ قائم شد کہ در فعل کشیدن سر ہم داخل است (اردو) ایک گھونٹ میں پی لینا -

بسرمنزل رسیدن مصدر اصطلاحی - بمعنی رسیدن بمنزل است (صائب ؎) نہ ہرآن موجہ بساحل نرسد صائب ؎ سبکرو کہ بسرمنزل رضا نرسد ؎ (اردو) منزل پر پہنچنا -

(الف) **بسروچشم** اصطلاح - بقول بہار
(ب) **بسرودیدہ** بجہت تعظیم امرا در

وقت قبول کردن کاری گویند و درین مبالغہ زیادہ از آن است کہ تنہا گویند (بچشم) (شاعر ؎) قدمی نہ بسرودیدہ غمدیدہ ما ؎ گہی داشتہ باشی بسرودیدہ ما (خواجہ سلمان ؎) بسرودیدہ

آمدی پیشت ؎ دیده بر پای خواجه مالیدی ؎ مؤلف عرض کند که. حاشا که چنین باشد. محقق هندنژاد ذوق زبان ندارد و نمی داند که در هر دو سند ما (الف و ب) بمعنی بیان کردهٔ او نیست و حق آنست که فارسیان با امتثال حکم کسی نظر به تعظیمش گویند" چشم" و "بچشم" هم و ما از معاصرین عجم اصلا نشنیدیم که در ین موقع عوض (به چشم) بسر و چشم یا بسر و دیده گفته باشند. فارسی دانان هندوستان استعمال الف البته کنند ولیکن (ب) را اصلا بر زبان ندارند و آنچه محقق بیچاره تخصیص این با مبالغه کرده است هیچ مدعی چست است و گواهش شست. سندی باید و بدون آن اعتبار را نشاید. (اردو) دیکھو بچشم۔

بسر وقت آمدن

مصدر اصطلاحی۔ بمعنی وقت آمدن و بر وقت آمدن فک اضافت است در (سر وقت) دیگر هیچ (صائب ؎) چرا هرگز بسر وقت من بیدل نمی آئی ؎ چنین گز دیده غافل میروی غافل نمی آئی ؎ (و له ؎) در سیاه بختی باز پیشین مانده است ؎ گر بسر وقت من ای شمست وفا می آئی ؎ (اردو) وقت پر آنا۔

(الف) بسر وقت افتادن

(ب) بسر وقت رسیدن

(ج) بسر وقت کسی آمدن

(د) بسر وقت کسی افتادن

(ه) بسر وقت کسی رسیدن

مصادر اصطلاحی خان آرزو در چراغ هدایت ذکر الف و ب کرده بر حروف قانع بهار ذکر ج و (د) و (ه) کرده گوید که کنایه از رسیدن در وقت سختی و مصیبت بر سر کسی بقول صاحب بحر پرسش حال کردن در وقت مصیبت (سید اشرف ؎) در ین غم بت بیشه‌ام عمگین و غمخواری نمی آید ؎ بسر وقتم ز یاران وطن کاری نمی آید ؎ (صائب ؎) بسر وقت دل من گر زجبین ستانه می آئی ؎ نخواهد ماند ای بیرحم دودی از کباب من (محسن تاثیر ؎) افتادی اگر دیر بسر وقت هلاکش ؎ تاثیر ولی گشت فدای تو بزودی ؎ مؤلف عرض کند که ذکر (الف و ب) ضرورت نداشت که مقصود ما اندرج (مصادر ده) حاصل می شود و حق

آنست کہ ہر سہ مصدر آخر الذکر را بالفظ کسی آوردن درست است و بحذف آن درست نیست و این ہر مرادف یکدیگر کنایہ باشد از رسیدن و خبر گرفتن کسی

در عین وقت احتیاج و بروقت رسیدن (اردو) وقت پر پہنچنا۔ بقول آصفیہ ضرورت پر پہنچنا اور (۲) وقت پر کام آنا) بقولہ ضرورت پر کام نکالنا چاہیے"۔ جو وقت پر کام آئے وہی ...

بصرہ | بقول ناصری بمعنی (۱) بسیار راہ یعنی کثیر الطرق وآں شہری بودہ کہ از اطراف عرب و عجم دران جمع می شدہ اند وآخر اعراب غلبہ کردند و نام آن را معرّب کردہ بصرہ کردند وآلان بتعریب مشہور و منسوب بر انجا را البصری خوانند۔ صاحب شمس گوید کہ بکسر لغت فارسی است بمعنی (۲) ازین سو و صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل مخفف بس راہ است و نام حقیقی شہر بصرہ کہ حالا بر زبان عجم متروک و معربش مستعمل و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم کہ خلاف قیاس است و معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت (اردو) (۱) بصرہ ملک شام کا ایک مشہور شہر مذکّر۔ (۲) اس طرف

بصریا | بقول برہان و ناصری و ہفت بکسر اوّل و ثالث و تحتانی بالف کشیدہ بلغت زند و پازند گوشت را گویند کہ بعربی لحم خوانند صاحب ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ماخذ اسم ہیچ متحقق نمی شود اسم جامد فارسی قدیم گوئیم و بس و باشد کہ فارسیان از لغت بسر کہ بالضم بزبان عرب بمعنی خرمای خام و تازہ از ہر چیز است اصل لغت را بزیادت تحتانی والف و اختلاف اعراب اوّل تفریساً وضع کردہ باشند و این قیاس بعید است صاحب محیط بر گوشت فرماید کہ اسم فارسی است و برومی کریاس و بعربی لحم و بہندی ماس گویند منعقد است از خون۔ افضل از سائر اغذیہ و کثیر التغذیہ۔ قریب الاستحالہ و بہترین آن در مواشی بز و گوسفند کہ عمرش کمتر از شش ماہ و زیادہ از یک سال نباشد و بعد از ان گوسالہ و یک سالہ گاو و گاومیش و شتر جوان و افضل لحوم طائر تدرج و ماکیان الطف از ان و فرماید کہ برای

ان محنت شاقه و ریاضت قوی المزاج حار۔ گوشتهای قوی غلیظ بهتر از گوشت های لطیف و جمیع ...ت گرم و تر۔ و مولد خون متین الا گوشت ماهی و منافع بیشمار دارد (اردو) گوشت بقول آصفیه ...ارسی۔ اسم مذکر۔ لحم۔ ماس۔

بسرسکچه | بقول شمس بالکسر و با با و جیم فارسی (۱) بدکار و سفله و (۲) هزله گو که عرب آنرا فحش گویند و بالفتح (۳) کشادگی و (۴) دست آس و (۵) فراخی و (۶) سازواری و بالضم و راے مکسور و یای مجهول (۷) پسران بدکار۔ هم او به بای فارسی و فوقانی سوم (پسترسکچه) را بمعنی اوّل نوشته **مؤلف** عرض کند که همین لغت به بای فارسی اوّل بمعنی اوّل و هفتم در بای فارسی می آید۔ تحریف صاحب شمس است که بای فارسی را موحده کرد و معنی متعدد بدون سند پیدا کرد اعتبار را نشاید درینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال با موحده بدست آید بمعنی اوّل و هفتم فقط۔ این را مبدل (پسرسکچه) توانیم گفت که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه تب و تپ و اسب و اسپ و ماخذ (پسرسکچه) به بای فارسی به جایش مذکور شود (اردو) دیکھو پسرسکچه۔

بس سروروان که زیر چادر باشد
چون باز کنی مادر مادر باشد

مثل۔ صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان این مثل را بطور موعظت برای تحقیق و تدقیق استعمال کنند مقصود آنست که اعتبار بر ظاهر هر چیز پرده دار نباید کرد بلکه حقیقت را دریافت باید کرد تا غلطی واقع نشود۔ مخفی مباد که اکثر محققین امثال در متن مثل بجای (سروروان) (قامت خوش) نقل کرده اند و معاصرین عجم هم همین بر زبان دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں " پردہ ہٹا حقیقت کو پا " مقصد یہ ہے کہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے۔

بسط | بقول منتخب لغت عرب است بالفتح بمعنی فراخی و بالکسر دست کشادہ۔ و در اصطلاح جمّل۔ نام عملی است کہ از یک حرف حرف دیگر پیدا کنند۔ صاحبان مطلع العلوم و مجمع الفنون و معدن الجواہر و ملخص تسلیم ذکر این کردہ اند و گفتہ اند کہ اقسام صنعت بسط در جمل سہ صد و شصت است و از بیان نام تفصیلی ہر یک صنعت کنارہ کشیدہ اند **مؤلف** عرض کند کہ بہ تحقیق ما چنانکہ در تالیف خود (غرائب الجمل) ذکرش کردہ ایم از اقسام این (۱) بسط عددی حرفی و (۲) بسط عددی ترکیبی و (۳) بسط المرتّبی و (۴) بسط عزیزی و (۵) بسط ترفع عددی و (۶) بسط ترفع حرفی و (۷) بسط ترفع طبعی و (۸) بسط ترفع بالطبع و (۹) بسط ترفع اوتار و (۱۰) بسط ترفع ازواج و (۱۱) بسط تنزّل و (۱۲) بسط تنزّل حرفی و (۱۳) بسط تنزّل طبعی و (۱۴) بسط تنزّل بالطبع و (۱۵) بسط تنزّل اوتار و (۱۶) بسط تنزّل ازواج و (۱۷) بسط تواخی و (۱۸) بسط تجمّع و (۱۹) بسط تضاعف و (۲۰) بسط تناصف و (۲۱) بسط تنصیف و (۲۲) بسط تضارب و (۲۳) بسط تکسّر و (۲۴) بسط تضارب باطن و (۲۵) بسط تضارب ظاہر و ظاہر و (۲۶) بسط تضارب باطن و ظاہر و این ہر سہ را بسط مقوّی نام است و (۲۷) بسط تمازج و (۲۸) بسط مداخل اربعہ (انتہیٰ) تعریف ہر یکی در غرائب الجمل مذکور است و در اینجا این قدر کافی است کہ این را در فارسی زبان اسمی خاص نیست و اسمای ہمہ اقسام متذکرۂ بالا بترکیب فارسی است ازینجاست کہ ما ذکر این را داخل موضوع خود دانستیم و بیانش بر ترک تفوّق داشت۔ شک نیست کہ لفظ بسط لغت عرب است ولیکن در ہیچ کتاب صنائع و بدائع و جمل این را نیافتیم (اردو) بسط ایک صنعت ہے فن جمل کی جس کی اٹھائیس اقسام ہیں اور ہر ایک قسم کی تعریف مع تمثیل ہماری تالیف غرائب الجمل کے باب دوم اور صنائع و بدائع تاریخ کے چوتھے بیان میں نشان ۲۶ پر ہے۔

بسط دادن استعمال ـ بقول انند و بحر و بهار بمعنی گشاده دادن است و صاحب منتخب گوید که بسط بالفتح لغت عرب باشد بمعنی فراخی و کشادگی (خواجه جمال الدین سلمان ـه) در شرح فراق تو سخن را چه دهم بسط ٭ شرط ادب آنست که این نامه کنم طی ٭ **مؤلف** عرض کند که معنی بسط بجایش گذشت فارسیان لغت عرب را بترکیبش با مصدر فارسی استعمال کرده اند **اردو** کشاده کرنا وسیع کرنا ـ

بسغده بقول سروری بسین مهمله و غین معجمه بروزن نسفته (۱) بمعنی بسنجیده و آماده ساخته شده بجهت کاری و شغلی (حکیم عنصری ـه) کز من مقدمه خویش را فرستادم ٭ بدانکه آمدنم را بسغده باشد کار ٭ (ابوشکور ـه) تن و جان چو هر دو فرود آمدند ٭ به یک جای هر دو بسغده شدند ٭ صاحب رشیدی گوید که بسغدیدن مصدر این است و معنی لفظی این ساخته و آماده و گوید که آسغده هم گویند ـ صاحب برهان بذکر معنی بالا می فرماید که (۲) شخصی که کارها را سامان کند و بسازد و فرماید که بابای فارسی هم درست است و صاحب جامع نسبت هر دو معنی همزبانش صاحب ناصری بحواله رشیدی و جهانگیری ذکر این کرده گوید که برای این معنی اشعار فرخی را شاهد دانسته اند (و هو هذا ـه) بدانکه چون بکند مهرگان بفرخ روز ٭ بجنگ دشمن و اژون کشد بسغده سپاه (و له ـه) خجسته باد ت فرخنده جشن و فرخ باد ٭ بسغده رفتن و بیرون شدن زخانه براه ٭ و به تحقیق خودش گوید که سغد سمرقند شهریست معروف و آنرا یکی از جنات اربعه شمارند و (بربط سغدی) منسوب بآن شهر است چنانکه (انوری رع) بکفی بربط سغدی بکفی جام عقار ٭ و همچنان منوچهری دامغانی گفته (ـه) صلصل باغی بباغ اندر همی نالد بدر و ٭ بلبل راغی بباغ اندر همی نالد بزار ٭ این زند بر چنگ های سغدیان پالیزبان ٭ و آن زند بر نایهای رومیان آزادوار ٭ و بالآخر می فرماید که در قدیم الایام رسم کتاب بود

که چنانکه بر شین سه نقطه به بالا می نهادند برای رفع شبه فیما بین شین و سین سه نقطه در زیر سین می
گذاشته اند و هنوز این قاعده در کتب سابقه بر قرار است - میر جمال الدین انجوی شیرازی - صاحب
جهانگیری سه نقطهٔ زیر سین (سغده) را بای پارسی تصور کرده (پسغده و بسغده) خوانده و از معنی سغد غافل
مانده و بسغده را صفت سپاه خوانده و آراسته و ساخته معنی نوشته دیگر باره تکرار کرده این بیت را که در
دعا گفته مؤید معنی دانسته و بر ختم کلام گویا که اگر چه بسغده (۳) بمعنی آراسته باشد و (سغدیدن) مصدر آن نیست
ولی درین مقام مقصود سغد سمرقند است (انتهی کلامه) **مؤلف** عرض کند که (سغدیدن) بر وزن
چسپیدن بمعنی ساخته و آماده شدن برای کاری می آید که سالم التصریف است (کذا فی البحر) و (اسغدیدن)
در مقصوره گذشت مزید علیه آن بزیادت الف اوّل و (بسغدیدن) که بزیادت موحده اوّل می آید
هم مزید علیهش و صراحت ماخذ بر (اسغده) کرده ایم و این مخفف (بسغدیده) باشد که اسم مفعول بسغدیدن
است و همین تخفیف در (اسغده) هم راه یافته که همدر انجا ذکرش کرده ایم - پس بی توجهی صاحبان
تحقیق است که پی بحقیقت نبردند و (بسغده) را اسم جامد دانستند و صاحب ناصری در بحثی که سطرها
سیاه کرده است بیکار محض است و هیچ تعلق از تحقیق این لفظ ندارد و خود هم (بسغده) را تسلیم کرده
ولیکن معنی بیان کرده اش را که آراسته باشد نیافتیم و صاحبان سروری و جامع که از اهل زبانند از همین معنی
ساکت و در مصادر بسغدیدن و اسغدیدن و بسغدیدن هم اینمعنی یافته نمی شود بالجمله اوبی خبر است
از حقیقت و این مرادف (اسغده) باشد که گذشت و اسم مفعول مخفف (بسغدیدن) که می آید و معنی
دوم مجاز آن نظر بر اتفاق صاحب جامع که از اهل زبانست و معنی سوم را نظر بر قول ناصری هم مجاز
توان گرفت و انچه به بای فارسی می آید مبدل این است که موحده به بای فارسی بدل می شود چنانکه

اسب و اسپ (اردو) دیکھو اسفدہ جس پر اس کا تفصیلی بیان ہے۔

بسغدیدن بقول سروری بسین مہملہ و غین معجمہ و دال مہملتین بوزن بلرزیدن (۱) ساختہ شدن و (۲) مہیا گشتن صاحب بحر ذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بکسر اول و فتح ثانی و ضم ثانی ہم آمدہ۔ سالم التصریف است وہم او ذکر سغدیدن ہم بمجالش کردہ صاحبان سراج و نوادر ذکر این گویند کہ مشتق است کہ در (اسغدیدن) گذشت۔ صاحب برہان ہمزبان بحر و خان آرزو در سراج ذکر این کرد **مؤلف** عرض کند کہ سغدیدن کہ بہمین معنی می آید اصل است و اسغدیدن و بسغدیدن مزید بزیادت الف و بای موحدہ مزید علیہ آن و اسم مصدر این (سغد) کہ تعریفش بر اسغدہ کردہ ایم و بسغدہ کہ گذشت مخفف مفعول ہمین است و سغدانیدن مصدر متعدی اینجا گذشت (اردو) دیکھو اسغدیدن۔

بسفایج بقول برہان بفتح اول و یائے حطی بفلفلیست معرب بسپایک و آن دارو ئیست کہ بعربی اضراس الکلب و کثیر الارجل خوانند اگر قدری از آن در شیر اندازند شیر را بہ بندد و شیر بستہ را حل کند **مؤلف** عرض کند کہ ما بر بسایج حقیقت این بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو بسایج۔

بسک بقول سروری و جہانگیری و جامع بفتح اول و دوم (۱) گیاہی است کہ بعربی آنرا اکلیل الملک گویند۔ صاحب رشیدی این را مرادف بستہ گوید بہمین معنی۔ صاحب ناصری ذکر این فرماید کہ گویند زمینی کہ در آن اکلیل الملک کشتہ باشند برداشتہ باشند پس از آن ہر چہ در آن بکارند نیکوتر باشد (خاقانی ہ) شعرت درین دیار وحش بہتر است از آنکہ ۰ کشت از میان بسک بر آید بہ بوستان ۰ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ ما حقیقت اکلیل الملک را بر ارغیقنہ نوشتہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است این مخفف بسدک است کہ بہمین معنی گذشت مخفی مباد کہ در سند بالا

بفتح اوّل وسکون ثانی سنس است (اردو) دیکھو بسدک کے دوسرے معنے۔

(۲) بسک بالفتح بقول (سروری بحوالۂ اداة) وجہانگیری ورشیدی وجامع وبرہان دستہ جو وگندم درودہ خان آرزو درسراج ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف بسدک کہ بہ ہمین معنی گذشت (اردو) دیکھو بسدک کے پہلے معنے۔

(۳) بسک ۔ بقول سروری وبرہان وجامع بمعنی فتیلہ کہ زنان از پنبہ بپیچند برای رسیدن صاحب ناصری بحوالۂ برہان ذکراین کردہ گوید کہ واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ این مخفف بستک باشد کہ بحذف فوقانی بسک شد و بستک بمعنی بستۂ خورد وکنایہ از فتیلۂ مذکور (اردو) پونی۔ دیکھو باغندہ۔

(۴) بسک ۔ بقول جہانگیری وبرہان وجامع بفتح اوّل وثانی زدہ بمعنی خازہ وآنرا باسک نیز خوانند۔ صاحب رشیدی این را مرادف (باسک) بمعنی خمیازہ آوردہ۔ صاحب ناصری بحوالۂ برہان گوید واللہ اعلم۔ خان آرزو درسراج ذکراین کردہ **مؤلف** عرض کند کہ مخفف باسک است بحذف الف کہ بہ ہمین معنی گذشت وصراحت ماخذش ہم درانجا کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو باسک۔

بس کردن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر و انند (۱) بمعنی کم کردن صاحب آصفی بذیل لفظ بس ذکراین کردہ گوید کہ بمعنی کم کردن و (۲) باز ماندن است (باقر کاشی) پریشان چند گوئی

بس کن این دیوانگی باقر ॥ چو بوی گل شنیدی باز آغاز جنون کردی ॥ (ظہوری) اعجاز شوق وانکہ رگ وریشۂ جگر ॥ گردید خشک گریۂ تر ۔ گریہ بس نکرد ॥ (ولہ) بچشم دعوی ابر است

یجا ہ کسا ہ و دیم چشمہ پشیش گریہ بس کردہ (ولہ ے) سبو کہ شان اگرش بس لکنند وای بروہ خدا بہ شیخ دہ بزہ دازد و اسیری ہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است و بس بہمہ معانیش کہ گذشت و این متعلق بہ معنی دوم ش کہ کافی است و معنی لفظی این (۳) اکتفا کردن است و مجاز ابہرد و معنی اوّل الذکر (اردو) (۱) کم کرنا۔ (۲) باز رہنا۔ (۳) اکتفا کرنا۔ صاحب آصفیہ نے (بس کرو) پر فرمایا ہے ختم کرو۔ قانع ہو۔

بسکلہ بقول برہان وناصری وانند بفتح اوّل بروزن مشغلہ چوب پس درخانہ وسرا صاحب جامع فرماید کہ چوبی کہ در پس در نہند۔ صاحب انند صراحت کردہ کہ لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند کہ اصل این (پسکلہ) بہ بای فارسی باشد۔ پس بمعنی او وکلہ بالکسر وتشدید لام در عربی زبان بقول منتخب بمعنی پردہ باریک آمدہ۔ عجبی نیست کہ فارسیان این را بہ تخفیف مرکب کردند باکلمہ پس و (پس کلہ) نام نہادند چوب پس درخانہ وسرا را۔ بای فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ تپ وتب واللہ اعلم۔ اسم جامد فارسی است (اردو) دروازے کے پیچھے کی لکڑی۔ مؤنث جسکو دکن میں اڑ ڈنڈا کہتے ہیں۔ دروازے کے دونوں پٹوں کے بند کرنے کے بعد اندر سے لگا دیتے ہیں تاکہ دونوں پٹ کھلنے نہ پائیں۔ محاورۂ اردو میں اسی کو بلّی کہتے ہیں۔

بسکلیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل وثالث ولام (۱) مدغدغ ساختن (۲) وبچنگال نواختن و (۳) در آغوش گرفتن مؤلف عرض کند کہ این مصدریست عجیب کہ ہمہ محققین مصادر یعنی صاحبان بحر وموارد ونوادر ودیگر محققین اہل زبان و صاحبان اصطلاحات ازین ساکت وبعد دور کردن علامت مصدر چندانکہ از اسم مصدر

تلاش کردیم لیکن رانیافتیم وسند استعمال هم پیش نشد و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) انگلیوں سے بجانا (۳) آغوش میں لینا۔

بسکہ بمعنی ازبسکہ و چونکہ۔ مرکب است از کلمۂ بس و کاف بیان وصراحتی بر (از بس) گذشت (صائب ھ) بسکہ در لقمۂ من سنگ نہفت است فلک ... لی تامل نگذارم بجگر دندان را (اردو) ازبسکہ بقول اسیر چونکہ (گلزار نسیم ھ) ازبسکہ وہ شاد تھا ید اختر پر کرتا تھا حسد سے قتل دختر (مومن ھ) بسا اعتبار ہو گئے ہم ترک عشق سے ازبسکہ پاس وعدہ و پیمان نہیں رہا

بسکیدن بقول مؤید بمعنی بستن از بستن و ... مؤلف عرض کند که این تحریف مطبع نولکشور باشد و در دیگر همه نسخ قلمی (بشکلیدن) است که می آید۔ دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اعتبار را نشاید (اردو) دیکھو بشکلیدن۔

(الف) **بس گرفتن** مصدر اصطلاحی۔ بقول خان آرزو در چراغ ہدایت باز ماندن وبس کردن (وحید ھ) مگو کام دل خود را زحیرت کس نمی گیرد چہ می گوئی ترا دیدم زبانم بس نمی گیرد صاحبان بحر و آصفی هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که از این سند مصدر ....

(ب) **بس گرفتن زبان** پیداست بمعنی بند شدن زبان و شک نیست که این مصدر خاص پیدا می شود از (الف) و معنی آن (اردو) (الف) دیکھو بس کردن (ب) زبان کا بند ہونا۔

بس گوی اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بسیار گو و (۲) پرگو مؤلف عرض کند که محاوره زبان نیست معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان ساکت اگرچہ معنی لغوی دارد (اردو) (۱) بہت کہنے والا (۲) مفصل کہنے والا۔ دکن میں پرگو اس

شخص کو کہتے ہیں جو قوت طاقت زیادہ	رکھتا ہو اور ہر بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرے

بسل ۳ | بقول سروری بحوالۂ تحفہ وبقول جہانگیری وسروری بروزن عمل (۱) کاورس باشد صاحب
برہان صراحت مزید کند کہ نام غلہ ایست کہ کاورس نام دارد و (۲) بمعنی پاشنہ ہم کہ بزبان عربی عقب
خوانند و (۳) امراز بدرآویختن یعنی درآویز۔ صاحب ناصری بمعنی اوّل قانع صاحب جامع ہمزبان
برہان خان آرزو در سراج بہ نقل قول برہان می فرماید کہ بمعنی سوم مخفف کبل باشد صاحب محیط
بر گاورس گوید کہ ہمان جاورس و بر جاورس فرماید کہ اسم عربی است یا معرب گاورس فارسی وبفارسی
شونیز گویند وبترکی توناق وبرومی کیمزس وبقول شمس اللری فرماید کہ بیونانی کنجورس وبہ ہندی
باجرہ وبفارسی شیرازی ارزن وانچہ در ہندی کنگنی نام دارد نوعی ازان است بالجملہ جاورس سرد
دراوّل وخشک درآخر دوم۔ مولد خون ردی وغذا اکمتر۔ دیرہضم وبطی الانحدار مگر آنکہ پوست
آن جدا کنند وباشیر وباآب سموس گندم بپزند غذای آن جید گردد **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل
اسم جامد فارسی زبان است وانچہ بر ارزن گذشت ہمان کنگنی ہندی کہ نوعی ازین گفتہ اند وحقیقت
آنست کہ ارزن یا کنگنی ورای این است وبمعنی دوم ہم اسم جامد فارسی است حالا عرض می شود
نسبت معنی سوم کہ (بسلیدن) بمعنی درآویختن بجانیش می آید واین امر حاضر آنست صاحب برہان
خوب نکرد کہ اشارہ امر کرد واز معنی مصدری خبر داد ومصدر اصلی را گذاشت خان آرزو وسکندری خورد
کہ بسوی مصدر (بگسلانیدن) رفت واین را مخفف امرش بکسل خیال کرد ارد و (۱) باجرا بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا غلہ جو خریف میں پیدا ہوتا ہے (۲) پاشنہ بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر
ایڑی۔ کھڑی۔ عقب۔ (۳) بسلیدن کا امر حاضر۔ لپٹ جا۔

(۲۲۸۱) **بسلامت بردن** مصدر اصطلاحی ۔ گذشتن وطی کردن بخیریت و سلامتی و بخیر و عافیت (انوری ؎) آنچنان جملۂ راہم بسلامت می برد کہ نہ وران مع خلاست نہ دران طوع اکراہ ۶ (اردو) خیریت سے گزارنا ۔ خیریت سے طے کرنا ۔ خیر و عافیت سے گزارنا ۔

(۲۲۸۲) **بسلامت گذشتن** مصدر اصطلاحی بمعنی گذشتن بخیر و عافیت و این لازم مصدر شتہ باشد (انوری ؎) آخر الامر چو گشتی بسلامت گشت کی جسم از کشتی و آمد بلب کشتی گاہ (اردو) خیریت سے گزرنا ۔

بسلان بقول شمس بکسر مخفف بگسلاند و فرماید کہ برین قیاس است بسلانیدن مؤلف عرض کند کہ از مصدر (بسلانیدن) کہ می آید امر حاضر است و بس و ضرورت نداشت کہ مثلش اسم جامد ذکر کنند و این غلطی محقق بی تحقیق است کہ این را مخفف بگسلاند گفتہ نمی داند کہ بگسلانیدن مصدریست و مضارع آن بگسلاند پس بگسلاند را ازین ہیچ تعلق نیست (اردو) دیکھو بسلانیدن یہ اسکا امر حاضر ہے ۔

(الف) **بسلاند** بقول سروری بکسر با و فتح نون مخفف بگسلاند (مولوی معنوی ؎) ہر کس فریباند مرا کز عشق بسلاند مرا ۶ آنکس کہ فہماند مرا گوید کہ پیش من بیا ۶ صاحب رشیدی ہم ہمزبانش مؤلف عرض کند کہ مضارع مصدر بسلانیدن است کہ می آید نمی انیم کہ محققین بالا چرا در بیان این وقت عزیز را ضائع کردند ....

(ب) **بسلانیدن** بقول موارد مصدریست بکسر مرادف گسلانیدن و از ہم جدا کردن و ہم او گوید کہ لغتی است در گسلانیدن بر قیاس گستاخ و بستاخ و گرپین و بدپین و کنجشک و بنجشک و کریج و بریج صاحب بحر گوید کہ این مخفف بگسلانیدن است کہ می آید و فرماید کہ متروک التصریف ۔ صاحب نوادر ہمزبان موارد و صاحب جہانگیری این را بمعنی بگسلانیدن گفتہ و ذکر تخفیف نکردہ و صاحب رشیدی (الف) گوید کہ برین قیاس است بسلانیدن ۔

ان ناصری و جامع و برهان و سراج همزبان
خان آرزو در سراج فرماید که بر قیاس ربسلاندن
یرافعال مشتقه **مؤلف** عرض کند که گسس
تم اول و کسر ثانی بمعنی جدائی است و گسست
م به همین معنی و گسیل بزیادت تحتانی بمعنی وداع
پس مصدر گسلیدن وضع شد از گسل بزیادت
تحتانی و علامت مصدر دن و مصدر گسستن وضع
شد از گسست بزیادت علامت مصدر تن بحذف
یک فوقانی از هر دو و مصدر گسیختن وضع شد از
اسم مصدر گسیل به تبدیل لام به خای معجمه و همین
است سند اول این تبدیل و هر سه مصدر بالا یعنی
گسلیدن و گسستن و گسیختن مرادف یکدیگر است

وگسلان مزید علیه گسل است وگسلاندن وگسلانیدن که مراد
همین هر سه مصدر است وضع شد از همین گسلان و بگسلاندن
و بگسلانیدن مزید علیه آن بزیادت موحده در اولش
وبسلانیدن به حذف کاف فارسی مخفف آن پس
محققینیکه بسلانیدن را مرادف گسلانیدن بر قیاس
بستاخ و گستاخ و امثال آن گفته اند مقصود شان
همین قدر است که مبدل گسلانیدن است به تبدیل
کاف فارسی به موحده چنانکه گلغونه و بلغونه و گستاخ
و بستاخ ولیکن بخیال ما تخفیف بهتر از تبدیل
یافته می شود (اردو) (الف) مضارع ہے
(ب) بگسلانیدن کا۔ دیکھو بگسلانیدن۔ جسکا
بیان اسی ردیف میں آئندہ آئیگا۔

بسله بقول سروری بحوالۂ اختیارات بسین ولام بوزن بسته دانه ایست مانند ماش که درمیان باقلا
باشد در حوالی لرستان مانند عدس و باقلا پزند و خورندش و آنرا پلک خوانند و بعربی مخلّر صاحب رشیدی
هم ذکر این کرده صاحب برهان همزبان سروری و صاحب جامع هم این را آورده و صاحب
سوار السبیل گوید که این معرّب است از لغت ایطالیانی (پیسلّی) قسمی از حبوب خوردنی که ترجمۀ آن
در هندی مٹر است ۔ صاحب محیط ذکر این نکرده و به مخلّر می فرماید که بعضی به زای معجمه نوشته اند و آنرا

جلبان ہم گویند و بفارسی مشو و مشنگ و لوانہ و بہندی مٹر کابلی و بنباتہ و بشیرازی طو مشو و خلر و خرقی نام است طبیعت ہمہ اقسامش سرد در اوّل سوم و خشک در آخر دوم دیر ہضم تر و در تجبرہ نفت قوی تر و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند کہ خلر ہم لغت فارسی است کہ می آید و ہمان است کہ ذکرش بر برجاف گذشت و جلبان ہم کہ می آید ہمان برجاف است و خرقی ہم ہمان برجاف و ذکر طومشو ہم بر برجاف گذشت و اشارہ مشو و مشنگ ہم ہمدرانجا مذکور پس خیال ما نسبت این لغت ہمین قدر است کہ فارسیان معرب را استعمال کردہ اند و تعریب این از سوار السبیل متحقق (اردو) دیکھو برجاف ۔

بسلیدن | بقول بحر بفتحتین درآویختن ۔ کامل التصریف و مضارع این بسلد **مؤلف** عرض کند کہ محققین مصادر یعنی صاحبان موارد و نوادر ازین ساکت و محققین زبان فارسی ہم ذکر این نکردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد ظاہر قیاس متقاضی آنست کہ این را مخفف بگسلیدن گیریم چنانکہ بسلانیدن مخفف بگسلانیدن گذشت و ماخذش بر بسلانیدن مذکور اند درینصورت معنی مرادف بسلانیدن باشد ولیکن صاحب بحر این را بمعنی درآویختن آوردہ پس جزین نباشد کہ فارسیان از لغت عرب بسل این را وضع کردہ اند کہ بقول منتخب بمعنی تعجیل کردن آمدہ ۔ پس بزیادت تحتانی معروف و علامت مصدر دن بسلیدن کردند و مجازاً بمعنی درآویختن مستعمل شد ولیکن بدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم ۔ معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو) دیکھو آویختن ۔

بسم | بقول بہار بالکسر مخفف بسم اللہ (حیاتی گیلانی ؎) ورق چو کار فروبستہ باز گشاید

الله نامش چو بسم عنوان نیست ﴿ مؤلف عرض کند که تصرف فارسیان است و
ضرب استعمال این مخفف یافته نمی شود (اردو) بسم ـ بسم الله کا مخفف فارسی میں مستعمل ہے ـ مؤنث

بسم الله | اصطلاح ـ بقول بہار تیمناً و تبرکاً بجای مبارکباد گویند چنانکه (ملا اوری ﴿)
تن من گر رضا است بسم الله ﴿ بیا بیا که قضا تابع رضای تو باد (میرزا عبد الغنی قبول ﴿)
بسم الله ای که منکر شعری بگو جواب ﴿ موزون چرا است آنچه بقرآن مقدم است ﴿ **مؤلف** عرض
کند که تعریفی خوش نکرد فارسیان استعمال این در جاها کنند (۱) چون کسی در وقت طعام وارد می شود
صاحب سفره گوید بسم الله آغا یعنی شریک طعام شو و (۲) چون اشارت برای آغاز کاری کنند
استعمال این کنند سند اول و دوم متعلق به همین معنی است و (۳) بادی کار در آغاز هر کار تیمناً و
تبرکاً بسم الله می گوید و ظاهر است که مرکب عربی زبان است معنی لفظی این آغاز می کنم بنام خدا ـ
نسیم انیم بہار چگونه این را برای مبارکباد قرار داد سندش بکار آ ونمی خورد (اردو) بسم الله بقول آصفیه
عربی ـ اسم مؤنث مخفف ہے ـ بسم الله الرحمن الرحیم کا جس کے معنے ہیں ـ میں خداے مہربان
اور بخشنے والے کے نام کے ساتھ یہ کام شروع کرتا ہوں دکن میں (۱) جب کوئی کھانے کے وقت
آجاتا ہے تو صاحب دسترخوان کہتا ہے بسم الله یعنی آئیے اور شریک ہو جائیے (۲) جب کسی
کام کے لئے اجازت دیجاتی تو کہتے ہیں بسم الله کیجئے یعنی کام شروع کیجئے اور صرف بسم الله
بھی اس موقع پر مستعمل ہے ـ (۳) ہر شخص کسی کام کے شروع کرتے وقت تیمناً تبرکاً بسم الله کہتا ہے

بسمل | بقول سروری بمعنی (۱) مذبوح و فرماید که به تیغ کشته شده هم (مولانا قطب الدین
عقیقی ﴿) بسمل خنجر اخلاص شوار میخواهی ﴿ که به تیغ ملک الموت نه گردی مردار ﴿ صاحب

بدہان بکسر اوّل و میم و سکون ثانی ولام ہمزبان سمروری نسبت وجہ تسمیہ گوید کہ در وقت بسمل کردن بسم اللہ می گویند و فرماید کہ (۲) مردم صاحب علم و بردبار را ہم گفتہ اند صاحب بحر عجم مؤید ش در ہر دو معنی صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ بسم اللہ محلل ذبح است از ینجا یا ذبح ارادہ کردن نوعی از مجاز است (رائلی تبریزی ــ) لرزد ز جفای تو دل و دست جہانی مرغ ستم دیدۂ عاجز و دم بسمل ۔ بہار بذکر معنی اوّل گوید کہ لفظ مستحدث است فارسی الاصل نیست و فرماید کہ چراغ بسمل استعارہ است (باقر کاشی ــ) دامن او گر بدست آید دم بسمل مرا ۔ آنچنانکہ میرم کہ نبود حسرتی در دل مرا (خواجہ آصفی ــ) قاتل من چشم می بندد دم بسمل مرا ۔ تا بماند حسرت دیدار او در دل مرا ۔ مؤلف عرض کند کہ فارسیان تسمیہ را کہ مخفف (بسم اللہ) است استعمال کردہ اند کہ می آید و بسمل بتخفیف ہای ہوز مخفف بسملہ و معرب است برای جانوری کہ بر و بسم اللہ اللہ اکبر خواندہ ذبح کردہ باشند و این لفظ مخصوص است برای نیم جانی کہ بعد ذبح بطپد و چون بمیرد آنرا بسمل نہ گویند و در استعمال فارسیان استعمال این ہر دو معنی دیدہ شد یکی مذبوح کہ ذکرش بالا گذشت و دیگرے (۳) بمعنی ذبح چنانکہ در کلام باقر کاشی و خواجہ آصفی (دم بسمل) بترکیب اضافی گذشت ۔ صاحب تحقیق الاصطلاحات ہم ذکر این کردہ بمعنی دوم نظر بر قول جامع کہ صاحب زبانست اعتبار را شاید و جز این نیست کہ مجاز معنی اوّل باشد کہ در بیان علم و بردباری شان بحدی مبالغہ کردہ اند کہ مماثل مذبوح قرار دادہ اند کہ از علم و بردباری دم نمی زنند (اردو) (۱) بسمل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ وہ جانور جسے بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہو (۲) حلیم بردبار (۳) ذبح ۔ مذکر ۔ بقول آصفیہ حلال کرنا ۔ (حاصل بالمصدر)

بسملگاہ | اصطلاح - بقول بہار روانند بمعنی
... کردن حیوانات **مؤلف** عرض کند
... درین اصطلاح بمعنی سم اوست کہ ذکرش
... لفظ بسمل گذشت (میرزا رضی دانش ے)
... زون از حلقہ بزم طرب غمناک می آیم ۔ زبسملگاہ
...ینا با دل صد چاک می آیم ۔ **(اردو)** کیلا -
بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - مذبح - گھاٹ
استھان - مسلخ - بکریوں وغیرہ کے ذبح کرنیکی
جگہ (نکہت ے) تڑپتا خاک وخوں میں طائر
بسمل نمط دل ہے ۔ روان ہے جوے موج
خوں کیلا کوے قاتل ہے ۔

بسملہ | بقول بہار مخفف بسم اللہ الرحمن الرحیم
و فرماید کہ برین قیاس سبحلہ و حمدلہ (علی خراسانی
ے) از مصحف روی تو بہ پیشانی پر خون ۔ بسمل
شدہ تیغ تو صد بسملہ دارد ۔ **مؤلف** عرض کند کہ
مفرس است ۔ **(اردو)** بسملہ - فارسی میں
مخفف ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کا - مؤنث -

(الف) بسمہ | (الف) بقول خان آرزو
(ب) بسمہ چی | در چراغ ہدایت و بقول
بہار بفتح - مخفف باسمہ کہ گذشت بہار نسبت
(ب) فرماید کہ آنکہ بر جامہا بسمہ کند - صاحب
بحر ہم ذکر (ب) کردہ **مؤلف** عرض کند کہ حقیقت ہا
شت این ہر (باسمہ) بیان کردہ ایم و سند این ہم ہمانجا گذشت
و بہ تحقیق ما این اصل است و باسمہ چیزی نیست و صراحتش
ہمدرانجا مذکور **(اردو)** (الف) دیکھو باسمہ - (ب) وہ
شخص جو طلائی اور نقرئی ورق سے ٹھپہ کے ذریعہ
سے کپڑوں پر نقش و نگار چھاپے - دکن میں
اسکو تگٹ گر کہتے ہیں ۔

بسناس | بقول سروری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع بوزن نسناس نام استاد دہر بان
صاحب برہان گوید کہ او بوجود واجب قائل نیست گویند طب و نجوم و الہیات و طلسمات علوم
غریبہ را خوب میدانست **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ متحقق نشد و متحقق نشد کہ لغت کدام

زبان است بعض محققین فارسی زبان این را لغت فارسی دانند اندرینصورت پس بمعنی بسیار و ناس
در فارسی زبان ہیچ معنی نیامدہ قیاس ما این است کہ مرکب فارسی است بالغت دیگر زبان و ناس عربی
بقول انند آنچہ بآسمان خانہ آویزان باشد و اسم جنس یعنی یک آدم و بمعنی آدمیان بالجملہ ما این را
علم دانیم و بہ تحقیق وجہ تسمیہ وقت رایگان نکنیم (اردو) دہریوں کے ایک پیشوا کا نام بناس تھا۔

بسنت | بقول تحقیق الاصطلاحات بفتحتین وسین مہملہ بزبان ہند عبارت از تحویل آفتاب در
برج دلو باشد و در ہندوستان درین موسم ہوا بکمال اعتدال می شود و گل سرخ بر می آید و اصناف
درختان ثمرہ دار مثل انبہ وغیرہ گل می کند میرزا صائب قصیدۂ در مدح ظفرخان گفتہ کہ ردیفش بسنت
است (ص) تدرو بال فشان گرد از غبار بسنت ٭ رود بہار بگرد از گل بہار بسنت ٭ مؤلف
عرض کند کہ بزبان سنسکرت بقول ساطع بفتح اول و دوم و سکون نون بہار کہ بعربی ربیع باشد فارسیان
استعمال این در فارسی زبان کردہ اند یعنی مفرس است (اردو) بسنت بقول آصفیہ ہندی۔ اسم
مؤنث سنسکرت میں وسنت۔ موسم بہار وسط مارچ سے آخر مئی تک کا موسم۔ آپ فرماتے ہیں کہ چھ
رتوں میں سے پہلی رت کا نام ہے جو چیت سے بیساگھ تک رہتی ہے اور اس میلے کو بھی کہتے ہیں جو
موسم بہار میں بزرگوں کے مزار اور دیبی اور دیوتاؤں کے استھانوں پر سرسوں کے پھول چڑھا کر کرتے
ہیں۔ اگرچہ اصل رت بیساگھ کے مہینے میں آتی ہے مگر اس کا میلہ بہار میں سرسوں کے پھولتے ہی ماگھ
کے مہینے سے شروع ہو جاتا ہے چونکہ موسم سرما میں سردی کے باعث طبیعت کو انقباض ہوتا ہے اور
آمد بہار میں سیلان خون کے باعث طبیعت میں شگفتگی۔ امنگ ولولہ۔ اور ایک قسم کی خاص خوشی اور
صفرا کی پیدائش پائی جاتی ہے۔ اس سبب سے اہل ہند اس موسم کو مبارک اور اچھا سمجھ کر نیک شگون

کے واسطے اپنے اپنے دیوی اور دیوتاؤں اور اوتاروں کے استہانوں میں مندروں پر ان کے چڑھانے کیلئے بمقتضائے موسم سرسوں کے پھولوں کے گڑوے بناکر گاتے بجاتے لیجاتے اور اس میلے کو بسنت کہتے ہیں بلکہ یہی وجہ ہے کہ زرد رنگ کو اس سے مناسبت دینے لگے چنانچہ اکثر شعرا نے بھی اس معنے میں اس لفظ کا استعمال کیا ہے (ظفر ؎) جو دیکھے تیرے عرق چین زعفرانی کو ؏ عرق عرق ہی رہے روئے شرمسار بسنت ؏ فرماتے ہیں کہ جسوقت اس میلے میں سیلانی زرد زرد پوشاکیں پہنکر جاتے ہیں تو عجب بہار اور کیفیت نظر آتی ہے۔ بادشاہی زمانے میں تو ملازموں اور سواری کی رتوں گھوڑوں اور پالکیوں تک کا یہی عالم ہوتا تھا۔ پہلے اس مسئلہ کا مسلمانوں میں دستور تھا حضرت امیر خسرو دہلوی نے اس میلہ کا رواج دیا جسکی وجہ یہ ہوی تھی کہ آپکے پیر و مرشد سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز کو اپنے پیارے اور خوبصورت بھانجے مولانا تقی الدین نوح سے جو درحقیقت حسن صورت میں یکتائے زمانہ وخلق و سیرت میں بی ہمتا و یگانہ تھے کمال الفت اور نہایت ہی محبت تھی ساتھ ہی آپکے بھانجے کو بھی آپسے اس قدر انس تھا کہ پانچوں وقت کی نماز پڑھکر یہ دعا مانگتے تھے کہ الٰہی میری عمر بھی محبوب الٰہی کو دیدے تاکہ اون کا روحانی فیض عرصۂ دراز تک جاری رہے ادھر حضرت کی یہ کیفیت تھی کہ دم بھر ان کے بغیر چین نہیں پڑتا تھا یہاں تک کہ آپ نماز میں اپنی دائیں جانب کھڑا کرتے تاکہ اوّل ان کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑلے اور بعد میں دوسرا سلام پھیر جائے قضائے کار بھانجے صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ اٹھتی جوانی ہی میں اس جہان سے اُٹھ گئے اس دفعۃً کی دائمی مفارقت نے حضرت کو عجب عالم اور غضب کے ماتم سے پالا ڈالا غرض آپ کو یہاں تک صدمہ اور رنج والم ہوا کہ آپنے یک لخت جس راگ کے بغیر دم بھر نہیں رہتے تھے ا

بھی ترک کر دیا جب اس بات کو چار پانچ مہینے کا عرصہ گزر گیا تو آپ تالاب کی سیر کو جہاں اب بادلی بنی ہوئی ہے مع یاران جلسہ تشریف لائے ان دنوں میں بھی بسنت کا موقع اور بسنت پنچمی کا میلہ تھا۔ امیر خسرو کسی سبب سے ان سب کے پیچھے رہ گئے۔ دیکھا کہ کھیتوں میں سرسوں پھول رہی ہے ہندو اپنے بزرگوں کے استھان پر گڑوے بنا بنا کر لئے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھی یہ خیال آیا کہ میں بھی اپنے پیر کو خوش کروں۔ چنانچہ اوسوقت ایک خوشی وانبساط کی کیفیت پیدا ہوئی اسی وقت دستار مبارک کو کھول کر کچھ پیچ ادھر اور کچھ اودھر لٹکا لئے ان میں سرسون کے پھول اُلجھا کر یہ مصرع الاپتے ہوئے اسی تالاب کی طرف چلے جدھر آپ کے پیر و مرشد تشریف لے گئے تھے (ع) اشک ریز آمد است ابر بہار ﷺ جہاں تک اس الاپ کی آواز پہنچتی تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک زمانہ گونج رہا ہے ایک تو حضرت فن موسیقی کے نائک اور عدیم المثل سرود خوان تھے دوسرے اس ذوق شوق نے اور بھی آگ بھڑکادی کچھ زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ محبوب الٰہی کو خیال آیا کہ آج ہمارا ترک یعنی خسرو کہاں رہ گیا عجب نہیں جو کچھ سریلی بھنک بھی کان میں پہنچی ہو آپ نے پے درپے دو چار جلیسوں کو ان کے لینے کو بھیجا وہ جو تلاش کرتے ہوئے آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ عجب رنگ سے آپ گاتے ہوئے مستانہ چال ومعشوقانہ انداز سے خراماں خراماں جھومتے ہوئے چلے آتے ہیں وہ بھی کچھ ایسے مدہوش ہوگئے کہ اسی رنگ میں مل گئے ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد۔ غرض ایک شخص واپس آیا (ف) قاصد ما دیدہ می آید ﷺ دیدہ باید چہ دیدہ می آید ﷺ اور آتے ہی کہا کہ حضرت خسرو کے پاس جاکر آنا کٹھن ہے رنگ میں رنگ ملجاتا ہے (ف) یاران رفتگان کا کسی سے کھلا نہ حال ﷺ وہ بھی ہوا وہیں کا جو لینے خبر گیا ﷺ آپ اُن کی کیفیت سُنتے ہی کھڑے ہوگئے اور اپنے مونس وغمگسار ترک کو لینے چلے خسرو نے دور سے

دیکھتے ہوں اشکوں کے موتی نثار کرنے شروع کر دئے جسوقت حضرت قریب آئے بیتاب ہوکر یہ شعر پڑھا

(ب ٥) اشک ریز آمد است ابر بہار ٭ ساقیا گل بریز بادہ بیار ٭ دوسرے مصرع کا سننا تھا کہ حضرت کا

بیتاب ہوکر اپنے دامان وگریبان کا چاک کر ڈالنا اور گلے میں باہیں ڈالے ہوئے چلا آنا کہتے ہیں کہ

ایک عرصہ تک رقت کا بازار گرم رہا اور اہل ذوق بسمل کی طرح تڑپتے اور پھڑکتے رہے (مصحف ٥)

بود آن سر کہ بسودای تو باشد ٭ کعبہ بود آں دل کہ در وجاے تو باشد ٭ غرض اوسوقت سے مسلمانوں

میں بھی یہی میلا شروع ہوگیا اور حضرت سلطان المشائخ نے بھی راگ پھر شروع کر دیا۔ رفتہ رفتہ ہر ایک

بزرگ کے مزار پر بسنت چڑھنے لگی۔ اوّل پہاڑوں پر امیر میاں کی بسنت چاندرات کو چڑھتی ہے تیسرے

پہلی تاریخ کو قدم شریف میں غرض اسی طرح خواجہ صاحب چراغ دہلی حضرت نظام الدّین وغیرہ

وغیرہ بزرگوں کے مزاروں پر باری باری سے چڑھتی ہے۔ کہتے ہیں حضرت محبوب الٰہی کو اس قدر

رنج ہوا تھا کہ چھ مہینے تک ہنسنا تو درکنار تبسم تک نہیں فرمایا تھا بسنت کی اسی رعایت سے اب بسنت

کے روز قوّال اوّل حضرت کی قدیم خانقاہ میں جاکر پھول چڑھاتے ہیں۔ اسکے بعد مولانا تقی الدّین

نوح کے مزار پر اور اخیر میں حضور کے روضۂ اقدس پر چڑھاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصّواب۔

بسنج بقول برہان وناصری وجامع واننّد بکسر اوّل بروزن شکنج (۱) خشکی وداغی باشد کہ

برروی واندام مردم پدید آید وآنرا بعربی کلف خوانند و (۲) امر برسنجیدن ہم صاحب مولد این را

بمعنی (۳) کلفت مرادف بشنج بہ شین معجمہ گفتہ **مؤلّف** عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است

وبس وموحدۂ اوّل بمعنی اوّل زائد نباشد کہ سنج بدون موحدہ بدینمعنی نیامدہ وانچہ بہ شین معجمہ

عوض سین مہملہ می آید مبتدل این یا این مبتدل آن کہ تبدیل این ہر دو باہم موافق قیاس است

چنانکه کستی وکشتی وجاموش وجاموس وبمعنی دوم بای زائد بر سنج باشد که امر حاضر سنجیدن است نسبت معنی سوم عرض میشود که معاصرین عجم بر زبان ندارند ومحققین فارسی زبان ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم گفت که مجاز معنی اول است و بتحقیق ما (۴) اسم مصدر سنجیدن هم به بای زائد که سنج بالفتح بمعنی وزن و کیل می آید (کذا فی البرهان) (اردو) (۱) چھائیاں ـ ہندی اسم مؤنث. کلف وه سیاه داغ جو آدمی کے چہرے پر پڑ جاتے اور جن کو جھائیاں (؟) بھی کہتے ہیں (۲) تول ـ وزن کر (امر حاضر) (۳) کلفت مؤنث ـ (۴) وزن ـ مذکر ـ

(الف) **بسند** | بقول سروری بر وزن کمند بمعنی (۱) کافی و (۲) تمام (امیر خسرو ـ) بسند است آنکه بلعبت اندر بناگوشت علم گیرد ٭ معزا غمزهٔ خونریز را که خط حشم گیرد ٭ صاحب رشیدی بر بسند گوید که مرادف بسنده بمعنی کافی است صاحبان برهان وجامع می فرمایند که (۳) سزاوار و کافی وکفاف وکفایت وتمام صاحب ناصری هم ذکر این کرده. خان آرزو ذکر بسند و بسنده گوید که بمعنی کافی و سزاوار وتمام است ولیکن صحیح اول است بهار گوید که هر دو مزید علیه بس باشد و بس صاحب سفرنگ (بشرح صدوسی ونهمی فقرهٔ دساتیر آسمانی بفرز آباد وخشوران وخشور) گوید که بسند بمعنی کافی است و ....

(ب) **بسند کردن** | بمعنی کفایت کردن **مؤلف** عرض کند که ما بر معنی دوم بس اشارهٔ این کرده ایم (نظامی ـ) چو دیدم ترا زیرک وهوشمند ٭ بیک ساله دخل از تو کردم بسند ٭ حق آنست که اصل این همان بس است که بمعنی کافی بر معنی دوّمش گذشت در فارسی زبان در آخر کلمات نون زائد می آید چنانکه گذارش وگذارشن ودال مهمله هم چنانکه شفتالو وشفتالود ودر (الف) هر دو

نمانده است وجا دارد که فارسیان پسند را به تبدیل بای فارسی به موحده بسند کردند و برای معنی کافی استعمال کردند و توانیم قیاس کرد که در همین بسند تبدیل موحده به بای فارسی راه یافته پسند بمعنی اول مستعمل شده که جایش می آید اندرینصورت (بسند مزید علیه بس) اصل است و پسند به بای فارسی مبدل این - بهر حال از هر دو اسناد بالا معنی اول متحقق که موافق اصل است و برای معنی دوم و سوم قول محققین صاحب زبان یعنی سروری و جامع بدون سند هم اعتماد را شاید و آنچه ....

(ج) **بسنده** | بزیادت های هوز در آخرش آمده چنانکه خونخوار و خونخواره مزید علیه بسند است که صاحبان سروری و برهان و رشیدی و فدائی و سراج و بهار عجم هم ذکر این کرده اند ....

(د) **بسنده کردن** | بمعنی کفایت کردن هم آمده (حکیم فردوسی ع) بسنده کنم زین جهان مرز خویش بس باشد براند مگر پایه و از خویش ها بالجمله آنچه خان آرزو در سراج الف را بمعنی اول صحیح داند خیال مجرد اوست حق همین قدر است که معنی اول اصل است و دیگر معانی مجاز آن (اردو) (الف) (۱) کافی (۲) تمام (۳) سزاوار (ب) کافی ہونا۔ کفایت کرنا (ج) کافی۔ کفایت (د) کفایت کرنا۔

بسنگ | بقول برہان بروزن خدنگ داروئیست که اورا اکلیل الملک وانچه خرما برو باشد صاحب جہانگیری فرماید که با اول و ثانی مفتوح همان بسک است که گذشت صاحب جامع اینقدر صراحت مزید کند که تخم بست شبیه بناخن گربه صاحب ناصری همزبان جهانگیری **مؤلف عرض** کند که ما بر بسک عرض کرده ایم که آن مخفف بسدک است و درینجا عرض کنیم که مبدل بسدک باشد که دال مهمله بدل شد به نون چنانکه نموده و نمونه و تعریف کامل این برارجیقنه مرقوم (اردو) دیکھو ارجیقنه۔

بسنگ آمدن پا | مصدر اصطلاحی۔ بقول

نمان آرزو در چراغ ہدایت رسیدن پا بہ سنگ آشکار شد
ــہ) دوش شنیدہ بکوی دوست از رشکم گشت ؁ تا رین
پای دل بسنگ آمد ؁ ہم و فرماید کہ بحذف تحتانی
(رسنگ آمدن پا) ہم بجایش می آید بہ ہمین معنی۔ زلہ
بردارش (بہار) بذکر این از معنی ساکت ونقل سند
بالا کردہ صاحب بحر فرماید کہ واقع شدن محنت و
سختی در کاری **مؤلف** عرض کند کہ (آمدن پا
برسنگ) در ممدودہ گذشت و (برسنگ آمدن پا)
ہم بجایش مذکور این مرادف آنست وبس (اردو)
دیکھو (آمدن پا برسنگ)۔

بسنگ آمدن تیر | **بسنگ آمدن ناخن** مصادر اصطلاحی۔ ہر دو مرادف (برسنگ آمدن تیر و
ناخن) است کہ گذشت وسند این ہم در انجا مذکور
(اردو) دیکھو برسنگ آمدن تیر و برسنگ
آمدن ناخن۔

(۱) بسنگ تیز ساختن شمشیر | **(۲) بسنگ تیز کردن** مصادر اصطلاحی بہار وانند
ذکر (۲) کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند
کہ از اسنادش ....
(۳) **بسنگ تیز کردن خنجر و شمشیر** بمعنی حقیقی
اوست یعنی مرادف (برفسان زدن تیغ وہامند
آن) (محمد اسحق شوکت ــلہ) بسنگ سرمہ شمشیر
نگہ را تیز می سازد ؁ حذر کن از سیہ چشمی کہ گرم سرمہ
سائی شد ؁ (حاجی صادق صامت ــہ) در
گشتنم کہ آن مژہ پرہیز می کند ؁ خنجر بسنگ سرمہ
چرا تیز می کند ؁ ما می گوئیم کہ بدون اضافت
بسوی شمشیر یا خنجر و امثال آن بی معنی است
ہمین وجہ سکوت محققین باشد کہ نتوانستند
کہ طریق پیدا کردن معنی پیدا کنند (اردو)
(۱) پتھر پر تلوار تیز کرنا (۲) پتھر پر تیز کرنا (۳)
دیکھو برفسان زدن تیغ۔

(۱۱۶۵۱) **بسنگ خوردن مینا** مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از شکستن مینا۔ **مؤلف** عرض کند
کہ چیزی نازک کہ بسنگ می خورد شکستہ می شود ان

همین عادت این اصطلاح قائم شد (صائب ؎) شکستگی دل از دیده ترم پیداست ٭ بسنگ خوردن مینا ز ساغرم پیداست ٭ (اردو) شیشه کا ٹوٹنا۔

بسنگ دادن شیشه و امثال آن مصدر اصطلاحی۔ کنایه باشد از شکستن آن متعدی مصدر گذشته (صائب ؎) چندین هزار شیشهٔ دل را بسنگ زد ٭ افسانه ایست اینکه دل یار نازک ست ٭ (اردو) شیشه کو پتھر پر مارنا۔ توڑنا۔

(الف) **بسنگ فسان خوردن تیغ** مصادر
(ب) **بسنگ فسان نشستن** اصطلاحی
(ج) **بسنگ فسان نشستن تیغ و مانند آن** صاحب
(د) **بسنگ کشیدن**۔ بحر ذکر
(ه) **بسنگ کشیدن خنجر و مانند آن** الف

و ج کرده می فرماید که تیز شدن شمشیر و مانند آن و نسبت ه گوید که تیز کردن آن بهار ذکر (ب) و ه کرده (حسین سنائی ؎) با این سپهر سلطنتی داشت زانکه تیغ ٭ زنده تر شود چو به سنگ فسان نشست ٭ (خان عالی ؎) بسنگ سرمه خنجرهای مژگان را کشید امشب ٭ ازین جان سختی من بس نداند تیغ ابرو را ٭ صاحب انند ذکر (د) کرده گوید که تیغ و مانند آن را تیز کردن **مؤلف** عرض کند که تسامح محققین ب و د است که بدون اضافت بسوی تیغ و امثال آن قائم کردند الف و ب و ج لازم است و د و ه متعدی آن (اردو) الف۔ ب۔ ج تیز هونا۔ تلوار یا اوسکی مماثل کا۔ د۔ ه تیز کرنا تلوار یا خنجر وغیره کو۔

بسوته بقول سروری بسین مهمله و تای قرشت بر وزن کبوده (۱) بمعنی زلف و بقول جهانگیری با اول مفتوح و ثانی مضموم و واو مجهول و تای فوقانی مفتوح و های مختفی بمعنی زلف باشد صاحبان جامع و موارد و برهان هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بپارسی دری (۲) بمعنی بسوخته که آنرا سوخته نیز گویند و فرماید که سوته هم مخفف سوخته (شاعر ؎) بنوشت برات

بسوته ہا آنجاکہ برات ہا بسوتہ ہا وبقولش (۳) نام دیہی است در ماژندران صاحب برہان صراحت مزید کند کہ بکسر اوّل ہم آمده وخان آرزو در سراج ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی اوّل ظاہرا اسم جامد فارسی زبان است ولیکن خیال ما اینست کہ فارسیان از لغت سنسکرت سوت کہ بقول ساطع بروزن حوت بمعنی رشتہ وتار است بزیادت ہای نسبت در آخرش وضع کردند برای زلف واللہ اعلم بحقیقۃ الحال وموحده در اوّل زائد باشد (اردو) (۱) زلف بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث دیکھو بارہ کے آٹھویں معنے (۲) سوختہ۔ جلا ہوا (۳) ماژندران کے ایک موضع کا نام بسوتہ ہے۔

بسودن | بقول بحر بکسر اوّل (۱) دست زدن (۲) ودست مالیدن و (۳) لمس ولامسہ کردن و (۴) سوده وریزه کردن و (۵) سوراخ کردن (کامل التصریف) ومضارع اش بساید۔ صاحب موارد معنی چہارم را ترک کرده وصاحب ملحقات برہان بر ذکر معنی اوّل ودوم وچہارم قانع صاحب نوادر می فرماید کہ ظاہرا مخفف (برسودن) است ومزید علیہ (سودن) وببای فارسی ہم آمده وبپسودن بہ بای فارسی نیز گذشت **مؤلف** عرض کند کہ صاحب بحر معانئے کہ برسودن نوشتہ با معانی بالا اختلاف خفیفی دارد وہمچنین بہ مصدر بپسودن کہ گذشت محققین فرس معنی چہارم اش را ترک کرده اند حقیقت این مصدر بر بپسودن عرض کرده ایم واز ماخذ ہم در انجا بحثی وخیال ما این است کہ معانی بالا محتاج سند استعمال است وخود این مصدر ہم بزبان معاصرین عجم متروک ودرینجا ہمین قدر کافی است کہ مزید علیہ سودن است وبس کہ بجای خودش می آید وموحده اوّل زائد مخفی مباد کہ انچہ صاحب بحر مضارع

این ساآئد نوشته است خلاف قیاس است که ساآئد مضارع سائیدن است و مضارع سودن سُوَدْ بضمّ اوّل وفتح واو و مضارع بسودن بسود۔ قال۔ اگر سند استعمال سآید پیش شود توانیم قیاس کرد که واو بدل شد بالف چنانکه درج وآرج (اردو) دیکھو بسودن وسودن۔ اور بلحاظ معنی چہارم گھسنا اور ریزہ ریزہ کرنا۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

بسوده بقول سروری بحوالۂ تحفہ بفتح با و دال وضمّ سین بمعنی (۱) دست زده و (۲) لمس کرده و (۳) سوراخ کرده و (۴) مالیده۔ (خلّاق المعانی ۵۲) لعل تراشیده به بسودم من وهنوز ہمی لیسیم از حلاوت آن گر به وارد ست وگوید که در نسخۂ وفائی بباے فارسی آمده صاحبان برہان وناصری وجامع ومؤیّد هم ذکر این کرده اند بچہند معانی مؤلّف عرض کند که وای بر نیان که طرز بیان ہمہ مثل اسم جامد است نمی دانند که مصدر (بسودن) گذشت وکامل التصریف است پس جز من نیست که این مفعول آنست وبس وشامل برہمہ معانی مفعولی بسودن چنانکه از مصدر سودن مفعولش سوده همین سوده را به موحدۂ زائد بسوده کرده اند دیگر هیچ۔ مخفی مباد که صاحب سروری سندی که برای این پیش کرده است خلاف اوست باید که این سند را متعلّق به مصدر (بسودن) دانیم که بجایش گذشت (اردو) بسودن کا اسم مفعول اسکے تمام معنوں پر شامل۔

بسور بقول سروری بسین مہلہ بوزن سمور (۱) دعای بد و (۲) نفرین باشد صاحب جہانگیری بسور وبسول را مرادف یکدیگر نوشته ذکر ہر دو معنی کند وفرماید که با اوّل وثانی مضموم است وصاحبان رشیدی وبرہان وناصری وجامع ذکر این کرده اند مؤلّف عرض کند که بسور بالضّم لغت

عرب است بقول منتخب بمعنی ردی ترش کردن صاحب انند فرماید کہ بسور بضمتین است بمعنی ترش و گردیدن (الخ) پس فارسیان استعمال این بہر دو معانی بالا کردند و این مفرس باشد و اسم مصدر بسوریدن است کہ می آید و آنچہ بہ لام عوض راے مہلہ می آید مبدل این چنانکہ چنار و چنال (اردو) (۱) بددعا۔ مؤنث (۲) نفرین بقول آصفیہ فارسی اسم مؤنث۔ ملامت۔ پھٹکار۔ لعنت۔ دعاے بد۔

بسوربرن بقول شمس بضم با و سین مہملہ و واو فارسی۔ نفرین کردن و کنانیدن و قصد و آہنگ کردن و آراستن و فرماید کہ لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند کہ خدایش بیامرزد کہ خون زبان فارسی می کند و بہ بی تحقیقی خود محققت جویان را گمراہ کند شہود اقبہا ز مصدر ندارد تا این را مصدر می نگارد۔ اگر صراحت واو فارسی نمی کرد غلطی کتابت خیال می کردیم۔ ہمان بسوریدن است کہ می آید (اردو) دیکھو بسوریدن۔

(الف) **بسورید**
(ب) **بسوریدن**
(ج) **بسوریدہ**

صاحب سروری بر الف گوید کہ بروزن نمودن یعنی دعای بد و نفرین کہ ہم او بحوالہ ادات بر (ب) گوید کہ نفرین کردن است و نسبت (ج) می فرماید کہ بمعنی نفرین کردہ صاحب بحر بر (ب) فرماید کہ (۱) نفرین و دعای بد کردن و (۲) کنانیدن (سالم التصریف) کہ غیر از ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب موارد این را بہر دو معنی بالا (کامل التصریف) دانند و فرماید کہ مضارع این بسورد و صراحت مزید کند کہ بہ بای فارسی اول و نیز بہ شین معجمہ عوض سین مہلہ یعنی بشوریدن و لام عوض رای مہلہ بسولیدن ہم آمدہ و معنی اول را ترک می کند صاحب نوادر ہم ز بانش و صاحب برہان فرماید کہ بروزن فروشیدن است بمعنی

اوّل مؤلّف عرض کند کہ اسم مصدر این
بسوراند بجایش گذشت کہ مفرس است۔ فاعل آن
بزیادت تحتانی معروف وعلامت مصدر (دن)
مصدری وضع کردہ اند کہ جعلی است وازینکہ
اسم مصدر را مفرس کردہ اند مصدر اصلی ہم
توانیم گفت و تعریف اصلی وجعلی بر لغت (اسم
مصدر) گذشت بالجملہ معنی اوّل موافق قیاس
است وبرای معنی دوم بروے قواعد فارسی
بسوراندن درست بود ولیکن محققین مصادر ترکش
کردہ اند پس برای این معنی طالب سند می باشیم
کہ محققین اہل زبان ذکرش نکردہ اند وانچہ بہ بای
فارسی وبہ شین معجمہ ولام می آید مبدل این است
کہ صراحت تبدیل بجایش کنیم۔ بالجملہ (الف)
ماضی مطلق این است و (ج) اسم مفعولش و
ماہم باتفاق صاحب موارد این را
(کامل التصریف) دانیم۔ صاحب سروری کہ
باوجود ذکر (ب) (الف وج) راشل اسم جامد

نوشت واشارہ از ماضی واسم مفعول نکرد تسامح
او بیش نیست۔ فاعل۔ (اردو) (ب) (۱) بددعا دینا
نفرین کرنا (۲) بددعا دلانا۔ نفرین کرانا (الف)
اس کا ماضی اور ج اس کا اسم مفعول۔

(الف) **بسول** — (الف) بقول برہان و
(ب) **بسولید** — سروری ورشیدی وجامع
(ج) **بسولیدن** — وجہانگیری وسراج ومرادف
(د) **بسولیدہ** — بسور و (ب) بقول سروری

مرادف بسورید و (ج) بقولش وبقول بحر وبرہان
وموارد مرادف بسوریدن و (د) بقول سروری
بذیل بسوریدہ) ورشیدی مرادف بسوریدہ صاحب
بحر (ج) را (سالم التصریف) گوید وبقول صاحب
موارد (کامل التصریف) **مؤلّف** عرض کند
کہ (الف) اسم مصدر است مبدل بسور و (ب)
ماضی مطلق ج و (ج) مصدر کامل التصریف
کہ مضارع این بسولد باشد و (د) اسم مفعولش
ما اشارہ این تبدیل بر بسوریدن کردہ ایم وبہ ہم

معانیش مبدّل آنست که رای مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال و صراحت ماخذ اسم مصدر بر بسور مذکور (اردو) (الف) دیکهو بسور و (ب) دیکهو بسورید و (ج) دیکهو بسوریدن و (د) دیکهو بسوز

بسوی خود زدن | مصدر اصطلاحی - بقول آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ حرص و طمع نمودن بچیزی **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت و خلاف قیاس هم پس به وزن سند استعمال قول مجرّد فرهنگ فرنگ اعتبار را نشاید (اردو) حرص و طمع کرنا۔

بس | بقول سروری بسین مهمله بوزن شبه (۱) گیاهی است که آنرا بسک خوانند و بعربی اکلیل الملک صاحب رشیدی بر ذکر معنی بالای فرماید که (۲) دسته جو و گندم درود کرده و (۳) بمعنی حسان صاحب برهان بر معنی اوّل قانع صاحب جامع گوید که همان بسنگ **مؤلف** عرض کند که حقیقت این معنی اوّل بر ارحقیقه گذشت و این مبدّل بسک بمعنی اوّل است که کاف به های هوّز بدل میشود چنانکه تارک و تاره و نسبت معنی دوم عرض می شود که مبدّل همان بسک بمعنی دومش و بمعنی سوم مبدّل بسک بمعنی چارمش ولیکن برای معنی دوم و سوم مشتاق سندی باشیم که غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) دیکهو بسک کے پہلے اور دوسرے اور چوتھے معنے۔

بسی | بقول برهان بر وزن وصی (۱) بمعنی بسیاری و زیادتی صاحب ناصری فرماید که (۲) مرادف بسا بمعنی بسیاری (منه ص) بسی تیر و دی ماه و اردی بهشت ٭ بیاید که ما خاک باشیم و خشت ٭ صاحب غداثی که از معاصرین علمای عجم بود در فرهنگ خود می فرماید که بسیاری از هر چیز۔ بهار گوید که مرادف بسیار و فرماید که از شان اوست که چنانچه در اوّل کلام آید در آخر و اواسط کلام نیز در آید (شیخ شیراز ص) بسی بر نیاید که بنیاد خود ٭ بکند آنکه بنهاد بنیاد بد ٭ (وله ص) در اقصای عالم بگشتم بسی ٭ بسر بردم ایام با هر کسی

۵۲) دیدیم بسی کباب ز سر شمع خورده ای
آمد شتر و بار ببرد مؤلف عرض
ی اول بایای مصدری معروف است
دوم بایای وحدت مجهول اگرچه فارسیان
را هم معروف خوانند وانچه بسا بهمین معنے
گذشت مبدل اینست واشارهٔ این در آنجا
هم کرده ایم - بهار سکندری خورده به بیان شان
این وقت خود را ضائع کرد که هیچ ضرورت نداشت
دارد (۱) زیادتی مؤنث (۲) بہت سے -
بسی آب ریخت مقوله - بقول شمس بسیار
گرمی کرد مؤلف عرض کند که دماغ محقق بے
تحقیق بسیار گرمی کرده است باید که او بسی آب ریزد
وای بر محققینے که فارسی زبان را برباد کرده اند
و حقیقت جویان را گمراه محقق مبادکه آب ریختن هم
معدوده گذشت بمعنی متعدده ویکی ازان منفعل
شدن هم پس محقق بالا در تحقیق این (بسی آب
ریزد) که معنی بیان کرده او غلط محض است و
ضرورت نداشت که این را بشکل مصدر مرکب
درین ردیف با کلمهٔ بسی قائم کند و بمعنی غلط بدون
سند ورق کتاب را سیاه فرماید (ار دو) دیکھو آب ریختن
بسیا بقول جهانگیری در ملحقاتش با دال مفتوح
شراب انگوری صاحب برهان گوید که لغت ژند و پاژند
است صاحب ناصری هم ذکر این کرده می فرماید که بروزن دریا آمؤلف
عرض کند که اسم جامد فارسی قدیم است مخفف بسیار که مخفف و گفته ۔۔۔ ابر است (؟)
بود بمعنی بسیار ضائع و بی حاصل و کنسایه از
می ویاب بقول برهان بمعنی نابود و هرزه و ضائع
و بیکار نیامدنی می آید پس قول شان قرین قیاس
است موحده آخره حذف شده بسیا باقی ماند (ار دو)
انگوری شراب - مؤنث -
(الف) **بسیار** بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بالکسر مرادف بسی است ومقابل کم و
اندک و هم او گوید و بسا هم که ....
(ب) **بسیاران** بالکسر جماعه مردم ز خواجه
جمال الدین سلمان ۵) دارم آن سر که سرے

در خدمت انمازم نژ دین خیالیست که اندر سر بسیاران
است نژ **مؤلف** عرض کند که شک نیست که
فارسیان در (ب) الف و نون جمع بر لفظ بسیار
آورده بمعنی (بسی از کسان) استعمال کرده اند و
این محاوره شان است ولیکن (الف) بمعنی بسیاری
نیست و استعمالش بدین معنی از نظر ما نگذشت و معاصرین
عجم هم بر زبان ندارند اصل این (بسی آر) منسوب به بس
یا اسم مفعول ترکیبی است بمعنی زیادتی آورده و کثرت
دارنده و مراد از زیاده و کلمه بسی در (بسی آر) بمعنی
اول او ست پس در لب و لہجہ عجم فتح اول بدل شد
بکسره و ممدوده به مقصوره و بسیار مستعمل شد بمعنی
زیاده و بس و فرق در بس و بسی از ملاحظه تعریف
و استعمال هر دو ظاهر که بس بمعنی بسیار است و بسی
بمعنی بسیاری پس بسیار را بمعنی بسیاری گرفتن خطاست
(اردو) الف - بہت (ب) بہت سے لوگ مذکر

بسیار بهر اصطلاح - بقول بحر آنکه نصیب
کامل داشته باشد بهار بذکر این گوید که بمو تمده
مفتوح مرادف (شاد بهر) (خوام
انوشه منش باد وارسته دهر نژ زنوش
بهر نژ **مؤلف** عرض کند که بهر بالفتح
و نصیب می آید (کذا فی البرهان)
لفظی این قسمت و طالع وافر دارنده و مراد
نصیب که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) وہ شخص
جسکی قسمت یاور ہو۔

بسیار پر دو شدن اصطلاح - مبالغه
ایست در دویدن اگرچه پر دو کسی را توان گفت
که بسیار دود ولیکن معاصرین عجم استعمال (بسیار
پر دو) کرده اند صاحب رهنما بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه
قاچار ذکر این کرده (بسیار پر دو می شود) را بسند
این آورده پس این مصدریست بمعنی عادت
بسیار دویدن داشتن و بسیار دویدن (اردو)
بہت دوڑنے کا عادی ہونا۔ بہت ڈرنا۔

بسیار خسپ اصطلاح - بقول انند بحواله
فرهنگ فرنگ (۱) آنکه بسیار خسپد و (۲)

رض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی و بمعنی دوم کنایہ کہ بسیار خواب
ست سستی است (اردو) (۱) بہت
(۲) سست۔ کاہل۔

بسیار خوار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
زنگ (۱) بمعنی پرخوار۔ سفرہ پرداز و فرماید کہ شکم
پرور۔ شکم بندہ۔ کاسہ پرداز۔ گرانخوار۔ لتنبار۔
لتمبان۔ معدہ انبار۔ از مترادفات آنست و بعربی
اکال گویند و بقولش (۲) بسیار ذلیل و خوار (شیخ
شیراز ع) کہ بسیار خوار است بسیار خوار ۲۰ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است و معنی
دوم حقیقی دیگر ہیچ و تحقیق مرادفات بجایش شود
(اردو) (۱) بہت کھانے والا۔ (۲) بہت ذلیل

بسیار دان اصطلاح۔ بقول بہار (۱) آنکہ
بسیار چیزہا بداند (شیخ شیراز ہ) زبان در کش ای
مرد بسیار دان کہ فردا قلم نیست بر بی زبان کو صاحب
شمس ندکر معنی اوّل گوید کہ (۲) جنسی است از انار
دشتی۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ نسبت معنی
دوم می فرماید کہ دان مخفف دانہ باشد **مؤلف** عرض
کند کہ دان مخفف دانہ بجای خودش می آید پس بمعنی
اوّل اسم فاعل ترکیبی است و بمعنی دوم خلاف قیاس
نیست ولیکن صاحب محیط ذکر این نکرد و ذیل انار
ہم این را نیاورد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
ما خود انار دشتی آنقسم را دیدہ ایم کہ بہ نسبت انار شیرین
دانہ ہایش بکثرت و ترش می باشد و حقیقت انار در
مقصورہ گذشت۔ مخفی مبادکہ بمعنی اوّل استعمال این
اکثر طنزاً می شود (اردو) (۱) بہت جاننے والا۔ دکن
میں (بڑا جاننے والا) بطور طنز کہتے ہیں (۲) جنگلی انار
کی ایک قسم جس میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ مذکر۔

بسیار دانہ اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ گوید کہ معرب این (بسیار دانج) (۱) ہمان
(بسیار دان) بمعنی دومش صاحب شمس گوید کہ (۲)
جنسی است از انار دشتی **مؤلف** عرض کند کہ
دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ما صراحت

امین بمعنی دوم بسیار دان کردہ ایم آنچہ صاحب شمس
معنی دوم را قائم کردہ است بدون سند استعمال عبارت
را نشاید کہ صاحب محیط بر ماش ہم ذکر این نکرد
وحقیقت ماش بر بنو سیاہ در ہمین ردیف می آید
(اردو) (۱) دیکھو بسیار داں کے دوسرے معنے (۲)
ماش بقول آصفیہ۔ سنسکرت۔ اسم مؤنث۔ اڑد۔ حب القلت
ایک قسم کا غلہ جو نہایت لیسدار اور مونگ سے بڑا
ہوتا ہے۔ اسکی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک سیاہ اور ایک
سبز۔ فارسی میں اسکو بنوماش اور بنوسیاہ کہتے ہیں۔

بسیار دور افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر و بہار و آنند فکر دور از کار و طلب متعذر نمودن
(سلطان ابراہیم ؎) کردہ ام روے چو خورشید ترا
نسبت بماہ ؛ مہ کجا رویت کجا بسیار دور افتادہ ام
(غیوری رازی ؎) فکر سامان دارم و از یار دور
افتادہ ام ؛ من کجا سامان کجا بسیار دور افتادہ ام
(فارغی استرابادی ؎) ماندہ ام از یار دور
و ناصبور افتادہ ام ؛ من کجا او از کجا بسیار دور افتادہ
ام ؛ **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان
نمی پسندیم معنی این بسیار بعید است
بہ محال و بس فارسیان استعمال این
کہ در دو چیز فرق بین باشد گویند کہ
رہ از کجاست تا بہ کجا ؛ این مثلی است کہ
گذشت۔ الحاصل معنی این فرق بین داشتن
خیلی بعید و محال بودن (اردو) بہت بعید ہونا
بہت دور ہونا۔ محال ہونا۔

بسیار دوست اصطلاح۔ بقول بہار و
آنند آنکہ او را بسیار دوست دارند یا آنکہ دوستان
بسیار داشتہ باشد فرماید کہ این لفظ در دفتر
دوم مکاتبات علامی جا بجا مذکور۔ **مؤلف** عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و اسم مفعول ترکیبی
ہم ؛ دیگر ہیچ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (اردو)
بہتوں کا دوست بہت دوست رکھنے والا۔

بسیار سرد بود مقولہ۔ صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاجار ذکر این

معاصرین عجم بمعنی (موسم سرد بسیار بود)
نند **مؤلف** عرض کند که در ترکیب
سرد) بمعنی موسم سرد مستعمل دیگر ہیچ لیکن
بحر د (یعنی یار سرد) بمعنی سرما۔ نیست (اردو)
بقول آصفیہ۔ ہندی اسم مذکر۔ سردی کثیر کا
سم۔ سرما۔ زمستان نہیں اس کا ترجمہ سردی کا
م تھا۔ سرما تھا۔

یار سفر باید تا پختہ شود خامی | مثل۔
ب امثال فارسی بذکر این از محل استعمال
ست **مؤلف** عرض کند که فارسیان این
ں را بحق کسی استعمال کنند که نا تجربہ کاری
یلند (اردو) دکن میں اسی فارسی مثل کا استعمال
ہر بیکاروں کے حق میں ہوتا ہے۔ نیز کہتے ہیں
ں کے بچے ہو ابھی تو تجربہ چاہیے" نا تجربہ کار ہے"

یار ظریف | اصطلاح۔ صاحب رہنما
الہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ
اصرین عجم (۱) بمعنی بسیار نازک استعمال کنند

صاحب بول چال بذکر معنی اول گوید کہ (۲) بمعنی خوش
مزاج ہم **مؤلف** عرض کند که معنی دوم حقیقی
است ولیکن معنی اول خلاف قیاس و محاورۂ زبان
است که محل دم زدن نیست ولیکن اینقدر توانیم
گفت که زبان متاخرین و متقدمین نیست و
معاصرین برعکس متقدمین و متاخرین در
بعض محاورات بر خلاف قیاس رفتہ اند و این دلیل
کساد بازاری علم است مخفی مبادکه ظریف لغت عرب است
بفتح اول و کسر دوم بقول منتخب بمعنی زیرک و خوش مزاج
(اردو) (۱) بہت نازک (۲) بڑا ظریف۔ بڑا خوش مزاج

بسیار فقیر | اصطلاح۔ صاحب رہنما بحوالۂ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۱) بمعنی بسیار
مفلوک و صاحب روزنامہ بحوالۂ ہمان سفرنامہ
فرماید کہ (۲) بمعنی بسیار مانوس **مؤلف** عرض
کند که فقیر بقول منتخب لغت عرب است بمعنی درویش
که قوت یک روزه ندارد و مسکینے که ہیچ نداشته باشد
یا آنکه فی الجملہ محتاج باشد (الخ) پس معنی اول

موافق قیاس وحقیقی است ومعنی دوم را مجاز دانیم
(اردو) (۱) بڑا محتاج (۲) بہت مانوس - بہت ہلا ہوا -

بسیار فن اصطلاح - بقول بہار بمعنی ذو فنون
(میر طاہر وحید - ۵) چلویم من از حسن ثعلب فروشی
کہ چون دیگ دارد مرا گر مجوش ہا زبید وآن شوخ
بسیار فن ہا بود عقدہ ہا در دلم جوش زن ہا **مؤلف**
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی مکار (اردو)
بڑا فنی یعنی بڑا مکار -

بسیار گو اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بمعنی (۱) پرگو و (۲) آنکہ بسیار گوید **مؤلف**
عرض کند کہ در معنی اول کلام است ومشتاق سند
استعمال می باشیم معاصرین عجم معنی دوم را بر زبان
دارند برای کسی کہ سلسلہ سخنش قطع نشود محققین
فارسی زبان از ہر دو ساکت - اسم فاعل ترکیبی است
ومعنی دوم موافق قیاس وحقیقی اما پرگو چیزی دیگر
است کہ بجا لیش می آید وکنایہ از مقرری کہ تقریر
بدلائل کند وبسیار گو برعکس آن کہ عادت بسیار گفتن
دارد وبس کہ از معقولیت تقریر سر [illegible] کاری ندارد -
(اردو) (۱) پرگو [illegible] اس مقرر کو کہتے ہیں
جسکی تقریر بامعنی ہو (۲) [illegible] بقول آصفیہ
ہندی - اسم مذکر - بکی - بہت بکنے والا - آپ کو
دکن میں بکّو کہتے ہیں - صاحب آصفیہ نے باتونی
پر فرمایا ہے - ہندی - اسم مذکر - بہت باتیں
بنانے والا - بسیار گو - یاوہ گو -

بسیار نیست مقولہ - این ہمان است
کہ حقیقت این بر (از وتا این بسیار نیست) بیان
کردہ ایم وسند این ہم ہمدر انجا مذکور واز ہمین
قبیل است (بسی نیست) کہ ہمدر انجا مذکور (اردو)
دیکھو (از وتا این بسیار نیست)

بسیاری بقول بہار (۱) حاصل بالمصدر بسیار
(۲) بمعنی درازی مجاز است (نظامی ۵۲) ز
بسیاری راہ ورنج چنان ہا سخن راند با کار سنج
چنان ہا **مؤلف** عرض کند کہ بسیاریدن
مصدری نیست کہ این را بمعنی اول حاصل بالمصدر

دانیم - یای مصدری معروف بر لفظ بسیار زیاده شده معنی مصدری پیدا کرد یعنی زیادتی و اگر بیای مجهول گیریم (۳) مرادف بسی است که گذشت (صائب ۵) دل من تیره ز بسیاری گفتار شد است ٭ زین پریشان نفس آئینه من تار شده است ٭ مخفی مباد که استعمال این بمعنی سوم بدون کلمهٔ از نمی شود که بعد این می آید بر خلاف بسی که محتاج آن نیست چنانکه بسیاری از مردم خبر ندارند " (اردو) (۱) زیادتی مؤنث (۲) درازی - طوالت - مؤنث (۳) بہت سے

بسیار یخ بکار خواهد رفت | مقوله صاحب بحر گوید که بمعنی بسیار سعی مشقت بجا باید آورد - بهار بذکر همین معنی گوید که - چه یخ بکار رفتن صرف شدن آنست و یخ جائی صرف شود که گرمی و حرارت بسیار حادث شود چون حرکت و سعی موجب احداث حرارت است از این جهت این تمثیل کنایةً استعمال می شود صاحب انند نقل نگارش **مؤلف** عرض کند که هر سه پی به حقیقت نبرده اند و سکندری خورده اند یخ را بکار آوردن دقت طلب است یعنی همچو آب از و کار گرفتن آسان نیست بعد از انکه آنرا بسی بشکنند و زیره هایش آب شود بکار آب می آید پس فارسیان از همین دقت این مقوله را قائم کردند معنی لفظی این (بسیار یخ صرف خواهد شد) و کنایة از (بسیار زحمت و دقت پیش خواهد شد) و (بسیار سعی صرف خواهد شد) فارسیان چون کاری را دقت طلب می بینند گویند که " آغا درین کار بسیار یخ بکار خواهد رفت " یعنی سعی بسیار صرف خواهد شد - نمی دانیم که هر سه محققین نازک خیال معنی متعدی چطور پیدا کردند و غور نکردند که لازم است فتامل (اردو) بہت کوشش صرف ہوگی بہت دقت پیش ہوگی -

(الف) **بسیج** | بقول جهانگیری با اوّل وثانی مکسور و یای مجهول بمعنی (۱) ساختگی و (۲) آماده شدن و قصد [illegible]
فردوسی ﷺ) نباید درنگ اندرین کار هیچ ٭ کجا آمد آسانی اندر بسیج ٭ (شرف شفروه ﷺ) کرکند [illegible]
بسیج تاختن ٭ هفتمین چرخ بلندش اوّلین منزل بود ٭ صاحب برهان نسبت معنی اوّل گوید که کارساز
و فرماید که ساخته شدن خصوصاً کارسازی سفر و ذکر معنی دوم هم کرده گوید که (۳) کارسازی کننده
گویند و (۴) امر بدین معنی هم یعنی کارسازی کن و آماده شو و گوید که بمعنی قصد و اراده هم فرماید که بفتح اوّل
ثانی نیز آمده. صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری هم ذکر معنی اوّل و دوم و چهارم کرده معنی سوم را
گذاشت (نظامی ﷺ) ماه رو را بسیج ره شرط است ٭ ناقه راندن ز بیگه شرط است ٭ (انوری ﷺ) مانند
شام چو کردم بسیج راه سفر ٭ ز در درآمدم آن ماه روی سیمین بر ٭ (مسعود سعد ﷺ) بگشاد خون ز چشم من
آن یار سیمبر ٭ چون بر بسیج رفتن بستم همین کمر ٭ بهار گوید که بمعنی قصد و آهنگ مزید علیه بیچ است یا
بیچ مخفف این و فرماید که با لفظ آوردن و کردن مستعمل (شیخ شیراز ﷺ) بسیج سخن گفتن آنگاه کن ٭ که دانی که
در کار گیرد سخن ٭ استادش (خان آرزو) این لغت را گذاشت و از در دسری تحقیق محفوظ ماند صاحب فرهنگ
فدائی که از علمای معاصر عجم است می فرماید که رخت بربستن و فراهمی سامان است برای کوچ **مؤلف**
عرض کند که بیچارگان قاصر اند از عرض حقیقت حقیقت جویان بدانند که بیچ و مزید علیه آن بسیج اسم جامد
فارسی زبان است بمعنی (۱) ساز و سامان و (۲) قصد. مخفی مباد که ساختگی حاصل بالمصدر است [illegible]
ساز و سامان اسم مصدر حیف است که محققین نازک خیال بر نزاکت معانی هر دو غور نکردند مصدر [illegible]
و بسیجیدن که می آید از همین اسم جامد وضع شد و معنی سوم بیان کردهٔ برهان بدون سند [illegible]
در خور اعتبار نیست او اکثر سکندری می خورد در مین غور نمی فرماید که بسیج که امر حاضر است [illegible]

باسمی اینی، فاده معنی فاعل چگونه میکند. باشد که او از سند انوری اینمعنی پیدا کرده تسامح اوست. انوری بسیچ رهسا با بای معیّت آورده است یعنی بمعنی (القصد) ومدعی معنی سوم او را بمعنی قصد کننده گرفته. حالا عرض گل میشود. نسبت معنی چهارم ضرورت بیانش نداشت که او مشتقات بسیچیدن است که می آید همین قدر از دست حقیقت این لغت و بیان مزید ماخذ بر بسیچ می آید که با جیم فارسی است مخفی مباد که سند فردوسی باعتبار قافیه متعلق به (بسیچ با جیم فارسی) است و..............

(ب) **بسیچ آوردن** بمعنی (۱) ساز و سامان کردن مستعمل است و از کلام شیخ شیراز (۲) بمعنی قصد کردن و از کلام شفروه (بسیچ کردن) (۱) بمعنی ساز و سامان کردن و (۲) قصد کردن هم. دیگر بسیچ **(اردو)** الف (۱) ساز و سامان مذکر (۲) قصد. مذکر (ب) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد کرنا۔

(الف) **بسیچد** (الف) بقول برهان و هفت بروزن شکیبد یعنی کارسازی کند و استعداد نماید و قصد و اراده کند (ب)

(ب) **بسیچنده** بقول برهان بروزن نویسنده شخصی را گویند که استعداد و سامان کاری کند و آماده و مهیّا سازد و قصد و اراده کننده هم و

(ج) **بسیچیدن** (ج) بقوله بروزن شکیبدن یعنی سامان کردن و ساز سفر نمودن و کارها را آراسته و مهیّا و آماده

(د) **بسیچیده** کردن و بمعنی قصد و اراده و آهنگ نمودن هم صاحب سروری گوید که سازگار کردن است (حکیم لبیبی ـه) بباید بسیچیدن این کار را ٭ جبیره شدن رزم پیکار را ٭ صاحب بحر همزبان برهان و فرماید که کامل التصریف است و مضارع این بسیچد و (د) بقول برهان و هفت بروزن شکیبده بمعنی سامان و کارسازی کرده شده و ساخته و آماده گردیده و قصد و اراده نموده **مؤلّف** عرض کند که (ج) مصدریست مرکب از بسیچ کرگذشت و یای معروف و علامت مصدر دن و بقول مقتنین هند

مصدر جعلی و باصول ما که بلغت (اسم مصدر) بیان کرده ایم مصدر اصلی است که اسم مصدرش مال فارسی زبان است و معنی حقیقی این (۱) ساز و سامان کردن و (۲) قصد و اراده نمودن که همین دو معنی اسمی در اسم مصدر هم گذشت پس (الف) مضارع و (ب) اسم فاعل و (د) اسم مفعول این است صاحب برهان اگر از مشتقات آن خبردار می بود ذکرش نمی کرد و در معنی الف و ب و د اشاره مصدر می نمود ورنه چه ضرورت داشت که با وجود بیان مصدر ذکر مشتقات هم کند و اگر ضرورت میدانست چرا ماضی و مستقبل وغیره را گذاشت . صراحت ماخذ این بر بسیچ می آید (اردو) (ج) (۱) ساز و سامان کرنا (۲) قصد و اراده کرنا (الف) اسی کا مضارع اور (ب) اسی کا اسم فاعل اور (د) اسم مفعول ہے۔

بسیچ بقول سروری بوزن پیچ بمعنی ساز کار ﴿ (سعدی ے) بسیچ سفر کردم اندر نفس ﴿ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ﴿ و بمعنی امر از ساز کار (فردوسی ے) بدو گفت روز و مندیش ایچ ﴿ اگر هوشیاری تو رفتن بسیچ ﴿ و فرماید که بمعنی فاعل نیز یعنی ساز کننده (نظامی ے) ترا زوی گردون گردش بسیچ ﴿ نماند و نماند بسیچیده هیچ ﴿ صاحب رشیدی بر ساختگی و آمادگی قانع . خان آرزو در سراج معنی با رشیدی متفق و بقول قوسی گوید که موحده جزو کلمه ظاهر می شود ولیکن بحذف آن هم مستعمل و تحقیق خود را پیش می کند که بای زائد است و عجب می کند از رشیدی که در باب با و سین هر دو جا آورده می فرماید که شاید دو لغت پنداشت و الا اشعاری بدان می کرد (انتهی) **مؤلف** عرض کند و بسیچ را به جیم عربی هم در آخرش گذشت و ما هدر اینجا خان آرزو را نگاه کردیم تا می دیدیم که تلاش طبیعتش چه می فرماید حالا می گوییم از و که اگر بیچاره رشیدی بسیچ و بسیج هر دو را بجای خودش نوشت چه خطا کرد محققین زبان دان هم ذکر هر دو کرده اند و تو که اکثر تحقیقش را معتبر می دانی بسیچ را اصل خوانده

اندرینصورت بیج مخففش باشد وبعض محققین
بیچ را اصل دانند وبسیج را مزید علیهش وما هم با
اینها اتفاق داریم اندرینصورت اگر رشیدی ذکر
هردو در ردیف با وسین کرد چه خطا کرد تو خود نمی
دانی که این مبدل بسیج است که به جیم عربی گذشت
چنانکه چوچه وجوجه وآن مزید علیه بیج به جیم
عربی که بجایش می آید واینهم ندانی که بیج در اصل
بیز بود به زای هوز در آخر که بر سبیل تبدیل بیج
شد چنانکه سوز وسوج وخبر نداری ازین که
اصل بیز ساز بود بمعنی سامان الفش بدل شد
به تحتانی چنانکه اکدش وبکدش وارمغان ویرمغان
وفرق نمی کنی در اسم مصدر وحاصل بالمصدر ازینجاست
که در معنی این سکندری خورده که ساختگی وآمادگی
نوشته بدانکه این اسم مصدر است بمعنی (۱)
مطلق ساز وسامان موافق ماخذ وبمجاز (۲) بمعنی
قصد واراده هم مستعمل ومصدر بسیجیدن کمی آید
وضع شد ازهمین وامر حاضر آن هم به وزن اسم
مصدر است بقاعده فارسی زبان وهمین را صاحب
سروری ... قرار داده است تسامح صاحب
سروری است که بمعنی فاعل نوشت وخبر ندارد
از قواعد زبان خود که اینمعنی بدون ترکیب امر حاضر
با اسمی حاصل نمی شود که اسم فاعل ترکیبی نام دارد در
سند نظامی (گردش بسیج) همان اسم فاعل ترکیبی است
واز سند مذکور در مجرد بسیج معنی فاعلی اصلا نیست
این است حقیقت ـ وتحقیق محققین زباندان و
هندیان زارد (دیکهو بسیج)

بسیج آوردن | استعمال بمعنی (۱) ساز وسامان
کردن و (۲) قصد وآهنگ نمودن ـ آصفی بذیل
بسیج سند این از کلام نظامی نقل کرد (ع) سو
مخزن آوردم اول بسیج ز کسستی نکردم درانکار
بیج ز **مؤلف** عرض کند که همین مصدر با جیم
عربی هم گذشت (اردو) دیکهو بسیج کردن ـ

(الف) **بسیچان** | بقول سروری با جیم فارسی
بوزن خطیبان یعنی سازگارکنان (حکیم فردوسی ع)

زشرم گنہ پاک بیجان شدند ٭ سبک بر بہانہ بسیجان
شدند ٭ مؤلف عرض کند کہ آغا این اسم جامد نیست
بلکہ اسم حال است از بسیچیدن کہ می آید و ذکر اسم حال
ضرورت نداشت کہ مشتقات مصادر را بیان کردن
تحصیل حاصل و آنچہ قابل بیان است پوشیدہ نہ ہین
یک سند ......

(ب) **بسیجان شدن** | است و این مصدریست
مرکب کہ فارسیان اسم حال مصدر بسیچیدن را با مصدر
شدن مرکب کردہ اند و بمعنی آمادہ شدن استعمال
کردہ اند۔ ہمین مقصد شان از مصدر بسیچیدن
حاصل می شد ولیکن محاورۂ زبان متقاضی آنست
کہ (ب) را ذکر کنیم (اردو) (الف) ساز و سامان
کرنے والا (ب) دیکھو بسیچیدن۔

بسیچد | بقول سروری بجیم فارسی بوزن شکیبد
یعنی ساز کاری کند (استاد دقیقی ۔) کنون رزم
کردان بسیچد ہمی ٭ سر از رای و تدبیر پیچد ہمی ٭ مؤلف
عرض کند کہ چہ جامی فرمائی کہ مضارع بسیچیدن است
بہمہ معانی او (اردو) دیکھو بسیچیدن ٭ یہ اسکا مضارع

بسیچ کردن | استعمال۔ صاحب آصف بغیر ذکر این
کردہ از معنی ساکت و سندش می گوید کہ بمعنی (۱) سامان
سامان کردن و (۲) قصد کردن ہم سند این از
کلام شیخ شیراز بر (بسیچ کردن) بہ جیم عربی گذشت
اگر بعض محققین در کلام سعدی این را بہ جیم فارسی
ملاحظہ کردہ باشند عیبی ندارد کہ ہر دو یکی است
چنانچہ بر (بسیچ) نوشتہ ایم ٭ (اردو) دیکھو بسیچ کردن

بسیچندہ | بقول سروری۔ اسم فاعل است
مؤلف عرض کند کہ مقصود آغا جز این نباشد
کہ اسم فاعل مصدر بسیچیدن کہ می آید پس می پرسیم
از او کہ ضرورت بیان مشتقات چہ بود (اردو)
دیکھو بسیچیدن یہ اسکا اسم فاعل ہے جملہ معانی کے ساتھ۔

بسیچیدن | بقول بحر ہمان بسیجیدن کہ بہ جیم
عربی گذشت (سالم التصریف) صاحب موارد ہم
ذکر این کردہ و بہ شش معانی آوردہ (۱) میل کردن
(نظامی ۔) نظامی بہنگام شکاری بسیچ ٭ بگفتا

آلفتی و ربسیج ؤ و (۲) بمعنی سگالیدن یعنی
غور کردن (استاد لبیبی ے) بباید بپیچیدن
این کار را که چیره شدن رزم و پیکار را ؤ و (۳)
آراسته کردن وساز و ترتیب دادن و (۴)
قصد کردن و اراده نمودن (سعدی ے) آن شنیدستی که
سفر کردن اندر نفس ؤ بیابان گرفتم چو مرغ قفس ؤ
و (۵) سفر کردن (سعدی ے) ای طبل بلند
بانگ در باطن هیچ ؤ بی توشه چه تدبیر کنی وقت
بسیج ؤ و (۶) آماده شدن برای کاری (فردوسی
ے) نباید درنگ اندرین کار هیچ ؤ [illegible]
اندر بسیج ؤ **مؤلف** عرض کند که مبدل پسیچ
است که بجیم عربی گذشت و حقیقت ماخذ برای هم
مصدر این (بسیج) مذکور و شامل است بر دو معنی
که ذکرش همانجا کرده ایم یعنی (الف) ساز و سامان
کردن و (ب) قصد و اراده نمودن که همین دو
معنی ساز و سامان و قصد و اراده از اسم مصدر
پیدا است. محققین فارسی زبان بعض اشعار
استادان را ذیل هر دو نقل کرده اند یعنی در اینجا
به جیم عربی و در اینجا بجیم فارسی. غلطی کتابت که تبدیل
دو وادین اینها را در غلط انداخته بای حالی در
کلام نظامی معنی (ب) پیدا است. پس میل
[illegible] اند و در کلام استاد لبیبی معنی الف
پس معنی سگالیدن بیکار است و برای معنی سوم
سندی پیش نه شد. اگر بیشتر می رسید گفتیم که داخل
معنی الف است و در سند سعدی [illegible]
(بسیج کردن) مستعمل پس سند این مصدر [illegible]
در معنی قصد و اراده کردن درست است که ذکر کرده
بر معنی (ب) کرده ایم که معنی (ب) بیان کرده است
و در کلام دوم سعدی لفظ بسیج بمعنی قصد است
و مراد از قصد سفر پس بهم برای سند این مصدر
کافی نیست و ضرورت ندارد که این معنی از این مصدر
پیدا کنیم و در کلام فردوسی هم استعمال [illegible]
است بمعنی اراده و قصد پس این را برای معنی
مصدر سند نگیریم و لطف آنست که معنی ششم

بیان کردهٔ صاحب سوار و با معنی چهارمش اتحاد دارد پس ضرورت نبود که علحده تلاش کند این است حقیقت این مصدر و تحقیق محققین (اردو) دیکھو بیدلنا۔

بسپیده | بقول سروری بجیم فارسی بوزن شکیبیده و یعنی ساز کار کرده (شاعر) بسپیده بودم که آیم دمان از پی بدنبال تو من بهندوستان **مؤلف** عرض کند که آغا چه می فرمائی بسپیده اسم مفعول بسپیدن است بمعنی ساز و سامان و قصد کرده شده و از (بسپیده بود) ماضی بعید حیثیت مصدر و این سند آنست معلوم می شود که بسپیده را اسم جامد داشته ورنه چرا اشارهٔ اسم مفعول نه کردی و چرا سند ماضی بعید را برای اسم مفعول آوردی این ست طرز تحقیق محققین با نام و نشان و اهل زبان که از مشتقات مصادر مثل اسم جامد بحث می فرمایند بسند غیر متعلق استناد (اردو) بسپیدن کا اسم مفعول اور شامل دونوں معنوں پر۔

بسیر آمدن از چیزی | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) بمعنی ملول شدن و (۲) بتنگ آمدن و (۳) بے نیاز شدن و آسوده شدن از چیزی **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست ولیکن نظر بسکوت دیگر محققین عجم و معاصرین عجم از معنی دوم و سوم طالب سند استعمال می باشیم و بمعنی دوم از زبان معاصرین عجم هم شنیده ایم (اردو) (۱) ملول ہونا (۲) بتنگ ہونا۔ بیزار ہونا (۳) بے نیاز ہونا۔ سیر ہونا۔ کسی چیز سے۔

(الف) **بسیط** | بقول انند بالفتح و کسر ثانی و طای حطی لغت عرب است بمعنی گسترده و زمین فراخ و مرد فراخ زبان و بحر سوم از عروض که وزن آن مستفعلن فاعلن است بهشت مرتبه و در اصطلاح حکما هر شی که غیر مرکب است و بقول بعضی هر چیز که جزو آن مشابه کل باشد چنانکه آب و خاک و آتش و باد علحده علحده **مؤلف** عرض کند که فارسیان بترکیب فارسی استعمال این (۱) بمعنی مطلق فراخ و فراخی کرده اند چنانکه بسیط

[با]غ و بسیط خاک و بسیط زمین (انوری ؎) [...]ان بر بسیط باغ گذامان خوش خرام ٭ چون [ب]ر زمین آہستہ گون ناقہ و جمل ٭ (ولہ ؎) آدم کرم دیو کشی بر بسیط خاک ٭ از ترکش گہر کش خود [...]یل شہاب خواہد ٭ (ولہ ؎) بر استقامت حال تو بر بسیط زمین ٭ بر آسمان کف کف الخضیب [...]کرده دعا ٭ (۲) برای بحر عروض کہ تعریفش بالا گذشت در فارسی زبان ہمین اسم عربی مستعمل است از ینجاست کہ ما این را داخل موضوع خود دانیم و عروضیان این بحر را نظر بہ وسعت او بدین اسم موسوم کرده اند و فارسیان ....

(ب) **تبسیط شدن** | بمعنی وسیع شدن استعمال کرده اند (انوری ؎) توئی کہ سایۂ عدلت چنان بسیط شده ٭ کہ رخنہ کردن آن مشکلست بر خورشید ٭ (اردو) (الف) (۱) فراخ۔ کشاده۔ (۲) فراخی۔ کشادگی۔ مؤنث (۲) بسیط بقول آصفیہ عروض کی تیسری بحر جسکے وزن میں مستفعلن فاعلن۔ آٹھ بار کہتے ہیں (ب) وسیع ہونا۔

بسیط مستبع | اصطلاح۔ بقول بحر زمین باعتبار ہفت اقلیم و این کنایہ باشد و بس صاحب غیاث ہم ذکر این کرده ہمزبان بحر **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان ہر دو محققین خوش نمی نماید این کنایہ ایست از برای ہفت اقلیم دنیا و ضرورت ذکر زمین ندارد۔ اگرچہ در این مرکب ہر دو لغت عرب است ولیکن بترکیب توصیفی فارسی واقع شده (اردو) ہفت اقلیم۔ مؤنث۔ دیکھو این ہفت جزیره۔

بسیلاب دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر در آب فرو بردن بہار گوید کہ یعنی غرق کردن (میرزا صائب ؎) گرد بر می آرد از رنگین لباسان چشم شور ٭ داد شبنم دفتر گل را بسیلاب نظر ٭ **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است و تعریف بہار بہتر از بحر (اردو) غرق کرنا بہا دینا۔

بسیل خوردن مصدر اصطلاحی ـ بمعنی سر کلّه زدن بہ بسیل (ظہوری ؎) سزد که پردۂ دیدن بسیل گر چه خورد ٭ چرا که نائره دیدہاے سر تنگست ٭ (اردو) سیل سے ٹکرانا ـ ٹکر کھانا ـ لڑ جانا ـ (۲۲۵۲)

بسیله بقول برہان بفتح اوّل بروزن وسیله نوعی از باقلای صحرائی که کوچک تراز باقلای خوردنی باشد اگر زنان بپزند و بخورند شیر ایشان زیاده شود صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند صاحب محیط بر بسیلا گوید که لغت مصری است نوعی از جلبان بزرگ دانه ـ سبز رنگ و نزد اہل مصر افضل از جلبان و گویند که آن ترمس است و گویند که خلّر برّی است و بر ترمس می فرماید که بفارسی باقلای مصری یا شامی یا رومی نامند و بیونانی امارمس و بہ ہندی جھاکر و بقول شیخ گرم در اوّل و خشک در دوم ـ جالی و محلل بلا لذع ـ عسر الہضم ـ مولد خلط خام در عروق و منافع دارد ـ (الخ) و بر خلّر گوید که ہمان مطر کابلی و جلبان **مؤلّف** عرض کند که ہمان لبله که بجایش گذشت و لفظاً لغت مصری است و عجبی نیست که آن مخفف این باشد بای حطی صراحت کامل بر بسله مذکور شد (اردو) دیکھو بسله ـ

بسیم بقول برہان بروزن نسیم بزبان زند و پازند خوش مزه و خوش لذّت را گویند صاحب جہانگیری ہم در ملحقات ذکر این کرده و صاحب ناصری ہم این را آورده **مؤلّف** عرض کند که عجبی نیست که فارسیان قدیم از لغت عرب لبس که طعامی را نام است بزیادت میم تخصیص بمعنی مفترس کرده باشند و الله اعلم صاحبان انند و غیاث و ہفت ہم ذکر این کرده اند (اردو) خوش مزه ـ خوش ذائقه ـ

بسینه زدن مصدر اصطلاحی ـ بقول رہنما بحواله سفرنامۂ ناصرالدین شاه قاچار قائم کردن

برسینه مؤلف عرض کند که موافق قیاس است از قبیل گل بستار زدن (اردو) سینه پر لگانا

بسی نیست | اصطلاح بقول آنند بمعنی بسیار نیست یعنی راه بسیار نیست **مؤلف** عرض کند که این معنی را خلاف محاوره و خلاف قیاس دانیم (اردو) راه بہت نہیں ہے۔

باب موحده با شین معجمه

بش | بالفتح بقول وابسته ورشیدی وناصری وجامع وسراج (۱) بند هر چیز مطلقاً وبند های آهن ونقره وبرنج که بر مفاصل صندوق وامثال آن نصب کنند خصوصاً (طغرا در حقیقت پالکی ممدوح گوید فقره) بش سیمین هلال اگر قابل میخ آن بودی مهر به برمهٔ شعاع طرفینش را سوراخ نمودی" (فردوسی ؎) مرا گفت بگرفتمش زیر کش ز ماهی بر کمر ساختم پنجه لبش را فخری ع) نه منع دید و نه رد دید نه قفل دید و نه بش را **مؤلف** عرض کند که اصل این به بای فارسی پش است وآن مخفف پشم بمعنی مطلق موی وکاکل مستعمل که بمعنی سوم می آید وبند مطلقاً وبند آهن وغیره چنانکه چارش بالای صندوق یا پشت در برای استواری می زنند - مشابه کاکل است (اردو) بندھن بقول آصفیه - ہندی - اسم مذکر - بند مطلقا (پٹی - لوہے یا پیتل وغیرہ کی) اسم مؤنث جو صندوق یا دروازوں کے جوڑ پر استواری اور مضبوطی کیلئے لگاتے ہیں۔

(۲) بش - بفتح اول وسکون ثانی بقول رشیدی وبرهان وناصری وجامع وسراج زراعتی که آب باران حاصل دهد وفرماید که آنرا بخس هم گویند - صاحب ناصری می فرماید که بخس لغت عرب است به همین معنی **مؤلف** عرض کند که بدین معنی اسم جامد فارسی زبان دانیم که آنرا در اصطلاح دکن خریف نامند که مخفف (کاشت خریف) است وقیاس می خواهد که این مخفف کاشت بارش باشد

کہ بہ تخفیف لفظ کاہل کاشت و بہ تخفیف الف و رای مہملہ از بارش اسم جامد قرار دادند (اردو) وہ زراعت جو صرف بارش کے پانی سے ہو (مؤنث) جسکو دکن میں خریف کہتے ہیں اور یہ (کاشت خریف) کا مخفف ہے۔

(۳) بش۔ بقول برہان و جامع بضم اوّل کاہل آدمی خان آرزو در سراج بحوالۂ قواسی و برہان ذکر این کردہ گوید کہ تحقیق بدین معنی بفتح بای فارسی پش است کہ فش مبدّل آنست مؤلف عرض کند کہ ما صاحب جامع راکہ از اہل زبانست معتبر تر از خان آرزو دانیم و تصدیقش برای این معنی کہند راماندہ بہ تحقیق ما مبدّل پش است چنانکہ تپ و تب و پش کہ بجایش می آید مخفف پشم و استعمالش بمجاز برای کاہل است و بس و آنچہ بچ بہ ہمین معنی بر معنی دوم گذشت مبدّل این باشد اگرچہ ذکر این ماخذ در انجا نکردہ ایم کہ شین معجمہ با جیم فارسی بدل میشود چنانکہ کاشی و کاچی (اردو) کاہل دیکھو بچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بش۔ بقول برہان و جامع بضم اوّل موی گردن و یال اسپ و فرماید کہ باینمعنی بفتح بای فارسی ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج با بای فارسی صحیح داند و گوید کہ مبدّل آن فش است مؤلف عرض کند ما حقیقت ماخذ این بر معنی سوم بیان کردہ ایم و این مجاز آن است (اردو) ایال بقول امیر۔ اردو (یال فارسی) گھوڑے کی گردن کے بڑے بڑے بال۔

(۵) بش۔ بقول برہان و جامع بالضم بمعنی ناقص و ناتمام مؤلف عرض کند کہ باعتبار صاحب جامع کہ از اہل زبانست اسم جامد فارسی قدیم دانیم۔ حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است۔ (اردو) ناقص۔ ناتمام۔

(۶) بش۔ بقول برہان بکسر اوّل امر بردادن یعنی بدہش مؤلف عرض کند کہ وای برین طرز

تحقیق ما بشا که امر مصدر ردادن باشد اگر سند استعمال اینمعنی پیش شود توانیم گفت که مخفف بدہش به حذف دال مہملہ و ہای ہوز باشد۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند و محققین فارسی زبان کتسا (اردو) اسکو دے (ے) بِش۔ بقول جامع بکسر اوّل بمعنی باو مثلاً "بش بگو" یعنی باو بگو **مؤلف** عرض کند که موافقت قیاس وصاحب جامع از صاحبان زبانست معاصرین عجم اگرچہ استعمال این نمی کنند و بر زبان ندارند ولیکن موافق قیاس است که مرادف باو و مخفف (به اش) باشد (اردو) اُسکو۔

بشاخ چادر افگندن اصطلاح بقول بہار بکسو کردن زنان رعنای خود نما چادر را تا عرض حسن ترکیب وتناسب اعضا وتقطیع خود دہند (میر صیدی ے) از شگوفه ہر طرف گشته نہالی جلوه گر چون پریزادان چادر ہا بشاخ انداخته **مؤلف** عرض کند که مقصود بہار ہمین قدر می نماید که زنان رعنا چادر خود را بر شاخ درخت انداخته بی برقعه می شوند تا عرض حسن کنند ولیکن فارسیان این مصدر اصطلاحی را بدین معنی استعمال نکرده اند مقصود شان از عرض عادت پریزادان است که چون بسیر باغ روند چادر ہا برشاخ ہای درختان آویزند و داخل آن محلی بالتقیح و بی نقاب می شوند و چادر از ہوا حرکت کند و جلوهٔ حسن۔ زیر چادر از ہرسو ظاہر می شود۔ پس این مصدر کنایه ایست از عرض حسن کردن دیگر ہیچ (اردو) عرض حسن کرنا۔ کسی آڑ سے اپنا حسن دکھانا۔ دکن میں (پردے کی آڑ سے جھانکا جھونکی کرنا) کہتے ہیں۔ "پردے سے چشمک بازی"

بشار بقول سروری وجامع بوزن بہار (۱) بمعنی نیم کوفت وصاحب جہانگیری بمعنی زرکوب وسیم کوب گفته وصاحب رشیدی ہمزبانش۔ صاحب برہان گوید که ہر چیز طلا کوب و نقره کوب

وفرماید که بمعنی معانی بکسر و فتح اول آمده وصاحب جامع هم تائید هر دو اعراب می کند. صاحب ناصری
بذکر اینمعنی گوید که مبتدل فشار باشد چه سیم وزر را در آهن یا پولاد می افشرد و چیز زرکوب وسیم کوب بطریق
مفعولیت است نه فاعلیت یعنی زرکوب شده. آن نیز با افشردن مناسب است که بزور و قوت سیم و
زر را در آهن فرو می کنند و فشردن بمعنی فروکردن است و باز گوید که گاهی زرکوب بمعنی فاعل یعنی کوبنده
زر اطلاق می شود. خان آرزو در سراج می فرماید که انچه صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان بمعنی زرکوب
وسیمکوب نوشته اند که صاحب صنعت باشد در هیچ فرهنگ معتبره دیده نشد. پس صحیح همان است که فارسی گو
گفته یعنی (سیم کوفت) مؤلف عرض کند که فشار اسم مصدر فشاردن است که می آید و معنی این
اسم جامد ضغطه و از همین است (فشار قبر) صاحب برهان این را بجای خودش بمعنی فشردن آورده
و قوت بیان ندارد که برای اسم جامد معنی مصدری نگارد فارسیان مبدل همین فشار یعنی پشار زر را
برای نیم کوفت سیم و زر استعمال کردند که من وجه فشار آهن برای سیم و زر است که سیم و زر را در خلائی
آهن می نشانند بآلیکه خلا بسختی پر شود تا فرو نریزد صاحب ناصری قاعدهٔ فارسی زبان نداند ازینجا است
که ذکر مفعولیت و فاعلیت کرده. چرا نمی گوید که (زرکوب) اسم مفعول ترکیبی است و هر چه او نوشت
مقصودش همانست که ما صراحتش کرده ایم ولیکن او از پریشان بیانی خود راه به ترکستان می برد
وخان آرزو اسم مفعول ترکیبی را فراموش کرد ازینجاست که بر صاحبان رشیدی و جهانگیری و برهان
اعتراض می کند و نمی داند که اگر این هر سه محققین زرکوب وسیمکوب بمعنی مفعولی نوشته اند چه خطا کردند
که مقصود محققین از زرکوفته وسیم کوفته (اسم مفعول) ترکیبی است اگر از همین دو لفظ معنی اسم فاعل
ترکیبی پیدا کنیم البته بمعنی صاحب صنعت باشد ولیکن هیچ ضرورت ندارد که درینجا بمعنی اسم فاعل

ترکیبی گیرد سیم ونه محققین بالا گرفته اند وای بر وکه (سیم کوفت) را بقول توسی صحیح داند می پرسیم از وکه در (سیم کوب) و (سیم کوفت) چه فرق است کوفتن و کوبیدن هر دو آمده قاعدهٔ فارسی می گوید که (سیم کوب) اسم فاعل و مفعول ترکیبی است پس انچه محققین بالا (سیم کوب) را در معنی بشار اسم مفعول ترکیبی آورده اند اصلا غلط نیست (اردو) کوفت بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث لوهے پر سونا چاندی چڑھانے کا کام جیسا گجرات اور دوالی بزرگ میں ہوتا ہے ۔

(۲) بشار بقول سروری وجامع بحوالهٔ نسخهٔ وفائی بمعنی لمس (فرخی ے) هنوز پیشیر و روسیان بطوع نکرده رکاب اورانیکو بدست خویش بشار ـ صاحب رشیدی هم ذکراین کرده صاحب برهان فرماید که لمس ولامسه و سودن دست یا عضوی بر عضو دیگر - وبقول ناصری دست سودن به چیزی وفرماید که مبدل فشار باشد که بمعنی زور آوردن وفشردن است وگوید که در شعر فرخی این معنی درست نمی شود چه رسم بود که چاکران باستقبال موالی خود از سلاطین وامرای رفته اند ورکاب اورا می بوسیده اند و بادست می سوده اند ونی افشرده اند و در رکاب او می رفته اند و بجای رکابدار خود را جلوه می داده اند خان آرزو ذکر این گوید که این به سین مهمله گذشت بحوالهٔ شمس فخری فرماید که بیت فرخی نه برای معنی لمس است ونه برای معنی سیم کوفت وخیال خود ظاهر می کند که بمعنی لمس واضح تر است مؤلف عرض کند که شک نیست که در کلام فرخی (بشار کردن) بمعنی لمس کردن ودست بر چیزی نهادن است ورسم است که خدام در سواری امرا دست بر رکاب می دارند وهمچنین امرا در سواری شاهان ولیکن عجب است از ناصری که برای متعلق کردن این لفظ با فشار (چنانکه ادعای اوست) رسم افشردن رکاب بیان می کند ونمی داند که افشردن رکاب اصلا

محاورہ عجم نیست پس چرا نمی گوید کہ مجاز معنی حقیقی فشار است کہ صراحتش بر معنی اوّل گذشت کہ در افشردن و فشردن چیزی دخول لمس موجود است پس اگر لفظ فشار و مبدلش بشار را بر سبیل مجاز بمعنی لمس گیریم و (بشار کردن رکاب) را بمعنی مس کردن رکاب و دست بر رکاب داشتن۔ عیبی نیست کلام فرخی سند این استعمال وقول سروری وجامع کہ از اہل زبانند اعتبار را شاید آنچہ خان آرزو (لبسار) را بہ سین مہملہ درست داند ماہمدرانجا حقیقتش بیان کردہ ایم کہ ادعای او غلط است وہمانجا گفتہ ایم کہ اگر سند استعمالش پیش شود توانیم گفت کہ آن مبدل ہمین بشار باشد

(اردو) چھونا۔ مس کرنا۔ کا حاصل بالمصدر۔ مس۔ مذکر۔

(۳) بشار۔ بقول جامع و (سروری) بمعنی گرفتار و پابند (مقصود سعدے) امروز بت پرستان ہستند بیگیان ؎ در بیشہا خزیدہ و در غارہا بشار ؎ (امیر خسروے) ہر ضعیفے کی جہد از پای بند آمد و گل ؎ پیل بیچارہ شود چون در وحل گردد بشار ؎ صاحب جہانگیری ہم ذکر این کردہ (ولہ ے) بشر مباد کہ گردد بدست حرص اسیر ؎ مگس مباد کہ ماند میان شہد بشار ؎ صاحب رشیدی ہم این را آوردہ وبقول ناصری عاجز و گرفتار و فرماید کہ تبدیل فشار باشد و گوید کہ استخلاص مگس کہ در شہد فرو شد و پیل کہ در وحل فرو شد صعب خواہد بود خان آرزو در سراج گوید کہ بمعنی پابند و درماندہ مرکب از بش بمعنی بند و آر کہ کلمہ نسبت است پس بفتح اوّل باید **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ترکیبی ہم توان گرفت بمعنی بند آوردہ شدہ وکنایہ از گرفتار مرکب از بش و آر و آر امر حاضر است از مصدر آوردن ومخفف آور و این بہتر است از ماخذ بیان کردہ ناصری کہ بالا مذکور شد مخفی مباد کہ از سند امیر خسرو (بشار گردیدن) بمعنی گرفتار شدن و مقید گردیدن پیدا است

و همچنین از کلام ثانیش (بشار ماندن) بمعنی مقید ماندن (اردو) گرفتار۔

(۴) بشار۔ بقول سروری بحوالہ صاحب تحفہ و شمس فخری و بقول جهانگیری و ناصری و جامع
بمعنی نثار (شمس فخری ے) بشیر باد صبا مژدهٔ گل آوردست ہا ہمی فشاند در پالیش ابر و شاخ
بشارش (تاج الدین بخاری ے) صاحبا هر نکته تو به ز گنج و سیم و زر ٭ لعل و مروارید بد بغل گهر
بارت بشار ٭ صاحب رشیدی بذکر این گوید که در شعر تاج الدین بخاری شاید که نثار را به تصحیف
بشار خوانده باشد و فرماید که در فرهنگها بدین معنی بکسر با گفته و در سروری بفتح با صاحب ناصری
بذکر این معنی تائید خیال رشیدی نسبت کلام تاج الدین بخاری می کند و می فرماید که نثار با وجود
درستی قافیه و معنی و مشابهت لفظ غریب است که نثار نگوید و بشار گوید که لغتی است غیر معروف
و فرماید که حق اینست که بشار تصحیف و تبدیل فشار است چه پشار با بای فارسی با فا زود تبدیل
می باید و فشار بمعنی زور آوردن و فشردن۔ خان آرزو در سراج بذکر این نقل خیال رشیدی
کرده که نثار باشد **مؤلف** عرض کند که شان محققین نیست که از سهل انگاری اصلاحی
در کلام قدما کنند هرگاه محققین اهل زبان این را بمعنی نثار آورده اند۔ وجهی نیست که با قیاس
خود قائم کنیم که در کلام تاج الدین نثار باشد و بشار نباشد۔ اگر نثار اسم جامد است بشار
هم مرادف اوست۔ تاج الدین اهل زبان۔ مجبور نیست که بشار را گذارد و نثار را نگارد آنانکه
در تحقیق لغات جگر کاوی نمی کنند همین قسم دفع الوقتی می کنند چنانکه رشیدی و ناصری و خان آرزو
کرده اند۔ ما می گوئیم که این اسم جامد فارسی زبان است و مرادف نثار و عجبی نیست که اصل
این به بای فارسی (پش آر) باشد و این مبدل آن چنانکه تپ و تب و پش بقول برهان

تخفیف پیش است و آر مخفف آور که امر حاضر آوردن است پس پشار اسم مفعول ترکیبی است بمعنی پیش آورده شده و کنایه از نثار که چیزی که نثار کنند یعنی تصدق نمایند بعد از آنکه بر سر و پاے مم[illegible] ور دهند پیش می اندازند همین است رسم و آئین نثار و تصدق می، انتهی که ارادهٔ واضعین لغت به بود این قیاسی است که دلش قبول می کند واللّٰہ اعلم بحقیقة الحال باقی حال فشار را زمین هیچ تعلقی نیست (اردو) نثار۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ نچھاور۔ بکھیر۔ وہ چیز جو بطور صدقہ کسی شخص کے سر پر سے بکھیری جاے۔

(۵) بشار۔ بقول سروری وامانده و بقول جامع و برهان مانده و کوفته **مؤلف** عرض کند که مجاز معنی سوم است که گرفتار هم مانده و کوفته باشد۔ این معنی را صاحب جامع جدا کرده است از معنی سوم (اردو) مانده۔ عاجز۔

بشارت بقول بهار بالکسر و بالضم مژده و بالفتح شاد شدن و فرماید که با لفظ دادن و زدن و نمودن مستعمل **مؤلف** عرض کند که لغت عرب است و بقول منتخب بالکسر مژده دادن و مژدگانی بهر دو معنی و فرماید که بضم نیز آمده پس فارسیان بمعنی حاصل بالمصدر به ترکیب فارسی استعمال این کرده اند که در ملحقات می آید (اردو) بشارت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ نوید۔ خوشخبری۔ مژده۔

بشارت آوردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی مژده آوردن است (رباعی آملی ۵)
مبشر از پی آن کین بشارت آرد زود ۔ روا بود که دو منزل یکی کند در راه ۔ (اردو) خوشخبری لانا۔

بشارت بردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی بردن نوید باشد (حافظ شیراز ۵)

بشارت بر بکوی میفروشان ٭ که حافظ توبه از زهد و ریا کرد ٭ (اردو) خوشخبری لیجانا ۔

بشارت بودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی رسیدن نوید است (سالک یزدی ؎) از ما به اسیران قفس باد بشارت ٭ کز بیضه بیک منزل دام رسیدیم ٭ (اردو) خوشخبری ہونا ۔ خوشخبری پہنچنا ۔

بشارت دادن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی بشارت رساندن است (حافظ شیرازی ؎) خوبان پارسی گو بخشندگان عمرند ٭ ساقی بده بشارت پیران پارسا را ٭ (اردو) خوشخبری پہنچانا ۔

بشارت رساندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی است مرادف بشارت دادن (عالی خیرآبادی نثر) آن بلند مرتبه این مرتبه فرمود حالا زود بیا شو و بشارت برسان ٭ (اردو) دیکھو بشارت دادن ۔

بشارت زدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی بشارت رساندن است (انوری ؎) رو بشارت بزن که گشت یکی ٭ با غلام خود آن امیر امروز ٭ (اردو) دیکھو بشارت رساندن ۔

بشارت شنیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی شنیدن مژده و نوید (ناظم ہراتی ؎) چو بشنید این بشارت رفت از هوش ٭ ولی در دل که شرمش بود در هوش ٭ (اردو) خوشخبری سننا ۔

بشارت طلبیدن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند که بمعنی حقیقی خواستن بشارت است (بدر چاچی ؎) گر بشارت طلبد نور حقش پیش آید ٭ در ولایت طلبد ملک سکندر گیرد ٭ (اردو) خوشخبری چاہنا ۔

(الف) **بشارت کشادن** مصدر اصطلاحی ۔

بقول بہار بفتح کاف تازی مبشران و مژدہ رسانان (نظامی ﮦ) خبر گرم شد در خراسان و روم کہ شاہنشہ آمد زبیگانہ بوم بہر شہری از شادی فتح شاہ بشارت کشان برکشادند راہ صاحب آصفی باستناد ہمین شعر...

(ب) **بشارت کشیدن** را قائم کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت بردن است ونیز (اردو) الف خوشخبری پہنچانے والے (ب) دیکھو بشارت بردن۔

بشارت گر اصطلاح بمعنی آرندہ نوید ومژدہ (انوری ﮦ) نامۂ فتح تو سیارہ آفاق سپرد کہ بشارت گر فتح تو نشاید بشری (اردو) خوشخبری لانے والا۔ دینے والا۔

بشارت نمودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بشارت رساندن است (حمید رازی ﮦ) یعقوب را نشاط ز یوسف فزودہ اند داؤد را بشارتی از جم نمودہ اند (اردو) دیکھو بشارت رساندن۔

بشارود بقول صاحب شمس در فارسی زبان بالضم وواو مفتوح ورای ساکن زمین پشتہ پشتہ مؤلف عرض کند کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند محققین فارسی زبان ترک کردہ اند مجرد قول محقق بی تحقیق اعتبار را نشاید۔ خیال می کنیم کہ لغت (بشاورد) را کہ بہمین معنی می آید بتصحیف قائم کردہ است اگر سند استعمال پیش می شد بدل بعض می توانیم گفت (اردو) وہ ناہموار زمین جس میں ٹیلے ہوں۔ مؤنث۔

بشاسب بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وناصری وجامع بضم باو سکون سین بمعنی خواب باشد (اسدی ﮦ) چو لختی برآمد بشد در بشاسب بگوشاسب آمد ز دخت گشاسب ز صاحب سروری فرماید کہ گوشاسب ہم بمعنی خواب وگشاسب ہمان گشتاسب صاحب برہان گوید کہ مخفف

بشاسپ) که ترجمهٔ آن بعربی نوم است - صاحب شمس این را به بای فارسی نوشته **مؤلّف** عرض
د که این مرکّب است از بوش واسپ بوش بقول برهان بمعنی قدرت می آید که اسم جامد فارسی زبان
ست و اسپ بمعنی خودش و معنی لفظی این مرکب - قدرت اسپ و کنایه از نوم گویند که در جانوران
رپایه اسپ قدرت دارد بر خواب یعنی اگر اتفاق و موقع یابد اصلا با و خواب نیاید و ماه ها بدون
اسپ چاق و مصروف خدمت می باشد و چون موقع دست دهد هر وقت که خواهد بخسپد از ینجاست
فارسیان قدیم نوم را قدرت اسپ نام نهادند و درین اصطلاح بای فارسی بدل شده است موجّد
آنکه اسپ و اسب هر دو آمده و حالا استعمال این لغت متروک معاصرین عجم بزبان ندارند (اردو)
ند - دیکھو ارون -

شام و بال اصطلاح - صاحب رهنما بجوالهٔ
فرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار گوید که بمعنی طعام
شام با رقص چنانکه "بشام و بال موعودیم" **مؤلّف**
عرض کند که شام بمعنی طعام شام محاوره فرس است
و بال لغت انگلیسی است یعنی رقص - کساد بازاری
فارسی زبان است که معاصرین عجم لغت خود را با
الفاظ السنهٔ غیر مخلوط کرده برباد می کنند - مخفی مباد
که (پاکوبی) از برای رقص محاورهٔ زبان فارسی است
اگر این مرکب بر خاطر عاطر گران گذرد لفظ مختصر
رقص از آن شما است اگر چه عربی است اگر (شام و
پاکوبی) پسند خاطر نبود (بشام و رقص) خوب بود
پس آنانکه عوض این بر (شام و بال) تفاخر کنند
وای بر ایشان که در د بتاهی زبان خود ندارند و واضح
باد که ما ذکر این درینجا باتبّاع صاحب رهنما کرده ایم
ورنه (شام و بال) در خور آن بود که در ردیف شین
نقطه دار جایش دهیم - موحده درینجا بمعنی برائے
باشد (اردو) ڈنر اور بال کے لئے یعنی رات کے کھانے
اور ناچ کے لئے -

(الف) بشام وعده خواستن
(ب) بشام وعده خواسته ام

صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار ذکر (ب) کرده گوید که معاصرین عجم بمعنی (دعوت شام داده ام) استعمال کنند **مؤلف** عرض کند که خلاف قیاس نیست محاورهٔ لطیف است زیرا که درین روزها داعیان از مدعوان جواب قبول دعوت یا انکار بتحریر آمده می گیرند این مقوله برای همین لطفی خاص دارد (حق) آنست که این مقوله نباشد بلکه باید که (بشام وعده خواستن) بمعنی دعوت شام دادن استعمال توانیم کرد ازینجاست که نه ما بر (الف) قائمش کرده ایم (اردو) (الف) رات کے کھانے کی دعوت دینا شام کی دعوت دینا (ب) میں نے شام کی دعوت دی ہے۔

(الف) بشاور
(ب) بشاورد

الف۔ بقول جامع بضم اول بر وزن شناور زمین پشته پشته صاحبان برهان و سروری و رشیدی ذکر (ب) را بضم اول و فتح واو و سکون را و دال بی نقطه بهمین معنی کرده اند صاحب ناصری گوید که همان بستاوند که گذشت یکی ازین دو مصحف است خان آرزو در سراج بذکر بستاوند کنایةً با ناصری متفق **مؤلف** عرض کند که (الف) را مخفف (ب) دانیم و (ب) مبدل و مخفف (پشته آورد) که اصل این است بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب و فوقانی و بای هوز حذف شد بر سبیل تخفیف در محاوره معنی لفظی این زمینی که پشته آورده است یعنی پشته پشته مخفی مباد که آورد مخفف آورده متحقق و عجبی نیست که فارسیان این را مرکب کرده باشند با لغت لش بمعنی دوش یعنی زراعتی که آب باران حاصل دهد و آورد مخفف آورده بمعنی حقیقیش و معنی لفظی این چیزی که (زراعت خریف حاصل می کند) کنایه باشد از زمین ناهموار و مشاهده کرده ایم که زمین خریف اکثر ناهموار می باشد و مثل زمین تری مسطح نمی باشد و آب دران قرار نمی گیرد هر قدر رطوبت از بارش گیرد بحق فصل خریف کفایت می کند والله اعلم که خیال واضعین لغت چه بود انچه

نامری گو آمین گویش اشاره به بشتاوند کند و یکی را از این هر دو تصحیف داند جز من نیست که زحمت تحقیق نبرد اشت ما بر هر دو لغت ماخذ را بیان کرده ایم هر دو لغت فارسی و مرادف یکدیگر است و بس (اردو) دیکھو بشتاوند۔

برشباسب بقول صاحب سراج بضم اوّل و فتح دوم بالف کشیده و سکون سین مهمله و بای ابجد مخفف بوشاسب بمعنی خواب که بعربی نوم خوانند **مؤلف** گوید که از حلیهٔ بیان کرده اش پیداست که موحدهٔ سوم از مقصودش خارج و کاتب تحقیق **مؤلف** را در معرض ملامت آورده در خود ملازمت مطبع نولکشور است که برادرانش آنرا نامور کرده اند بطبع غلط این همان بشاسب است که بجایش گذشت و صراحت ماخذش همه را اینجا مذکور (اردو) دیکھو بشاسب۔

بشبش بقول برهان بضمّ هر دو با و سکون هر دو شین (۱) برگ حنظل را گویند که خربزه روباه است و در عربی علقم خوانند و فرماید که بفتح اوّل و ثالث هم آمده صاحب جامع گوید که (۲) حنظل است که خربزه تلخ نام دارد و بقول محیط بعربی برگ حنظل و بر حنظل گوید که اسم عربی است و علقم و کسب نیز و بیونانی قولو و اغرلیوس و قاقا و بسریانی قطس و بشیرازی گوشت و بکرمانی خرزهره و بفارسی کبست و کبستو و بفارسی عامّه تلخ هندوانه و خربزه تلخ و خربزه روباه و هندوانهٔ ابوجهل و بهندی اندرائن کا پهل و مهاکال و در انگلیسی کالوسنته ثمر نباتی است و تخم و طعم این ثمر و آنچه اندر آنست و برگ نبات و شاخهای آن تلخ در نهایت تلخی۔ نر و ماده می باشد۔ گرم در سوم و بقولے در چهارم و خشک در دوم۔ محلّل۔ مقطّع جذّاب اخلاط از اعماق بدن و مسهّل سودا و بلغم غلیظ خصوصاً از مفاصل و عصب (الخ)، **مؤلف** عرض کند که اشاره ابن بر بزند و انجیر بغدادی گذشت و ما درانجا صراحت

کامل نکردیم بوجه اختلاف املا ازینجاست که درینجا تلافی مافات کرده ایم نسبت ماخذ این جزو این متحقق نشد که بمعنی اوّل لغت عرب است یکی از معاصرین عجم گفت که چیزی را که فارسیان ازان انفرت کنند بشمش بالکسر گویند عجبی نیست که نظر بر تنفّر عوام الناس از تلخی هر یک جزو این درخت موسوم شد بدین نام و تصرّف در اعراب تصرّف زبان باشد معاصرین عجم این اسم را بر زبان نداشته زند شاید در اسم هم تلخی باشد انچه صاحب برهان برگ حنظل را بدین اسم مخصوص کرده لغت فارسی نیست قول جامع معتبر تراز وست (اردو) (۱) اندراین کا پتّا - مذکر (۲) اندراین - دیکهو انجیر بغدادی -

(الف) **بشبق** بقول سروری (۱) نام قریه از قرای مرو (۲) کاهی است که آنرا بشبه نیز گویند صاحبان برهان و هفت واند بر معنی اوّل قانع صاحب برهان بذکر ....

(ب) **بشبه** گوید که بروزن حبشه (۱) همان بشبق بمعنی اوّلش که (الف) معرّب (ب) باشد و همین معرّب اشتهار دارد صاحب رشیدی نسبت (ب) بذکر معنی اوّل گوید که (۲) پوست دباغت نکرده و (۳) دانه ایست که دوای چشم است و آنرا چشمک و چاکسو نیز گویند و نسبت الف بذیل (ب) گوید که الف معرّب (ب) باشد و فرماید که در قاموس نیز بشبه آورده و ظاهرا سهو کرده چه هرجا عربی می آید نه فارسی فعلیه که صاحب نصاب بشبق آورده نه بشبه - صاحب ناصری بر معنی اوّل فرماید که معرّب این بشلب است خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم به نقل قول رشیدی می گوید که به میم عوض موحّده بشمه و بحوالهٔ قاموس فرماید که (۴) نام شهری از یزد - صاحب محیط ذکر الف بمعنی دوم و (ب) بمعنی سوم نکرد او بر بشمه گوید که اسم حبة السودا و بر حبة السودا می فرماید که شونیز و چشخام را نیز نامند و بر چشخام می طرازد که بفارسی چشمیز و چشمیزک و بیونانی قاقالس و بعربی حبة السودا

کہ در کحل یا افتد واہل حجاز بشمہ وبہندی چاکسو نام است (آن دانہ ایست بقدر بہدانہ مثلث شکل و سیاہ رنگ گرم وخشک در دوم وگویند در سوم وآن جالی ومحلل وباندک حدت و نہایت قبض ومقوی باصرہ ونافع دمعہ ومدبر آن ومنافع بسیار وارد (الخ) **مؤلف عرض** کند کہ بشمہ بجایش می آید در معنی اوّل (الف) شبہی نیست کہ محققین را بدان اتفاق است ووجہ تسمیہ این غیر متحقق ومعنی دوم (الف) بقول سروری ہمان معنی سوم (ب) باشد مگر صاحب سروری بر (الف) کاہ گوید وصاحب رشیدی بر نشان سوم (ب) دانہ می فرماید وبدینوجہ کہ محقق مفردات طب اعنی صاحب محیط ہر دو را ترک کرد چارۂ نیست جز این کہ بشمہ را لغت اصل دانیم کہ می آید واگر سند استعمال بشبہ بمعنی بشمہ بدست آید توانیم گفت کہ بشبہ مبدل بشمہ باشد چنانکہ ذکر این قسم تبدیل بر (بدموم) کردہ ایم۔ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم ب کہ غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد وبدون سند استعمال تسلیمش نہ کنیم کہ معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند (اردو) الف (۱) قریہ ہای مرو سے ایک قریہ کا نام بشبق ہے۔ مذکر۔ (۲) ایک گھانس کا نام بھی فارسی مین بشبق ہے جسکو بشبہ کہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ اسکی کامل حقیقت اور تعریف معلوم نہ ہوسکی۔ (ب) (۱) دیکھو الف کے پہلے معنے (۲) دباغت نہیں کی ہوئی کھال۔ مؤنث۔ (۳) چاکسو بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کے کالے بیج جو پیکر آنکھوں میں لگائے جاتے ہیں۔ چونکہ چکشش اور چکشو سنسکرت میں آنکھ کو کہتے ہیں۔ اس سبب سے یہ نام رکھا گیا (۴) یزد کے ایک شہر کا نام بشبہ ہے۔ مذکر۔

بشبیون بقول سروری بحوالۂ شرفنامہ بشین معجمہ وبای دوم نیز تازی ویائے حطّی

بوزن فرفیون بمعنی فربه و فرماید که در مؤید الفضلا بشیون آمده بروزن افیون (کذا فی الادات) جهانگیری این را با بشیون نوشته مرادف یکدیگر داند و گوید که هر دو لغت بمعنی فربه صاحب رشیدی هم ذکر کرده صاحب برهان گوید که بروزن اندرون بمعنی فربه نقیض لاغر و فرماید که بکسر ثالث هم آمده و ناصری و خان آرزو و در سراج هم ذکر این کرده **مؤلف** عرض کند که ترکیب این لفظ متحقق نمی‌شود جز این نیست که اسم جامد فارسی قدیم دانیم که حالا بر زبان معاصرین عجم متروک است (اردو) فربه - دیکهو ارنس

(الف) **بشپول** | بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و بای عجمی و واو مجهول (۱) پریشان و پراگنده کن (شرف شفروه ـه) آن گیسوی مشکبار خویش بشپول ۞ وان چرغ گهرفشان چو دریا کن ۞ صاحب برهان هم زبانش. صاحب ناصری گوید که (۲) بمعنی پریشان و پراگنده و امر به پراگنده کردن نیز صاحب جامع بذکر معنی دوم گوید که (۳) اسم فاعل و امر هم باینمعنی. خان آرزو در سراج بذکر قول جهانگیری و نقل سندش می فرماید که دیگر افعال ازین باب دیده نشد و فرماید که ظاهرا مصرع اوّل چنین است (ع) آن گیسو مشکبار خود را بشول ۞ و گوید که شول مشتق از شولیدن که مبدّل ژولیدن است باشد درینصورت جمیع باب آن جدا می شود و گوید که ظاهرا صاحب رشیدی برای اشتباه و عدم ثبوت این لفظ را نیاورده (انتهی) **مؤلف** عرض کند اگر ترک رشیدی را همین وجه است که خان آرزو خیال کرده فعلش مرجع بر خان آرزوست که سکوتش بهتر از بیانی است که حق تحقیق ادا نشود دیرا در نمیدانی که........

(ب) **بشپولیدن** | بقول بحر مصدریست کامل التّصریف که بشپولد مضارع اوست و بمعنی پریشان و پراگنده کردن مستعمل پس (الف) بمعنی دومش اسم همین مصدر است و معنی اوّلش امر حاضر و آنانکه بمعنی سومش فاعل را ذکر کرده اند قواعد زبان فرس را فراموش کرده اند و نمیدانند که امر حاضر بدون ترکیب

نی فاعل میکند وای برخان آرزو که در کلام شرف شفروه اصلاح میکند برای اینکه مصدر (ب) را ... است و نهال
لر هندنژادی از مصدر فرس واقف نباشد و استعمالش در کلام اہل زبان بہ بیند اعتراف وجود آن مصدر را کلام اہل زبان نیست
یم که این چه شعار است که در سند استاد صاحب زبان تحریف کرده می خواہد که برای کمی معلومات خود
پیدا کند (اردو) (الف) پریشان اور پراگندہ کر (۲) پریشان اور پراگندہ (۳) پریشان اور پراگندہ
نے والا (ب) پریشان اور پراگندہ کرنا۔

بشیون	بقول جامع ہمان بشیون که به	به اعتبار محقق الزبان این را مبدل آن دانیم ہمچون اسب و
بای موحده گذشت **مؤلف** عرض کند که نظر		اسپ دیگر محققین ازین ساکت (اردو) دیکھو بشیون

بشت بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح لغت فارسی است (۱) بمعنی قسمت نمودن آب
در نہر و آبریزها و بالضم (۲) نام دہی است نزد نیشاپور **مؤلف** عرض کند که جز در بیان محققین
بالا برای معنی اول بدون سند استعمال اعتبار را نشاید اگر سند پیش شود توانیم عرض کرد که مبدل بست
باشد که سین مہملہ عوض شین معجمہ بر معنی ہشتمش گذشت۔ چنانکه کستی و کشتی و ماخذش ہم در آنجا مذکور
(اردو) (۱) دیکھو بست کے آٹھویں معنے (۲) بشت نیشاپور کے قریب ایک موضع کا نام ہے۔ مذکر۔

(الف) **بشتالم**	صاحب سروری بر الف گوید که بشین معجمه و تای قرشت و لام بوزن بشمارم
(ب) **بشتام**	طفیلی را گویند صاحب جہانگیری ذکر ہر دو بمعنی مذکور کرده و صاحبان برہان

و رشیدی ہم ہر دو را آورده اند۔ صاحب ناصری نسبت ہر دو صراحت مزید کند که مرد ناخوانده
بعروسی ها و مہمانیها میرفته صاحب جامع وجه تسمیه طفیلی را بالضمن این ہر دو لغت ذکر می کند که (؟) ...
طفیل نام در کوفه ہمیشه ناخوانده بمہمانی میرفت لہذا این صفت باو منسوب شده خان آرزو در

سراج برهمزه والف قانع و (پ) را ترک کرده در وجه تسمیهٔ طفیلی همزبان جامع مؤلف که هر دو محققین هند و عجم خیال نکردند که علی بیان وجه تسمیهٔ طفیلی در ردیف طای حطی بجالش الف و ب بالفظ ازان هیچ تعلق نبود حالا باتباع شان حقیقتش را عرض می کنیم که فارسیان طفیلی کسی را گویند که بی دعوت در مهمانی با یکی از مدعوان شریک شود حکایتی مشهور است که در یکی از بلاد خراسان طفیلی را گرفتند و پرسیدند که تو کیستی که بی دعوت آمدی او اشاره کرد بسوی مهمانی گفت که بطفیل ایشان بر این سفره رسیدم والله اعلم بالصواب . بالجمله موحده در همزه و بظاهر اصلی است که بدون آن شتالم و شتام نیامده و ب اصل می نماید والف مخفف آن و بظاهر اسم جامد فارسی قدیم معلوم می شود و لیکن قیاس می خواهد که مرکب باشد از لفظ شتا که در فارسی بقول برهان بمعنی ناشتا و ناهار می آید و لم هم لغت فارسی است که بقولش بمعنی بخشائش است پس معنی لفظی این بخشائش ناهار و مجاز مهمان ناخوانده که بطفیل مهمان بر سفره بخشائش دارد مخفی مباد که حقیقت این بر لفظ ایرمان گذشت (اردو) طفیلی - دیکھو ایرمان -

بشتر بقول سروری بحوالهٔ تحفه بشین معجمه و تای قرشت بوزن جعفر (۱) نام حضرت میکائیل است (شاعر ـ) گرچه بشتر را عطا باران بود او مر ترا در و گهر باشد عطا او و نیز آید که (۲) بمعنی ابر آورده و همین یک بیت را باستشهاد گرفته صاحب جهانگیری ذکر معنی اول گوید که رسانیدن روزی خلق حوالهٔ میکائیل است (شمس فخری ملـ) میرساند بخلق دست تو رزق او بی تقاضا و منت بشتر او نیز آید که (۳) نام فرشته ایست که باران و نبات حواله بدوست (۴) با اول مضموم بجوشش که بواسطهٔ حرارت و فساد خون بر اندام مردم

...نه بتازی بشترای خوانند صاحب رشیدی
...ی اوّل وسوم وچهارم قانع صاحب ناصری
...ی اوّل وسوم ربیکجے داند و فرماید که همان میکائیل
...ه باران وروزی بدو متعلق است و ذکر معنی چهارم
کرده واز معنی دوم ساکت ونسبت معنی چهارم
می فرماید که آنرا بشترم هم خوانند صاحب برهان
بذکر معنی اوّل گوید که بدینمعنی عوض حرف اوّل تای
قرشت هم آمده وذکر معنی سوم وچهارم هم کرده
صاحب جامع هرچهار معنی بالا را درست داند خان
آرزو در سراج ذکر معنی اوّل ودوم کرده می
فرماید که صحیح اوّل است وبذکر معنی چهارم گوید
که این مخفف بشترم باشد (که می آید) **مؤلف**
عرض کند که ما هم معنی اوّل وسوم را واحد دانیم که
تعریف میکائیل علیه السلام متقاضی همین قیاس است
ومعنی دوم را باعتبار بیان سروری وجامع صحیح
می پنداریم وکلام شاعر سند آنست وجادارد که آنرا
متعلّق به معنی اوّل کنیم - مخفی مباد که این لفظ
بظاهر اسم جامد فارسی می نماید ولیکن از کلمه تر که
داخل این است معلوم می شود که بالفظ بَش مرکّب
است وبَش بمعنی زراعت بارش آمده چنانکه اشارهٔ
این بر معنی دوش کرده ایم پس میکائیل را فارسیان
بدین مرکّب موسوم کرده اند وبرای معنی دوم کلمهٔ بَرَش
را مخفف بارش دانیم پس چیزے که بوجه بارش
تر است ابر را گفتند وجا دارد که برای همینمعنی بَش
را مبدّل بس گیریم چنانکه کستی وکشتی وبرای معنی
چهارم درینجا همین قدر کافی است که مخفف بشترم
است وصراحت ماخذش همدرانجا کنیم - انچه خان آرزو
معنی اوّل را صحیح داند مقصودش جزاین نباشد که معنی
دوم غلط است می پرسیم ازو که بچه حجّت می گوئی اگر
از القا معلوم کردهٔ چنان که در بعض لغات اشارهٔ
آن کردهٔ تسلیمش نمی کنیم ازینکه القا برای محققین
لغات نباشد وقول سروری وجامع که از اهل زبانند
برای فارسی زبان معتبر تر ازنست وانچه بقول بعض
به فوقانی عوض موحده می آید صراحت ماخذش

همه را بخانکنیم (اردو) (۱) میکائیل بقول آصفیه۔
عربی۔ اسم مذکر۔ چار بڑے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا نام

جو خلق کے رزق رسانی پر مامور ہے (۲) دیکھو ابر (۳) وہ فرشتہ
جسکی تحویل میں نباتات اور بارش ہے (۴) دیکھو بشترم۔

بشترغ بقول سروری بفتح با و سکون شین معجمه و ضم تای قرشت اسپرگ باشد صاحبان برهان و جامع و سراج ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که ما حقیقت این بر بسترغ بیان کرده ایم که به سین مهمله عوض شین معجمه گذشت و با عتبار سروری و جامع این را مفرس دانیم به تبدیل عین مهمله با غین معجمه و همین یک سند این تبدیل است که از نظر ما اوّل گذشت فارسیان از السنه غیر لفظی را گرفته با این تبدیل مفرس کرده اند که صراحتش بر بسترغ مذکور۔ (اردو) دیکھو بسترغ۔

بشترم بقول سروری بحواله نسخه میرزا شین معجمه و تای قرشت و رای مهمله بوزن اشتلم دمیدگی اندام باشد یعنی جوشش اعضا و فرماید که در سامی بضم با و فتح تا و رای مهمله آورده و گفته که بعربی شری گویند صاحب رشیدی گوید که قوباست که پهن شود و بسیار خارش کند و شری و دلم نیز خوانند صاحب برهان هم ذکر این

کرده گوید که بروزن اشتلم و محتشم هم آمده صاحب جامع هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که مبدل بسترم است که به سین مهمله عوض شین معجمه بجایش گذشت و صراحت ماخذش همدرانجا کرده و بشتر که بمعنی چهارش گذشت مخفف این است (اردو) داد۔ دیکھو ادرفن۔

بشتره بقول سروری بحواله نسخه میرزا بفتح با و رای مهمله و سکون شین معجمه و کسره تای قرشت (۱) چنگالی باشد که می خورند و فرماید که بجای تا و رای مهمله نون و زای معجمه نیز بنظر رسیده یعنی (بشنزه) و بقول بسحاق اطعمه گوید که (۲) ارده کنجد و خرماست که در یکدیگر بمالند (وله۔) گر تیر بلا بارد در کوچه ما هیچه ای از نان سپری سازم و ز بشتره آماجی ای و گوید که بضم با نیز آمده و (بشنیزه) باضافه یا نیز بنظر

رسیده صاحب رشیدی ذکر این بحوالۂ سروری بر بشنزه کند و گوید که چنگالی که از نان تنک خرما و روغن سازند و بقول بعض ذکر معنی دوم هم کرده صاحب انند نسبت معنی اوّل گوید که حلوائی است از آرد کنی و خرما یا از نان باریک کرده مثل چنگال بکار می مالند و صاحب مؤید هم زبانش صاحب برهان این را به نون عوض فوقانی و زای فارسی عوض رای مهمله بجایش آورده مؤلف عرض کند که همان اسم جامد فارسی زبان می نماید که به زای فارسی و نون است و آنچه به زای هوز می آید مبدلش چنانکه ترند و زند و این مبدل بشنزه که نون به تای فوقانی و زای معجمه به مهمله بدل می شود چنانکه بجنو و بختو و بزغ و برغ (اردو) دیکھو بشنزه۔

بشتری بقول برهان بضمّ اوّل بر وزن مشتری شخصی را گویند که علت شرا داشته باشد و آن نوعی از ورم و آماس و دمیدگی و جوششی باشد که در بدن آدمی بهم رسد صاحب جامع هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که یای نسبت بر بشتر زیاده کرده اند دلیس و تعریف بشتر بر معنی چهارمش گذشت که مخفف بشترم است دیگر هیچ (اردو) وہ شخص جو مرض قوبا میں مبتلا ہو یعنی جس کے بدن پر داد ہوے ہوں۔

بشتک بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون شین معجمه بمعنی خمره و فرماید که بضمّ با نیز آمده (کذا فی المؤیّد والادات) و بقول صاحب جهانگیری مرتبان و بقول برهان بفتح اوّل و ضمّ ثالث و سکون ثانی و کاف خمرۂ کوچک و مرتبان و گوید که بر وزن چشک و جفتک مردو آمده صاحب جامع ذکر معنی بالا صراحت مزید کند که خنبره و کوزۂ دهن تنگ ۔ خان آرزو در سراج بحوالۂ قوسی ذکر این کرده مؤلف عرض کند که این مبدل همان بستک است که به سین مهمله بجایش

گذشت چنانکه کستی و کشتی وصراحت ماخذ هدر انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بستاک ۔

(الف) **بشجر** | بقول رشیدی بضم با وسکون شین وکسر جیم تازی نام درختی است که در قلعه کوه روید و از چوب آن کمان سازند۔ خان آرزو در سراج ذکر این کرده می فرماید که از برهان معلوم می شود که یای تحتانی نیز دارد یعنی بشجیر صاحب برهان نسبت ....

(ب) **بشجیر** | بذکر معنی بالا گوید که آنرا بعربی نبع بروزن طبع گویند و صاحبان سروری و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب محیط ذکر این نکرد و از نبع هم ساکت آما صاحبان منتخب ومحیط المحیط که محقق لغات عرب اند نبع را آورده گویند که از چوب همین درخت و تیر وکمان ساخته میشود (الخ) حیف است که صاحبان مفردات طب ذکر این نکرده اند بنا بر علیه از تعریف مزید قاصریم و اسم این در السنهٔ غیر هم متحقق نه شد و خواص وطبیعت این هم معلوم نه شد۔ بظاهر معلوم می شود که فارسیان این اسم جامد را بزیادت موحده در اوّل و تحتانی برلفظ شجر بطور تفریس وضع کرده اند و الف مخفف (ب) باشد بحذف تحتانی و باتفاق محققین متعدده بر (ب) یافتیم ازینجاست که آنرا اصل دانیم و ذکر (الف) غیر از رشیدی دیگر کسی از محققین فارسی زبان نکرد از برای آن طالب سند استعمال می باشیم که مجرّد قول محقق هند نژاد کفایت نمی کند (اردو) ایک درخت کو فارسیوں نے بشجیر کہا ہے جسکی لکڑی سے تیر اور کمان بناتے ہیں افسوس ہے کہ اس کا ہندی نام معلوم نہ ہوسکا عربی میں اسکو نبع کہتے ہیں

(الف) **بشخانیدن** | (الف) بقول صاحب هفت بالکسر بمعنی خراشیدن بناخن وغیر آن و
(ب) **بشخائیدن** | (ب) بقول برهان بروزن احسانیدن به خای نخذ و بلی تحتانی بمعنی مذکور بالا صاحب نوادر گوید که (ب) و بشخودن هرکدام لغتی است در شخودن۔ صاحب بحر فرماید که (دکال التصریف)

و مضارع این بشخاید صاحب شمس ذکر معنی بالا از کلام ناصر خسرو سند آورده (ع) که نی کس را بگوید سر نه کس را روی بشخاید ؎ صاحب رشیدی گوید که مرادف شخودن و فرماید که بای زائد از کثرت استعمال جزو کلمه شد بنا بر آن در باب باآورده شد صاحب جهانگیری ذکر این فرماید که این را شخودن نیز گفته اند صاحب ناصری همزبانش صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب موارد ذکر این باشخودن می نویسد که هر کدام لغتے در شخودن می آید خان آرزو در سراج ارشاد می کند که بشخودن مزید شخودن است نسبت (ب) می فرماید که همان شخودن که با از کثرت استعمال کالجزو شده و بر شخودن می طرازد که شخانیدن ماخوذ از همین **مؤلف** عرض کند که این است نقد معلومات همه محققین که نذر حقیقت جویان کرده ایم حالا عرض میکنیم که همه از حقیقت خبر ندارند محقق اوّل الذکر که الف را قائم کرد مجرّد بیان اوست و سند استعمال باخودندارد و هندنژاد است - اعتبار را نشاید آنانکه در تحقیق (ب) طبع آزمائیها کرده اند از ماخذ این گریز کرده اند و اسم این مصدر ندانند که شخال است که بجا کش می آید و بقول برهان بفتح اوّل بر وزن محال بمعنی شخاکه خراش را گویند و مصدر شخالیدن بمعنی خراشیدن که بجا لیش می آید و وضع شد از همین اسم مصدر پس لام بدل شد به تحتانی چنانکه نال و نای - شخائیدن شد و جا دارد که شخائیدن را متعلق کنیم به شخا که ذکرش بالا گذشت و تحتانی بر وزیاده کردند چنانکه بجا و بجای و پس از آن بقاعدهٔ فارسی بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری وضع کردند شخائیدن شد و شخودن که به همین معنی می آید مرکّب است از شخا که ذکرش بالا گذشت و علامت مصدر دن الف بدل شد به واو چنانکه تاغ و توغ و شخولیدن که به همین می آید مبدّل شخالیدن است به همین قاعده تبدیل الف با واو پس آنانکه موحدهٔ اوّل را زائد تسلیم کنند غلط کردند که این را در باب موحده جا

داده‌اند و هیچ شک نیست که بای اوّل زائد است و هیچ ضرورت نداشت که در ینباب قائم شود - آنانکه بای زائده را بکثرت استعمال جزو کلمه دانند چنانکه رشیدی و خان آرزو نوشته حیف از هر دو که خبر ندارند که بای زائد زنهار جزو کلمه نمی شود (اردو) کھجلانا - بقول آصفیه ناخن سے کھرچنا - چل مٹانا - کھجانا - سہلانا -

بشخشم | بقول برهان و جامع بکسر اوّل و فتح ثانی و سکون ثالث و شین نقطه دار مفتوح بمیم زده بمعنی لغزیدن صاحب رشیدی گوید که مرادف شخشم است بمعنی مذکور (سنائی در مذمت دنیا ۵) آن خوش از نفس و شهوت و شره است ؛ ورنه جای بشخشم و تبه است ؛ هم او گوید که درین تامّل است چه ظاهر آنست که با از اصل کلمه نباشد چنانکه در لغت شخش بیاید - خان آرزو در سراج مو، فرماید که شخشیدن بمعنی لغزیدن آمده ولیکن بخیال مؤلف فقیر هر چند اشتقاق این از همان ماده ظاهر می شود امّا معلوم چنان می شود که لفظ جد است زیراکه زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد مگر آنکه زائده محض بود از عالم از بر و ازبرم (انتهی کلامه) مؤلف حقیر گوید که مؤلف فقیر پی به حقیقت نبرده از ینجاست که سکندری خورده است نمی داند که شخش بفتح اوّل و سکون ثانی بروزن رخش بمعنی لغزش اسم جامد فارسی قدیم است که بجایش می آید و مصدر شخشیدن بمعنی لغزیدن از همین اسم جامد وضع شد و بشخشم مزید علیه شخش است بزیادت موحده زائد در اوّل و میم زائد در آخرش و مؤلف فقیر برای میم زائده تمثیلی که پیش کرده است صحیح است پس بشخشم را اسم جامد فارسی زبان و مزید علیه شخش و شخشم چرا نگوییم انچه او را بغلط انداخت معنی لغزیدن است و هالغزی او مبنی بر تسامح برهان و جامع که معنی لغزش را لغزیدن نوشته اند و در اسم و مصدر فرق نکرده اند - بالجمله می پرسیم از مؤلف فقیر انچه اجالا

نوشت که (زیادت میم در صورت اشتقاق هیچ معنی ندارد) مقصودش چیست و اشتقاق در بشخشم کجاست اگر این را مشتق میدانی از مصدر بشخشیدن بشخش خیال تست بدانکه اگر بشخشم را مشتق گیریم صیغهٔ واحد متکلم مضارع باشد و آن خارج از بحث است - و اندرین صورت میم معنی دارد و زائد نیست - فتامل - یا ایها المؤلف الفقیر - (اردو) لغزش - دیکھو اشکوخ -

(الف) **بشخودن** | صاحبان برهان
(ب) **بشخوده** | و شمس و هفت ذکر
هر دو کرده اند و صاحبان رشیدی و جهانگیری و جامع و بحر الف را آورده اند و صاحبان سروری و مؤید (ب) را **مؤلف** عرض کند که الف مرادف بشخائیدن است که گذشت و ماخذ این همدر انجا مذکور (ب) اسم مفعولش دیگر هیچ - بیچاره سروری (ب) را اسم جامد فارسی زبان می انگارد و تعلق این با الف نمی نگارد و گوید که بمعنی (۱) (بناخن کنده) و از بهرامی سند دهد (ب) کرده بشخوده رخ خود آن نگارنا گشت گلزارش بشکل لاله زار ای صاحب برهان فرماید که بمعنی (۲) پهن گشته و (۳) پائمال گردیده هم **مؤلف** عرضه می دهد که آغا - معنی دوم و سوم را از کجا پیدا کردی و خلاف مصدر در مشتقاتش چگونه جادادی اگر سند استعمال پیش شود مجاز معنی اوّل دانیم و هرچه نسبت (ب) قابل بیان است ....

(ج) **بشخوده کردن** | که فارسیان اسم مفعول الف را با مصدر کردن مرکب کرده مصدری مرکب وضع کردند که بمعنی خراشیده کردن است و بس و سند بهرامی متعلق است به همین (اردو) (الف) دیکھو بشخائیدن (ب) (۱) خراش کیا ہوا - (الف) کا اسم مفعول

(۲) پھیلا ہوا۔ (۳) پائمال (ج)| دیکھو بشخائیدن۔

بشخور | بقول سروری بحوالہ (سامی فی الاسامی) بضم با و خای معجمہ و سکون شین معجمہ آبیکہ از دواب باقی ماند در وقت خوردن و بعربی سور گویند صاحب برہان صراحت مزید فرماید کہ نیم خوردہ و باز ماندۂ آب دواب۔ صاحب ناصری بذکر قول برہان نی فرماید کہ بظن **مؤلف** باز ماندۂ آب و علف دواب است کہ پیش خوردہ باشد و آن در اصل پیشخور بودہ صاحب جامع متفق با برہان **مؤلف** عرض کند کہ بیچارہ ناصری می خواست کہ پی بحقیقت برو ولیکن فائز المرام نشد اصل این (پیش از خور) است بموحدہ نہ پیشخور بہ بای فارسی یعنی چیزیکہ بعد خوردن باقی ماند و خور بمعنی خورش آمدہ پس تحتانی دوم و کلمہ آز حذف شدہ بشخور باقی ماند و در محاورۂ زبان کسرہ اول بہ ضمہ بدل شد و آنچہ صاحب ناصری قیاس خور را بسوی علف برد تسامح اوست کہ لفظ خور را از (آب و خور) قیاس کردہ و فارسیان دریجا مخصوص کردہ اند برای آب و خور شامل است بر آب و علف ہر دو بمعنی مطلق خورش و از ینکہ مصدر خوردن برای آب ہم در محاورہ مستعمل است عیبی ندارد کہ دریجا از خور مجرد آب گیریم۔ قول سروری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از قیاس ناصری است (اردو) چارپایوں کے پینے سے بچا ہوا پانی۔ مذکر۔

بشخیدہ | بقول شمس بکسر یعنی پاشیدہ شدہ و از فردوسی سند می آرد (۵) بشخجر ہمہ تنش انجیدہ انگ بران خاک و خونش بہ بشخیدہ اند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ عدالیش بیامرزد کہ بشخیدہ را کہ بہ نون سوم قبل جیم اسم مفعول مصدر بشنجیدن و بشنجیدن است بحذف نون بزیادت موحدہ دوم درا اول شین نوشت و

ودر کلام فردوسی هم بتقصور خود تحریف کرد و خیال نکرد که تا قبۂ شعرا زین تحریف بر بادمی رود پناه بخدا که لغات نویس بدست اینچو محققین افتاده که به پیرایہ تحقیق بر بادش می کنند و حقیقت جویان را در قعر مغالطہ می اندازند (اردو) دیکھو بشنجیدن یہ اس کا اسم مفعول ہے ۔

(الف) بشتدومد

(ب) بشتدومد رفتن

(ب) بقول بحر بناز و غرور خرامیدن ۔ بہار بذکر معنی بالا گوید کہ نیز می گویند کہ فلان بشتدی بخود چیدہ است (محسن تاثیر سے) لالہ زبان و دل شود بندہ برنگ آل تو ؛ خامہ بشتدومد رود گرد سر نہال تو ؛ مؤلف عرض کند کہ قول ہر دو محققین بالا باستناد ہمین یک شعر است مخفی مبادکہ (گرد سر رفتن) مصدریست متعلق بردیف کاف فارسی کہ بجایش می آید بمعنی قربان شدن و سند بالا متعلق بدوست و محض (بشتدومد) استعمالی است قابل ذکر کہ بر الفش قائم کردہ ایم کہ مرکب است از دو لغات عرب کہ شد بقول منتخب بالفتح وتشدید دال بمعنی دویدن است ومد بالفتح بقولش بمعنی کشش فارسیان (شدومد)

را بمعنی شان وشوکت وتجمل وشوق وجوش و اصرار استعمال کنند کہ بجائش می آید معاصرین عجم این را بمعنی جوش و اصرار استعمال می کنند و تصفیہ آخرش بجایش کنیم درینجا ہمین قدر کافی است کہ الف با بای معیت بمعنی (بہ شان وشوکت وباصرار وجوش) است و (ب) بلحاظ سند بالا (بشتدومد گرد سر رفتن) است یعنی بجوش و اصرار تصدق شدن واگر (ب) را بلا لحاظ سند بحال خود قائم داریم معنی آن جز این نیست کہ بہ جوش و اصرار وشان وشوکت رفتن است نمیدانیم کہ ہر دو محققین بانام ونشان او سند محسن تاثیر چگونہ این مصدر اصطلاحی یعنی (ب) را پیدا کردند وخرامیدن بناز وغرور را از کجا آوردند ذوق سخن اجازت این معنی در کلام تاثیر اصلا نمی دہد وتحقیق بالا تصفیہ این می کند کہ

از تحقیق کارنگرفته اند (اردو) الف شدّ ومدّ کیساتھ
بقول آصفیہ زور ویکر۔ جوش اور زور ثابت کرکے
(داغ ؎) تعریف جورا ور پھر اس شدّ ومدّ کیساتھ
میری زبان نے مجھے جھوٹا بنادیا (ب) ناز وغرور
کے ساتھ خرامان ہونا اور ہمارے معنوں کے لحاظ
سے جوش وخروش اور اصرار کے ساتھ تصدّق
ہونا۔ قربان ہونا۔

بشرط کارد خریدن | مصدر اصطلاحی۔

وارستہ گوید کہ (۱) رسمی است کہ خربزہ و تربزانہ جہت
علم خامی ونپختگی بشرط کارد میخرند و (۲) بمجاز کسی
را بعد امتحان آشنا گرفتن (ظہوری ؎) بشرط
کارد یوسف را زلیخا می خرید اوّل
را نازم کہ رنگین کرد سودا را صاحب بحر العجائب سرشت
وبہار نقش را از زن خود گماشتہ سند ہر سہ ہمان
یک شعر ظہوری است مؤلّف عرض کند
کہ محقق اوّل الذکر بوارستگی خود قوت بیان از
دست داده معنی اوّل این لفظی است یعنی تمری
را خریدن بعد از آنکہ سوراخی دران کنند وبمعائنہ
کیفیت اندرونش امتحان حسن وقبحش نمایند ومعنی
دوم کنایہ باشد از خریدن ہر چیز بعد از امتحان
خوبیش وبعد غور وتعمّق ووقوف از خوبی
آن نمیدانیم کہ محققین بالا آشنائی را از کجا پیدا
کردند۔ سندشان ازینمعنی نا آشناست تا آنکہ
سندی دیگر پیش نشود معنی دوم بیان کردہ
شان را تسلیم نہ کنیم۔ معاصرین عجم با ما اتّفاق
دارند ومی فرمایند کہ این اصطلاح خاص برای
خریداری خربزہ وامثال آنست کہ از کارد
امتحانش کنند وبمجاز برای ہر سودا مستعمل شد
دیگر ہیچ (اردو) (۱) ٹانکی لگا کر خرید کرنا جیسے
خربزہ اور تربز کو ٹانکی لگا کر خرید کرتے ہیں۔
(۲) امتحان کے بعد آشنائی کرنا یعنی سوچ سمجھ کر
دوستی کرنا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے کسی
چیز کو احتیاط کیساتھ یعنی حسن وقبح سے واقف ہو کر مول لینا

بشرم رفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر

بهار شرمنده شدن (خواجه شیراز ه) بشرم رفته تن یاسمین ازان اندام ز بخون نشسته دل ارغوان ازان عارض ز **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است (اردو) شرمنده هونا۔ شرمانا۔

بشرونتن بقول برهان و ناصری با رای بی نقطه و نون و تای قرشت بر وزن پهلوشکن بلغت زند و پازند بمعنی پرستش کردن صاحب جهانگیری در ملحقات گوید که با اوّل مضموم و ضمه را و واو معروف بمعنی پرستش **مؤلف** عرض کند که یکی از معاصرین آتش پرستان ما که دستور قوم شان و محقق لغات ژند و پاژند از مغتنمات روزگار است فرماید که صاحب جهانگیری غلط کرد که معنی این پرستش نوشت مجرّد۔ بشرون بمعنی پرستش است و بعد ازانکه تن علامت مصدر با او مرکّب شد (بشرونتن) بمعنی پرستش کردن است هم او گوید که بشرون مرکّب است از بشر و کلمهٔ (ون) بفتح واو در فارسی قدیم افاده معنی فاعلی کند چون بعد اسمی مرکّبش کنند و معنی لفظی این بشر کننده و کنارا ز پیدا کنندهٔ بشر و خالق۔ پس معنی لفظی این مصدر خالق کردن و کنایه از پرستیدن قولش موافق قیاس و قابل تسلیم۔ حالا این مصدر متروک و عوض این پرستیدن بر زبان است (اردو) پوجنا۔ پرستش کرنا۔

(الف) **بشری** الف۔ بقول بهار بالضّم و الف مقصوره مثل بشارت (امیر معزی ه)

(ب) **بشری دادن** باد چو بر زلف او بزید جهان را نوید پیروزی و سعادت بشری ز صاحب

غیاث گوید که بالضّم مصدر عربی است بمعنی مژده و بشارت و صاحب منتخب هم این را آورده **مؤلف** عرض کند که فارسیان این را با مصدر دادن مرکّب کرده بمعنی بشارت دادن استعمالش کرده اند و همین استعمال داخل موضوع ماست که بر (ب) ذکرش کرده ایم مخفی مباد که بهار که محقق

فارسی زبان است چرا بر ذکر بشری قناعت کرد و چرا صراحت نکرد که لغت عرب است و برخلاف
آئین خود چرا استعمال این را با مصدر فارسی زبان ظاهر نکرد شک نیست که بیچاره این را لغت
فارسی دانست و حقیقت این را بیان کردن نتوانست از ینجاست که بر مثل بشارت) قناعت کرد
(اردو) (الف) بشارت - خوشخبری - مؤنث (ب) بشارت دینا بقول آصفیہ فعل متعدی - مژدہ سنانا -

(الف) **بشست** | صاحب مؤید نسبت (الف) فرماید که (۱) لفظ ماضی است (۲) بمعنی امر
(ب) **بشستن** | یعنی بشوی (کذا فی القنیه) و فرماید که (۳) بمعنی مصدر بشستن

آمده (راهمین قدر در نسخهٔ مطبوعهٔ نولکشور است) و در دیگر نسخ قلمی بضم شین یعنی بشوی (کذا فی القنیه)
ولیکن ماضی بمعنی امر یافته نشد تا بمعنی مصدر آمده (۴) و بکسرتین ماضی شستن ضد برخاستن (صاحب
هفت به نقل قول مؤید قلمی در آخرش اینقدر تصرف کند که ماضی نشستن است صاحب ملحقات
برهان نسبت (ب) می فرماید که (۱) بکسر اول و ضم ثانی بمعنی شستن و پاکیزه کردن و بکسر ثانی (۲)
بمعنی نشستن که نقیض برخاستن است صاحب نوادر گوید که لغتی است در شستن **مؤلف**
عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد بهمه معانیش و (ب) مزید علیه مصدر شستن که بضم اول
بمعنی پاک و پاکیزه کردن آب می آید و بالکسر مخفف نشستن است که بجایش مذکور شود و بهر دو معنی
کامل التصریف پس معنی اول الف پاکیزه آب کرد و معنی دوم تسامح و بی غوری صاحب قنیه که امرش را
بشو آمده نه بشست و نسبت معنی سوم عرض می شود که بزیادت موحده اصلا معنی مصدری ندارد -
بلکه بدون موحده شست بالضم حاصل بالمصدر آمده مصدر و بمعنی چهارم مخفف نشست نه بشست موحده
در اول صاحب هفت سکندری خورده که این را ماضی نشستن گفته و تصرف نولکشور در طبع مؤید

ـی است به فارسی زبان که در اکثر لغات زائد ازین یافته ایم بالجمله صراحت ماخذ (ب) بهر دو معنیش در
ـت شین معجمه بر اصل مصدر کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که (ب) مزید علیه شستن است
ـ(و) (الف) (ب) کا ماضی مطلق اور (ب) (۱) دھونا (۲) بیٹھنا۔

ـغره بقول جهانگیری با اوّل مفتوح بثانی زده و غین و را۔ هر دو مفتوح بمعنی ساخته شده صاحب
ـبهی ند کر معنی بالا گوید که ظاهر اهمان بسغده است که در سین گذشت و بتصحیف خوانده اند صاحب
ـان می فرماید که بر وزن مسخره بمعنی ساخته و پرداخته شده صاحب جامع همزبانش صاحب ناصری
ـطراز که این مصحف همان بسغده سین آن شین شد و دال آن را گردید و درینصورت اعتماد بر
ـصحیفات و تبدیلات استوار نباشد (انتهی) **مؤلف** عرض کند که آغا در تصحیف و تبدیل فرق
ـت قاعدهٔ فارسی اجازت می دهد که سین مهله به شین معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی و دال مهله
ـای مهله تبدیل یابد چنانکه باددان و باروان پس این را مصحف چرا می گوئی و مبدّل چرا نمی فرمائی
ـش درین است که استعمال این در فارسی زبان هست یا نیست۔ حیف است که سکوت ورزیده ما
ـبار صاحب جامع که عجمی الاصل است این را تسلیم می کنیم و مبدل بسغده دانیم و صراحت ماخذ و تحقیق
ـانیش همه در انجا کرده ایم درینجا همین قدر کافی است که حالا بر زبان معاصرین عجم نیست و بجای این
ـده و سامان کرده شده را استعمال می کنند (اردو) دیکھو بسغده و اسغده و آسغده۔

ـنقاب بقول رهنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی (۱) رکابی صاحب بول چال
ـذکر این کرده و صاحب روزنامه بحوالهٔ همان سفرنامه بمعنی (۲) خوان آورده صاحب غیاث نسبت
ـنی اوّل رکابی بزرگ گفته می فرماید که لغت ترکی است صاحب کنز که محقق ترکی زبان است

ساکت وصاحب لغات ترکی هم ذکر این نکرد ولیکن از معاصرین ترک بتحقیق میرسد که مشقاب در ترکی زبان طبق بزرگ را گویند وقاب هم بمعنی مشقاب وخوان است ولیکن عجب است که هر دو محققین ترکی زبان از مشقاب هم ساکت صاحب لغات ترکی البته قاب را بمعنی خوان آورده عجبی نیست که فارسیان بش بالکسر مخفف مِشّ را با قاب مرکب کرده بر سبیل تفریس استعمال این هر دو معنی با اکرده باشند یا از مشقاب به تبدیل میم با موحده چنانکه عتیم و عتیب بشقاب کردند که مفرس باشد والله اعلم این لغت ترکی نیست بلکه مفرس است و باید که بالکسر خوانیم (اردو) قاب بقول آصفیه - ترکی اسم مؤنث - چینی کا بڑا طباق - صحناک - بڑی رکابی - خوان تھال (مصحفی ۵) بام کواکب سے ہوا جمچہ یہ روشن پر نعمت سے بھری ہیں یہ سب افلاک کی قابیں پر (مشقاب) بقولہ - ترکی - اسم مذکر - بڑی قاب - بڑا طباق - چاول کھانے کا بڑا برتن -

بشک | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع با اول مفتوح و ثانی زده (۱) عشوه وغمزه (حکیم نزاری ۵) کرشمہ کن و بشکے بزن چه باشد اگر پر بگوشه لب همچوں شکر فرو شندی پر بہار ذکر این کرده گوید که با لفظ زدن مستعمل و خان آرزو در سراج این را با کاف فارسی آورده مولف عرض میکند که ایجاد بنده باشد اگرچه کننده همه محققین با کاف عربی اتفاق دارند و ماخذ این جز این نباشد که پشاک به فتح اول وثانی اسم جامد فارسی زبان است بمعنی عشق وعاشقی فارسیان به تبدیل بای فارسی با موحده چنانکه تپ و تب این را بمعنی عشوه وغمزه استعمال کردند که متعلق بعاشقی است و اختلاف حرکت حرف دوم تصرف محاوره زبان است و بس - مخفی مباد که از سند حکیم نزاری (بشک زدن) بمعنی عشوه وغمزه کردن متحقق (اردو) عشوه - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر ناز - فریب

حرکت دلفا فریب۔ غمزہ۔ نازوادا۔ دیکھو نخس۔

(۲) بشکناک۔ بقول جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مفتوح و ثانی زدہ (۲) بمعنی شبنم صاحب رشیدی گوید کہ مرادف بشم است (خسروانی ے) از نسیم ریاض دولت تو شد بر رخ گل ورخمین شدہ بشک شد مؤلف عرض کند کہ اپشاک بہ الف وصلی بہمین معنی گذشت و پشاک بہ بای فارسی ہم بہ ہمین معنی می آید و افشک و افشنک ہم و خان آرزو بر افشنگ ماخذی کہ بیان کردہ است ما آن را ہمدر انجا ستودہ ایم کہ فارسیان بر لغت افشان کاف نسبت زیاد کردہ افشانک کردند و افشک مخفف آن است و افشک مخفف مخفف پس بہ تخفیف الف اوّل و تبدیل فا بہ موحدہ بشک شد چنانکہ افرندیدن و بروزیدن (اردو) دیکھو پشاک۔ وافشک۔

(۳) بشک۔ بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع و سراج با اوّل مضموم بمعنی موی پیش سر و بقول بعض بمعنی زلف (عنصری ے) بشک معشوق چون سپید شود شد دل عاشق از و شود دستوہ شد مؤلف عرض کند کہ فش در فارسی زبان بالفتح بمعنی کاکل اسپ می آید و بش ہم بمعنی کاکل گذشت و پش بہ بای فارسی ہم بجایش می آید۔ پس بخیال ما فارسیان فش را بر سبیل تبدیل پش کردند کہ بمعنی موی گردن و کاکل اسپ بجایش می آید۔ چنانکہ سفید و سپید۔ و پس ازان کاف تصغیر بروزیادہ کردند و بای فارسی بدل شد بہ موحدہ چنانکہ تپ و تب و اسپ و اسب و بشک برای کاکل و زلف مستعمل شد دیگر ہیچ اندر ینصورت باید کہ بالفتح خوانیم و ضمۂ اوّل را تصرف محاورۂ زبان دانیم (اردو) دیکھو بیچ کے دوسرے معنے۔

(۴) بشک۔ بقول برہان و ناصری و جامع بالفتح بمعنی برق مؤلف عرض کند کہ باعتماد

ہر دو محققین اہل زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان است وجا دارد کہ مبدل برق گیرہم کہ رائے مہملہ بدل شدہ بہ شین معجمہ چنانکہ انگاردن وانگاشتن و قاف بدل شدہ بہ کاف عربی چنانکہ باق ترکی را فارسیان باک کردند واللہ اعلم (اردو) دیکھو برخ کے تیسرے معنے۔

(۵) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع بالفتح بمعنی تگرگ مؤلف عرض کند کہ باعتماد ہر دو محققین آخر الذکر کہ از اہل زبانند این را مجاز معنی دوم دانیم (اردو) اولا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر۔ ژالہ۔ تگرگ۔

(۶) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع وسراج بالفتح پردۂ کہ بر در خانہ آویزند مؤلف عرض کند کہ براعتماد ناصری وجامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم ومجاز معنی سوم کہ پردۂ در خانہ ہم کاکل یا زلف مکانی را مانند (اردو) وہ پردہ جو دروازے پر لٹکائیں دروازے کا پردہ۔ مذکر۔

(۷) بشک۔ بقول برہان وناصری وجامع نام درختی ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ برائے درخت صنوبر نشک بہ نون عوض موحدہ آمدہ مؤلف عرض کند کہ برادر در قواعد فارسی دیدہ باشی کہ نون بموحدہ بدل میشود چنانکہ نرسک وبرسک پس باعتبار صاحبان زبان یعنی ناصری وجامع وبرہان چما این را مبدل نشک نگوئیم۔ کم التفاتی ہر سہ محققین اول الذکر است کہ بر تعریف ہم اکتفا کردند کہ ترکش براہچو بیان تفوق داشت صاحب محیط بر نشک گوید کہ اسم عدس است وبر نرسک ہم ہمین معنی نوشتہ کہ بجایش می آید ومخفف آن نسک ومبدل آن نشک چنانکہ کستی کشتی پس می پرسیم از خان آرزو کہ برای درخت صنوبر این اسم از کجا پیدا کردی می دانیم کہ در دلجہ

نون برای پرسنت نشک درخت صنوبر نوشته ومیگوئی که آعرا کاج هم نام است وحقیقت کاج بلغت
ارس لانی در مقصوره گذشت و اسمای آن در السنهٔ متعدده هم در انجا مذکور ولیکن در انجا هم نشک را
نیافتیم مخفی مباد که حقیقت عدس بر استرار در مقصوره گذشت (اردو) دیکھو استرار اور بزسک
(۸) بشک - بقول برهان و سراج بالفتح مخفف (باشد که) چنانکه (بوک) مخفف (بود که) مولف
عرض کند که قرین قیاس است ولیکن بر زبان سوقیان بوده باشد معاصرین عجم درین روزها بر
زبان ندارند (اردو) بشک (باشد که) کا مخفف ہے۔
(۹) بشک - بقول خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی بالکسر بمعنی سرگین گوسپند و فرماید که این
محل نظر است زیرا که بدین معنی پشک بباء فارسی است مخفف پشکل وخصوصیت با گوسپند ندارد
که پشک بز و گوسفند و آهو و میش و امثال آن آمده مولف عرض کند که حقیقت پشک
به بای فارسی بجایش عرض کنیم و درینجا همین قدر کافی است که قوسی صاحب زبان است و
باعتبارش میتوانیم که این را مبدل آن دانیم چنانکه تپ و تب (اردو) دیکھو پشک۔

بشکاری بقول سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و جامع - بمعنی کشت و زرع باشد
(شیخ آذری ے) چون شود وقت زرع و بشکاری ٭ آب آن چشمه میشود جاری ٭ صاحب رشیدی
گوید که ظاهرا بمعنی بشکالی است یعنی زراعت برشکال چه بشکار و بشکال بمعنی برشکال آمده
صاحب بحر بذکر معنی بالا گوید که بش بالفتح بمعنی زراعتی گذشت که آب باران حاصل شود۔ خان آرزو
در سراج بذکر معنی بالا باشاره پنهانی بسوی رشیدی گوید که بعضی گویند بشکار در اصل بشکال بوده
یعنی برشکال اندرینصورت لفظ هندی خواهد بود و فرماید که زراعت خریف باشد که در هندوستان

آب آسمانی می شود و این لفظ از عالم توافق هر دو زبان نباشد چرا که مرکب است از برش بمعنی بارش و کال بمعنی زمانه و لیکن کال بمعنی وقت در فارسی نیامده **مؤلف** عرض میکند که برادر چرا در تحقیق لغت برشکال گریز کردی که بجایش گذشت و محقق است که برشکال لغت مفرس است پس چه عجب است که بشکار را مخفف و مبدل برشکال دانیم که رای مهملهٔ دوم حذف شد بقاعدهٔ فارسی چنانکه مار و ماها و لام بدل شد به رای مهمله چنانکه چنال و چنار و ترکیبش با یای نسبت بشکاری کردند که معنی لفظی این چیزی که منسوب به موسم باران است و کنایه از کشت و زرع و چرا با زراعت خریف مخصوص می کنی و دخل محاوره و معنی مروجهٔ فارسی زبان برخلاف زباندانان می دهی به حیف است که (برشکال) را مرکب از بارش و کال خیال می کنی نمیدانی که کال لغت سنسکرت است و بارش لغت فارسی اصل این است که برشا در لغت سنسکرت بارش را گویند و (برشاکال) مرکب سنسکرت است بمعنی موسم بارش فارسیان بحذف الف (برشکال) کردند که مفرس است این است حقیقت این لغت و نقد معلومات محققین با نام و نشان (اردو) زراعت مؤنث

(الف) **بشکال** (الف) بقول غیاث موسم بارش است و (ب) بقول

(ب) **بشکالی** رشیدی که بذیل لغت (بشکاری) ذکرش کرده عبث با برشکال **مؤلف** عرض کند که مقصودش از زراعتی که آنرا در دکن خریف نامند که از آب باران می شود و احتیاج بذرائع آبرسانی مثل نهر و تالاب ندارد و لیکن این محض قیاس محقق هندنژاد است و نمیداند که فارسیان (بشکاری) را بمعنی مجرد زراعت استعمال کرده اند و ما از روی ماخذش صحت استعمال را بجایش عرض کرده ایم پس جز این نیست که الف مخفف برشکال است که بجای خودش گذشت و (ب) مرادف (بشکاری) بلکه

گذشت (اردو) الف - دیکھو بشکال (ب) دیکھو بشکاری	اصلاش و بشکاری مبدل این چنانکہ مرحت این ہمایش

(الف) **بشکر** الف - بقول جامع بروزن دلبر مرادف و (ب) بوزن بھہر و بمعنی (۱) شکار و
(ب) **بشکرد** (۲) شکارگاہ و (۳) شکاری - صاحب جہانگیری نسبت (ب) گوید کہ با
اوّل مکسور بثانی زدہ و کاف عجمی مفتوح در اصل شکرد بود کہ مشتق از شکار باشد و چون با زائد
است معنی آن در ذیل لغت شکار مرقوم خواہد شد صاحب رشیدی نسبت (ب) فرماید کہ بمعنی
(۴) شکار کند و از معانی اوّل تا سوم ساکت صاحب ناصری بذکر ہر چہار معنی (ب) فرماید کہ (۵) ماضی
شکار کردن یعنی شکار کرد و فرماید کہ شکر بدین معنی شکار کردن آمدہ صاحب مؤید برمعنی اوّل و دوم
(ب) قانع - خان آرزو در سراج نسبت (ب) می فرماید کہ در اصل شکر داشت یعنی شکار کنندہ و ن
با **مؤلف** عرض کند کہ برادر - حق تحقیق ادا کردی آری موحدۂ اوّل زائد است اگر قناعت
بر مشتقات بشکردن می کنی ماضی را چرا گذاشتی کہ ذکرش برمعنی پنجم گذشت واگر تحقیق لغت
بلا تخصیص اشتقاق می خواہی چرا نمی گوئی کہ الف بمعنی اوّل مخفف شکار است بزیادت موحدہ
و بمعنی دوم مجازش یعنی مخفف (شکرگاہ) بہ تخفیف لفظ گاہ و بمعنی سوم مخفف شکاری بحذف
تحتانی آخرہ - ما این ہر سہ معنی را باعتماد صاحبان جامع و ناصری تسلیم کنیم کہ از اہل زبانند
و بمعنی چہارم بفتح کاف و رای مہملہ مضارع مصدر ....
(ج) **بشکردن** کہ صاحب نوادر ذکر این کردہ و بہ تحقیق ما مزید علیہ شکردن است کہ
در ردیف شین معجمہ می آید - موحدۂ اوّل زائد است و اسم این مصدر ہمان شکر (مخفف شکار)
و بمعنی پنجم بفتح کاف و سکون رای مہملہ ماضی مطلق (ج) صاحب ناصری این را ماضی شکار کردن

نوشته می پرسیم از وکه چون خیال تو به (شکریدن) رسیده است چرا بشکرد را به شکار کردن متعلق کردی وچرا مصدر شکردن را فراموش کردی از ینجاست که نتوانستی بشکرد را ماضی (بشکردن) گوئی مخفی مباد که انچه (ب) بمعنی اوّل و دوم مستعمل است دران دال مهمله زائد باشد چنانکه شفتالو وشفتالود وپید او پیداد۔ همین قدر است حقیقت این لغات وتحقیق محققین اللهم اغفرلهم ولنا اجمعین (اردو) الف وب (۱) شکار۔ مذکر۔ دیکھو اشکار (۲) شکارگاہ بقوله۔ اسم مؤنث۔ شکار کھیلنے کا مقام۔ رمنا۔ نخچیرگاہ۔ (۳) شکاری۔ دیکھو اشکاری (ب) (۴) شکار کرے۔ (مضارع) (۵) شکار کیا (ماضی) (ج) شکار کرنا۔

بشکّرش | بقول هفت بفتح اوّل وشین منقوطه وکاف مشدد مفتوح وفتح رای مهمله وشین منقوطه زده (۱) گوشکر لب وسخن شیرین او (۲) بکسر اوّل وسکون شین منقوطه اوّل وفتح کاف و رای مهمله ای شکار کن اورا وبشکن اورا و (۳) بضم شین وسکون کاف بمعنی سپاس او۔ صاحب شمس می فرماید که (۴) بلب او سخن شیرین و بذکر معنی دوم می طرازد که (۵) بمعنی سپاس مؤلف عرض کند که در معنی اوّل بای قسم است وشکر به تشدید کاف استعاره از لب وسخن شیرین معشوق و در آخرش شین ضمیر غائب و در معنی دوم موحدهٔ اوّل زائد ولفظ شکر امر حاضر مصدر شکردن وشین معجمهٔ آخره همان ضمیر غائب و در معنی سوم موحده بمعنی در ولفظ شکر بالضم بمعنی سپاس وتشکر وشین آخرش همان ضمیر غائب حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم و پنجم که بی تحقیقی صاحب شمس اظهر من الشمس که در نقل عبارت بعض حروف را حذف کرد و بعض را تحریف هر دو معنی آخر الذکر لغو صریح و هیچ است و سپیج که سخن ناشناس لفظ سپاس را شناس نوشت کلمهٔ او را حذف

. فتأمل - بالجمله صاحب مؤید الفضلا بر ذکر معنی اول قانع - عرض می کنیم که آری برای تائید فضلا بدین من ذکره که فضلا خیال معشوق را گناه دانند و بای قسم را نخوانده اند و شین ضمیر شب را فراموش کرده اند و معنی لفظ شکر را هم اگر نمی دانند کفران نعمت است خیر گذشت که صاحب مؤید بادی الشان شد ہمانا تائیدی است که بشکرش فضلا ترزبانند (اردو (۱) قسم ہے اسکے لب ور میٹھی باتوں کی (۲) اسکو شکار کر (۳) اسکے شکریہ میں۔

بشکل | بقول جہانگیری مرادف بشکله و بشکنه که می آید با اول مکسور بثانی زده و کاف مفتوح لزک کلیدانرا گویند صاحب رشیدی ہم زبانش صاحب برہان فرماید که بشکل کلید یعنی چوب کجے که کلیدانرا بدان کشایند. صاحب جامع ہم زبانش صاحب ناصری فرماید که کلید کلیدان باشد (پہلوان محمود قتالی خوارزمی گوید ؎) دہان تو کلیدانیست دشوار ؏ زبان تو کلید آن نگهدار ؏ بشتری کر بجنبانی جحیم است ؏ بخیری گر بگردانی نعیم است ؏ بہشت و دوزخت را یک کلید است ؏ کلیدی اینچنین ہرگز که دید است ؏ صاحب سروری فرماید که کژک کلیدان یعنی آن چوبکی که در سوراخہای کلیدان افتد و بآن در بسته شود و فرماید که بفتح با و کاف نیز بنظر رسیده و در تحفة السعادت بضم با و فتح شین آورده و بشکیل ہم باینمعنے آمده. خان آرزو در سراج ہم ذکر این کرده **مؤلف عرض** کند که کلیدان غلق است یعنی چیزے که بدان در را به بندند و آنرا مغلاق ہم خوانند و زنجیرے را مانند که بعد ازانکه در بسته شود آنرا بالای آن قائم کنند و اندران قفل اندازند و بعوض قفل چوب کجی ہم تا زنجیر نکشاید و ہمین چوب کجی را فارسیان بشکل گفته اند پس تعریف سروری بہتر از ہمه و موافق حقیقت که از بشکل کلیدان بند شود نه کشاده صاحب ناصری در مبحث بشکل سندی را

آورده که برای کلیدان است حیف است که از موضوع خود بی خبر است صاحب برهان از حقیقت
امت اگر خبر داری بود ذکر گشاد کلیدان نمی کرد شک نیست که آله بشکل چون از کلیدان برارند کلیدان
از جای خود بر آید و در کشاده شود ولیکن وجود بشکل برای بند کردن کلیدانست (اردو) وہ
لکڑی جو دروازہ بند کرنے اور زنجیر لگانے کے بعد زنجیر کے کنڈے میں بجاے قفل لگا دیتے ہیں
تاکہ زنجیر کھلنے نہ پائے۔ موقوف شد۔

بشکلم | اول بہ فتح بای اول و سکون شین معجمہ و فتح کاف و لام و میم زده (۱) خانه که اطراف آن
مشابه و باو گیر داشته باشد و (۲) خانهٔ تابستانی و (۳) صفه و ایوان و بارگاه را هم گویند و فرماید
که بفتح اول هم درست است مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
و بشکم به بای فارسی بمعنی سیوم می آید و بجکم بموحده و بچکم به جیم فارسی به همین
معنی بجایش گذشت و بشکم بموحده بمعنی اول الذکر می آید و صراحت ماخذ بر بجکم بموحده و جیم
عربی کرده ایم و تکمیل آن بر بشکم کنیم درینجا همین قدر کافی است که صاحب هفت بشکم را ترک کرده
و بجایش همین لغت را آورده قیاس ما نظر برین که همه محققین فارسی زبان بشکلم را ترک کرده اند و
صاحب هفت بشکم را ترک کرده همین است که سهو کتابت محقق باعث قیام لغت است و ازینکه
پابند تحقیق ماخذ نبود بر تصحیح آن قادر نشد لام زائد در قواعد فارسی نیست تا امن را مزید علیه
بشکم می گفتیم ۱۵ اللهم اعلم بالصواب مجرد قولش درخور اعتبار نیست (اردو) دیکھو بشکم

بشکل مخروطی | اصطلاح - صاحب روزنامهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار گوید که بمعنی	گاودم مستعمل است مؤلف عرض کند که موافق قیاس و بمعنی حقیقی است موحده بمعنی

سبیت او بشکل بمعنی اوست و تحتانی آخره برای
نسبت مخفی مباد که حقیقت لغت (گاودم) بجای پیش
می آید. درینجا همین قدر کافی است که فارسیان
گاودم را بدین معنی استعمال نکرده اند البته مجرد
(مخروطی) هم افاده همین معنی می کند و ضرورت
ندارد که با لفظ (بشکل) مرکب کنند **(اردو)** گاودم
بقول آصفیه فارسی۔ مخروطی۔ گاجر کی وضع کا
لمبوترا۔ ایک سرے پر سے موٹا دوسرے پر سے پتلا۔

بشکله بقول جهانگیری همان بشکل که بجایش
گذشت۔ صاحبان سروری و رشیدی و برهان
و جامع و سراج هم ذکر این کرده اند صاحب سروری
بشکنه را هم مرادف این گفته که می آید **مؤلف**
عرض کند که حقیقت این را بر بشکل عرض کردیم
و آن مخفف همین است بحذف های هوز آخره و این
مرکب است از بش که مخفف پیش است و کل بضم اول
و ثانی غیر مشدد و خفای ها بقول برهان بمعنی حرکات
جماع از فرو بردن و بر آوردن پس معنی لفظی این چیزی
پیش است که در کلیدان فرو می رود و بیرون می آید و کنایه
از آلهٔ که تعریفش بر بشکل مذکور. های فارسی
پیش بدل شده به موحده چنانکه اسپ و اسب
و مبدل همین است بشکنه که بنون عوض لام
می آید چنانکه بتخاله و بتخانه که خان آرزو
آنرا لقب تصحیف داده ازین که از تبدیلات
فارسی زبان خبر ندارد و قول صاحبان
زبان را نسبت زبان شان بیکاری شمارد۔
لله العجب (اردو) دیکھو بشکل۔

(الف) بشکلید صاحب سروری نسبت (الف) بحوالهٔ تحفه گوید که بکسر با و لام و سکون شین معجمه
(ب) بشکلیدن (۱) بمعنی رخنه باشد که از سر انگشت و ناخن بهم رسد (استاد کسائی ؎) با سمن
لعل پوش سوسن گوهر فروش ٭ بر درخ پیل گوش نقطه زد و بشکلید ٭ و بحوالهٔ نسخهٔ حسین وفائی
فرماید که (۲) بمعنی نشان و رخنه در افگند آمده بسر ناخن یا با نگشت و فرماید که به بیت مذکور معنی

دوم مناسب است چنانکه شمس فخری نیز آورده (ع) خسرو رستم جدال حاتم دریا نوال ٭ آنکه
به پیکان تیر روے قمر بشکلید ٭ صاحب برهان می فرماید که ماضی رخنه کردن یعنی بانگشت و بناخن
رخنه ونشان کرد وذکر معنی اوّل هم کرده صاحب ناصری بر معنی دوم قانع و بقول موید مطبوعه
مطبع نولکشور رخنه ونشان کردن بسر انگشت یا ناخن در افگندن و در دیگر نسخ قلمی بمعنی رخنه کردن و
نشان کرد و سر ناخن بانگشت در افگند **مؤلف** عرض کند که الف ماضی مطلق (ب) باشد
بهمه معانیش و بس و معنی اوّل خلاف قیاس و خلاف محاورهٔ فارسی زبان و بدون سند اعتبار را
نشاید و آنچه صاحب برهان این را ماضی رخنه کردن گوید خلاف اصل است بلکه ماضی مطلق
بشکلیدن است بهمه معانیش که بر (ب) می آید و آنچه بمعنی اوّل زبان کشاد اغلب که به پیروی
صاحب تحفه در غلط افتاد و (ب) بقول سروری بکسر با و لام و سکون شین معجمه و کاف تازی
(۱) نشان کردن و بقول جهانگیری (۲) رخنه کردن بناخن یا بسر کارد و فرماید که (۳) رخنه شدن
هم بسر تیر و خار چنانچه اگر جامه کسی بخار در آویزد و بدرد گویند (بشکلید) و (۴) چیزے را که
پهن کرده باشد صاحب رشیدی همزبانش در معنی دوم و سوم و از معنی چهارم ساکت صاحب
برهان بذکر معنی دوم و سوم و چهارم نسبت چهارم صراحت کند که پهن کردن چیزے را. صاحب
ناصری بذکر معنی دوم و سوم و چهارم می فرماید که مقلوب بگسلیدن می نماید صاحب جامع همزبان
برهان و صاحب بحر بذکر هر سه معانی آخر الذکر گوید که کامل التصریف است و مضارع این بشکلد
و صاحب موارد بذکر هر سه معنی آخر فرماید که به بای فارسی هم آمده و کلام کسائی را که بالا
گذشت سند معنی چهارم قرار می دهد. لاله ٹیکچند بهار در نوادر بذکر معنی دوم و سوم نسبت معنی

چهارم بحواله کسائی فرماید که معین کردن است دفرمایند الاول هوالصحیح یعنی مقصودش همین
قدر می نماید که معنی آخرالذکر را صحیح ندانند و خان آرزو نقل بر وهان قلم کرد یا بشکل خاموشی را در
کلیدان دهن تا زبان نکشاید و بمعرض اعتراض نیاید مؤلف حقیر عرض کند که همه محققین
از ماخذ این بی خبر اند و نمیدانند که اسم این مصدر همان بشکل است که بر زبان سراج المحققین
۱۰ است فارسیان بقاعده خودیای معروف وعلامت مصدر دن اورا آخرش آورده مصدری
وضع کردند که باصول ما قیاسی واصلی است وبقاعده مقننین هند نژاد مصدر جعلی که فرق
هردو بر (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی حقیقی این بشکل در کلیدان انداختن ولیکن بدین معنی
مستعمل نیست وکنایه باشد از نشان کردن چیزی که بر معنی اول بقول سروری گذشت واین
مجاز معنی حقیقی است ومعنی دوم وسوم مجاز مجاز ومعنی چهارم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم
که همه مدعیانش از کلام کسائی استناد کرده اند وآن را متعلق بمعنی اول می ... هم صاحب جهانگیری
به تعریف معنی چهارم معذور است وبخیال ما همان معنی اول است که ورای سروری دیگری توت
بیان نداشت وهمه با آئینه وطرزے نوشتند که معنی چهارم قائم شد - مقصود ازان همین
قدر است که انگشت بر چیزے نهادن ونشان بر چیزے کردن است وبس - انچه صاحب ناصری
این را مقلوب بگسلیدن خیال می فرماید - شایان اوست سبحان الله چه خوش بیان
ماخذ است که از مطابقت لفظی ومعنوی هردو مبرا است - بیچاره نمیداند که مقلوب بگسلیدن
بسکلیدن به سین مهمله می شود و بر معنی بگسلیدن هم غور نمی فرماید که چه نسبت دارد با بشکلیدن این
است طبع آزمائی محققین با نام ونشان وصاحب زبان (اردو) الف (۱) رخنه - بقول آصفیه

فارسی اسم مذکر۔ سوراخ۔ چھید (۲) ب کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل (ب)(۱) نشان کرنا (۲) سوراخ کرنا (۳) سوراخ ہونا (۴) کسی چیز کو پھیلانا۔

بشکم | بقول سروری بکسر با وسکون شین معجمه وفتح کاف تازی (۱) صفه (شهاب الدین ع) خانه چون سرای جان خورم ز بشکمش غیرت فضای ارم ز صاحب برهان گوید که بارگاه وایوان وصفه و (۲) خانهٔ تابستانی وخانه را گویند که اطراف آن بشبکه باشد و بادگیر هم داشته باشد و فرماید که بالفتح هم آمده صاحبان ناصری وجامع هم ذکر هر دو معنی کرده اند۔ خان آرزو در سراج ذکر این با بچکم کرده گوید که بعضے پتکم بباى فارسی وتای قرشت خوانده اند واین تصحیف بچکم است وبای فارسی خطاست نیز فرماید که صاحب رشیدی بکسر اول وبای فارسی آورده ولیکن صحیح همان بشکم به موحده وفتح است که قول قوسی هم موافق همین است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بجکم به موحده وجیم عربی هم آمده که ذکرش گذشت وبصراحت ماخذش همدر انجا گفته ایم که بشکم اصل است بمعنی دوم وبجکم وبچکم وپتکم هر سه مبدلش بمعنی اوّل این مجاز معنی دوم آنچه خان آرزو پتکم به بای فارسی وفوقانی تصحیف خیال می کند ما تصفیهٔ آن بر بجکم به جیم عربی کرده ایم (اردو) (۱) دیکھو ایوان (۲) دیکھو بجکم۔

بشکن بشکن | اصطلاح۔ بقول خان آرزو در چراغ (۱) هنگامهٔ جوش وخروش وبقول بعض گوید که (۲) در اصل بمعنی انگشتک زدن است که ارباب رقص را باشد صاحب غیاث نقلش برداشت وصاحب بحر لفظ بمنقلش نگاشت (سلیم ع) یکی نالد چو بلبل دیگری رقصد چو شاخ گل ز بهر بین ای توبه میخواران چه بشکن بشکنے دارند ز (ثابت ع) شکستی توبهٔ شیخ و خماری پرستان هم ز برقص ای جام انداز کی

گر بشکن بشکن است آشب ؂ (عالی ۵) ز زلف پر شکن سر رشتهٔ عیشے بدستم ده ؂ دلم را شکن از حسرت گر بشکن بشکن است آشب ؂ ز لہ بردش بہار گوید که بمعنی (۳) جشن بزرگ است که جمیع سامان و اسباب رقص ورآگ ورنگ دراں باشد و نیز فرماید که این از اہل زبان بتحقیق پیوسته ز ملّا وارسته چکنی امام قلی بیک نام (۵) سرود رقص است و قمری مست و دست افشاں چنار ؂ وقت بشکن بشکن توبه است ساقی می بیار ؂ **مؤلف** عرض کند که معنی اوّل اصلا درست نیست و نه معنی دوم را تخصیص باین اصطلاح است تلمیذ حقیر مؤلف فقیر اعنی بہار زلہ بردار خان آرزو نامدار سیه به معنی سوم نوشته است درست است یعنی فارسیان جشن بزرگ را بدین نام موسوم کردند و حقیقت این جز این نیست که تکرار بشکن مبالغه اسیت واشارهٔ بسوی توبه بشکن یکی از خوش طبعان معاصرین عجم گفت که چون بزم طرب مهیا و دور می آغاز می شود بعض از شرکا جام نمی گیرند و معذرت کنند که ما توبه کرده ایم و در جواب شان از هر طرف صداے بشکن بشکن بلند می شود تا اصرار شان معذرت جو را مجبور می کند و او توبه را می شکند و شریک دور جام می شود از ینجاست که اہل سرور محفل رقص و سرود و نشاط را در اصطلاح فرس بشکن بشکن نام کردند و دیگر ہیچ (**اردو**) محفل سرور جس میں دورے اور رقص و سرود سب کچھ ہو ۔ مؤنث ۔

بشکنج بقول انند بحوالهٔ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث دست و دست چپ و فرماید که بجاے فارسی ہم آمده **مؤلف** عرض کند که ہمهٔ محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت اگر سند استعمال این بدست آید توانیم گفت که اسم جامد فارسی زبان است که از لفظ پیش مخفف پش و کنج بمعنی بیرون کشیده وضع شد و معنی لفظی پشکنج چیزی که از پیش آستین بیرون آمده است کنایه از دست و آنانکه

بتخصیص دست چپ استعمال کرده باشند بر سبیل مجاز باشد پس بروی ماخذ بالکسر باشد و در زبان عوام بالفتح که تصرف زبان است و بس بای فارسی بدل شد بموحده چنانکه تپ و تب - (اردو) بائیں ہاتھ اور بایاں ہاتھ - مذکر -

بشکنه صاحبان جهانگیری و سروری و رشیدی و برهان و ناصری و جامع و مؤید ذکر این کرده اند مرادف بشکله که بجایش گذشت خان آرزو در سراج می فرماید که گمان تصحیف است از بشکله از هیچ کسی مثال این نیاورده **مؤلف** گوید که برای قول محققین اهل زبان بهتر است از مثال صاحب سروری و ناصری و جامع را نمی شناسی که فارسی مال ایشان است مجرّد قول این هر سه بهتر از شاعری و نثاری است که یک مصرع آن و یک فقره این را سند خود میدانی و همین سند را مثال می خوانی و نمیدانی که قواعد فارسی ذکر تبدیل لام با نون کرده است چنانکه بتخاله و بتخانه پس این را مبدل بشکله می خوانیم و باعتبار هر سه محققین فوق الذکر اسم جامد فارسی زبان می دانیم (اردو) دیکھو بشکله -

بشگوفه بقول جهانگیری با اوّل مکسور و بثانی زده و کاف مضموم و واو مجهول (۱) شگوفه را گویند (حکیم فردوسی ـه) بهنگام بشگوفهٔ گلستان ٭ برون بر د لشکر بزابلستان ٭ و (۲) استفراغ نمودن وقی کردن بود که آنرا اشگوفه و شگوفه نیز خوانند صاحب رشیدی بذکر هر دو معنی اشگوفه و نقل سند فردوسی می فرماید که درین شعر اشگوفه هم میتوان خواند **مؤلف** حقیری پرسد از و که چرا و چه حجت سند لغت زیر تحقیق را از سند محروم می کنی و این چه آئین تحقیق است که در کلام قدما اصلاح می دهی - ولے بر تو که حقیقت طلبان را گمراه می کنی و در لغتی که صحتش مسلّم است شکّی و شبهی پیدا می کنی بالجمله صاحب برهان هم ذکر هر دو معنی کرده و تسامح جهانگیری اگر در معنی دوم واقع شد درست کرد

بمعنی عوض (قی کردن) بر مجرد قی واستفراغ قانع که مقصودش غیر از حاصل بالمصدر نباشد صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا از کلام خودش و ظهیر فاریابی سند ها پیش کرده که استعمال اشکوفه و شگوفه در انست بیعت است از و که موضوع خود را نگه ندارد صاحب جامع هم ذکر هر دو معنی فرموده سراج المحققین وزلو برداری بهار هر دو از این لغت ساکت - صاحب انند نقل نگار ناصری **مؤلف** عرض کند که ما بر اشگوفه بیان کرده ایم که اصل این و آن شگوفه به کاف فارسی است واز ماخذ هم اشاره و بر اشگفت صراحتی کامل کرده ایم و این مزید علیه اصل است بزیادت موحده در اوّلش چنانکه اشگوفه بزیادت الف وصلی پس آنانکه این را بکاف عربی دانسته اند پی بماخذ نبرده اند و باعتبار صاحبان زبان اعنی جامع و ناصری وغیر آن توانیم گفت که این مبدّل آنست که می آید که کاف فارسی بعربی بدل شود چنانکه گند و کند (اردو) دیکھو اشگوفه -

بشکول (الف) | **بشکولی** (ب) — (الف) بقول سروری بشین معجمه وکاف تازی بوزن معقول (۱) قوی هیکل و (۲) رنج کش و (۳) جلد در کار و (۴) حریص باشد و فرماید که بهمین معنی بتکول هم آمده (شمس فخری ؎) چون در ارزاق بیش وکم نشود ٭ فارغ البال مردم بشکول ٭ صاحب جهانگیری فرماید که مرد قوی وحریص وجلد و (۵) هشیار وچست در کارها (حکیم اسدی ؎) بهر کار بیدار و بشکول باش ٭ بدل دشمن خواب فرغول باش ٭ صاحب رشیدی هم ذکر این کرده و صاحب برهان باتّفاق جهانگیری فرماید که بفتح وکسر اوّل هر دو آمده و (۶) بمعنی وسمه نیز و آن رستنی باشد که زنان ابرو را بدان رنگ کنند صاحب ناصری باتّفاق برهان گوید که بشکولیدن مصدر اینست صاحب جامع باتّفاق ناصری فرماید که بمعنی ششم بالفتح و باقی معانی بالکسر است

صاحب مؤیدی فرماید که بمعنی جلد بالضم و (۷) امر حاضر بشکولیدن - خان آرزو در سراج ارشاد کند که بکسر اول بمعنی چهارم و بحوالهٔ برهان ذکر معنی ششم نیز بحوالهٔ توسی بالفتح معنی دوم را جفاکش نوشته (رب) بقول مؤید اگر یای مصدری باشد (۱) بمعنی جلدی و سختی کشی و حریصی و اگر یای خطاب باشد (۲) بمعنی بشکول هستی و اگر یای تنکیر بود (۳) بمعنی یک مرد بشکول و بحوالهٔ دستور گوید که (۴) بمعنی شور - صاحب هفت نسبت معنی اوّل فرماید که قوی هیکلی و سختی کشی و جهی و چابکی و حریصی و هوشیاری و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب شمس فرماید که آنچه در بشکول گذشت **مؤلف** عرض کند که خدا ایش بیامرزد که فرقی در الف و ب نکرد مخفی مباد که الف اسم جامد فارسی زبان است مزید علیه شکول که بمعنی جلدی و چابکی بجایش می آید و آن مبدّل ژکول است که زای فارسی بشین بدل شده و شکول شد چنانکه باژگونه و باشگونه پس بنیاد و اصل این لغت همان ژکول است مگر محققین فارسی زبان این را ترک کرده اند و مبدّلش شکول را قائم داشته اند و شاهد وجود ژکول مزید علیه آن بژکول است که گذشت و ما ماخذی که بر بژکول عرض کرده ایم بهتر از آنست این ماخذ که بژکول را مزید علیه ژکول دانیم و ژکول را اسم جامد فارسی زبان و شکول را که می آید مبدّلش خوانیم و بشکول یعنی لغت زیر تحقیق جز این نیست که مزید علیه شکول است بزیادت موحده در اوّلش - حالا عرض میشود نسبت معنی که قوی هیکل معنی اصل و دیگر هر چهار معانیش مجاز آن که معاصرین عجم تصدیق این می کنند. البته معنی ششم خلاف قیاس است که وسمه یعنی برگ نیل را هم بعض محققین بشکول گفته اند و چاره نیست جز این که بدین معنی هم اسم جامد دانیم و حقیقت طبیعت و خاصیت این برگ (برگ نیل) گذشت نسبت معنی هفتم همین قدر بس است که یکی از مشتقات بشکولیدن است که

می آید شامل بر ہمہ معانیش بسبیل امر مخفی مباد کہ (ب) اسم مصدر بشکولیدن است بزیادت یاے
مصدری در آخر الف و شامل برهمه معانی مصدری که صاحب ہفت خوب صراحتی کرده است
که نقلش بالا گذشت و نسبت معنی چهارم این عرض می شود که اگر باعتماد صاحب دستور این را تسلیم
کنیم باید که عوض بشکول شورش گوئیم و شور را معنی ہشتم الف قرار دہیم که در معنی مصدر بشکولیدن
کردن آید این را دخل و تعلق است و آنچه صاحب مؤید برای تائید فضلا صراحت معنی دوم
و سوم (ب) کرده است حسن لیاقت اوست که فضلا را کور کورانه پیروی می کند تا پای خاطب
و وحدت را نشان می دہد وای بر موضوعش حیف است تالیف خود را مؤید الجہلا چرا نام ننہاد که
فضلا محتاج امثال ایشان نبوده اند (اردو) الف (۱) قوی ہیکل۔ بقول آصفیہ۔
عربی۔ قوی جثہ۔ زور آور (۲) جفاکش کہہ سکتے ہیں۔ محنتی محنت کے ساتھ کام کرنے والا
(۳) پھرتیلا۔ بقول آصفیہ چست۔ تیز۔ ہوشیار۔ جلدی سے کام کرنے والا۔ چالاک (۴)
حریص۔ دیکھو آزمندہ (۵) ہوشیار (۶) وسمہ بقول آصفیہ نیل کے پتے جن سے خضاب کیا جاتا
ہے (دیکھو برگ نیل) (۷) بشکولیدن کا امر حاضر (۸) شور بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ غل غپاڑا
آشوب فتنہ (ب) (۱) قوی ہیکلی مؤنث۔ جفاکشی مؤنث۔ پھرتیلا پن مذکر۔ حرص مؤنث۔ ہوشیاری
چستی۔ مؤنث (۲) بشکلیدن کا واحد امر حاضر (۳) ایک بشکول (۴) شورش۔ بقول آصفیہ
کھل بلی۔ ابتری۔ پریشانی۔ مؤنث۔

بشکولیدن بقول سروری بفتح با و دال مہملہ و سکون شین معجمہ و ضم کاف و کسر لام	(۱) جلدی نمودن و (۲) در کار حریص بودن صاحب برہان بذکر ہر دو معنی گوید کہ بکسر اوّل ہم درست

باشد. صاحب غیاث برچالاکی نمودن قانع
که متعلق بمعنی اول است و حواله برهان می دهد
و نمی دانیم که چرا معنی دوم را می گذارد که ذکرش
در برهان موجود است. صاحب بحری فرماید
که بهردو معنی بالا کامل التصریف و مضارع
این بشکولد و صاحب نوادر گوید که مرادفش
شکولیدن و شکوریدن و (وشکریدن)
و (وشکرویدن) و (وشکولیدن) بمعنی چابکی
نمودن در کارها. صاحب موارد هم بالشش و
(وشکلیدن) را هم مرادف این گفته و
نقل قول برهان هم کرده و بشکول را حاصل
بالمصدر این آورده و در نسخهٔ مؤیّد
(مطبوعه مطبع نولکشور) بمعنی رخنه انداختن
است معلوم می شود که مصححان مطبع. رخنه
در معنی انداختنه اند و معنی بشکلیدن را برشکو
لیدن نقل کرده اند و در دیگر نسخ قلمی ذکر
معنی اول است و بس مؤلف عرض کند

که ما صراحت ماخذ این بر لغت بشکول کرده ایم
و اسم این مصدر همان بشکول است و
این مزید علیه شکولیدن که می آید بزیادت
موحده و (وشکولیدن) هم مبدل این که
موحدهٔ اول بدل شد به وا و چنانکه آب
و آو و (وشکوریدن) مبدلش به تبدیل
لام به رای مهمله چنانکه الوند و اروند و
(وشکلیدن) و (وشکریدن) مخففش که واو
حذف شد چنانکه مغول و مغل و وشکرویدن
بزیادت دال مزید علیه آن چنانکه پیرهن
و پیرهند و ناردن و ناروند و صراحت
کافی حقیقت هر یکی بجایش کنیم. مخفی مباد که
قیاس متقاضی آنست که به همه معانی مصدری
بشکول این را گیریم که بجایش مذکور شد
ولیکن تصرف زبان پیش نیست که استعمال
این بهمین دو معنی یافته شد و برشکولیدن
که اصل همین مزید علیه است معنی شورانیدن

هم می آید که ذکرش بر بشکول گذشت مجو بشکول سفر بمعنی ستوده کتک (اردو)	(۱) کام جلد کرنا ـ چستی اور چالاکی کرنا (۲) حرص میں آنا ـ حرص کرنا

بشکوه بقول سروری ـ بوزن بهبود بمعنی صاحب حشمت و هیبت داستا (بمعنی ۵) زبس بود بشکوه و با فرهی ۶ جهان دیدا ورا خورای شهی ۶ صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند صاحب ناصری گوید که از قبیل بخرد که اصلش با خرد بود پس اصل این (با شکوه) است **مؤلف** عرض کند که بهتر از آن است که موحده را بمعنی معیّت گیریم و تصرّف محاوره در اعراب دانیم که حرکت شین را ساکن کرده اند (**اردو**) صاحب شکوه و حشمت ـ

بشگ بقول سروری بر وزن رشک (۱) شبنم و (۲) برق و (۳) خمره و بالضم (۴) بمعنی جعد و زلف و (۵) غمزه و عشوه **مؤلف** عرض کند که این همان است که بکاف عربی در آخر گذشت و به تحقیق ما هم کاف عربی متحقق و صراحت ماخذ هم در آنجا کرده ایم و همه معانی بالا هم در آنجا مذکور الا معنی سوم که صاحب برهان خمره را بالضم بمعنی خم کوچک و خمچه آورده و صاحب منتخب در عربی زبان ظرفی را گفته که در آن خمیر و غیر آن کنند اگر با عتماد صاحب سروری که از اهل زبانست این را بمعنی خمره گیریم اسم جامد باشد و مخفف بشتگ و مبدّلش که کاف عربی بفارسی بدل شد چنانکه کند و گند (**اردو**) (۱) و (۲) دیکھو بشک کے دوسرے اور چوتھے معنے (۳) دیکھو بشنک (۴) دیکھو بشک کے تیسرے معنے (۵) دیکھو بشک کے پہلے معنے ـ

بشگرد بقول برهان بکسر اوّل و فتح کاف فارسی بر وزن بهمرد (۱) شکار (۲) شکارگاه (۳) شکاری را گویند و فرماید که بحذف دال هم آمده صاحبان انند و هفت هم همزبانش **مؤلف** عرض کند که تسامح و بی خبری هر سه محققین از ماخذ است و این همان لغت است که بکاف عربی

گذشت وصراحت ماخذکه همه را اینجاکرده ایم تردید کاف فارسی می کند ومحققین اهل زبان که دراینجا باکاف عربی ذکر این کرده اند معتبر تر ازین هرسه (اردو) دیکھو بشکرد۔

(الف) بشگفته | صاحب شمس نسبت (الف) گوید که بالفتح یعنی (۱) کشاده و (۲) افراخته و (ب) بکسر یکم وضم سوم کشاده و پهن کرده و (ج) بالکسر همان اشگوفه (زفرنگ)

(ب) بشگفد

(ج) بشگوفه | ۵) بهنگام اشگوفه گلستان گو برو بن بر دلشکر بزابلستان گو صاحب انند تبرک (الف و ب) ذکر (ج) کرده وبمعنی (۱) شگوفه و (۲) قی آورده **مؤلف** عرض کند که الف هم بالکسر وماضی مطلق مصدر بشگفتن بزیادت های هوز در آخر که افاده معنی مفعولی کند بمعنی کشاده وگل شده واصلا بمعنی افراخته نیامده و (ب) بکسر موحده وضم کاف فارسی وفتح موحده مضارع بشگفتن واصلا بمعنی کشاده وپهن کرده نیست بی خبری محقق از قواعد فارسی است پس معنی (ب) کشاده شود وگل شود و (ج) همان که ذکرش بر (بشگوفه) کرده ایم که بکاف عربی گذشت مزید علیه شگوفه بزیادت موحده دراولش ومرادف اشگوفه (اردو) الف (۱) کھلا ہوا۔ پھولا ہوا (ب) کھلے۔ پھولے (ج) شگوفه۔ دیکھو اشگفته۔

بشگیر | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بالفتح (۱) رومال ودست مال را گویند صاحب سوار السبیل این را بحاورهٔ حال عرب معرب نوشته گوید که (۲) اصل این پیشگیر به بای فارسی وتحتانی چهارم است چادری را نام است که دراز باشد وبوقت خوردن طعام بجانب پیشین برزانوها کشند تا لباس از شوربا وغیره محفوظ ومصئون ماند **مؤلف** عرض کند که موافق قیاس است استعمال این معرب در فارسی زبان بنظر نیامده وقول محققین هندنژاد بدون سند

استعمال تسلیم نکنیم که معاصرین عجم و محققین صاحب زبان ازین ساکت اند و حقیقت پیشگیر بجایش مذکور شود اگر استعمال این بنظر آید مبدل و منقّات پیشگیر دانیم که بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و تب و تحتانی حذف شد (اردو) (۱) رومال - بقول آصفیه - فارسی اسم مذکر - منه پونچھنے کا کپڑا - تولیا - بمعنی پاک - دست مال - دست پاک (۲) وه رومال یا تولیا جو کھانے کے وقت حفاظت لباس کے لئے زانو پر ڈالتے ہیں - مذکر -

(الف) **بشل** بقول سروری بحواله نسخه وفائی بشین معجمه بوزن عمل (۱) بمعنی بچسپ و درآویز (شمس فخری ع) گرت باید که بگذری ز سها ز دست خود در کاب شاه بشل نه و فرماید که نشل بنون هم بنظر رسیده و گوید که (۲) بمعنی دو چیز هم که برهم گیرند صاحب برهان فرماید که بمعنی گرفت و گیر یعنی دو چیز است که بر یکدگر چسپند و درهم آویزند و بذکر معنی اوّل گوید که امر است از بدر آویختن و چسپیدن و بذکر ....

(ب) **بشلد** فرماید که یعنی بچسپد صاحب سروری هم ذکر این کرده (ناصر خسرو ع) آتش بیشک بجانت در بشلد نه چون تو بچیز حرام در بشلی نه صاحب ناصری نسبت (الف) همزبان برهان و بذیل آن ذکر (ب) هم کرده خان آرزو ازین لغت گریز کرد و در ردیف نون نشل را نوشته می گوید که بفتحتین دو چیز برهم دوختن و چسپاندن و فرماید که بر قیاس نشلیدن و نشلیده و گوید که در سروری بجای نون موحده آورده و خیال خود ظاهر می کند که همین صحیح است و فرماید که قوسی هم بهای موحده آورده و بالآخر اعتراض کند بر صاحب برهان که به همین معنی نشبل به نون اوّل و بای سوم نیز آورده خطا در خطا ست و نسبت معنی بشل می طرازد که یعنی در آویز و در آویزنده

و در آویختن است و بر ینقیاس جمیع باب (انتهی قوله) **مؤلف** عرض کند که این چه آئین تحقیق است که لغتی را از مقام حقیقیش ترک کردن و بجای مابعدش فکرش کردن جزین نیست که حقیقت جویان را غلط اندازد می بر سیم از و که هرگاه در ردیف نون نشل را به موحده صحیح میدانی پس نشل را به نون چه سبب انی طرز بیانت جزین نیست که نشل غلط است انچه صاحب برهان نشبل را به نون و با مرادف این گفته که آنرا خطا در خطا میدانی نسبت آن عرض کنیم که خطای تست که حقیقت را دریافتن نمی توانی و ازین اعتراض بی محل تو ما برخوردیم و به حقیقت رسیدیم که اصل بشل و نشل (هردو) نشبل است به نون اول و موحده سوم که فارسیان این اسم جامد را وضع کردند از لغت عرب نشب که بقول منتخب بمعنی درآویختن از چیزی است و معنی اسمی این آویزش و درآویختگی - فارسیان بزیادت لام در آخرش مفرس کردند و به همین معنی استعمالش نمودند ولیکن محققین بالا در عرض معنی از احتیاط کار نگرفتند چنانکه صاحب برهان معنی (الف) را گرفت و گیر نوشت و انچه نسبت معنی می فرمائی که بمعنی درآویز است خبر می دهیم بتو که این معنی امر حاضر بشلیدن است که قابل ذکر نبود و انچه بمعنی درآویزنده می گوئی خطای تست که این معنی بدون ترکیب امر حاضر با اسمی از مجرد امر حاضر حاصل نمی شود و انچه بمعنی درآویختن میدانی غلط است که لفظ آویزش برای عرض اسمی در فارسی زبان موجود است و بشل اصلا بمعنی درآویختن نیست بلکه بشلیدن بمعنی درآویختن می آید بالجمله نشل که در ردیف نون می آید مخفف نشبل است که تعریفش بصراحت ماخذش بالا گذشت و بشل به موحده مبدلش که نون به موحده بدل شد چنانکه نرسک و برسک و این اسم مصدر بشلیدن است و نشل اسم مصدر نشلیدن که هردو معنی مرادف یکدیگر

است پس حقیقت معنی دوم ہمین قدر باشد کہ اسم مصدر و حاصل بالمصدر بشلیدن ہر دو آمدہ یعنی آویزش وانچہ صاحب برہان بذکر معنی اوّل آنرا امر حاضر بدر آویختن وچسپیدن گفتہ خطای اوست کہ امر حاضر بشلیدن باشد بجائے کہ موضوع مالفظ است و از معنی کار گرفتن صحیح نباشد و (ب) مضارع ہمان بشلیدن کہ می آید (اردو) الف (۱) دیکھو بشلیدن یہ اس کا امر حاضر ہے (۲) آویزش ۔ دیکھو آویزش (ب) مضارع ہے مصدر بشلیدن کا ۔ اسکے تمام معنوں پر شامل

بشلشکہ بقول برہان بکسر اوّل وثانی و فتح شین نقطہ دار و کاف بلغت یونانی بیخیست سرخ رنگ از انگشت دست گندہ تر کہ ہم بیونانی جنطیانا گویندش بول وحیض راند صاحب محیط ذکر این کردہ گوید کہ اسم رومی جنطیانا ست و بقول بعض اندلسی و بر جنطیانا فرماید کہ بکسر جیم و کسر طاء مہملہ اسم یونانی شنبلی رومی است واہل روم اسیلسیقان واہل مغرب بشلشکہ وقثاء الحیہ وبسریانی قیساماردین وبفارسی کوشاد وبعربی دواء الحیہ وکف الارنب وکف الذئب وبانگلیسی جنشین روٹ وبہندی پکھان بید نامند و فرماید کہ پکھان بید شاید جنطیانا سے ہندی باشد و وجہ تسمیہ این ہمین کہ اوّل کسی کہ این را یافتہ جنطین پادشاہ روم بود گرم وخشک در اوّل سوم و گویند گرم در سوم وخشک در دوم ۔ قوت آن سہ سال باقی ماند مفتح ودر ان قبض اندک و بیخ آن در تقطیع وتلطیف وجلا بالغ ومحلل ومنقی ومسکن اوجاع ومنافع بسیار دارد ۔ صاحب برہان بر کوشاد فارسی گوید کہ بروزن فولاد گیاہے است خوش رنگ کہ آنرا جنطیانا گویند تریاق جمیع زہرہاست **مؤلف** عرض کند کہ فارسیان باوجودی کہ اسم این در فارسی زبان موجود ہمین لغت یونانی یا رومی را اکثر استعمال کنند ازینجاست کہ

صاحب برهان این را ها داده است (اردو) پٹھان بید - مذکر -

بشلنگ | بقول سروری بشین معجمه ولام بوزن نیرنگ (۱) قلعه ایست در هند (حکیم عنصری ؎)
بکوه وساده زتو مرگ بر نخواهد گشت ٭ همی در آید در روی توازان آژنگ ٭ اگر بخواهی بر دشت سادهٔ
شو نشین ٭ وگر بخواهی در شو بقلعه بشلنگ ٭ (استاد فرخی ؎) آنکه زیر سم اسپان سپه خورد
بسود ٭ بزبانی در و دیوار حصار بشلنگ ٭ صاحبان برهان و ناصری هم ذکر این کرده اند و
آخر الذکر صراحت مزید اندکه برکوهی بلند بر واقع بوده وسلطان محمود آنرا فتح نموده و بحواله جهانگیری
گوید که باوّل مضموم و بثانی زده (۲) بمعنی ناقص ومعیوب وهرزه وبی معنی است **مؤلف**
عرض کند که آغا هر چه صاحب جهانگیری نوشته است پشتلنگ است به بای فارسی و تای فوقانی سوم و
سندش از حکیم سوزنی که نقلش درینجا هم کردهٔ پشتلنگ ظاهر است نه بشلنگ وهو هذا (ع) نمرود
پشه خورده و فرعون پشتلنگ ٭ پس اگر درین مصرع پشتلنگ را بشلنگ خوانده باشی خطای است
که وزن شعر اجازت آن نمی دهد و در آخر بحث میفرمائی که بنا برین شعر لغت دیگر است و بایستی
که پیش ازین نوشته شود ما می گوئیم که غور نمی کنی که به بای فارسی است پس باید که پس ازین
بجایش نوشته شود نه پیش ازین و خود تو در ردیف بای فارسی ذکر آن کردهٔ و هم در انجا میفرمائی
که پشتلنگ بمعنی ناقص ومعیوب به حذف فوقانی هم آمده یعنی پشلنگ پس ضرورت تداخلش
باللغت زیر بحث چه بود و عجب از توکه در ردیف بای فارسی پشلنگ را به بای فارسی بمعنی
همین قلعه گفتهٔ و همین سند (استاد فرخی) را در انجا نقل کردهٔ که بالا مذکور شد بیرا العجب کلا لیا
چه آئین تحقیق است بیچاره فرخی بدست اختیار تست که در کلام واحدش در ینجا نقل بشلنگ

به موحده می کنی و دراینجا به بای فارسی نمیدانیم که این چه پریشان بیانیست که در اینجا بذیل پشلنگ پشتلنگ را داخل کردی و دراینجا به تحت پشتلنگ ۔ پشانگ را بمعنی قلعه جادادی حق آنست که پشانگ به بای فارسی اصل است بمعنی قلعه که ذکرش بالاگذشت وصراحت ماخذش هم دراینجا کنیم و فارسیان بر سبیل تبدیل آنرا به موحده هم خوانده اند چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب برخلاف آن پشتانگ بمعنی ناقص و معیوب به بای فارسی است که بجایش می آید و مخففش پشلنگ هم که هم دراینجا بجایش مذکور شود و مبدلش بمعنی ناقص و معیوب بیان غریبی نیامده محقق اهل زبان بی وجه دبی محل ذکرش با این لغت کرد و تحقیقت جویان را هرینان فرمود ازینا ست که ما صراحت کامل را هم دراینجا پسندیدیم الحاصل معنی دوم دراینجا هیچ بست و هیچ بنیادی ندارد (**اردو**) پشلنگ ایک قلعه کا نام ہے جسکو سلطان محمود نے ہندوستان میں فتح کیا تھا جس کی کامل تعریف اور تاریخی کیفیت معلوم نہ ہوسکی کہ وہ کس مقام پر واقع ہے ۔ فارسیوں نے اسکو بای عربی سے بھی استعمال کیا ہے ۔ مذکر ۔

بشلوار ریدن

مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر مرادف (بر پاچه ریدن) که گذشت **مؤلف** عرض کند که محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و شک نیست که موافق قیاس است وما حقیقت این بر (بر پاچه ریدن) نوشته ایم حیف است که سند استعمال پیش نشد ما این را با وجود مطابقت قیاس مرادف (بر پاچه ریدن) در همان وقت تسلیم کنیم که سند استعمال پیش شود ۔ صاحب بحر استاد فارسی زبان ما و واجب التعظیم است ولیکن در تحقیق این لغت مجرد قولش را بدون سند استعمال معتبر ندانیم که محققین زباندان و اهل زبان

و معاصرین عجم ازین مصدر اصطلاحی سکوت ورزیده اند و عرض مؤلف (بر پاچه ریدن) را استعمال می کنند اردو) دیکھو بر پاچه ریدن

(الف) **بشلی** | بقول سروری بشین معجمه بر وزن وغلی یعنی چسپی و درآویزی (ناصر خسرو ؎) هیچ نیابی فراز و پند و قران) ؎ بر غزل و می بطبع در بشلی ؎ صاحب برهان همزبانش خبر گذشت که صاحب ناصری ذکر این با بشلیدن کرده و دانسته که واحد امر حاضر بشلیدن است با یای خطاب از بشل که امر است و ....

(ب) **بشلیدن** | مصدریست بقول برهان و ناصری بر وزن چسپیدن بمعنی (۱) درآویختن صاحب جامع بذکر معنی اوّل گوید که (۲) گرفت و گیر کردن هم صاحب سروری فرماید که بمعنی (۳) دو سیانیدن و برچسپانیدن (استاد آغاجی ؎) در گل غربت بپا بشلیدنم ؎ نیست ممکن روی یاران دیدنم ؎ صاحب موارد نسبت معنی اوّل گوید که (۴) چنگ زدن هم و ذکر معنی اوّل هم کرده چسپیدن را معنی جداگانه قرار می دهد بحالیکه داخل معنی اوّل است و فرماید که (۵) بمعنی فرو رفتن در چیزی و بند شدن و بسند اینمعنی نقل همان کلام آغاجی کند که بالا مذکور شد بهار در نوادر بذکر معنی اوّل و پنجم فرماید که بشلیدن بزیادت نون هم آمده و ظاهراً تصحیف این است صاحب بحر بر معنی اوّل چسپیدن را اضافه کند و (۶) معنی خوابیدن را بیفزاید و فرماید که کامل التصریف و مضارع اینا بشلد مؤلف عرض کند که اسم این مصدر همان بشل که گذشت و اشارهٔ این هم در آنجا کرده ایم - فارسیان بقاعدهٔ خود یای معروف و علامت مصدر (دن) را با بشل مرکب کرده مصدری وضع کردند که قیاسی است و با صول شان جعلی و با صول ما صلی است که تعریف هر دو بر لغت (اسم مصدر) گذشت بالجمله معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم غیر از اوّل نباشد که طرز بیان صاحب جامع

معنی دیگر قائم کرد قیاس ما همین قدر است که محقق اہل زبان از گرفت وگیر (در آویزش) خیال کرده
و محاورهٔ زبان در هر دو فرق دارد فتامل واگر باعتبار محقق اہل زبان معنی دوم را جدا داریم چنانکه
عمل کرده ایم هرچه نیست که مجاز معنی اول باشد و معنی سوم بیان کرده سروری تعجب خیز است آغا خیال
نکرد که از سند آغاجی ....

(ج) **بشلیدن بپا** مصدر مرکبی پیدا می شود که معنی لفظی این در آویختن بوسعهٔ پای و
بشلیدن در ینجا هم بمعنی اول است و این مرکب کنایه ایست از پابگل شدن خصوصاً بقرینه که
در مصرع اول ذکر گل آمده آغاجی گوید که در گل غربت بشلیدن من به پا یعنی پابگل غربت شدم
مشاهدهٔ روی یاران را خارج از امکان کرد پس آنکه معنی سوم باستناد همین یک شعر قائم کرد سکندری
خورد و نمیدانیم که معنی متعدی چسان ازین شعر پیدا فرمود - عجب است از محقق اہل زبان که
در تحقیق لغات زبان خود از غور کار نگرفت حالا عرض می شود نسبت معنی چهارم که چنگ زدن
است - اصلا اینمعنی را در کلام فارسیان نیافتیم و مجرد قول ہند نژادی بدون سند استعمال
اعتماد را نشاید و معنی پنجم بیان کردهٔ موارد هم نتیجهٔ بی غوری اوست که بسند همان شعر آغاجی معنی
فرو رفتن در چیزی و بند شدن قائم کرده و بر لفظ (بپا) خیال نکرد اگر (بشلیدن در گل) می بود
البته معنی مذکور پیدا می شد حیف است که صاحب موارد حل معنی شعر نکرد و بخیال سطحی کار گرفت
و معنی ششم را هم تسلیم نکنیم که استاد ما (صاحب بحر) بدون سند استعمال ذکرش کرده و ما استعمال
این بمعنی در کلام فارسی ندیدیم - استاد ما در کلام فارسیان دیده باشد تا از کلکش چکیده مگر شان
تلمیذ حقیر نرسیده و معاصرین عجم قیاس تلمیذش را پسندیده اند والله اعلم بحقیقة الحال

(اردو) (الف) بشلیدن کے امر حاضر کا واحد (ب) (۱) لپٹ جانا (۲) گرفت وگیر کرنا۔ پکڑنا۔ پھانسنا (۳) لپٹانا۔ (۴) پنجہ مارنا (۵) پھنس جانا (۶) سو جانا۔ (ج) پھنس جانا۔ کیچڑ وغیرہ میں۔

بشم بقول سروری بروزن چشم سفیدی را گویند کہ بامداد بر سبزہ نشیند مانند شبنم (استاد فرلادی ۵) چون مور سبز بود کہن موی من ہمہ ⁂ دروا کہ بر نشست بران موی سبز بشم ⁂ صاحب جہانگیری فرماید کہ شبنم ریزہ کہ سحرگاہان بر سبزہ ہا نشیند و سپید نماید صاحب رشیدی گوید کہ ہمان بشک است کہ گذشت۔ صاحبان برہان وناصری وجامع وسراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ این مبدل بژم است کہ بجایش گذشت و صراحت ماخذش ہمدرانجا کردہ ایم زای فارسی بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ باژگونہ و باشگونہ دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بژم۔

(۲) بشم۔ بقول سروری بروزن چشم قماشی است سیاہ کہ در عربستان پوشیدن آن متعارف **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ اصل این پشم بہ بای فارسی باشد و تعریبش بہ موحدہ کہ بہ زبان فارسیان ہم مستعمل شد وجا دارد کہ این قماش را از پشم ساختہ باشند و موسوم شد بہ پشم و باشد کہ تعریب نباشد و فارسیان بای فارسی را بموحدہ بدل کردہ باشند چنانکہ تپ و تب (اردو) بشم ایک کپڑے کا نام ہے سیاہ رنگ کا جو عربستان میں زیر استعمال ہے کچھ عجب نہیں کہ پشمی ہو اسکی حقیقت مزید معلوم نہو سکی۔ مذکر۔

(۳) بشم۔ بروزن چشم بقول سروری نام موضعے است درمیان ری وطبرستان کہ بغایت سرد سیر است۔ صاحبان رشیدی وبرہان وناصری وجامع وسراج وجہانگیری ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ فارسیان نظر بر سردسیری این موضع بدین اسم موسومش

کردہ باشد پس بر سبیل مجاز متعلق بمعنی اوّل باشد (اردو) ایک موضع کا نام بشم ہے جو رے اور طبرستان کے درمیان واقع ہے۔ مذکر

(۴) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین ملول صاحبان جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج می فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ملول شدن **مؤلف** عرض کند کہ نچنان است بلکہ صاحب منتخب گوید کہ بفتحتین در عربی زبان بمعنی ستوہ آمدن از چیزی است یعنی عاجز آمدن پس خیال ما بر خلاف خان آرزوست کہ این را مفرس دانیم بمعنی فوق الذکر من وجہ با معنی ستوہ تعلق دارد و قول سروری و ناصری و جامع کہ از اہل زبانند معتبر تر از وست (اردو) ملول بقول آصفیہ عربی۔ رنجیدہ۔ غمگین۔ اُداس۔ اندوہ گین۔

(۵) بشم۔ بقول سروری بحوالۂ جہانگیری بفتح شین معجمہ بمعنی ناگوار صاحبان جہانگیری و برہان و ناصری و جامع ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ لغت عرب است بمعنی ناگوار شدن **مؤلف** عرض کند کہ بقول منتخب در عربی زبان بمعنی ناگوار شدن طعام است پس استعمال فارسیان بمعنی مطلق حاصل بالمصدر کہ ناگواری است بر سبیل تفریس میتوان گرفت و قول محققین اہل زبان اعتماد را شاید (اردو) ناگوار بقول آصفیہ اجیرن۔ خلاف طبع۔ مکروہ۔ ناپسند خاطر (زکی ۵) مرگ تری ناگوار زیست تری تجھ پہ بار ہے تیرے لئے زکی دوست دعا کیا کریں ہم۔

(۶) بشم۔ بقول جہانگیری با اوّل مفتوح و بثانی زدہ ملحد و بی دین را نامند (حکیم سوزنی ۵) بشمے کہ بر رسول خدا افترا کند ہ با آل او ندیم سگالے مر اکند ہ صاحبان رشیدی و ناصری و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مجاز معنی پنجم باشد کہ ملحدی و بی دینی ناگوار

خاطر ریشعار انست (اردو) ملہ دیکھو (بہ دمن)۔

بشماق بقول برہان در ملحقات پای افزار صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بدین معنی لغت فارسی زبان گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ در پیروی ملحقات برہان سکندری خوردہ بشماق بمعنی نعل لغت ترکی است و باشماق ہم کہ صاحب کنز ذکر ہر دو کردہ و صاحب لغات ترکی بشمق را آوردہ باقی حال فارسیان بتصرف خفیف بطور تفریس استعمال این کردہ باشند و تصرف جزوین نباشد کہ در رسم الخط تبدیل کنند (اردو) دیکھو فرازپا۔

بشمخ بقول ملحقات برہان بروزن بر رخ (۱) نام دعائے است صاحب ہفت بمعنی مطلق دعا گوید و صاحب انند می فرماید کہ لغت فارسی است بفتح اوّل وثالث نام دعائے بزبان سریانی انجیل و توریت و عام آنست کہ (۲) بمعنی بزرگوار است و بکسر اوّل بہ تنوین مکسورہ حرف چہارم (۳) بمعنی ای پروردگار صاحب انند نقل عبارت (مؤید الفضلا) مطبوعہ مطبع نولکشور برداشتہ و صاحب مؤید این را بذیل لغات فرس نگاشتہ ولیکن در دیگر نسخ قلمی مؤید ذکر معنی اوّل است و بس بخیال **مؤلف** کہ تصدیقش رز دشتان معاصر می کنند لغت سریانیست بمعنی سوم کہ در آغاز ہر یک دعا می گویند و فارسی زبان نیست ازینجاست کہ محققین اہل زبان اعنی جامع و ناصری و سروری این را ترک کردہ اند (اردو) (۱) انجیل و توریت کی دعا کا نام ہے جو سریانی زبان میں ہے اور مطلق دعا کو بھی کہتے ہیں (۲) بزرگوار (۳) اے پروردگار۔

بشمشیر در آمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بمعنی کشتہ شدن **مؤلف** عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم اگرچہ بر زبان ندارند ولیکن غلط نمی دانند از قبیل (بقلم در آمدن) کہ بمعنی

...مان مستعمل است (اردو) قتل ہونا	مارا جانا۔ تہ تیغ ہونا۔

...| بقول سروری بحوالۂ شرفنامه بوزن چشمه پوست خام که آنرا سرم نیز گویند صاحب
...ی فرماید که با اوّل مفتوح بثانی زده (۱) پوستے که دباغت نکرده باشند و (۲) جانکه که بر ہیئات
...سیاه رنگ و براق باشد و در دواہای چشم بکار برند و آنرا چشمک و چاکسو ہم نام است صاحب
...ن بذکر ہر دو معانی بالا فرماید که بعض این را لغت عرب گویند صاحبان جامع و سراج ہم ذکر
...کرده اند **مؤلف** عرض کند که بر بشبه صراحت کافی با بیان ماخذ کرده ایم که این اصل است
...بہ که گذشت مبتدل این (اردو) دیکھو بشبہ کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

...شن | بقول سروری بروزن جشن (۱) بدن را گویند (انوری ۵) وه که برخی زبای
...مراد کو بشن و بالای چون صنوبر او کو صاحب جہانگیری باستناد ہمین شعر انوری بمعنی (۲) قد و
...گوید صاحب برہان بفتح اوّل وثانی بذکر ہر دو معنی بالامی فرماید که (۳) سر و بن و اطراف ہر چیز
...ہم گویند صاحب ناصری گوید که بمعنی قد و بالا و اندام و بدن آدمی و فرماید که بمعنی بر و سینه اصح است
...از شیرازیان مکرر شنیده شد که در مقام برہنگی و گرسنگی گفته اند؎ نه بشنم پوشیده و نه شکمم سیر
است۔ صاحب فدائی که از علماے معاصرین عجم بودمی فرماید که بالا و تن و اندام مردم تا جائیکه جامه
پوشیده می شود و بشن و بر ہمه اندام است۔ خان آرزو در سراج بذکر معانی بالا گوید که از (بشن و بالا)
که داخل سند است موی کاکل مراد است پس بدون نون باشد و به بای فارسی بود **مؤلف** عرض کند
که سبحان الله از پارسی زبان ذوق خوشی داری و سخن سنجی شہرتی از ینجاست کے (بشن و بالای)
را که در سند واقع است بمعنی موی کاکل گرفته و معنی شعر را خوب فہمیده۔ در لغت فارسی زبان

در برابر سرودی و ناصری و فدائی (صاحبان زبان) بحذف نون خوب اصلاحی کرده آمده‌اند. این کار از تو آید و مردان چنین کنند» **مؤلف** حقیر نه بر مجرد اعتبار محققین اهل زبان این را بمعنی اوّل و دوم تسلیم می کند بلکه در معنی شعر انوری هم بشن و بالا را بتمثیل صنوبر مطابق می داند و نون را حذف نمی کند که بتقسیم پیراستگی کار محققین نیست و بای فارسی را هم درین لغت جا نمی دهد که این قسم تصرف از موضوع ما خارج است. اعلم یا ایها المحقق که بژن به زای فارسی گل سیاه را نام است فارسیان به تبدیل زای فارسی با شین معجمه چنانکه بازگونه و باشگونه بشن کردند و اسم جامد قرار دادند برای جسم خاکی که معنی اوّل است و معنی دوم مجاز آن و حقیقت معنی سوم جز این نباشد که صاحب برهان تعریف خوشی نکرده از سر تا پا همه بدن و اعضا را بشن گویند و این داخل معنی اوّل است و معنی سوم را بر مجرد قول برهان بدون سند استعمال تسلیم نه کنیم و اگر پیش شود آنرا هم مجاز معنی اوّل دانیم وای بر ناصری که صاحب زبانست و این را مخصوص کند با بر و سینه و پسندی که از مقوله گدایان پیش می کند در معنی آن تن بهتر از بر و سینه می نماید (فتاملوا یا ایها الناظرون) **(اردو)** (۱) بدن مذکر (۲) قد مذکر (۳) هر چیز کی شکل- مؤنث-

بشنپد بقول غیاث بکسر اوّل و فتح شین معجمه و سکون نون و فتح بای پارسی نوعی از سرود هندی است مثل دهرپد و صاحب انند همنوای اوست و این قدر اضافه بر و کند و اجمال صاحب غیاث را بصراحت می فرماید که لغت فارسی است **مؤلف** عرض کند که همین است را اینجا دبنده اگرچه گنده و همین است حق تحقیق که حقیقت جویان را در غلط می اندازد- همانا این لغت سنسکرت است بقول سباطع ترانه که برای وشنو می سرایند. بشن بلغت سنسکرت خدائی را نام است که خود را بصورت نگهبان جلوه گر کرده و پد بمعنی حال و شان و جاه و منزلت و سرود پس آهنگی را که به حمد خدا می سرایند آن را بر همنان

بشنپد گویند و فارسیان استعمال این نکرده اند و محققین اہل زبان این را نیاورده (اردو) بشنپد بقول
آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - حمد کا گیت - بشن کی تعریف کا گیت ایک قسم کا ہندی راگ جیسے دھرپد آپ
نے پد کی نسبت فرمایا ہے کہ سنسکرت میں گیت کو کہتے ہیں -

بُشنج | بقول سروری بحوالہ نسخۂ میرزا بوزن شکنج (۱) تابش روی و بحوالہ نسخۂ سامی فی الاسامی
گوید کہ (۲) خشکی کہ بر روی افتد کہ بعربی کلف خوانندش و فرماید کہ این بصحت اقرب است از قول
میرزا صاحب جہانگیری می فرماید کہ طراوت رخسار و آبروست صاحب رشیدی ذکر معنی اول نقل معنی
دوم بحوالہ سروری کرده گوید کہ سیاہی روی صاحب برہان معنی دوم را بکسر اول گوید و معنی اول را بفتحتین
صاحب ناصری نقل نگار ہر دو معنی بحوالہ برہان و گوید کہ در فرہنگ ہا ہمچنین است و ہکذا صاحب
جامع و خان آرزو در سراج می طرازد کہ تحقیق آنست کہ بمعنی دوم بکسر و بمعنی اول بفتح باشد **مؤلف**
عرض کند کہ چرا نباشد کہ این تحقیق حضرت آرزوست اگرچہ نقل برہان کرده و بہ حقیقت پی نبرده حق آنست
کہ بشنج اسم جامد فارسی زبان است بالفتح بمعنی شکستگی و ناہمواری و بالضم نوعی از صدف و کلف و
در عربی زبان بقول منتخب گنبد روی یعنی سیاہی و سرخی کہ بروی ظاہر شود پس معنی لفظی بشنج با بای معیت
چیزی کہ شنج دارد و کنایہ از روی کلف دار و خشک دار و این در حقیقت مرضی است کہ از حدت
سودا بر جلد ظاہر میشود و اکثر بر روی کہ قطع نظر از سرخی سیاہی مائل) ناہمواری جلد و تابشی ہم از آن
سر زند از اینجاست کہ صاحب سروری معنی دوم را اصل قرار می دہد و معنی اول را مجاز آن و جا دارد کہ برای
معنی اول از معنی دوم شنج ماخذ گیریم اندرین صورت باید کہ بضم شین خوانیم و بہر دو معنی فتح اول مسلم است
کہ بای معیت ہمیشہ مفتوح باشد کہ آن در حقیقت مخفف کلمہ باست بای حال فتح و کسره اول متعلق

به محاوره و زبان است که از اهل زبان سمرقندی این را بالکسر گفته و صاحبان ناصری و جامع در معنی اول
فتح اول گرفته اند و این اختلاف چیزی نیست جز این که تصرف لب و لهجه متفاوت است (اردو) (۱) منہ کی چھاپ آب و
آب - مؤنث (۲) کلف بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - چہرہ کی چھائیاں و سیاہ دھبے جو خون کے بگاڑ کی وجہ سے منہ پر ہوتے ہیں

بشنجه | بقول جهانگیری (۱) دست افزاری جولاهگان را که بدان آهار بر تانا کشند و بقول
بعض گویند که (۲) آهاری باشد که بر تانا بمالند و آنرا صلب خوانند (نظامی ۲۵) بشنجه روی وارزق
چشم و اشقری سبزوار خرم گل نی خم زر (قرن الدهر ۲۵) تار و پود مراد من نشود تو بافته بی بشنجه
سلطنت تو صاحب رشیدی نقل نگارش صاحب برهان گوید که بر وزن شکنجه و نسبت معنی اول صراحت
مزید کند که آن دسته گیاهی باشد مانند جاروب بر هم بسته و ذکر معنی دوم هم کرده صاحب ناصری
همزبانش و بهر دو معنی بکسرتین گفته و صاحب جامع بفتح و کسر دوم و خان آرزو در سراج می طرازد
که بکسرتین و نون است **مؤلف** عرض کند که بی صراحت ماخذ این دعوی مجرد را بی دلیل دانیم
حقیقة این لغت مرکب است از لغت گذشته یعنی بشنج و هاء نسبت یعنی چیزی که نسبت دارد با بشنج
بمعنی دوش و کنایه از آشی و آهاری که جولاهگان بر تانا می مالند تا سخت شود و جلائی در و پیدا شود چنانچه
آب رو مردم و طراوت آن پس معنی دوم اصل است و معنی اول مجاز آن که آله را هم به همین نام موسوم
کردند که بواسطه آن آهار بر تانا می ریزند محققین بالا نسبت آن تعریف خوشی نکرده اند که دسته گیاه را مانند
جاروب گفته معلوم می شود که این آله را مشاهده نکرده باشند در این روزها از موهای سخت و کلفت
ساخته میشود شاید در زمانه سلف همین کار از خس و گیاه می گرفته باشند بالجمله موهای سخت را جمع کرده
یک سر او را در چوب یا عاج مستحکم کنند و آن دسته را مانند تا مجموعه آن پریشان نه شود و از طرف دیگر

کار گیرند مثلاً رنگ سازی کنند یا اہار یا روغن بچیزی رسانند که تار تار باشد تا بوسیلهٔ این موها در یک یک تار اثر آهار یا روغن می رسد و جولاہگان هم همین قسم آله درست کنند که بواسطهٔ آن آهار در تان داخل می کنند تا هر رشتهٔ تان بواسطه دسته موها اهار گیرد و همین آله را در اردو کوچی و در انگلیسی زبان برش نامند. پس ماخذ متقاضی آنست که این را بکسر اوّل و فتح دوم خوانیم و اختلاف اعراب بیان کردهٔ محققین بالا تصرف مناسب ولهجهٔ مقامی دانیم. مخفی مباد که از هر دو سند بالا کلام نظامی را متعلق لغت گذشته یعنی بشنج دانیم بزیادت ہای نسبت وکلام فریح الدہر را متعلق بمعنی دوم این فتأمل (اردو) (۱) وہ کوچی (مونث) یا بڑا برش (مذکر) جسکے ذریعے سے جُلاہے تانے میں اہار لگاتے یا چھڑکتے ہیں (۲) دیکھو اہار۔

(الف) **بشنجیدن** (الف) بقول مؤلف

(ب) **بشنجیده** بمعنی پاشیدن و ریختن

وفرماید که مضارع این بشنجد است و لبیبی ؎

بخنجر همه تنش انجیده اند ٭ بر خاک خونش بشنجیده اند ٭ صاحب نوادر گوید که بالکسر و فتح دوم و کسر جیم تازی است و به بای فارسی نیز آمده۔ و ہر دو محقق بالا می فرمایند که در مصرع ثانی سند لبیبی کلمهٔ بر بمعنی علی را ناچار بسکون ہا باید خواند و بصورت اگر چه سکته می شود ولیکن این قسم سکته در کلام قدما

بسیار واقع شده صاحب ناصری بر ذکر (ب) قانع وفرماید که بالکسر بمعنی پاشیده وفرماید که بر این قیاس بشنجد بمعنی بپاشد و بشنج امر است بپاشیدن و (الف) مصدر است و می طرازد که این لغت در دری مستعمل و اہل تبرستان بسیار استعمال کنند و بحذف جیم ہم آمده که مخفف است چنانکه گویند ٭ آب کاسه را بشن ٭ یعنی بپاش و بریز۔ صاحب انند نقل نگارش صاحب رشیدی نسبت (ب) می طرازد که بمعنی پاشیده و شده و (بشنجیده شید) یعنی پاشیده

شده و (شجیده شود) یعنی پاشیده شود وخان آرزو در
سراج بذکر قول رشیدی گوید که بدون با بمعنی پژمرده
شده وافتاده ولغزیده و درین صورت لازم خواهد
بود نه متعدی بمعنی از اسم پاشیده لیکن اغلب که شخشیده
است به دوشین. **مؤلف** عرض کند که ما چه
می گوئیم و طنبوره چه می سراید. نفهمیدیم که خان آرزو
از موضوع خود چرا پای بیرون می نهد و نمیداند
که تحقیق مصدر شنبیدن در پیش است و (ب) اسم
مفعول اوست وشخشیدن به دوشین بمعنی لغزیدن
مصدری است جداگانه که بجایش می آید. هیچ
نفهمیدیم که مقصودش از ارشاد (اغلب که شخشیده
است به دوشین) چیست وحاصلش جزین نباشد
که شنبیدن یعنی (الف) اصلا مصدری نیست
(اعلم بالغیب) که شنبیدن وشنجیده بدون موحده
نیامده ومعنی لغزیدن را که متعلق بمصدر شخشیدن است
و بدون موحده به دوشین معجمه می آید ازین
مصدر زیر تحقیق هیچ تعلق نیست وانچه همین مصدر
به بای فارسی می آید مبدل این است به تبدیل موحده
با بای فارسی چنانکه تب وتپ واسم مصدر این
همان لشنجه که بمعنی آش وافراز جلاهگان گذشت
پس فارسیان های هوز را به تحتانی بدل کردند چنانکه
شاهگان وشایگان وعلامت مصدر دن
در آخرش مرکب کرده مصدری وضع کردند که
معنی لفظی این همان افراز جولاهگان را بکار
بردن که بواسطهٔ آن آش در تان پاشیده می شود
و بمجاز بمعنی پاشیدن مستعمل شد (اگر تحقیق را هوس
است همین قدر بس است) وانچه این مرا لازم
قرار می دهی غور بر معنی نکرده واز سند استاد لبیبی
نخورده وانچه صاحبان مؤید ونوادر در بیان
سکتهٔ مصرع دوم سند لبیبی سخن سرائی کرده اند
نسبت آن عرض می شود که ما اکثر کتب لغات مصرع
دومش را چنین یافته ایم وصاحب ناصری هم همین
طور نقل کرده (ع) همان خاک خونقش بشنجیده
اند پس نقل سند به هر دو محققین بالا بحذف الف

ولون پرست آمده باشد تحریف خطاط بیش نباشد
وکمی تلاش حقیقت جویان شنده بر بشن که زبران
خاک) راکاتبش (برخاک) نوشت وبهر دو پیچانگا
را ضرورت سکته لاحق شد که مرضی است بلکه
خدا ایشان را بیامرزد - بالجمله حالا سکته باقی نماند
وانچه صاحب ناصری بشنج را امر بپاشیدن نوشته
عرض می کنیم بدکه حاشا بلکه امر حاضر بشنجیدن
است وانچه می فرماید که بحذف جیم هم آمده نسبت
آن عرض می نمائیم که "لاوالله" بلکه حذف جیم مخصوص
است برای بشنج که سوقیان عجم در اکثر الفاظ حرف آخر
حذف کرده میگویند وصاحبان ادب در نوشت
وخواند از اتباع شان بپرهیزند این تخفیف
صورت است دیگر تتبع که بشنج را بشن گویند
وایشان را ایشا وازین لب ولهجه لازم نمی آید
که بشنجیدن وبشنجیده را بشنیدن وبشنیده
هم خوانیم (اردو) چھڑکنا۔

بشند بقول جامع با دو کسره بوزن تنگلت آله التی مانند کلنگ که بدان دیوار سوراخ کنند و
کلنگ و(۲) اسکنه وتیشه نجاری وبنائی را گفته اند **مؤلف** عرض کند که اگرچه همه محققین
فارسی زبان ازین لغت ساکت اند ولیکن باعتماد قول صاحب جامع که صاحب زبان است
این را معتبر دانیم واسم جامد فارسی زبان خوانیم معاصرین عجم تصدیق وجود این لغت کنند واین
آهنین بیرم مختصری است که نقب زنان بکار می برند وبه زبان شان آلة النقب است وتیشه
بنائی هم همان است که بنایان هم ازهمین آله برای سوراخ دیوارها کار گیرند وبمعنی دوم استعمالش
برسبیل مجاز باشد که برمه هم سوراخ کند در چوب چنانکه بشند در دیوار که تعریفش بر اسکنه کرده
ایم پس در تعریف بالا تیشه نجاری متعلق است به اسکنه وتیشه بنائی متعلق به بشند (اردو)
(۱) آلة النقب - نقب کا آله - وه مختصر سا تبل جسکی ایک جانب تیز نوک ہوتی ہے اور دوسری جانب

پھیلا ہوا ہے جسکی نقب زن۔ سینہ پر جاکر دوسری جانب سے دیوار میں سوراخ کرتے ہیں صاحب آصفیہ نے سبّل پر فرمایا ہے مذکر آلۂ نقب زنی ہماری رائے میں یہ تعریف قابل غور ہے (۲) بر تمہ دیکھی سکنہ۔

بشنزه بقول جہانگیری با اوّل مضموم ثانی زدہ و نون مکسور وزای منقوطہ مفتوح چنگالی را

بشنژه گویند کہ از نان تنک و خرما سازند (بسحق اطعمہ ـــ) من بمالم بپای بشنزه روی گویم از دست زخم بریان داد ہ۔ صاحب ناصری این را بہ زای فارسی آوردہ و فرماید کہ با نان تنک و خرما روغن ہم شرابی کنند۔ بیک دیگر بمالند و بخورند وہمان کلام بسحق اطعمہ را بسند خود آوردہ کہ در ان نقل بشنژه بہ زای فارسی است۔ صاحب برہان بہ زای فارسی آوردہ نمی فرماید کہ بر وزن مضمضہ ہم آمدہ صاحب رشیدی ہم این را بہ زای ہوّز آوردہ فرماید کہ بشنزه بہ تحتانی چہارم ہم بہ ہمین معنی می آید و صاحب جامع متّفق برہان و خان آرزو در سراج بذکر اقوال محقّقین بالا فیصلۂ تحقیق بر من کردنہ این۔ بحذف تحتانی مخفّف بشنیزه است کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اصل لغت یعنی اسم جامد فارسی زبان بشنژه بہ زای فارسی است کہ تصدیق این از معاصرین عجم میشود و این مبدّل آن کہ زای فارسی بہ زای ہوّز بدل میشود چنانکہ ژند و زند و آنچہ بزیادت تحتانی می آید مزید علیہ این چنانکہ بست و بیست کہ در وسط کلمہ یای زاید می آید ہمین قدر است حقیقت این اسم جامد فارسی قدیم و آنچہ بتای فوقانی عوض نون و رای مہملہ عوض زای ہوّز گذشت مبدّل نیست و ما ہمانجا اشارہ این کردہ ایم خان آرزو کہ بالعکس این بشنیزه را اصل پنداشت را مخفّفش واند خلاف حقیقت است و تصدیق دعوی ما ... بشنتره می شود و پشنیزه بہ زای فارسی با تحتانی ... (فارسی) ایک شیرینی ... بشنژه ہے جو دودھ اور

کمچوں اور گھی سے بنائی جاتی ہے ۔ مؤنث ۔

بشنگ | بقول برہان بکسر اوّل وثانی وسکون نون وکاف الفی که سرش مانند کلنگ دراز که بنایان وبنّایان دیوار را سوراخ کنند واسکنه را هم گویند صاحبان انند وناصری ومؤید هم ذکر این کرده اند **مؤلف** عرض کند که مبدّل همان بشند است که گذشت دال مهمله بدل شد به کاف فارسی چنانچه دروغ وگروغ و پهند وپهنگ دیگر پیچ این لغت به بای فارسی هم می آید که آن مبدّل این است (اردو) دیکھو بشند کے دونوں معنے ۔

بشنو | بقول مؤید (مطبوعه مطبع نولکشور) ای بوکن ودر دیگر نسخ قلمی بجای این (بوی شنو) را به همین معنی نوشته **مؤلف** عرض کند که قطع نظر ازین اختلاف که نتیجه هر دو یکی است عرض می شود که ما از مصدر (شنودن) که بمعنی بوئیدن هم می آید خبر داریم واز موحده زائده هم واقف که در اوّل افعال می آید ولیکن علما وفضلا شاید بی خبر اند ازینجاست که صاحب (مؤید الفضلا) از برای تائید شان امر حاضرش را بیان کرده است شکر الله او مذکر او شان است وانچه معنی (سماعت کن) و (هجوم کن) را ترک کرده است نسبت آن خیال بنده همین است که خود او از دوم خبر ندارد واز اوّل فضلا را خبردار می پندارد البته یک چیز نازکی است که همدرینجا قابل عرض می دانیم یعنی متقنین فارسی زبان شنو را امر حاضر و (شنود) را مضارع شنیدن میدانند وما عرض می کنیم که (شنیدن) کامل التصریف نیست ومضارع وامر حاضر این نیامده وانچه شنو وشنود بر زبان است مضارع شنودن است که کامل التصریف آمده تسامح متقنین است که از حقیقت خبر ندارند وحقیقت جویان را به مؤید الفضلا می سپارند حاصل این است که این امر حاضر مصدر شنودن

است بہمہ معانیش کہ متصل این می آید باموحدہ زائدہ (ار دو) سونگھ۔ دیکھو بشنودن۔

بشنودن بقول بحر بکسر اوّل و واو معروف
بمعنی شنیدن و فرماید کہ کامل التصریف است
و مضارع این بشنود **مؤلف** عرض کند کہ موحدہ
اوّل جزو کلمہ نیست بلکہ زائدہ است و اصل این
مصدر شنودن است کہ بجای خودش می آید بمعنی
(۱) شنیدن یعنی گوش کردن و (۲) بوئیدن و
(۳) ہجوم نمودن و جمعیت کردن و (۴) شناوری
کردن۔ پس استاد واجب التکریم ما را بہ بخشد کہ
تسامح اوست و ذکر این بابای زائدہ دریجا
کردن و دیگر معانی را گذاشتن نقصان حقیقت جویان
کند (عفی اللہ عنہ) ولیکن ذکر این باتصال لغت
گذشتہ لطفی دارد تا حقیقت جویان (بشنو) انتظار
ردیف شین معجمہ نکشند (ار دو) (۱) سُننا (۲)
سونگھنا (۳) ہجوم کرنا۔ جمع ہونا۔ (۴) تیرنا۔

بشنو یا نشنو دمن گفتگوئی می کنم مثل
صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این
کردہ از معنی ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مثل
نیست بلکہ مقولہ ایست و لفظ کس از اصل مقولہ
ترک شد کہ بر زبان فارسیان الی الان است
(کس بشنود یا نشنود من گفتگوئی می کنم) ہمانا این
مصرعی است بر وزن (چار مستفعلن) فارسیان
چون کسی را ناسخن شنو بینند و خواہند کہ بحق او از
موعظت و پند و نصیحت باز نیایند اوّل این
مصرع را می خوانند و آخر پندی و نصیحت (ار دو)
میاں کوئی سُنے یا نہ سُنے ہم تو کہے جائینگے۔ یہ مقولہ
ہے اہل دکن کا جو بالکل ترجمہ ہے فارسی مثل کا۔

بشنو صدای توپ را مثل۔ صاحب
خزینۃ الامثال ذکر این کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ برادر این مثل نباشد
بلکہ مقولہ ایست کہ فارسیان بحق کسی گویند کہ از
بد اعمالی خود خبر ندارد و شہرتی کہ از آن گرفتہ تکذیب
کند مقصود آن ہمین قدر است کہ شہرت بد اعمالی

ای تو مانند صدای توپ بلند است اگر می خواهی بشنو و خبردار شو و اصلاح اعمال خود کن (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ آپکے بداعمالیوں کا ڈنکا بج رہا ہے یعنی اگر ہمارا کہنے کا تم کو اعتبار نہیں ہے تو خود سُن لو۔

بشنیز بقول سروری بشین معجمه و نون بروزن برخیز۔ بوی مادران باشد که آنرا برنجاسف نیز گویند صاحبان برهان و ناصری و جامع هم ذکر این کرده و هر دو آخرالذکر می فرمایند که به های هوز آخره هم آمده **مؤلف** عرض کند که حقیقت این بر ارطمیسا گذشت و آسان تر است که اسم جامد فارسی زبان دانیم مگر ماخذ این آنچه بقیاس ما قرین است این است که مخفف بشنیزه که به همین معنی می آید به حذف های هوز باشد صراحت ماخذش هم در آنجا کنیم (اردو) دیکھو بشنیزہ۔

بشنیزه بقول برهان و رشیدی بدیل بشنیز) و هفت و سروری را) همان بوی مادران مرادف بشنیز که گذشت **مؤلف** عرض کند که بخیال ما موحدهٔ اوّل زائد می نماید و شنیزه به های نسبت در آخرش بمعنی منسوب به شنیز و شنیز مخفف شونیز و شونیز لغت فارسی است بمعنی سیاه دانه و حبّ السودا که بهند» کلونجی نام دارد تند بو که بحث کالش بجایش می آید پس فارسیان بزیادت های نسبت در آخرش (بوی مادران) یعنی ارطمیسا را نام نهادند نظر به تندی بویش و صراحت کافی بر ارطمیسا مذکور شد والله اعلم بحقیقة الحال و آنچه همین لغت (۲) بمعنی بشنیزه آمده حقیقتش را هم در آنجا بیان کرده ایم و صراحت ماخذش هم (اردو) (۱) دیکھو ارطمیسا (۲) دیکھو بشنیزہ۔

بشنین بقول برهان و ناصری بضمّ اوّل بروزن گلچین گلیست در مصر و آن مانند نیلوفر پیوسته در میان آب می باشد گویند هر صباح سر از آب بر می آورد و شام ته آب فرو می رود و ساقی دارد بی برگ و به بزرگی غوره خشخاش می شود و تخم آن سفید و در عطریات بکار برند وا

روغنی سازند بجهت علت سرسام و بیخ آن مقوی باه است۔ صاحبان جامع و انند هم ذکر این کرده اند صاحب سوا السبیل گوید که عربان همین را بکسر موحده و نون معرب کرده اند صاحب محیط باعراب معرب ذکر کرده فرماید که بیونانی لوطوس نامند و اهل مصر عرائس النیل۔ در دیار مصر کثیر الوجود و آن نباتیست شبیه به نیلوفر که در جوف آب می روید و هر قدر که آب بلند می شود سر آن از آب بر می آید و سر آن مانند کوزهٔ خشخاش و بزرگتر از ان۔ اهل مصر دانهای آن را خشک و آرد کرده نان می پزند و بیخ آن مانند شلجم و سیب و به و آن را بیارون نامند و خام و پخته آنرا می خورند بالجمله سرد در دوم و تر در اول سوم و در جمیع افعال مانند نیلوفر و بقول گیلانی در ان قوت محلله باشد و تحلیل ریاح و رطوبات مرخیه معده کند و منافع بسیار دارد (الخ) **مؤلف** عرض کند که صاحب مخزن این را بصورت لغت عرب نوشته اند درین صورت استعمال فارسیان به تصرف در اعراب معرب را ماند ولیکن قیاس ما قول صاحب سوا السبیل را می پسندد و آنچه صاحبان پابند لغات فرس این را شکل لغات فارسی جا داده اند با صراحت صاحب انند که لغت فارسی گوید متقاضی آنست که ما این را مرکب دانیم با لغت بشن که بمعنی سراپا و بدن است و یا و نون نسبت و کنایه از گلی که سراپا درخت است یعنی برگ ندارد و بشکل نبات است (اردو) نیلوفر سے شبیہ ایک پھول جس کا وطن مصر ہے جسکو فارسیوں نے بشنین کہا ہے بالضم اور عربوں سے بالکسر اس کی تعریب کی ہے افسوس ہے کہ اسکا متعارف نام معلوم نہ ہوسکا۔ مذکر۔

بشو بقول موارد بمعنی ترجمه کن و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و ادعای صاحب موارد بدون سند تعجب خیز است و وضع لغت متقاضی آنست که موحده را زائد گیریم و شو را امر حاضر

شودن دانیم که بمعنی شدن می آید و متقنین فارسی زبان آنرا امر حاضر شدن خیال می کنند و نمی دانند
که شدن مخفف شودن است و شود هم مضارع همین شودن نه شدن ـ مخفی مباد که ماخذ مصدر
شودن را همین جا ذکر می کنیم تا حقیقت جریان در انتظار ردیف شین معجمه نباشند اسم مصدر این
شود بضم اوّل وسکون واو ودال است و مخفف آن شد بالضم و هر دو در فارسی زبان
بمعنی رفت وگذشت (هکذا فی البرهان) پس فارسیان علامت مصدر دن را بر هر دو
زیاده کردند واز دو دال مهمله یکی را حذف کرده دو مصدر وضع کردند یکی شودن و دیگرے
شدن که معنی حقیقی این رفتن وگذشتن و بمجاز واقع شدن هم تکمیل بحث این بجای خودش
کنیم و در ینجا همین قدر کافی است که این هر دو مصادر اصلاً بمعنی ترجمه کردن نیامده پس اگر با
زائده در اوّل امر حاضر شودن زیاده کنیم معنی (ترجمه کن) نیست و نباشد صاحب موارد سکندری
خورده و نسیده انیم که مقصودش چیست و غیر از انکار قولش چاره نیست و بار ثبوت بر ذمّهٔ مدّعی است
(اردو) دیکھو شدن اور شودن یہ اُس کا امر حاضر ہے ـ

بشوتن بقول سروری بشین معجمه و تا
بوزن نمودن (۱) نام برادر اسفندیار و بحوالهٔ
نسخهٔ وفائی گوید که (۲) بمعنی بوزینه ـ صاحب
برهان بذکر هر دو معنی می فرماید که بفتح وکسرهٔ اوّل
هر دو آمده صاحب ناصری بذکر معنی اوّل می
طرازد که همان برادر اسفندیار و پسر گشتاسب شاه
در عقل و دانش و اخلاق پسندیده مشهور و معروف
بود و بالمعنی وزارت اسفندیار می نمود ز فردوسی
له بشه گفت یزدان گوای من است ؎ بشوتن
در من رهنمای من است ؎ و می فرماید که معنی لفظی
این (تن خود را بشوی) و ذکر معنی دوم نکرد صاحب
جامع ذکر هر دو معنی کرده ـ خان آرزو در سراج

ذکر این بکسر اوّل و واو مجهول و فوقانی مفتوح کرده نقل
هر دو معنی بالا گوید که غالب که بمناسبتے نام برادر اسفندیار
کرده باشد **مؤلف** عرض کند که برادر - این قیاسی
است بسیار آسان ولیکن ازماخذ این چه می فرمائی
بنده عرض می کنم که معنی اوّل اصل است و مرکب
از بش که بمعنی ناقص و ناتمام بر معنی پنجمش گذشت و
تن بمعنی بدن و وا و زائد در میان دو کلمه چنانچه
قاعده فارسی است چنانچه تنومند و برومند که بمعنی
تن مند و برمند آمده پس بشوتن بمعنی حقیقی - ناتمام
و ناقص در خلقت کنایه باشد از بوزینه که آنرا انسان
ناقص الخلقت گویند که مغز کامل ندارد و با وجود این
نقص خلقی بوزینه خیلی چالاک و هوشیار و این صفت
مسلّم پس برادر اسفندیار و پسر گشتاسپ را عجبی نیست
که از همین صفت چالاکی او بدین لقب موسوم کرده
باشند و جادارد که نظر به استواری اعضائش بدین
اسم موسوم شده باشد که میخ بند آهنی و غیره ذٰلک
را هم نام است که بر مفاصل صندوق و امثال آن
برای استواریش نصب کنند چنانکه بمعنی اوّلش گذشت
و واو زائد در میان دو کلمه همان که بالا مذکور شد پس
معنی لفظی این استوار تن و هر عضو او بند آهنی
دارنده و خیلی استوار و خیال ما این است که این لغت
مرکب در محاورهٔ فارسی مستعمل و علم است برای اسمای
فارسیان - لقب نباشد بلکه اسم است برای موسوم
انیست حقیقت این نازک خیالیهان بر ترجمه
(بیان کردهٔ ناصری) ریشخند می کنند اختلاف اعراب
نتیجه لب و لهجه مقامی است (**اردو**) (۱) بشوتن
اسفندیار کے بھائی اور گشتاسپ کے بیٹے کا نام
ہے (۲) بندر بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر -
بوزنہ - میمون - ایک جانور جو آدمی سے بہت
مشابہ ہے -

(الف) **بشور آمدن**	مصادر اصطلاحی - (۲۲۲۵۵)
(ب) **بشور آوردن**	الف شور و غوغا کردن (۲۲۲۵۶)

و (ب) آماده و مجبور بر شور و غوغا کردن مخفی مباد
که الف متعدی بیک مفعول است و (ب) بدو مفعول

(ظهوری ؎) نمکین پسته ام بشور آمد ٭ تلخ کرد ات زهر با دامم ٭ (وله ؎) لذت شهدم بهم هرگز نمی آرد بشور ٭ تلخ کام شکر کنج دهن افتاده ام ٭ (وله ؎) شکر شیرینی تلخم که بشور آورد است ٭ کام از چاشنی زهر تو لذت خیز است ٭ (اردو) (الف) شور وغوغا کرنا (ب) شور وغوغا پر آماده اور مجبور کرنا۔

بشوریدن بقول بحر بر وزن نکوهیدن (۱) نفرین کردن و (۲) دعای بد کردن و (۳) جوشیدن و در غضب شدن و فرماید که بضم اوّل هم آمده (کامل التصریف) و مضارع این بشورد و صاحبان موارد و برهان هم ذکر این کرده صاحب ناصری بذکر هر سه معانی بالا می فرماید که با بژ ولیده هم معنی متناسب است و فرماید که شوریده۔ پریشان گشته و جذبه یافته را گویند چنانکه سعدی گوید (؎) چنین دارم از پیر دانندہ یاد ٭ که شوریده سر بصحرا نهاد ٭ خان آرزو در سراج می فرماید که بهر دو معنی اوّل بسین مهمله هم گذشت و بمعنی شوریدن از این باب نیست مؤلف عرض کند که فدای اجمال تو چرا نمی فرمائی که بمعنی اوّل و دوم مبدل بسوریدن است چنانکه گستی و کشتی و صراحت ماخذش همدرینجا کرده ایم و بمعنی سوم مزید علیه شوریدن که در ردیف شین معجمه می آید و اسم مصدرش شور و موحده در اوّل این زائد باشد نیست صراحت اجمال سراج المحققین و شرح زائد از مقصود متن همین ما نام است که کرده ایم۔ صاحب ناصری غلط کند که این را با بژ ولیده در معنی متناسب داند زیرا چه این مصدر لیست و بژ ولیده افادهٔ معنی اسم مفعول کند و مصدر بژ ولیدن من حیث اللفظ والمعنی با این نسبتے ندارد و ذکر شوریده مثل اسم جامدی کند و نمیداند که بر ماضی مطلق شوریدن های هوز زیاده کرده اند که افاده معنی مفعولی کند و سند شوریده از شیخ شیراز همدرینجا پیش می کند و حفظ موضوع خود نمی فرماید۔ عرض می کنیم که آن از مشتقات شوریدن است که با ردیف شین معجمه تعلق دارد و سندش برای

این مصدر جیا (اردو) (۱) نفرین کرنا (۲) بددعا کرنا دیکھو (بسوریدن) (۳) دیکھو شوریدن۔

بشوش بقول هفت بحوالهٔ قنیه بکسر اوّل وضم شین منقوطه بواو رسیده وشین منقوطه زده مکاس کردن ونبیع ای تاخیر کردن در فروختن تا بها زیاده شود مؤلّف عرض کند که سکوت همهٔ محقّقین فارسی زبان سیما سروری وناصری وجامع وبرهان مارا مجبور کند برین بیان که وضع لغت بلحاظ معنی تقاضای آن می کند که عربی دانیم یا ترکی ولیکن محقّقین عرب وترک ومعاصرین عجم هم ازین ساکت ونظر برین که محقّق با نام ونشان پابند لغات فرس است می گوئیم که اگر سند استعمال این پیش کند بمعنی حاصل بالمصدر گیریم یعنی بی پروائی در بیع چیزی باّمید گران بهائی حیف است که صاحب هفت غیر مصدر را بمعنی مصدر نگاشت وبدون سند استعمال وحوالهٔ محقّقی علم ادعا بر افراشت۔ اعتبار را نشاید (اردو) زیادتی قیمت کے لئے کسی چیز کی بیع میں تاخیر کرنا۔

بشول بقول سروری وبرهان بشین معجمه بر وزن رسول (۱) بمعنی گذارندهٔ کارها صاحب برهان این را بکسر وضمّ اوّل هم صحیح داند وصاحب ناصری بر اعراب کسر اوّل قانع مؤلّف عرض کند که مانند این شور ورای مهملهٔ آخر بدل شد به لام چنانکه چنار و چنال وموحدهٔ اوّل زائد است واز همین اسم جامد مصدر (بشولیدن) وضع شد که می آید ومعنی حقیقی آن (۱) پریشان کردن و برهم زدن وبمجاز (۲) درمانده ومتحیّر نشستن و(۳) کارسازی وکارگذاری نمودن و(۴) دیدن و (۵) دانستن پس امر حاضر همین مصدر بشول است وبترکیبش با اسمی اسم فاعل ترکیبی می شود و ولیکن بدون ترکیب معنی فاعلی (متذکّرهٔ بالا) را سند استعمال باید که خلاف قواعد فارسی است و بر خلاف قواعد از برای تسلیم محاوره۔ قول هر سه محقّقین را بدین توجیه کافی ندانیم که این هر سه پروای

قواعد نمی کنند و ما عرض معانی لغات سکندر بیهامی خورند و عادت ایشان است که اکثر اسم فاعل ترکیبی را از مجرد امر حاضر پیدا می کنند (اردو) بشولیدن کا امر حاضر اوس کے تمام معنوں پر شامل۔

(۳) بشول بقول سروری و برهان بروزن رسول بمعنی بیننده و داننده (ابوشکور ــه) کار بشول لیکه خرد کیش شد ؎ از سر تدبیر و خرد بیش شد ؎ صاحب برهان این را بضم اوّل و کسر اوّل هم صحیح داند و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع و صاحب جامع فرماید که اسم فاعل باز بشولیدن **مؤلف** عرض کند که حیف است از اهل زبان که حقیقت این لغت برمعنی اوّلش ظاهر کرده ایم وبی پروائی محققین اهل زبان را هم همدر اینجا عرض کرده ایم وهمین یک سند ابوشکور نه سند ادعا بلکه سند بی غوری ایشان است که (کار بشول) درین شعر بمعنی (کاردان) است و اینمعنی اسم فاعل ترکیبی از ترکیب لفظ بشول بالفظ کار پیدا شد لیکن باستناد این مجرد بشول را بمعنی فاعلی گرفتن کار ایشان و بعید از کار بشولی است که از قواعد زبان خود خبری ندارند (اردو) دیکھو بشولیدن اسی مصدر سے (کار بشول) اسم فاعل ترکیبی ہے۔

(۴) بشول۔ بقول سروری و برهان بروزن رسول بمعنی امر بگذاردن کار و دیدن و برهم زدن (حکیم اسدی ــه) نریما ببد شاد و گفتا مول ؎ همی کارهای دگر بر بشول ؎ (اثیر اخسیکتی ــه) بر بند دست آسمان به بشول بنگاه جهان ؎ برزن زمین را برزمان انداز در قعر سقر ؎ صاحب برهان این را بضم و بکسر اوّل هم صحیح داند و گوید که یعنی بدان و ببین و کارسازی کن و برهم زن و پریشان کن و صاحب ناصری براعراب آخر الذکر قانع صاحب جهانگیری گوید که باوّل مکسور و ثانی مضموم بمعنی ببین و بدان (انوری در هجو قاضی کیرنگ ــه) زر و گشت از فراق لقمه بشولی

روی سرخ من ای سیاه و دل (ف) (اثیر الدین اخسیکتی ے) خشمش انجا که وا دنامیه راگوشمال (ف) لقمه بشولی
نکرد خار بیزم رطب (ف) صاحب رشیدی همزبانش وی فرماید که درینجا بمعنی تامل است و فرماید که در متن ابیات
بشول بمعنی پریشان کننده مناسب تر است - صاحب جامع فرماید که امر از بشولیدن - خان آرزو در
سراج گوید که در بیت اخسیکتی هیچ وجه معنی ببین و بدان درست نمی شود و در بیت انوری معنی
پریشان کننده اصلا راست نمی آید و فرماید که (لقمه بشول) لفظی مقرر معلوم می شود و معنی آن ازین
نسخها خوب بوضوح نمی پیوندد و فرماید که انچه توسی و صاحب برهان نوشته بمناسبت آن معنی درو
میتوان گفت **مؤلف** عرض کند که سراج المحققین این معنی را روشن نکرد و به بحث معنی شعر
از اصل مقصد کناره فرمود شک نیست که این امر حاضر مصدر بشولیدن است شامل بر همه معانیش که
می آید و از کلام حکیم اسدی تصدیق این معنی می شود و قاعدهٔ فارسی هم تائیدش می کند و در ماخذ این
با وصفیکه موحدهٔ اول زائد است اثیر اخسیکتی در شعر اول بشول را بشول گفته یعنی بای بشول را
جزو کلمه دانسته موحدهٔ دیگر برو زائد کرده عیبی ندارد که بی خبران ماخذ همچنین کارها کنند و
شک نیست که این سند از برای امر حاضر بشولیدن است انچه صاحب رشیدی در کلام انوری و
شعر دوم اخسیکتی بشول را بمعنی پریشان کننده گیرد نسبت آن عرض می شود که الحق انوری در کلام
خود (لقمه بشول) را که اسم فاعل ترکیبی است بصفت روی سرخ خود آورده می فرماید که روی
سرخ من که (لقمه بشول) بود از فراق لقمه زرد شده است و مقصودش از (لقمه بشول) پریشان
کنندهٔ لقمه از جاویدنش اندرین صورت بی غوری رشیدی است که مجرد بشول را بمعنی (پریشان کننده)
خیال کرده این معنی بدون ترکیبش با کلمه لقمه حاصل نمی شود و در سند دوم اخسیکتی همان (لقمه بشول)

یادت یای مصدری (لقمه بشولی) است بمعنی چاویدگی لقمه که حاصل بالمصدر (لقمه بشولیدن) باشد

ودرین جا هم صاحب رشیدی از غور کار نگرفت که مجرد بشول در (لقمه بشولی) بمعنی پریشان کننده

نیست ونباشد و بوجه یای مصدری - اسم فاعل ترکیبی هم باقی نماند - خان آرزو - اینقدر راست

می گوید که در شعر دوم اخسیکتی - بشول بمعنی چه بین وبدان مستعمل نیست ودرست می فرماید که در بیت

انوری بشول بمعنی پریشان کننده نباشد ولیکن خطای اوست که نخستین معنی اشعار را حل نکرد و ازینجا

که (لقمه بشول) را نمی داند و (لقمه بشولی) را بر زبان نمی راند و انچه بمعنی دوری گیرد دور از عقل و بعید

از تحقیق است - حقیقت جویان بدانند که این است طرز تحقیق محققین سلف و درینجا این قدر کافی

است که سند انوری وسند دوم اخسیکتی برای معنی امر حاضر نیست (اردو) بشولیدن کا امر حاضر ہے

تمام معنوں پر شامل -

(۴) بشول - بقول سروری وبرهان بر وزن رسول بمعنی پریشانی وبرهمزدگی (ابن یمین ـه)

بیان طره تو کردی ولیک ولم ﴿ زبس بشول که دارد بکنه آن نرسید ﴿ (فرید الدین عطار ـه) بیت

گفتا که ای مرد فضولی ﴿ من سر رشته را تا کی بشولی ﴿ صاحب برهان این (بضم) ذکر اول هم صحیح داند

وصاحب ناصری همزبانش با اعراب آخر الذکر وصراحت مزید فرماید که بشولش بر وزن نکوهش

مصدر آنست وبشولیدن وبشولیده یعنی برهمزدن و برهمزده وپریشان کردن و پریشان شده وبراین قیاس

مؤلف عرض کند که سروری خطای فاش کرد که کلام فرید الدین عطار را برای این معنی آورد

شک نیست که در کلام ابن یمین بشول بمعنی حاصل بالمصدر بشولیدن است ولیکن در کلام

عطار صیغهٔ واحد حاضر امر است بیای خطاب وهیچ تعلق با معنی پریشانی وبرهمزدگی ندارد و یکی

مستعمل می کند که بشولش را مصدر گوید اعلم یا اسم مصدر بشولیدن را حاصل بالمصدر یکی بشول است
و دیگری بشولش - پس بشولش را مصدر بشول گفتن کار محققین اهل زبان نیست (اردو) پریشانی

(الف) **بشولش** بقول سروری بشین معجمه و
لام بوزن پژولش یعنی برهم زدگی و پریشانی (عطا
ے) صبح اگر شسته نفس را در دهان تو کی رسیدی این
بشولش در جهان تو و فرماید که بمعنی کارگذاری و بینندگی
و دانندگی نیز صاحب برهان هم با نش و.......

(ب) **بشولیدن** بقول سروری بمعنی (۱) دیدن
و (۲) دانستن و (۳) برهم زدن و پریشان کردن
و (۴) گذاردن کار (بهرامی ے) فلک در بشولیدن
کار اوست تو تو بنشین و بگمار بستان زر و سست تو
صاحب موارد بذکر هر چهار معنی بالا گوید که (۵) در
مانده و متحیر نشستن نیز و بامعنی چهارم - کارسازی
نمودن هم نوشته - صاحب بحر بهر پنج معانی بالا
این را کامل التصریف گوید و مضارع این بشولد
صاحب برهان بهر پنج معانی بالا گوید که بکسر و
فتح اول هر دو آمده و صاحب بحر بهر سه حرکات اول
آورده و صاحب نوادر بذکر معنی سوم می فرماید
که لغتی است در شولیدن با جمیع مشتقات و بنا
فارسی هم آمده و صاحب مؤید می طرازد که بمعنی بشوریدن
است کذا فی الشرفنامه و هم بحواله آن
گوید که شولیدن بمعنی متحیر و درمانده نشستن اصل
است و موحده اول زائد و فرماید که مگر آنکه با
اصلی باشد آنوقت لغت مختلف باشد و نیز گوید که
در فصل لام بشول بمعنی دیدن و دانستن آورده
است - پس باید که معنی این و آن متحد باشد
زیرا چه مشتق از این است و بذکر.........

(ج) **بشولیده** می گوید که شوریده و پریشان
صاحب برهان نسبت این گوید که بر وزن بکوبیده
بمعنی دیده و دانسته و کارسازی کرده و آشفته
و پریشان و برهم زده و بشوریده **مؤلف**
عرض کند که بشول که گذشت اسم مصدر (ب)

چنانکہ اشارۂ آن ہم در انجا کردہ ایم و (الف) حاصل بالمصدر - (ب) مصدر و (ج) اسم مفعولش و صراحت ہر پنج معنی (ب) برشبول کرد ایم و حقیقت ماخذ ہم ہمدر انجاکہ اصل بشول شور است و موحدۂ اوّل زائد و شوریدن و شولیدن ہر دو بجائیش می آید و معنی سوم اصل است و دیگر ہمہ معانی مجاز آن صاحب مؤید کہ شولیدن را اصل داند خیال سطحی است کہ نظر بزیادت موحدہ در اوّل بشولیدن خیال کرد کہ شولیدن اصل است ولیکن غور نکرد کہ شولیدن ہم مبدل شوریدن است و شوریدن اصل باشد کہ از ماخذ شور وضع شد - پریشان بیائیش طبیعت را پیشوراند و محقق کم اللغات بشول را مرادف دیدن و دانستن می نشاند للّٰہ العجب کہ معنی اصلی آن من حیث اسم مصدر یا حاصل بالمصدر مشاہدہ یا معائنہ و دانستگی و علم چیزی است - امن است تائید فضلا کہ صاحب مؤید الفضلا موضوع لطیف خود قرار دادہ - وائے بر ہمچو محققینے کہ موضوع خود را نگاہ ندارند و حقیقت طلبان را بہ گمراہی سپارند خدا ایش بیامرزد (اردو) (الف) حاصل بالمصدر ہے (ب) کا (۱) مشاہدہ مذکر (۲) علم - مذکر - واقفیت - مؤنث - (۳) پریشان سازی - مؤنث (۴) کار گزاری - مؤنث (۵) درماندگی - مؤنث اور تحیر - مذکر (ب) (۱) مشاہدہ کرنا - دیکھنا - (۲) جاننا - (۳) پریشان کرنا - (۴) کام کرنا - کارگزاری کرنا - (۵) درماندہ اور متحیر ہونا - (ج) ب کا اسم مفعول (۱) دیکھا ہوا - (۲) جانا ہوا (۳) پریشان (۴) کام کیا ہوا (۵) درماندہ متحیر -

بشولیدن بقول برہان وانند بضم اوّل وکسر رابع وتحتانی بوا و رسیدہ وبنون زدہ لغت

یونانی بزرقطونا را گویند که سپیوش باشد **مؤلف** عرض کند که ذکر این بر اسبغول گذشت و صاحب محیط این را لغت سریانی گفته باتی حالِ بیان این از موضوع محققین پابند فارسی زبان خارج نمیدانیم که صاحب برهان با وصفیکه اسم متعارفهٔ فارسی زبان دارد چرا این لغت سریانی نامی نگارد

(اردو) دیکھو اسبغول۔

بشوکهٔ ابراهیم | اصطلاح - بقول برهان باتحتانی و کاف و هاء حرکت غیر معلوم و ابراهیم که خود معلوم است بلغت اندلس نوعی از خار است که در زمین های سنگستان وخشن و درشت می روید و در صحراهای شیراز بسیار. و مگس عسل از گل آن خورش سازد و آنرا قرصعنه خوانند منفعت بسیار دارد صاحب هفت گوید که بفتح اوّل وضم شین منقوطه بواو رسیده و مثناه تحتانی ساکن و فتح کاف و سر همزهٔ مبدّله که آنرا قرصعنیه نامند صاحب انند نقل نگار برهان و صاحب محیط بر قرصعنه به فتح قاف و رای مهمله وسکون صاد مهمله و فتح عین مهمله و نون و های فرماید که لغت عربیست. حافظ نیز نامند و اهل شام (شوکه ابراهیم) و (شجرهٔ ابراهیم) گویند و بیونانی برلوقیمن و بفرنگی (دارین جبیم) نام دارد نباتی است خار دارد. برگ آن مفروش برروی زمین و از میان برگها ساقی گره دار بقدر یک شبر و زیاده بران روئیده و برگ بعضی مائل بسپیدی و خار بعضی سبز. منبت آن کوهستانی قدس و افریقه و بلاد عرب و فارس و گویند که هشت قسم است و یک قسم آنرا بفارسی پیوزه نام است و بزبان قومی که مگس عسل می پرورد خارخسک نام دارد و بشیرازی شوه. بالجمله بیخ آن کل مستعمل و مزاج مطلق آن گرم و خشک در آخر اوّل شرب آن مدر حیض و محلل و بیخ آن نافع درد جگر امتلائی و منافع بسیار دارد (الخ)، **مؤلف** عرض کند که لغت عرب (شوکه ابراهیم) را بزیادت

موحدہ و حذف شین و تحتانی بعد واو در فارسی زبان قائم کردن کار برہان و این عملش بی برہان سند استعمال بدست نمی آید۔ معاصرین عجم برزبان ندارند و دیگر کسی از محققین اہل زبان ذکر این نکرد و ما این تصرف لفظی را نمی پسندیم۔ بدون سند استعمال این را لغت صحیح ندانیم (اردو) ایک خاردار درخت کا نام حافظ النحل اور شبکہ ابراہیم اور شجرۂ ابراہیم ہے۔ شہد کی مکھیاں اس کے پھول سے شیرہ حاصل کرتی ہیں۔ مذکر۔

(۱) **بشہر خود روم و شہریار خود باشم** امثال

(۲) **بشہر خویش ہر کس شہریار است** صاحبان

خزینۃ الامثال فارسی ذکر ہر دو مثل کردہ اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که معاصرین عجم (۲) را برزبان دارند و (۱) موافق محاورہ۔ فارسیان این امثال را بموقع بیان خوبی ہای وطن می زنند کہ آرام و راحتی کہ در وطن حاصل می باشد اصلا در غربت نباشد و مبالغۂ این بحدی کہ در وطن شہریاری حاصل است (اردو) دکن میں کہتے ہیں " وطن کی فقیری اور غربت میں امیری دونوں برابر ہیں " اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن میں بحالت غربت و فقیری جو راحت و آرام حاصل ہو سکتا ہے وہ پردیس میں بحالت امیری نہیں نصیب ہوتا۔

بشیرازہ آوردن مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از آئین انتظام و دفع برہمی کردن چنانکہ از شیرازہ بستن اوراق۔ کتاب پریشان درست و یک جا بترتیب جمع میشود (صائب ۔)

خطی کان رخ تازہ می آورد ز جہان را بشیرازہ می آورد

(اردو) انتظام کرنا۔ مرتب کرنا۔ برہمی دفع کرنا

بشیر نشاندن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت می فرماید کہ بشین معجمہ بیای رسیدہ و دای مہملہ (۱) در ولایت مقرر است کہ زہر خوردہ یا مارگزیدہ را در شیر می نشانند تا رفع سمیت کند

(تاثیر ؏) آنکہ بشیرم نشاند زہر عتابش ۔ غمزہ شیرین
نمی شود شکر آبش ۔ سند دیگر ہم پیش کردہ اوست
(ولا اوری ؏) گویا بیاد زلف تو شبہای ماہتاب ۔
مارم گزیدہ است و بشیرم نشاندہ اند ۔ ناقل اول
بہار ز آنکہ بہ دارش و صاحب انند نقل نگارش و صاحب
متفق با ہر دو مؤلف عرض کند کہ ورای معنی
حقیقی (۲) کنایہ باشد از معالجۂ مسموم کردن و (۳)
آب آب کردن از ندامت یا خوف اگر یکی را ازین
دو معنی نگیریم معنی کلام تاثیر بر دل و جان نکتہ سنجان
اثری نمی کند و محققینے کہ عادت نشاندن در شیر را بر
سبیل معالجہ ذکر کردہ اند از مجرد این تذکرہ چہ حاصل
و تا آنکہ لطف کلام تاثیر را از استعمال این محاورہ ظاہر
نکنند ذکر این تحصیل حاصل ۔ (اردو) (۱) دودھ
میں بٹھانا (۲) دفع سمیت کا علاج کرنا (۳) آب آب
کرنا ۔ بقول امیر شرمندہ اور خفیف کرنا ۔ گلا دینا ۔
(بحر ؏) کیا ہے موتیوں کو آب آب دانتوں نے ۔
کہ بگا سم کو سیماب سمتن کا رنگ ۔ (کیف ؏) بت
ہیں تیرے سامنے خوشرو انہیں کہ آب آب و آتش
رخسار سے عطر گل تصویر کھینچ ۔ (ناصر ؏) جگر و
دل کو اپنے بسمل سکے ۔ رعب قاتل نے
آب آب کیا ۔

بشیر و شکر بر آمدن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر کہ استاد ما مخاطب بشیرین سخن است
(۱) پرورش یافتن در شیر و شکر صاحبان بہار
عجم دانند ہم ذکر این کردہ از ملا شانی تکلو سند آوردہ
اند (؏) کجا بزہر سوالم لب جواب کشاید ۔ شکر
لبی کہ بشیر و شکر بر آمدہ باشد ۔ مؤلف عرض
کند کہ محققین اہل زبان ازین مصدر اصطلاحی
ساکت و ما ہمین ہر سہ محققین بہ استناد ہمین یک
شعر طبع آزمائی بہ قائم کردن این مصدر کردہ اند گو
از ہمین کلام شانی تکلو این مصدر مرکب را بر آوردہ
اند ۔ شاعر گوید کہ شکر لبی کہ شہرت بشیر و شکر دارد
یعنی در شیرین کلامی مشہور است یا مخلوق بہ لبہای
شکرین و کلام شیرین است در جواب زہر سوالم

چو لب کشاید- مخفی مباد که شعرای فرس از هر دو
لب معشوق یکی را شیر گفته اند و دیگری را شکر و
به ثبوت بی دهانی معشوق می گویند که لب های او
شیر و شکر است که جدا شدن هر دو محال و درین
هم بمعنی شهره شدن بر معنی دهش گذشت بعض
محققین هند نژاد بر معنی ششمش پرورش یافتن
را ذکر کرده همین شعر را باستنادش آورده اند و ما
هدر را انجا خیال خود را خلاف شان ظاهر کرده ایم
و سندشان را متعلق به معنی دهش قرار داده ایم
که شهره شدن است و ذوق سخن هم اجازت
نمی دهد که درین سند معنی پرورش یافتن گیریم
زیرا که پرورش اطفال عموماً با شیر و شکر می شود یعنی
شیر با در عموماً شکرین است آنانکه با شیر ماده
گاو یا ماده بز پرورش اطفال می کنند شکر را
با او شریک دارند تا ذائقه شیرین طفل را رغب
کند- پس پرورش یافتن در شیر و شکر ندرتی و
تنبیهی برای معشوق شکرین لب نیست سخندان
تصفیهٔ این کنند که ذوق شان کدام معنی را می
پسندد بالجمله (۲) بمعنی شهرت یافتن یا مخلوق شدن
بالب های شیرین و شیرین کلامی باشد (اردو)
(۱) شیر و شکر میں پرورش پانا (۲) شیریں لبی اور
شیریں کلامی سے شہرت پانا یا مخلوق ہونا۔

(الف) پشیز (الف) بقول مؤید (۱) پول

(ب) بشیزه ریزهٔ نازک بسیار تنک

رائج - صاحب شمس فرماید که (۲) نام داروی که
بلوی ما بدان نام دارد و بحوالهٔ سنجری می گوید که به بای
پارسی چهارم حصه از دانگ و بحوالهٔ ادات می فرماید
که درم کم که بجای خرید و فروخت رواج دارد
صاحب هفت فرماید که معنی اول بکسر موحده و
شین منقوطه بمثناة تحتانی مجهول رسیده و زای
هوز زده باشد و فرماید که بجای موحدهٔ تحتانی- بای
فارسی هم درست است و (ب) بقول صاحب شمس
بضم بای تازی و کسر نون حلوائی که از خرما و کنجد
سازند و بالفتح به بای فارسی چرمی که در دامن خیمه دوزند

ونیز چیزی که میان نیفه و دستهٔ کار د وصل کنندش
مؤلف عرض کند که نسبت معنی اوّل الف همین
قدر کافی است که مبدّل پشیز است که به بای فارسی
می آید چنانکه تب و تب و محققین فارسی زبان ذکرش
کرده اند و این را ترک فرموده اند پس صراحت
ماخذش همانجا کنیم و برای این مشتاق سند استعمال
می باشیم و نسبت معنی دوم عرض می شود که محقق
بی تحقیق همان بشنیز را که به نون سوم و زای هوّز
بجیم بمعنی خرکوز گذشت بحذف نون نقل کرد و اگر
این را مخفف آن می داند سند استعمالش یابد که
مجرّد بیانش اعتبار را نشاید که معاصرین عجم و
محقّقین فارسی زبان ازین ساکت. حالا عرض
می شود نسبت معنی (ب) که بی تحقیقی همان بی تحقیق
است که (بشنزه) را که بنون سوم و زای هوّز چهارم
و های بجیم بجایش گذشت در سلسلهٔ ردیف لغت
بحذف نون نوشت و بضمن حلیهٔ لفظ نون
مکسور را ذکر کرد. دیگر کسی از محقّقین با او نیست
و معاصرین عجم هم برزبان ندارند و آنچه نسبت
دیگر معانیش خامه فرسائی کند بذیل آن خود
او صراحت بای فارسی هم کند و تعریف آن
درینجا از موضوع ما خارج پس تصفیهٔ آن
در ردیف بای فارسی کنیم. به پیشمان خیالی
بعض محقّقین نذیل موحده بای فارسی را
داخل می کند اگر ادعایش با بای تازی هم
می بود تصفیهٔ معانیش همین جا می کردیم
(**اردو**) (الف) (۱) کم سے کم درجہ کا خُردہ جیسے
سلطنت آصفیہ اور انگلیشیہ میں پائی کا سکّہ
ہے۔ مذکّر (۲) دیکھو بشنیز (ب) دیکھو بشنزہ۔

بشیش بقول شمس لغت فارسی است بمعنی نیک روی و دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این
نکرد و معاصرین عجم ازین ساکت **مؤلف** عرض کند که اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد که با ماله بشّاش و تخفیف تشدید شین معجمه. مفرّس باشد که بشّاش در عربی زبان بمعنی

نندہ رو است (اردو) نیک رو۔ جس کی صورت اچھی ہو۔

بشیگ بقول برہان در ملحقات ترجمہ خاصہ ہے دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد **مؤلف** عرض کند کہ مجرد بیانش بدون سند استعمال بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم اعتماد را نشاید اگر سند استعمال بدست آید اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) خاصہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ عادت۔ خصلت۔ خو۔ بان۔

بشیل صاحب سروری ذیل بشکل ذکر این بحوالہ تحفۃ السعادت کردہ گوید کہ مرادف بشکل است کہ (بجایش گذشت) **مؤلف** عرض کند کہ ما اشارہ این ہم در آنجا کردہ ایم و در اینجا ہمین قدر کافی است کہ این مبدل آنست کہ کاف بدل شدہ بہ تحتانی و صراحت ماخذ بر بشکل مذکور۔ بعضے از معاصرین گویند کہ کاف بہ تحتانی بدل نمی شود ما می گوئیم کہ ہمین است مثال این تبدیل کہ بدست آمد ہر گاہ کاف فارسی بہ یا تبدیل می یابد چنانکہ گلگون و گلیون وجہی نیست تبدیل کاف عربی را بیا درست ندانیم و این محقق است کہ بشکلہ نام آلہ ایست کہ تعریفش بجایش گذشت و بقول سروری کہ از اہل زبانست بشکل ہم آمدہ کہ مخفف اوست و بشیل ہم بقولش مرادف اوست۔ پس اگر این را ابدالش نگوئیم بازچہ گوئیم وجا دارد کہ تبدیل در تبدیل راہ یافتہ باشد یعنی اول در بشکل کاف عربی بدل شدہ بہ فارسی چنانکہ کند و گند و باز کاف فارسی بدل شدہ بہ تحتانی چنانکہ آذرگون و آذریون (اردو) دیکھو بشکل۔

بشیمہ بقول ملحقات برہان بروزن حریمہ (۱) پوست خام دباغت نکردہ و (۲) تسمہ را گویند در نسخہ مؤید الفضلا (مطبوعہ مطبع نولکشور) نوشتہ کہ ہمان بشکلہ و بشکنہ و در دیگر نسخ بشیمہ مرادف بشمہ

بمعنی اوّل مذکور۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ این را بمعنی اوّل لغت فارسی گوید **مؤلف**
عرض کند که بشمه بدون تحتانی بمعنی اوّل بجایش گذشت و بشبه بموحّدۂ دوم عرض میم ہم و ما بر
بشمه تصفیۂ ماخذش نکرده ایم و بشبه را معتبر ندانستیم درینجا اینقدر متحقق شد که پشمه به بای فارسی بدون
تحتانی اصل است (اگرچه محققین فارسی زبان آنرا در ردیف بای فارسی ترک کرده اند) و ہای
ہوزش در آخر برای نسبت و معنی لفظی آن منسوب به پشم و کنایه از پوست خام پس بای فارسی
بدل شد بعربی چنانکه اسپ و اسب و تحتانی درین لغت زائد چنانکه بست و بیست و جاداد
که بشبه ہم مبدل باشد که میم بدل شد به موحّده چنانکه مدہون و مدہوم که حقیقتش بر مدسوم
بیان کرده ایم بای حال این مزید علیه بشمه باشد بمعنی اوّل که حقیقی است و معنی دوم مجاز آنست
و آنچه در نسخۂ مطبوعه مؤیدا این را مثل بشکله و بشکنه نوشته تصرف مطبع بیش نیست که مصیبتی است
تازه بحق اہل تحقیق لغات و متحقق شد که در مؤید الفضلا بعد لغات بشکله و بشکنه لغت بشمه بود
خوشنویس مطبع ترکش کرد و مصححین را خواب غفلت برد و بعد بشمه لغت بشیمه بجایش باقی ماند که
تعریفش (مثله) نوشته پس ضمیر مثله راجع شد بسوی بشکله و بشکنه **(اردو)** (۱) دیکھو بشمه (۲) تسمه
بقول آصفیه فارسی۔ اسم مذکر۔ دوال چرم۔ چمڑے کا عرض میں کم طول میں دراز ٹکڑا۔

بشین بقول برہان بکسر اوّل و ثانی و سکون تحتانی و نون (۱) بمعنی ذات باشد مطلقا
اعم از ذات واجب و ذات ممکن۔ صاحب ناصری فرماید که (۲) نام پسر کیقباد و او را کی بشین
نیز گفته اند و آورده اند پسر او بود که پدر لہراسب است و ذکر معنی اوّل ہم کرده می فرماید که این معنی
در فرہنگہا و برہان نیست از فرہنگ دساتیر ساسان پنجم بدست آمد صاحبان ہفت و جامع و

انند و سراج ذکر معنی اوّل کرده اند و صاحب سفرنگ بذیل شصت و ششمی فقرهٔ (نامه‌شت می افرام) این را آورده **مؤلّف** عرض کند که آفرین بر تلاش طبیعت ناصری که این لغت را در برهان نیافت همانا راست می گوید پیدا کردهٔ اوست اگر چشم را به بندیم غیر ما غیری نباشد - جز این نیست که اسم جامد ژند و پاژند است **(اردو)** (۱) ذات - اسم مؤنّث اعم ازینکه ذات واجب ہو یا ذات ممکن - صاحب فرہنگ آصفیہ نے لفظ ذات پر فرمایا ہے - عربی - اسم مؤنّث - صاحب - مالک - خداوند - حقیقت شے - جوہر - مادّہ - ماہیت - عین (۲) بشتین کیقباد کے فرزند کا نام ہے جس کو (کے بشتین) بھی کہتے ہیں -

بشیون صاحب جہانگیری ذکر این با بشبیون کرده گوید که مرادف بشتبیون است و صاحب رشیدی این را مخفف بشتبیون بحذف موحده گفته صاحبان برهان و ناصری و جامع و موارد و انند و موئید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج می فرماید که چون سند این دو لفظ در میان نیست میتوان اند که پشتیون بضم بای فارسی و سکون شین معجمه و فوقانی و تحتانی به واو رسیده و نون بمعنی صاحب قوّت باشد و لفظ پشتوان بهمان معنی چه توان و وان هر دو کلمهٔ نسبت است چنانکه آذریون و همایون و واژون غالبش مجاز خواهد بود بمعنی فربه **مؤلّف** عرض کند که پشتبیون یا پشتیون به بای فارسی بدینمعنی نیامده و ما بر بشتبیون آنرا اسم جامد فارسی قدیم گفته ایم و در ینجا این را بقول رشیدی مخففش توانیم گفت ولیکن هرچه خان آرزو می گوید قابل لحاظ است بیچاره قوّت آن نداشت که قیاس خود را ثابت کند و ما بشبیون را که گذشت مبدّل پشتیون می گوئیم که بای فارسی بدل شد به موحده چنانکه اسپ و اسب و تای فوقانی بدل شد به موحده

چنانکہ بنکوت وبنکوب پس خیال خان آرزو را بقاعدۂ
تبدیل ثابت کردہ ایم ولغت را مخفف بشبیون گوئیم
بحذف موحدہ یا مخفف پشتیون بحذف فوقانی
آنکہ در بعض لغات حذف فوقانی ہم بنظر آمدہ چنانکہ
راست وراس فالاخر اولی من الاول وشک
نیست کہ معنی غریہ بسبیل مجاز باشد از تو تسند
الی ہمانکہ خان آرزو می خواہد کہ ما بشیون را تصحیف
دانیم وفرق ہمین قدر ہست کہ ما این را بتبدل ومخفف
می خواہیم ازینکہ محققین صاحب زبان بشبیون
وبشیون ہر دو را تسلیم کردہ اند وبا وجود تصدیق شان
ضرورت سندی دیگر نیست (اردو) دیکھو بشبیون۔

بای موحدہ با صاد مہملہ

بصحرا افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بہار (۱) رائگان از دست افتادن وصاحب انند
نقل نگارش صاحب بحر گوید کہ (۲) ظاہر شدن راز
مؤلف عرض کند کہ ما ہر دو معنی را بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم۔ دیگر محققین اہل زبان ہم زبان‌اند
ازین ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو)
(۱) ہاتھ سے گرجانا۔ رائگاں جانا۔ بقول آصفیہ ضائع
ہونا۔ برباد ہونا۔ اکارت جانا۔ (۲) راز فاش ہونا۔

(الف) **بصحرا افگندن**
(ب) **بصحرا افگندن چیزی**
(ج) **بصحرا انداختن**
(د) **بصحرا انداختن چیزی**

مصادر اصطلاحی۔
بہار ذکر الف وج
گوید کہ رائگان از دست
انداختن است (طغرا
ع) بہ سرم گر افسر شاہی گذارد روزگار ؏ چون کلاہ
لالہ بردارم بصحرا افگنم ؏ (حسن رفیع رباعی) شد
فصل طرب نظر بمینا اندازی ؏ ہر دل اگرت غمی است
در پا اندازی ؏ ہر جام کہ بی بادہ بدست تو دہند ؏ چون
ساغر لالہ اش بصحرا اندازی ؏ صاحب انندش نقل نگا
رداشتہ وبحر ذکر (ب) و (د) کردہ معنی ہم زبان بہار
مؤلف عرض کند کہ این ہر دو محققین آخر الذکر
راستائیم کہ مصدر مرکب را بزیادت لفظ (چیزی)
ندا آخرش کامل کردند وتسامح شان را بنمائیم کہ بفعل متعدی
پی ہر دو معنی بایکہ فعل متعدی ہم لفظ چیزی را داخل کنند

باجملہ کنایہ است ولیکن (رائگان) را دمعنی نمی پسندیم که از دست افگندن و انداختن جہت کافی ست (اردو) الف تا د پھینک دینا۔

بصحرا برون رفتن مصدر اصطلاحی۔ بہار گوید که محاورهٔ مقرری است گو لفظ برون مستدرک باشد (شیخ سعدی ؎) ما را برنگ غنچه دل از گلستان گرفت چون لاله سینه چاک بصحرا برون رویم **مؤلف** عرض کند که ہر دو از تعریف این کناره کشیدند که ذوق معنی نیافتند و جستن چاره ندیدند حق آنست که این مصدر قائم کرده بہار است و صاحب انندش نقل نگار و تسامح اوست که در قائم کردن این لفظ برون را داخل مصدر کرده اند است که از کلام سعدی مصدر (از گلستان بصحرا برون رفتن) پیدا میشود که بمعنی بیرون شدن از گلستان و رفتن بصحرا است و وای بر محققینی که بتعریف غلط حقیقت جویان فارسی زبان را بترکستان میبرند (اردو) ناقابل ترجمہ۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے (باغ سے نکل کر جنگل کو جانا)۔

بصحرا نہادن مصدر اصطلاحی۔ بقول سحر ظاہر کردن راز و صاحب انند بحوالۂ غوامض سخن بر عجم ظاہر کردن قانع (امیر خسرو ؎) چون بصحرا نہم نہان ہمہ را شرمسارم مکن بمنان ہمہ را **مؤلف** عرض کند که ما با صاحب انند اتفاق داریم و با اختلاف با استاد فارسی زبان خود شرمساریم که معنی بیان کرده اش تقاضای آن می کند که (بصحرا نہادن راز) قائم کنیم و مفعول آن که راز است و ہم اش متقاضی آنست که با تعمیم صاحب غوامض رویم (اردو) ظاہر کرنا۔ فاش کرنا۔ کسی چیز کا ظاہر کرنا۔

بصد رنگ آراستن چیزی مصدر اصطلاحی آرایش رنگارنگ کردن است (ظہوری ؎) آراسته خوان غم بصد رنگ ہا صد مصر بگرد یک شکرنیست ما را (اردو) کسی چیز کو نہایت آراستہ کرنا۔ مختلف طریقوں سے آراستہ کرنا۔

بصد رنگ شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) متغیر شدن بسبب خجالت و انفعال مترادف رنگ دادن و گرفتن (سالک یزدی ؎)

تهاند شد از نقل تو عناب بصد رنگ ہ؎ در جام و سبو گشت می ناب بصد رنگ ہ؎ مؤلف عرض کند که این مصدر مرکب باستنا د همین یک شعر سالک قائم کردهٔ بهار است و صاحبان انند دیگر باعتبارش نقل نگا حق آنست که همه سکندری خورده اند و لی بحقیقت نبرده تغیر از انفعال اصلا معنی این نیست بلکه بمعنی زینت گرفتن و رنگ ها پیدا کردن است شاعر گوید که از لعل لب معشوق نه صرف عناب زینت گرفته و صد رنگ پیدا کرده است بلکه از عکس لب سرخ معشوق می ناب هم در جام و سبو رنگین می نماید و رنگا رنگ است حیف از محققین نازک خیال که معنی لطیف موافق قیاس را گذاشته بر خلاف قیاس رفتند بآیینے که معنی شان خون لطف سخن کند فقط (اردو) (۱) خجلت سے متغیر ہونا (۲) رنگین ہونا۔ رنگ پیدا کرنا۔ زینت حاصل کرنا۔

بصد عیب | اصطلاح۔ بقول مؤید الفضلا ای بصد عیب ترا۔ همه محققین زبان دان و اهل زبان و معاصرین عجم ازین اصطلاح ساکت مؤلف عرض کند که چیزی نعلت جزین که برای تائید فضلا و ذوق تائیدش بجدی رساند که موضوعش در ذهن نماند این است حال نسخهٔ مطبوعه مطبع منشی نولکشور و در بعضے نسخ مؤید این را نیافتیم و در بعض نسخ (بصدت عیب) مرقوم است با ئی حالی این اصطلاحی نباشد و به تعلیم ابجد خوانان جگر فضلا را می خراشد طرفه آستمال این اصطلاح عرضه می دهیم (ے) بر خرافات تو کردم نظری که بصدت عیب کنم در گذرے ہ؎ (اردو) سو عیب کے ساتھ۔ باوجود سو عیب کے۔

١٥٥٨١ **بصر نهادن در دیده** | استعمال۔ بینائی پیدا کردن و چشم است (انوری ے) این در وبان خامش سوسن نهد کلام ہ؎ واق در طباق دیدهٔ عبهر نهد بصر ہ؎ (اردو) آنکھ میں بینائی پیدا کرنا۔

بصور نیم شبی | اصطلاح۔ بقول مؤید الفضلا آه نیم شبی صاحب هفت در معنی این بر مجرد (آه نیم شبی)

قانع می پرسیم از وی کہ در لغت مرکب موحدہ اوّل را قائم داشتن و در تعریفش معنی آن را نگذاشتن چہ آئین تحقیق است اگر سند استعمال بدست آید (صور نیم شبی) را کنایہ گیریم از آہ مظلومان و عاشقان۔ باشد کہ صاحب مؤید این را در کلام شعرای فرس دیدہ باشد مثلاً (عاشقانہ گوئیم ؎) بصور نیم شبی کردہ ام جہان برباد ؏ ز قامت تو قیامت چرا عیان نشود ؏ محقق سادہ خیال نکرد کہ موحدہ دریجا بمعنی جہت واقع شدہ و حقیقت (صور نیم شبی) را ہم نفہمیدہ قلم برداشت و (بصور نیم شبی) ۔ انگاشت و محقق ثانی معنی موحدہ را گذاشت این است آئین تحقیق محققین با نام و نشان (اردو) آدھی رات کی آہ کے ساتھ۔

بصیرت بقول انند بالفتح لغت عربی است بہ تای مدورہ (۱) بمعنی بینائی و (۲) زیرکی مؤلف عرض کند کہ [illegible] با قاعدہ خود بای زائد نوشتہ بہر دو معنی استعمال و با صاد فرس ہم مرکب کردہ اند چنانکہ در لمعات [illegible] (اردو) بصیرت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث (۱) بینائی و (۲) دانائی۔ ہوشیاری۔

بصیرت پوشیدن استعمال۔ بمعنی پردہ بر چشم کردن و چشم بند کردن (سعدی ؎) چو بابل سرایند کمار گوش ؏ چو بی ستر مینی بصیرت بپوش ؏ مؤلف [illegible] عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل بصیرت است و استعمال بمعنی در فارسی بسیار زبان کم آمد (اردو) آنکھ پر پردہ ڈالنا۔ آنکھ بند کرلینا۔

بصیرت دادن استعمال صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی زیرکی و دانشمندی عطا کردن قضا و قدر (سالک قزوینی ؎) یافت در بی بصری گم شدۂ خود یعقوب ؏ چشم از ہر کہ گرفتن بصیرت داوند (اردو) بصیرت عطا کرنا۔ دینا۔

بای موحدہ با ضاد معجمہ

بضاعت بقول منتخب و انند لغت عرب است بہ تای مدورہ بکسر اوّل و فتح عین مہملہ بمعنی پارہ

(جلد یازدہم ۱۱ باتمام رسید)